تحفۃ المسلم

شرح صحیح مسلم (اردو)

جلد ہشتم

کتاب الذکر۔ کتاب التفسیر (حدیث 6874 تا 7563)

تالیف

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاد القشیری النیشاپوری

ترجمہ و فوائد مع شرح و مفردات:

محدث العصر فضیلۃ الشیخ مولانا عبد العزیز علوی حفظہ اللہ

نظرثانی
حافظ عبد السلام بن محمد حفظہ اللہ

تخریج الاحادیث
محمد عدنان درویش حفظہ اللہ

تقریظ
مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور
042-37321865

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب

تحفۃ المسلم جلد ہشتم

شرح صحیح مسلم (اردو)

ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد بن کرشاذ القشیری النیسابوری

ترجمہ وفوائد مع شرح ومفردات محدث العصر فضیلۃ الشیخ مولانا عبد العزیز علوی رحمہ اللہ

نظر ثانی: حافظ عبد السلام بن محمد حفظہ اللہ

تخریج الاحادیث: محمد عدنان درویش حفظہ اللہ

تقریظ: مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

مقدمہ وسوانح: صلاح الدین علی عبد الموجود

ترقیم الاحادیث: فواد عبد الباقی رحمہ اللہ

تاریخ اشاعت	فروری 2017ء
مطبع	علی آصف پرنٹرز لاہور
ناشر	نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

NOMANI KUTAB KHANA

Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 042-37321865

E-Mail: nomania2000@gmail.com

تحفۃ المسلم
شرح صحیح مسلم (اردو)
ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورزین بن کرشاد القشیری النیشاپوری
جلد ہشتم
کتاب الذکر۔ کتاب التفسیر (حدیث 6874 تا 7563)
ترجمہ وفوائد مع شرح ومفردات
محدث العصر فضیلۃ الشیخ مولانا عبد العزیز علوی حفظہ اللہ
نظر ثانی
حافظ عبد السلام بن محمد حفظہ اللہ
تخریج الاحادیث
محمد عدنان درویش حفظہ اللہ
تقریظ
مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ
مقدمہ وسوانح
صلاح الدین علی عبد الموجود
ترقیم الاحادیث
فواد عبد الباقی حفظہ اللہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور
042-37321865

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فہرستِ مضامین

(جلد ہشتم)

۵۰. كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ	۵۰. ذکر، دعا، توبہ اور استغفار کا بیان	

حدیث نمبر 6874 سے 6936 تک

[6874] (. . .)وَ حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ كِلَاهُمَا عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ يَزِيدَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلُهُ ((وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))

[6874]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، مگر اس میں آپ کا یہ قول نہیں ہے۔ ''زندگی اور موت کا فتنہ سے۔''

[6875] ۵۱۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ اَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلِ

[6875]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے چند چیزوں سے پناہ مانگی، (اور ان کو بیان کیا) اور بخل سے پناہ مانگی۔

[6876] ۵۲۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ الْاَعْوَرُ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ **((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))**

[6876]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ان کلمات سے دعا فرماتے تھے، ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، بخل، کاہلی سے اور نکمی عمر سے، قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنوں سے۔''

۱۷......بَابٌ: فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهِ

باب ۱۷: بری تقدیر اور بدبختی وغیرہ کے لاحق ہونے سے پناہ مانگنا

[6877] ۵۳۔(۲۷۰۷)حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

[6874] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨١٢)

[6875] تقدم تخريجه برقم (٦٨١٢)

[6876] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ﴿ومنكم من يرد الى ارذل العمر﴾ برقم (٤٧٠٧)

[6877] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: التعوذ من جهد البلاء برقم (٦٣٤١) وفي القدر باب: من تعوذ بالله من درك الشقاء وسوء القضاء برقم (٦٦١٦) والنسائي ←

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُفْيَانُ أَشُكُّ أَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا

[6877] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، بری تقدیر، بدبختی کے لاحق ہونے، دشمنوں کی شماتت (خوشی ومسرت) اور بلاؤں کی سختی سے پناہ مانگتے تھے۔'' عمرو اپنی حدیث میں کہتے ہیں، سفیان نے بتایا، مجھے شک ہے، میں نے ان میں ایک کا اضافہ کیا ہے۔

فائدہ :......اس حدیث میں بظاہر چار چیزوں سے پناہ طلب کی گئی ہے، لیکن درحقیقت ان چار کے ضمن میں دنیا و آخرت کی ہر برائی وتکلیف اور پریشانی سے پناہ مانگی ہے، سب سے پہلے سوء القضاء ہے، اس میں نفس، مال، اولاد، اہل، دنیا اور آخرت کی ہر تکلیف اور پریشانی آ گئی، اس طرح بدبختی کا لاحق ہونا، دَرَكِ الشقاء میں ہر قسم اور ہر نوع کی بدبختی آ گئی تو جس کو بری تقدیر اور بدبختی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت میسر آ گئی، اسے سب کچھ مل گیا، وہ کسی چیز سے بھی محروم نہ رہا، دنیا اور آخرت کی ہر چیز اس میں داخل ہے اور دشمنوں کو فرحت و مسرت، انسان کی کسی ناکامی اور مصیبت میں مبتلا ہونے پر ہوتی ہے اور دشمنوں کی شماتت اور طعنہ زنی انسان کے لیے بڑی روحانی اور ذہنی تکلیف کا باعث بنتی ہے، اس لیے اس کو الگ بیان کیا، حالانکہ یہ پہلی دونوں چیزوں کے اندر موجود ہے، اس طرح جهد البلاء کسی مصیبت کی مشقت اور سختی اور بلا ہر اس حالت کا نام ہے، جو انسان کے لیے باعث تکلیف ہو اور پریشانی کا سبب بنے، جس میں اس کا امتحان و آزمائش ہو اور یہ دنیوی بھی ہو سکتی ہے اور دینی بھی، روحانی بھی ہو سکتی ہے اور جسمانی بھی، انفرادی وشخصی بھی ہو سکتی ہے اور اجتماعی بھی، اس طرح اس ایک ہی لفظ میں ہر قسم کے مصائب وتکالیف اور آفات ومشکلات آ جاتی ہیں، اس روایت میں سفیان نے شماتة الاعداء کا اضافہ کیا ہے، لیکن یہ دوسری روایات میں موجود ہے۔

[6878] ٥٤-(٢٧٠٨)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ

← في (المجتبى) في الاستعاذة من سوء القضاء برقم (٥٥٠٦) وفي باب: الاستعاذة من درك الشقاء برقم (٥٥٠٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٥٧)

[6878] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما جاء ما يقول اذا انزل منزلا برقم (٣٤٢٧) وابن ماجه في (سننه) في الطب باب: الفزع والارق وما يتعوذ منه برقم (٣٥٤٧) انظر (التحفة) برقم (١٥٨٢٦)

خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ))

[6878] ۔حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے کہیں پڑاؤ کیا، پھر یہ کلمات کہے، میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں، اس کی ساری مخلوقات کے شر سے تو جب تک وہ اس منزل سے روانہ نہ ہو جائے گا، اس کو کوئی چیز ضرر نہیں پہنچا سکے گی۔

فائدہ :...... اللہ کے کلمات تامہ سے مراد، وہ کلمات ہیں جو ہر عیب ونقص سے پاک ہیں، نفع اور شفا بخش ہیں، پرزور تاثیر ہیں، اس لیے بعض نے ان سے مراد، قرآن لیا ہے کہ میں اس کی پناہ میں آتا ہوں اور قرآن اللہ کا کلام ہے اور اس کی صفت ہے، اس کی صفت کی پناہ لینا جائز ہے۔

[6879] ٥٥۔(. . .)وَحَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَأَبُو الطَّاهِرِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ وَالْحَارِثَ بْنَ يَعْقُوبَ حَدَّثَاهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْهُ))

[6879] ۔حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''کہ جب تم میں سے کوئی کسی منزل پر اترے تو یہ کلمات کہے، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو جب تک، وہ وہاں سے کوچ نہیں کرے گا، اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔

[6880] (٢٧٠٩)قَالَ يَعْقُوبُ: وَقَالَ الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ! قَالَ: "أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ.

[6880] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کل شام مجھے بچھو کے ڈسنے سے بہت تکلیف پہنچی، آپ نے فرمایا: ''اگر تم شام کو یہ کلمات

[6879] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨١٧)

[6880] تقدم تخريجه

کہہ لیتے، اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، وہ تمہیں نقصان نہ پہنچاتا۔"

[6881] (. . .) وَحَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ يَعْقُوبَ اَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ اَنَّ اَبَا صَالِحٍ مَوْلٰى غَطَفَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ

[6881]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے بچھو نے ڈس لیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

۱۸...... بَاب: مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ وَأَخْذِ الْمَضْجَعِ

باب ۱۸: بستر میں سوتے وقت کیا کہے

[6882] ٥٦-(٢٧١٠) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوئَكَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْلَمْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ آخِرِ كَلَامِكَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ وَاَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)) قَالَ فَرَدَّدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ

[6882]۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرو تو نماز والا وضو کرو، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ، پھر یہ دعا پڑھو، اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری

[6881] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٨٨٧)

[6882] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الوضوء باب: فضل من مات على الوضوء برقم (٢٤٧) وفي الدعوات باب: اذا بات طاهرا برقم (٦٣١١) وابو داود في (سننه) في الادب باب: ما يقال عند النوم برقم (٥٠٤٦) وبرقم (٥٠٤٧) وبرقم (٥٠٤٨) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما جاء في الدعاء اذا اوى الى فراشه برقم (٣٣٩٤) تعليقا وفي باب: (١١٧) برقم (٣٥٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٧٦٣)

طرف متوجہ کیا اور اپنے تمام امور تیرے حوالہ کر دیئے اور تجھ ہی کو اپنا پشت پناہ بنا لیا، اپنی ٹیک تیری طرف لگا دی، تیرے رحم و کرم کی امید کرتے ہوئے اور تیرے جلال و عذاب سے ڈرتے ہوئے، تیری گرفت سے بچنے کے لیے، تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور بچاؤ کی جگہ نہیں، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے اتاری اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا، جس کو تو نے بھیجا، یہ وہ تیرا آخری بول ہو، یعنی اس کے بعد گفتگو نہ کرنا تو اگر تم اپنی اس رات فوت ہو گئے تو تم اس حال میں فوت ہو گئے کہ تم فطرت (دین اسلام) پر ہو گے۔'' حضرت براء کہتے ہیں، میں نے یاد کرنے کے لیے ان کلمات کو دہرانا شروع کر دیا تو میں نے کہا، میں تیرے اس رسول پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے، آپ نے فرمایا،''یوں کہو، میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا، جسے تو نے بھیجا ہے۔''

فائدہ:...... اس دعا میں اللہ پر اعتماد و توکل، یقین اور تسلیم و تفویض کی روح بھری ہوئی ہے اور ایمان کی تجدید بھی ہے، اس لیے اس یقین و توکل پر فوت ہونا، اسلام پر مرنا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا، بستر پر جانے سے پہلے نماز والا وضو کر لینا پسندیدہ عمل ہے، اس طرح انسان، طہارت جسمانی اور دعا کے ذریعہ طہارت قلبی کو حاصل کر کے، موت کے لیے تیار ہو کر سوتا ہے، نیز اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا، رسول اللہ ﷺ سے منقول اوراد و وظائف اور دعاؤں کے الفاظ میں تبدیلی نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ آپ کے الفاظ کے اندر جو تاثیر اور اسرار و خواص ہیں، کسی کے الفاظ اس کا بدل نہیں بن سکتے اور یہ بھی ممکن ہے، اس اجر و ثواب اور فضیلت کا تعلق، انھی الفاظ کے ساتھ ہو۔

[6883] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ اِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ اَنَّ مَنْصُورًا اَتَمُّ حَدِيثًا وَزَادَ فِيْ حَدِيثِ حُصَيْنٍ ((وَاِنْ اَصْبَحَ اَصَابَ خَيْرًا))

[6883] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن مذکورہ بالا روایت زیادہ مکمل ہے اور اس حدیث میں یہ اضافہ ہے،''اگر وہ صبح کرے گا، اسے خیر و بھلائی حاصل ہوگی۔''

[6884] ٥٧۔(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُودَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ

[6883] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٢٠)

[6884] تقدم تخريجه برقم (٦٨٢٠)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَقُولَ ((اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ فَاِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ مِنَ اللَّيْلِ

[6884] ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا، جب وہ رات کو اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرے تو یوں کہے، ”اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا اور اپنا چہرہ (رخ) تیری طرف متوجہ کیا اور اپنی پشت کی ٹیک تیری طرف کر دی اور اپنے تمام معاملات تیرے حوالہ کر دیے، تیرے (ثواب) کی رغبت و شوق اور تیری پکڑ سے ڈرتے ہوئے، تیرے علاوہ تجھ سے بچنے کے لیے کوئی ٹھکانہ اور نجات کی جگہ نہیں ہے، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا، جو تو نے نازل کی ہے اور اس رسول پر جسے تو نے بھیجا، سو اگر وہ مرگیا تو دین پر مرے گا۔“ ابن بشار نے اپنی حدیث، من اللیل (رات کو) کا ذکر نہیں کیا۔

[6885] ۵۸۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلَى فِرَاشِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا))

[6885] ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا، ”اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جانا چاہو“ آگے مذکورہ بالا اس فرق کے ساتھ ہے، آپ نے فرمایا: ”اور تیرے نبی پر جسے تو نے بھیجا، اگر تم اپنی اس رات فوت ہو گئے، فطرت پر فوت ہو گئے اور اگر صبح کرو گے تو خیر پاؤ گے۔“

[6886] (. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ اَنَّهُ سَمِعَ

[6885] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التوحيد باب: قول الله تعالیٰ: ﴿انزله بعلمه والملائكة يشهدون﴾ برقم (٧٤٨٨) انظر (التحفة) برقم (١٨٦٠)

[6886] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الدعوات باب: ما يقول اذا نام برقم (٦٣١٣) انظر (التحفة) برقم (١٨٧٦)

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا))

[6886]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا، آگے مذکورہ بالا روایت ہے اور اس میں یہ لفظ نہیں ہیں، "اور اگر تم صبح اٹھو گے، خیر پاؤ گے۔"

[6887] ۵۹۔(۲۷۱۱) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مُوسٰى

عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا وَبِاسْمِكَ اَمُوْتُ)) وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ))

[6887]۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر جاتے تو دعا کرتے، "اے اللہ! تیرے ہی نام پر زندہ ہوں اور تیرے ہی نام پر میں مرتا ہوں اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے، "حمد و شکر اس اللہ کے لیے، جس نے موت طاری کرنے کے بعد ہمیں زندہ کیا اور بالآخر اس کے پاس اٹھنا ہے۔"

فائدہ :...... زندگی، کام، کاج اور عمل سے تعبیر ہے اور بیداری میں انسان کاروبار حیات میں مصروف ہوتا ہے اور موت، مہلت عمل کے ختم ہو جانے کا نام ہے اور نیند میں انسان کاروبار حیات سے فارغ ہو جاتا ہے، اس لیے اس دعا میں نیند کو مرنے سے بیداری کو زندہ ہونے سے تعبیر کیا گیا ہے، اور اس طرح روزمرہ کے سونے جاگنے کو حیات بعد الموت کی یاد دہانی اور اس کی تیاری کی فکر کا ذریعہ بنایا گیا ہے اور اس حقیقت کو دعا کی صورت میں ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ موت و حیات کا مالک اللہ ہے، میں اس کی مشیت سے زندہ ہوں اور وہ جب چاہے گا میری زندگی کا چراغ گل کر دے گا، اس لیے انسان کو اپنی حیات مستعار کے شب و روز اللہ کی ہدایت و تعلیمات کے مطابق گزارنے چاہئیں اور اس کے احکام و فرامین کو نظر انداز کرنے یا ان کی مخالفت کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

[6888] ۶۰۔(۲۷۱۲) حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ ((اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ

[6887] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۹۲۵)
[6888] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۱۲۱)

الْعَافِيَةَ)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ

[6888] ۔عبد اللہ بن حارث رحمہ اللہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں تو انہوں نے ایک آدمی کو فرمایا، جب وہ اپنے بستر پر جائے تو یوں کہے، اے میرے اللہ! تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے اور تو ہی جب چاہے گا، میری روح قبض کر لے گا، میرا مرنا اور جینا تیرے ہی اختیار میں ہے، اگر تو نے میرے نفس کو (مجھے) زندہ رکھے تو (ہر گناہ و بلا سے اور ہر فتنہ و فساد سے) اس کی حفاظت فرما اور اگر تو اس کو موت دے دے تو اسے معاف فرما اور اسے (میرے نفس کو) بخش دے، اے میرے اللہ! میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سائل ہوں، یعنی تو میرے لیے معافی کا اور دنیا و آخرت میں عافیت کا فیصلہ فرما۔'' تو اس آدمی نے ان سے پوچھا، ''کیا آپ نے یہ دعا اپنے والد ماجد حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اس ہستی سے جو عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں، رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے!

فائدہ:...... یہ دعا بھی عبدیت کے جذبات سے بھرپور ہے اور اللہ کے حضور میں عبدیت و نیاز مندی اور اظہار عاجزی و بے بسی ہے، سب سے زیادہ اس کی رحمت کو آواز دیتی ہے۔

[6889] ٦١۔(٢٧١٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ اَبُو صَالِحٍ يَامُرُنَا اِذَا اَرَادَ اَحَدُنَا اَنْ يَنَامَ اَنْ يَضْطَجِعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)) وَكَانَ يَرْوِي ذٰلِكَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[6889] ۔حضرت سہیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابو صالح رحمہ اللہ ہمیں یہ تلقین کرتے کہ جب ہم سے کوئی سونا چاہے تو وہ اپنی داہنی کروٹ پر لیٹے، پھر یوں دعا کرے، ''اے میرے اللہ! آسمانوں کے مالک، زمین کے مالک اور عرش عظیم کے مالک، ہمارے اور ہر چیز کے مالک، دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، اے تورات، انجیل اور فرقان (قرآن) کو نازل کرنے والے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں، ہر اس چیز کے شر سے جس کی پیشانی

[6889] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٥٩٩)

تیرے قابو میں ہے، یعنی ہر مخلوق کے شر سے، اے اللہ! تو ہی سب سے پہلا (اول) ہے، کوئی چیز تجھ سے پہلے نہیں ہے تو ہی سب کے بعد باقی رہنے والا (آخر) ہے، کوئی چیز تیرے بعد نہیں ہے تو ہی ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ہے تو ہی باطن ہے، (مخفی ہے) تجھ سے ورے، (تجھ سے زیادہ چھپی) کوئی چیز نہیں ہے، میرا قرض ادا کر دے (مجھے تمام حقوق اور ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق دے) اور مجھے فقر و احتیاج سے مستغنی کر دے، حضرت سہیل یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے۔

فائدہ :...... اس حدیث میں بھی سونے کے لیے داہنی کروٹ پر لیٹنے کی روایت کی گئی ہے اور آپ کا اپنا معمول بھی یہی تھا، کیونکہ اس کروٹ پر لیٹنے کی صورت میں، دل جو بائیں پہلو میں ہے، لٹکتا رہتا ہے اور لیٹے وقت ذکر و دعا اور توجہ الی اللہ کے لیے یہی شکل زیادہ مناسب ہے اور بقول علامہ ابن جوزی، اطباء کے نزدیک بدن کے لیے یہی مناسب ہے، کیونکہ دائیں پہلو پر لیٹنے سے کھانا نیچے چلا جاتا ہے اور پھر بعد میں بائیں پہلو پر لیٹنے سے وہ ہضم ہو جاتا ہے اور یہ دعا ان لوگوں کے زیادہ مناسب حال ہے، جو مقروض ہیں اور معاشی پریشانیوں میں مبتلا ہیں، بندہ یہ دعا کرے اور اپنے رب کریم سے یہ امید رکھے کہ وہ رزق کی کشادگی کی صورت پیدا فرما دے گا۔

[6890] ٦٢-(. . .)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْمُرُنَا اِذَا اَخَذْنَا مَضْجَعَنَا اَنْ نَقُولَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ ((مِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا))

[6890] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تلقین فرماتے تھے کہ جب ہم اپنے بستروں پر لیٹیں تو یہ کلمات کہیں، آگے مذکورہ بالا دعا، اس فرق کے ساتھ ہے، آپ نے فرمایا: ''ہر جاندار کی برائی اور شر سے جس کی پیشانی تیرے قابو میں ہے۔''

[6891] ٦٣-(. . .)وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا اَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

[6890] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: ما يقال عند النوم برقم (٥٠٥١) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: معه برقم (٣٤٠٠) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٣١)

[6891] طريق ابي كريب ومحمد بن العلاء اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: (٦٨) برقم (٣٤٨١) انظر (التحفة) برقم (١٢٤٨٥) وطريق ابي بكر بن ابي شيبة وابي كريب اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الدعاء باب: دعاء رسول الله ﷺ برقم (٣٨٣١) انظر (التحفة) برقم (١٢٤٩٩)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِیَّ ﷺ تَسْاَلُهٗ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا ((قُولِی اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِیثِ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیهِ))

[6891] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں، خادم طلب کرنے کے لیے حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا،''یہ کہو، اے ساتوں آسمانوں کے مالک۔'' آگے حضرت سہیل رحمہ اللہ والی دعا ہے۔

[6892] ٦٤۔(٢٧١٤)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسٰی الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِی سَعِیدُ بْنُ اَبِی سَعِیدٍ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیهِ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا اَوٰی اَحَدُكُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلْیَاْخُذْ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فَلْیَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهٗ وَلْیُسَمِّ اللّٰهَ فَاِنَّهٗ لَا یَعْلَمُ مَا خَلَفَهٗ بَعْدَهٗ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّضْطَجِعَ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ وَلْیَقُلْ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبِّی بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِی وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِی فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِینَ))

[6892] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر جگہ پکڑنا چاہے تو اپنے تہ بند کے اندرونی حصہ کو پکڑ کر، اس سے اپنے بستر کو جھاڑ لے اور اللہ کا نام لے، کیونکہ اسے پتہ نہیں ہے، اس کے بعد اس کے بستر پر کون اس کا جانشین بنا ہے اور جب لیٹنے کا ارادہ کرے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹے اور یہ دعا پڑھے،''اے اللہ! تو پاک اور منزہ ہے، اے میرے رب! تیری توفیق سے، میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیری توفیق سے، اسے اٹھاؤں گا، اگر تو میرے نفس کو روک لے، میری روح قبض کر لے تو اسے معاف فرمانا اور اگر تو اسے چھوڑ دے، (قبض نہ کرے) تو اس کی حفاظت فرمانا، جس وسیلہ وقدرت سے اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔''

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رات کو بستر پر جانے سے پہلے اپنے بستر کو جھاڑ لینا چاہیے، کیونکہ ممکن ہے، اس کی عدم موجودگی میں اس پر کسی موذی جانور نے بسیرا کر لیا ہو، ظاہر ہے، یہ اس صورت میں ہے، جب وہاں اندھیرا اور تاریکی ہو، لیکن براہ راست ہاتھ سے نہ جھاڑے، تاکہ اگر کوئی موذی چیز ہو تو وہ اس کو کاٹ نہ لے، پھر دعا پڑھ کر سوئے تاکہ اللہ کی پناہ میں آجائے۔

[6892] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الدعوات باب: (١٣) برقم (٦٣٢٠) وابو داود فی (سننه) فی الادب باب: ما یقال عند النوم برقم (٥٠٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٤٣٠٦)

[6893] (. . .)وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ((ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي فَاِنْ اَحْيَيْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا))

[6893]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ''پھر یوں کہے، اے میرے پروردگار، تیرے نام کے ساتھ، تجھے یاد کر کے، میں نے اپنا پہلو رکھا، سو اگر تو میرے نفس کو زندہ رکھے تو اس پر رحم فرمانا''

[6894] ٦٤۔(٢٧١٥)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ))

[6894]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، جب اپنے بستر پر قرار پکڑتے، یہ دعا پڑھتے، ''حمد و شکر کا حقدار اللہ ہے، جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہماری ضرورتیں پوری کیں اور ہمیں ٹھکانا دیا، سو کتنے ہی بندے ہیں، جن کا نہ کوئی ضروریات پوری کرنے والا ہے اور نہ انہیں ٹھکانا دینے والا ہے۔''

فائدہ: ......ہم جو کھاتے پیتے ہیں، جو ٹھکانے ہمیں میسر ہیں اور ہماری ضروریات پوری ہو رہی ہیں، یعنی جو کچھ ہمیں مل رہا ہے، وہ سب ہمارے رب مہربان کا عطیہ ہے اس لیے وہی حمد و شکر کا حقدار ہے، اس طرح اس اعتراف حقیقت اور دعا کے ذریعہ ہم اللہ کی ان تمام نعمتوں کا شکر ادا کر سکتے ہیں، جن سے ہم فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

١٩......بَاب :اَلتَّعَوُّذِ مِنَ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنَ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ

باب ١٩: جو عمل، کام کیے ان کے شر سے پناہ طلب کرنا اور جو عمل نہیں کیے ان کے شر سے بھی پناہ چاہنا

[6895] ٦٥۔(٢٧١٦)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ

سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ اللّٰهَ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ))

[6893] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٣٠)

[6894] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: ما يقال عند النوم برقم (٥٠٥٣) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما جاء في الدعاء اذا اوىٰ الى فراشه برقم (٣٣٩٦) انظر (التحفة) برقم (٣١١)

[6895] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة باب: في الاستعاذة برقم (١٥٥٠) والنسائي في ←

[6895]۔فروہ بن نوفل اشجعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، رسول اللہ ﷺ اللہ سے کون سی دعا کرتے تھے، انہوں نے جواب دیا، آپ یہ دعا کرتے تھے، ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ان اعمال کے شر سے جو میں نے کیے ہیں اور ان اعمال کے شر سے جو میں نے نہیں کیے ہیں۔''

فائدہ:...... کسی برے عمل کا سرزد ہو جانا اور اس طرح کسی اچھے اور نیک عمل کا رہ جانا، دونوں ایسی چیزیں ہیں، جن کے شر سے ہمیں پناہ مانگنی چاہیے، لیکن آپ چونکہ اللہ کی سب سے زیادہ معرفت رکھتے تھے، اس لیے سب سے زیادہ خشیت سے متصف تھے، اس لیے آپ اچھے سے اچھے عمل کرنے اور برے اور گندے اعمال سے دامن بچانے کے باوجود یہ سمجھتے تھے کہ شاید کوئی نیک عمل جو مجھے کرنا چاہیے تھا، میں وہ نہ کر سکا ہوں اور جو عمل میں نے کیے ہیں، شاید وہ اس حد تک نہ پہنچ سکے ہوں، جیسے وہ کرنے چاہیے تھے، نیز آپ ہمارے لیے نمونہ عمل تھے، اگر آپ یہ دعا نہ فرماتے تو ہمیں ان کا کیسے پتا چلتا اور ہمیں مانگنے کا اسلوب اور طریقہ کیسے آتا، نیز ہم میں اچھے عمل کرنے اور برے اعمال کے بچنے سے عجب و غرور اور نیکی و پاکدامنی کا پندار پیدا ہو سکتا ہے، جو انتہائی قبیح جرم ہے، اس لیے ہمیں یہ دعا کرنی چاہیے۔

[6896] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))

[6896]۔فروہ بن نوفل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی دعا کے بارے میں دریافت کیا، جو آپ کیا کرتے تھے تو انہوں نے جواب دیا، آپ دعا کرتے تھے، ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ان اعمال کے شر سے جو میں نے کیے ہیں اور ان اعمال کے شر سے جو میں نے نہیں کیے ہیں۔''

[6897] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ

← (المجتبى) في السهو باب: التعوذ في الصلاة برقم (١٣٠٦) وفي الاستعاذة باب الاستعاذة من شر ما عمل وذكر الاختلاف على هلال برقم (٥٥٤٠) وبرقم (٥٥٤١) وابن ماجه في (سننه) في الدعاء باب: ما تعوذ منه رسول الله ﷺ برقم (٣٨٣٩) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٣٠)

[6896] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٣٣)

[6897] تقدم تخريجه برقم (٦٨٣٣)

عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ((وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ))

[6897]۔ امام صاحب یہی روایت اپنے تین اساتذہ کی دو سندوں سے بیان کرتے ہیں اور محمد بن جعفر کی روایت میں "شَرّ مَالَمْ أَعْمَلَ" سے پہلے مِنْ ہے۔ (جبکہ اوپر کی روایت میں مِنْ نہیں ہے۔)

[6898] ٦٦۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ))

[6898]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات کہتے تھے، ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، اس عمل کے شر سے جو میں نے کیا ہے اور اس عمل کے شر سے جو میں نے نہیں کیا ہے۔''

[6899] ٦٧۔(٢٧١٧)حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِي اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوتُونَ))

[6899]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دعا کیا کرتے تھے، ''اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہی اعتماد کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا، (گناہوں سے اطاعت کی طرف لوٹا) اور تیری ہی توفیق و اعانت سے (مخالفین سے) جھگڑا، اے اللہ! میں تیری ہی عزت و قدرت کی پناہ میں آیا، اس سے کہ تو مجھے گم کردہ راہ کرے، تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے تو ہی ایسا زندہ ہے، جس پر موت نہیں ہے اور سب جن و انس مر جائیں گے۔''

[6900]٦٨۔(٢٧١٨)حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ

[6898] تقدم تخريجه برقم (٦٨٣٣)

[6899] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التوحيد باب: قول الله تعالى: ﴿وهو العزيز الحكيم﴾ برقم (٧٣٨٣) انظر (التحفة) برقم (٦٥٥٠)

[6900] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: ما يقول اذا اصبح برقم (٥٠٨٦) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٦٩)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا كَانَ فِی سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُولُ ((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَآئِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَآئِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ))

[6900] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی، جب آپ سفر میں ہوتے اور سحری کا وقت ہو جاتا تو فرماتے، ''سننے والے نے سن لیا، اللہ کی حمد وثناء کو اور اس کی ہم پر بہترین عنایت و انعام کو، اے ہمارے رب! ہمارا ساتھی اور محافظ بن اور ہم پر زیادہ سے زیادہ انعام فرما اور ہم اللہ سے آگ سے پناہ چاہتے ہیں۔''

مفردات الحدیث ❶ أَسْحَرَ: سحری کے وقت بیدار ہوئے، یا سحری کا وقت ہو گیا۔ ❷ سَمَّعَ سَامِعٌ: سننے والا یہ کلمات دوسروں کو سنائے، سَمِعَ سَامِعٌ: سننے والا سن لے، ہمارے ان کلمات کا گواہ بن جائے، بَلاء: عطیہ واحسان، آزمائش وامتحان، أَفْضِلْ علينا، فضل وکرم سے ہمیں نواز۔

[6901] ٧٠۔(٢٧١٩)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عن ابی بردة بن ابی موسیٰ

عَنْ اَبِی مُوسٰی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی خَطِيئَتِی وَجَهْلِی وَاِسْرَافِی فِی اَمْرِی وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی جِدِّی وَهَزْلِی وَخَطَئِی وَعَمْدِی وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّی اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيرٌ))

[6901] ۔حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ مجھے میری لغزشیں معاف کر دے اور میری جہالت اور میرا میرے معاملات میں حد سے بڑھنا اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، ان سب کو بخش دے، اے میرے اللہ! جو کام میں نے سنجیدگی سے کیا ہو اور جو میں نے دل لگی اور مذاق میں کیا ہے اور جو چوک اور قصد وارادہ سے کیا ہے، ان سب کو معاف کر دے، یہ سارے کام میں کر چکا ہوں، اے میرے اللہ! میری تقدیم وتاخیر یا میرے اگلے، پچھلے قصور اور جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے اور جو میں نے کھلے طور پر کیے اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، مجھے سب بخش دے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے، (نیکی اطاعت یا درجات ومراتب کی طرف) اور تو ہی (توفیق سے محروم کر کے) پیچھے چھوڑنے والا ہے) اور تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔

[6901] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الدعوات باب: قول النبی ﷺ (اللهم اغفر لی ما قدمت وما اخرت) برقم (٦٣٩٨) وبرقم (٦٣٩٨) تعليقا برقم (٦٣٩٩) انظر (التحفة) برقم (٩١١٦)

فائدہ :...... آپ نے اس دعا میں ان تمام امور کو جمع فرما دیا ہے، جو ایک عام انسان کی زندگی میں پائے جاتے ہیں، اور ایک بشر و انسان کی حیثیت سے آپ سے سرزد ہو سکتے ہیں، لیکن آپ نے اپنے بلند و بالا مقام کی حیثیت سے یوں بیان کیا گیا ہے، گویا کہ یہ امور آپ سے سرزد ہو چکے ہیں، تاکہ ہم اللہ کے حضور میں یہ دعا کر کے، معافی کے خواستگار ہوں۔

[6902] (. . .)وَ حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ

[6902]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6903] ۷۱۔(۲۷۲۰)حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا اَبُو قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ الْقُطَعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونِ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسٰى عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِي وَاَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَاَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ))

[6903]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے ''اے اللہ! میری دینی حالت درست فرما دے، جس پر میری خیریت اور میرے تمام امور کی سلامتی کا مدار ہے اور میری دنیا بھی درست فرما دے، جس میں مجھے اپنی زندگی گزارنا ہے اور میری آخرت درست فرما دے، جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور میری زندگی کو میرے لیے ہر خیر اور بھلائی میں اضافہ اور زیادتی کا ذریعہ بنا دے اور موت کو میرے لیے ہر شر و مصیبت سے راحت اور حفاظت کا وسیلہ بنا دے۔''

فائدہ :...... یہ ایک انتہائی جامع دعا ہے، دراصل دین ہی وہ چیز ہے کہ اگر وہ درست و سلامت ہے تو انسان اللہ کے غضب و ناراضی سے محفوظ ہو کر اس کے لطف و کرم کا مستحق قرار پاتا ہے اور اس کے جان و مال اور عزت و آبرو کو قانونی طور پر تحفظ دیتا ہے اور دین کی درستی کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ایمان و یقین حاصل ہو، اس کے عقائد نظریات اور افکار و جذبات صحیح ہوں، اس کے اخلاق اور اعمال اور سیرت و کردار درست ہوں اور دنیا کی درستی کا مطلب یہ ہے کہ اس کے رزق اور معاش کی ضرورتیں حلال اور جائز راستوں سے پوری ہوں، تاکہ اس کے دین کے اندر خلل اور خرابی در آئے اور جب انسان کا دین اور دنیا دونوں درست ہوں گے تو اس کا لازمی

[6902] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٣٩)

[6903] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٨٥٧)

نتیجہ آخرت جو اصل ٹھکانا اور دائمی زندگی ہے، کی صلاح اور فلاح ہے، لیکن دین و دنیا کی اچھی حالت کے باوجود، انسان کو آخرت کے بارے میں مطمئن اور بے فکر نہیں ہونا چاہیے، اس لیے اس کی صلاح و فلاح کا بھی خواستگار ہونا چاہیے اور ہر آدمی کو اس دنیا میں اپنی زندگی کا وقفہ پورا کر کے مرنا ہے اور اللہ کی دی ہوئی عمر سے آدمی نیک کمائی بھی کر سکتا ہے اور برائی و بدی بھی کما سکتا ہے، یعنی وہ اس کی سعادت و خوش بختی میں اضافہ اور ترقی کا وسیلہ بھی بن سکتی ہے اور شقاوت و بدبختی میں اضافہ اور زیادتی کا باعث بنی اور سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس لیے دین و دنیا اور آخرت کی صلاح و فلاح کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی کرتے رہنا چاہیے کہ اے اللہ! میری زندگی کو میرے لیے خیر و سعادت میں اضافہ اور ترقی کا سبب بنا اور میری موت کو شرور و فتن سے راحت اور آرام کا ذریعہ بنا، اس طرح اس دعا میں دین و دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی کا سوال ہے اور ان کے ہر شر اور برائی سے تحفظ اور بچاؤ کی درخواست ہے اور یہ دعا دریا بکوزہ کی بہترین مثال ہے۔

[6904] ٧٢-(٢٧٢١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْاَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی))

[6904]۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ یہ دعا فرماتے تھے، ''اے اللہ! میں تجھی سے ہدایت اور تقویٰ، پاکدامنی اور مخلوق سے بے نیازی مانگتا ہوں۔''

فائدہ:...... یہ بھی انتہائی جامع دعا ہے، اس میں ہدایت یعنی راہ حق پر چلنا اور اس پر استقامت اختیار کرنا، تقویٰ و پرہیز گاری یعنی معاصی اور منکرات اور سیئات سے بچاؤ اور تحفظ، عفت و پاکدامنی، یعنی نامناسب چیزوں سے اجتناب اور لوگوں سے بے نیازی و استغناء کا سوال کیا گیا ہے اور ان کے بغیر انسان اطمینان و سکون کی زندگی نہیں گزار سکتا۔

[6905] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ الْمُثَنّٰى قَالَ فِی رِوَايَتِهٖ وَالْعِفَّةَ

[6905]۔ امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن ابن مثنیٰ کی روایت میں عَفَاف کی جگہ عفت کا لفظ ہے، یعنی ناجائز اور نامناسب چیزوں سے باز رہنا۔

[6904] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب: (٧٣) وبرقم (٣٤٨٩) وابن ماجه فی (سننه) فی الدعاء باب: دعاء رسول الله ﷺ برقم (٣٨٣٢) انظر (التحفة) برقم (٩٥٠٧)

[6905] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٨٤٢)

[6906] ٧٣-(٢٧٢٢) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ

الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ لَا اَقُولُ لَكُمْ اِلَّا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ كَانَ يَقُولُ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا))

[6906]۔حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں تمھیں اس طرح بیان کرتا ہوں، جس طرح رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے، آپ دعا کیا کرتے تھے، ''اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں، کم ہمتی، بے بسی اور سستی، کاہلی اور بزدلی سے، بخیلی اور کنجوسی سے اور انتہائی درجہ کے بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے، اے میرے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاک صاف کر دے تو ہی اس کا سب سے بہتر تزکیہ فرمانے والا ہے تو ہی اس کا سرپرست اور کارساز ہے، اے میرے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اس علم سے جو نافع نہ ہو اور ایسے دل سے جس میں عجز و فروتنی نہ ہو اور ایسے نفس سے جس کو سیری نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔''

فائدہ: ......علم غیر نافع، قلب غیر خاشع اور ہوس ناک نفس جس کی ہوس و حرص ختم ہی نہ ہو اور وہ دعا جو مقبول نہ ہو، اسے اللہ کی پناہ کی درخواست کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اے اللہ! علم نافع عطا فرما، نفس کو ہوس ناکی سے پاک کر کے قناعت بخش، قلب کو خشوع سے متصف فرما اور دعا کو قبول فرما۔

[6907] ٧٤-(٢٧٢٣) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمْسٰى قَالَ ((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ)) قَالَ الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ

[6906] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الاستعاذة باب: الاستعاذة من العجز برقم (٥٤٧٣) انظر (التحفة) برقم (٣٦٦٨)

[6907] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب ما يقول اذا اصبح برقم (٥٠٧١) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما جاء في الدعاء اذا اصبح واذا امسى برقم (٣٣٩٠) انظر (التحفة) برقم (٩٣٨٦)

أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِيْ هٰذَا ((لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ))

[6907] ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے، ''شام اس حال میں ہو رہی ہے کہ ہم اور ساری کائنات اللہ ہی کے ہیں اور ساری حمد و ستائش اللہ کے لیے ہے، اس کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں ہے، اس کا کوئی شریک ساجھی نہیں ہے۔''
حسن کہتے ہیں، مجھے زبید رحمہ اللہ نے بتایا، میں نے ابراہیم رحمہ اللہ سے اس دعا میں یہ الفاظ بھی یاد کیے ہیں، ''اقتدار کا وہی مالک ہے، وہی حمد و ستائش کا حقدار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے میرے اللہ! میں اس آنے والی رات کی خیر کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں اس آنے والی رات کے شر اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں، سستی اور کاہلی سے اور بڑھاپے کے برے اثرات سے، اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں، آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔''

[6908] ۷۵۔(. . .) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَمْسٰى قَالَ ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ

[6908] ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہو جاتی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے، ''شام اس حال میں ہو رہی ہے کہ ہم اور ساری کائنات ہی اللہ کی ہے اور ساری حمد و ستائش اللہ ہی کے لیے ہے، اس کے سوا کوئی الہ نہیں ہے، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔'' راوی کہتے ہیں، میرے خیال میں ان میں یہ کلمات بھی ہیں، ''راج اور ملک اس کا ہے، وہ لائق حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے میرے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس رات میں جو کچھ ہے، اس کی خیر و بھلائی کا اور اس رات کے بعد کے حالات کی

[6908] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٤٥)

خیر کا اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں، اس رات میں جو کچھ ہونے والا ہے، اس کے شر سے اور اس کے بعد کے حالات کے شر سے، اے میرے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سستی اور کاہلی سے اور کبرسنی کے برے اثرات سے، اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔'' اور جب صبح ہو جاتی تو آپ ایک لفظ کی تبدیلی سے یوں دعا کرتے، ''ہماری صبح اس حال میں ہو رہی ہے کہ ہم اور ساری کائنات اللہ ہی کے ہیں۔''

[6909] ٧٦-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمْسٰى قَالَ((**اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ**)) قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَزَادَنِى فِيهِ زُبَيْدٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

[6909]۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرتے، ''یہ شام اس حال میں ہو رہی ہے کہ ہم اور ساری کائنات اللہ ہی کے ہیں اور حمد و شکر اللہ ہی کے لیے ہے، اس ایک کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک ساجھی نہیں ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس رات میں جو کچھ ہونے والا، اس کی خیر کا اور اس رات کی خیر کا اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اس رات میں جو کچھ ہونے والا ہے، اس کے شر سے، اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں، کاہلی سے اور انتہائی بڑھاپے سے اور بڑی عمر کے برے اثرات سے اور دنیا کے ہر فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے۔'' حسن بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں، زبید نے ابراہیم سے اس روایت میں یہ اضافہ مجھے سنایا کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ کے سوا جو یکتا ہے، کوئی بندگی کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، وہی اقتدار و بادشاہی کا مالک ہے، وہ حمد و ستائش کے سزاوار ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

فائدہ:......اس دعا میں اپنی ذات اور ساری کائنات کے اوپر اللہ کی حاکمیت و مالکیت کا اقرار اور اعتراف ہے اور

[6909] تقدم تخريجه برقم (٦٨٤٤)

اس کی حمد و شکر کے ساتھ، اس کی وحدانیت و یکتائی کا اعلان ہے، پھر رات یا دن میں جو خیر اور برکتیں ہیں، ان کی درخواست ہے اور رات یا دن میں جو شر و فساد ہیں، ان سے پناہ طلب کی گئی ہے اور جو کمزوریاں خیر و سعادت سے محرومی کا باعث بنتی ہیں، ان سے پناہ طلب کی گئی ہے اور آخر میں دنیا کے ہر فتنہ اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگی گئی ہے، اس طرح اس میں اپنی بندگی اور نیاز مندی کا بھرپور اظہار کیا گیا ہے۔

[6910] ۷۷۔(۲۷۲٤)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ سَعِیدِ بْنِ اَبِی سَعِیدٍ عَنْ اَبِیهِ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَقُولُ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَهُ))

[6910] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے، ''اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس نے اپنے لشکر کو قوت بخشی اور اکیلا ہی تمام گروہوں پر غالب آ گیا اور اپنے بندہ کی نصرت فرمائی، اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔

فائدہ:......اس دعا میں جنگ احزاب کی طرف اشارہ ہے اور لا شَیْئَ بَعْدَہٗ کا معنی ہے، اس کے سوا ہر چیز قابل فنا ہے، کسی کا وجود و بقا ذاتی نہیں ہے، صرف اللہ کا وجود اپنا ہے، جو فنا پذیر نہیں ہے، باقی سب مخلوق کو وجود اس کی طرف سے ملا ہے اور اس کے باقی رکھنے سے ہی وہ باقی ہے۔

[6911] ۷۸۔(۲۷۲۵)حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِی بُرْدَةَ

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِی وَسَدِّدْنِی وَاذْکُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَكَ الطَّرِیقَ وَالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ))

[6911] ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دعا کرو، اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور سیدھا رکھ اور ہدایت کی دعا کے وقت، راستہ کی ہدایت کا استحضار کرنا اور سداد کی دعا کے وقت تیر کے سیدھے ہونے کا خیال کرنا۔''

[6910] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المغازی باب: غزوة الخندق برقم (٤١١٤) انظر (التحفة) برقم (١٤٣١٢)

[6911] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٣١٩) واوله موجود فی حدیث عند ابی داود فی الخاتم باب: ما جاء فی خاتم الحدید برقم (٤٢٢٥) وکذلك اوله موجود عند النسائی فی الزینة باب: النهی عن الخاتم فی السبابة برقم (٥٢٢٧) وفی النهی عن الجلوس علی المیاثر من الارجوان برقم (٥٣٩١)

فائدہ:..... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دعائیہ کلمات کے وقت ان کے معانی اور مطالب اور مقاصد کی طرف توجہ دینی چاہیے، محض طوطے کی طرح الفاظ ہی منہ سے نہ نکال دینے چاہییں۔

[6912] (. . .)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ

[6912]۔ امام صاحب ایک دوسرے استاد سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دعا کرو، اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور درستگی کی درخواست کرتا ہوں۔'' پھر آگے مذکورہ بالا ٹکڑا بیان کیا۔

٢٠..... بَاب: التَّسْبِيحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ

باب ٢٠: دن کے آغاز میں اور سوتے وقت تسبیح بیان کرنا

[6913] ٧٩-(٢٧٢٦)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ ((مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا))قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ))

[6913]۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد جلد ہی ان کے پاس چلے گئے اور وہ ابھی اپنی نماز گاہ میں تھیں، پھر دن چڑھنے کے بعد واپس لوٹے اور وہ ابھی وہیں بیٹھی تھیں تو آپ نے فرمایا، ''میں تمہیں جس حالت پر چھوڑ کر گیا تھا، ابھی تک اس پر ہو؟'' حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، جی ہاں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تمہارے پاس جانے کے بعد چار کلمات تین دفعہ کہے ہیں، اگر ان کا وزن ان کلمات کے ساتھ کریں، جواب تک تو نے کہے ہیں تو ان کا وزن زیادہ ہوگا، اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح ہے،

[6912] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٤٨)

[6913] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب (١٠٤) برقم (٣٥٥٥) والنسائي في (المجتبى) في الصلاة باب: نوع آخر من عدد التسبيح برقم (٣٨٠٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٨٨)

اس کی مخلوق کی تعداد، اس کی رضا وخوشنودی اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔''

فائدہ :...... یہ کلمات انتہائی جامع ہیں، جو حصر وشمار سے باہر ہیں اور ان کا وزن ممکن نہیں ہے تو معنی ہوا، اس کی بے انتہاء اور لاتعداد مرتبہ تسبیح وتحمید بیان کرتا ہوں۔

[6914] (...) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِی رِشْدِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ صَلَّى صَلٰوةَ الْغَدَاةِ اَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ))

[6914]۔ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے، جبکہ، آپ صبح کی نماز پڑھنے کے لیے نکلے، یا صبح کی نماز پڑھ چکے، پھر مذکورہ بالا بات کہی اور یہ کلمات فرمائے، ''اللہ کی تسبیح اس کے مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی تسبیح اس کی رضا مندی کے بقدر، اللہ کی تسبیح اس کے عرش کے ہم وزن، اللہ کی تسبیح، اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔''

[6915] ۸۰۔(۲۷۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِی لَيْلٰى حَدَّثَنَا

عَلِیٌّ اَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى فِی يَدِهَا وَاَتَى النَّبِیَّ ﷺ سَبْیٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَآءَ النَّبِیُّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِیءِ فَاطِمَةَ اِلَيْهَا فَجَآءَ النَّبِیُّ ﷺ اِلَيْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلٰى صَدْرِی ثُمَّ قَالَ ((اَلَا اُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا اَنْ تُكَبِّرَا اللّٰهَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ))

[6914] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٨٥٠)

[6915] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی فرض الخمس باب: الدليل علی ان الخمس لنوائب رسول الله ﷺ والمساكين وايثار النبی ﷺ اهل الصفة والارامل برقم (٣١١٣) وفی فضائل الصحابة باب: مناقب علی بن ابی طالب القرشی الهاشمی ابی الحسن رضی الله عنه برقم (٣٧٠٥) وفی النفقات باب: عمل المراة فی بيت زوجها برقم (٥٣٦٠) وفی باب: خادم ←

[6915]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پینے سے جو ہاتھوں کی تکلیف برداشت کرنی پڑتی تھی، (ہاتھوں میں جو نشان پڑ گئے) اس کی شکایت کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تھے، چنانچہ وہ گئیں، لیکن آپ مل نہ سکے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مل کر انہیں اپنی آمد کا مقصد بتایا تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو آپ کے پاس حضرت فاطمہ کی آمد کا تذکرہ کیا، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے، جبکہ وہ اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے، چنانچہ وہ اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا، ''اپنی جگہ پر رہو'' اور آپ ہمارے درمیان بیٹھ گئے، حتی کہ میں نے اپنے سینہ پر آپ کے قدموں کی ٹھنڈک محسوس کی، پھر آپ نے فرمایا، ''جو تم دونوں نے درخواست کی ہے، کیا میں تم کو اس سے بہتر چیز نہ سکھاؤں؟ جب تم اپنے بستروں پر جاؤ تو چونتیس (۳۴) دفعہ اللہ اکبر کہو، تینتیس (۳۳) دفعہ اس کی تسبیح بیان کرو اور تینتیس (۳۳) بار اس کی حمد بیان کرو، سو یہ عمل تمہارے لیے خادم لینے سے بہتر ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ استنباط کیا ہے، سوتے وقت اس وظیفہ کی پابندی سے تکان دور ہوتی ہے اور بقول حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس وظیفہ کی پابندی کام کاج کی کثرت سے انسان ضرر اور نقصان سے محفوظ ہو جاتا ہے اور محنت ومشقت سے گرانی پیدا نہیں ہوتی اور آخرت میں کام آنے والے عمل زیادہ سودمند ہیں۔

[6916] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ ((أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ))

[6916]۔ یہی روایت امام صاحب تین اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور معاذ کی روایت میں مَضَاجِعَكُمَا، کی جگہ مضجعكما من الليل (جب رات کو اپنے بستر پر جاؤ) ہے۔

[6917] (. . .) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِنَحْوِ حَدِيثِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيٌّ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ

← المراة برقم (٥٣٦٢) وفي الدعوات باب: التكبير والتسبيح عند المنام برقم (٦٣١٨) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في التسبيح عند النوم برقم (٥٠٦٢) انظر (التحفة) برقم (١٠٢١٠)

[6916] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٥٣)

[6917] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النفقات باب: خادم المرأة برقم (٥٣٦٢) انظر (التحفة) برقم (١٠٢٢٠)

النَّبِيِّ ﷺ قِيلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ وَفِي حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ

[6917]۔ یہی روایت امام صاحب اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''میں نے نبی اکرم ﷺ سے سننے کے بعد یہ عمل کبھی نہیں چھوڑا، ان سے پوچھا گیا، جنگ صفین کے موقعہ پر بھی نہیں؟ کہنے لگے، جنگ صفین کی رات بھی نہیں، عطاء کی حدیث میں ہے، ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا اور صفین کی رات بھی نہیں، (جو انتہائی گھمسان کی جنگ تھی)

[6918] ٨١۔(٢٧٢٨)حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا وَشَكَتِ الْعَمَلَ فَقَالَ مَا أَلْفَيْتِيهِ عِنْدَنَا قَالَ ((أَلَا أَدُلُّكِ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكِ))

[6918]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خادم لینے کے لیے حاضر ہوئیں اور کام کاج کی (کثرت کی) شکایت کی تو آپ نے فرمایا، ''وہ تو تمہیں ہمارے ہاں سے نہیں ملے گا،'' فرمایا، ''کیا میں تمہیں خادم سے جو چیز تمہارے لیے بہتر ہو، وہ نہ بتاؤں؟'' تینتیس (٣٣) دفعہ تسبیح بیان کیا کرو اور تینتیس دفعہ الحمد للہ کہا کرو اور چونتیس دفعہ اللہ اکبر کہا کرو۔'' جب تم اپنے بستر پر جا چکو۔''

[6919] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

[6919]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

٢١......بَابٌ: اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاحِ الدِّيكِ

باب ٢١: مرغ کی آواز کے وقت دعا کرنا بہتر عمل ہے

[6920] ٨٢۔(٢٧٢٩)حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ

[6918] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٤٧)

[6919] تقدم

[6920] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: خير مال المسلم غنم برقم ←

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا))

[6920] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ''جب تم مرغوں کی آواز سنو تو اللہ سے اس کے فضل و کرم کا سوال کرو، کیونکہ انہوں نے فرشتے کو دیکھا ہے اور جب تم گدھے کا چلانا سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ میں آؤ، کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ **دِيَكة**: دِيك کی جمع ہے، مرغ۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، نیک لوگوں کے سامنے دعا کرنا پسندیدہ ہے، کیونکہ فرشتے کو دیکھ کر جب مرغ نے اذان کہی اور ہم نے دعا کی، تاکہ فرشتہ آمین کہے تو اس سے معلوم ہوا، نیک لوگوں کا دعا میں شریک ہونا قبولیت کا زیادہ امکان رکھتا ہے اور شیطان چونکہ نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے، اس لیے اس سے پناہ مانگنے کی ضرورت ہے اور یہ خاصہ اللہ تعالیٰ نے ان جانوروں میں رکھ دیا ہے۔

۲۲...... بَاب: دُعَاءِ الْكَرْبِ

باب ۲۲: مصیبت زدہ کے لیے دعا

[6921] ۸۳-(۲۷۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ))

[6921] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پریشانی کے وقت یہ کلمات پڑھتے، ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑی عظمت والا، بردبار ہے، کوئی مالک و معبود نہیں اللہ کے سوا، وہ عرش عظیم کا مالک ہے، کوئی معبود نہیں، اللہ کے سوا، اللہ آسمانوں کا مالک ہے اور زمین کا مالک ہے اور عرش کریم کا مالک ہے۔''

←(۳۳۰۳) وابو داود في (سننه) في الادب باب: ما جاء في الديك والبهائم برقم (۵۱۰۲) والترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: ما يقول اذا سمع نهيق الحمار ۲ برقم (۳۴۵۹) انظر (التحفة) برقم (۱۳۶۲۹)

[6921] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: الدعاء عند الكرب برقم (۶۳۴۵) وبرقم (۶۳۴۶) وفي التوحيد باب (وكان عرشه على الماء وهو رب العرش العظيم) برقم (۷۴۲۶) وفي باب قول الله تعالى: ﴿تعرج الملائكة والروح اليه﴾ برقم (۷۴۳۱) والترمذي←

فائدہ :......اس میں زمین سے لے کر عرش تک کے مالک سے، جو رب ہونے کے ساتھ ساتھ حلیم ہے، اپنی فکر و پریشانی کے ازالہ کی درخواست ہے اور رب ہونے کی حیثیت سے وہی مشکل کشا اور حاجت روا ہے، اس لیے اس سے یہ درخواست کی جا سکتی ہے۔

[6922] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ اَتَمُّ

[6922]۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اوپر والی روایت زیادہ مکمل ہے۔

[6923] (. . .)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ))

[6923]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ، ان کلمات سے دعا فرماتے اور پریشانی کے وقت کہتے،'' آگے پہلی حدیث ہے صرف اتنا فرق ہے کہ رب السموٰت ورب الارض کی جگہ ''رب السموٰت والارض'' ہے۔

[6924] (. . .)وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا حَزَبَهُ اَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ

[6924]۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا تو یہ دعا کرتے، آگے مذکورہ بالا روایت میں اضافہ ہے،''لا اله الا الله رب العرش الكريم''

فی (جامعه) فی الدعوات باب: ما جاء فی ما یقول عند الكرب برقم (٣٤٣٥) وابن ماجه فی (سننه) فی الدعاء فی باب: الدعاء عند الكرب برقم (٣٨٨٣) وانظر (التحفة) برقم (٥٤٢٠)

[6922] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٨٥٨)

[6923] تقدم تخريجه برقم (٦٨٥٨)

[6924] تقدم تخريجه برقم (٦٨٥٨)

۲۳......بَاب: فَضْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ

باب ۲۳: سبحان الله وبحمده کی فضیلت

[6925] ۸٤-(۲۷۳۱)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَسْرِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ قَالَ ((مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ))

[6925]۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا،کون سا کلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا،''وہ کلام جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں یا بندوں کے لیے منتخب فرمایا ہے،یعنی ''سبحان الله وبحمده.''

[6926] ۸۵-(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَسْرِيِّ مِنْ عَنَزَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ فَقَالَ ((إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ))

[6926]۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں،اللہ کو کون سا کلام محبوب ہے؟'' میں نے کہا،اے اللہ کے رسول! مجھے خبر دیجیے،اللہ کو کون سا کلام محبوب ہے،آپ نے فرمایا:''اللہ کو سب سے زیادہ محبوب کلام،سبحان الله وبحمده'' ہے۔

فائدہ:......''سبحان الله وبحمده'' کا معنی ہے،اللہ ہر اس بات سے اور عمل سے منزہ اور پاک ہے،جو اس کے شایان شان نہیں ہے اور جس میں ذرا بھی قصور یا عیب و نقص کا شائبہ ہے اور اس کے ساتھ ان تمام صفات کمال سے متصف ہے،جو اس کی ذات عالی کے مناسب ہیں،اس طرح یہ مختصر کلمہ ان تمام صفات پر حاوی ہیں،جو سلبی یا ایجابی طور پر،اس کی صفت و ثناء میں کہی جا سکتی ہیں اور اس لیے یہ بول سب سے افضل بھی اور اللہ کو محبوب ترین بھی ہے۔

[6925] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: اى الكلام احب الى الله برقم (۳۵۹۳) انظر (التحفة) برقم (۱۱۹٤۹)

[6926] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٦٣)

۲۴.....بَاب :فَضْلِ الدُّعَآءِ لِلْمُسْلِمِينَ بِظَهْرِ الْغَيْبِ

باب ٢٤: مسلمانوں کے لیے پس پشت (اس کی عدم موجودگی میں) دعا کرنے کی فضیلت

[6927] ٨٦۔(٢٧٣٢)حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْوَكِيعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ

[6927]۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان بندہ بھی اپنے بھائی کی غیر حاضری میں اس کے لیے دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے، تجھے بھی اس کے مثل حاصل ہو۔

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوا، اپنے مسلمان بھائی کے لیے اس کی پس پشت دعا کرنا، پسندیدہ عمل ہے، کیونکہ اس میں اخلاص ہوگا، اسے لیے جو دعا اپنے لیے مانگنی ہے، وہ اپنے بھائی کے حق میں بھی مانگیں، تاکہ اس کو قبولیت کا مقام حاصل ہو۔

[6928] ٨٧۔(. . .)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ سَرْوَانَ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي سَيِّدِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ **((مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ))**

[6928]۔ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا، اپنے خاوند سے بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جو اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا مانگتا ہے تو اس پر مقرر فرشتہ، آمین کہتا ہے اور تیرے لیے اس کے مثل ہو۔''

[6929] ٨٨۔(٢٧٣٣)حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ

[6927] اخرجه ابو داود في (سننه) في الصلاة باب: الدعاء بظهر الغيب برقم (١٥٣٤) انظر (التحفة) برقم (١٠٩٨٨)

[6928] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٦٥)

[6929] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: فضل الدعاء الحجاج برقم (٢٨٩٥) وبرقم (١٠٩٣٩)

وَكَانَتْ تَحْتَهُ اُم الدَّرْدَآءِ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَاَتَيْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ اَجِدْهُ وَوَجَدْتُ اُمَّ الدَّرْدَآءِ فَقَالَتْ اَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ قَالَ فَخَرَجْتُ اِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ))

[6929]۔ صفوان یعنی عبد اللہ بن صفوان کے بیٹے، ام درداء جن کی بیوی تھی، کہتے ہیں، میں شام (اپنے سسرال) آیا، چنانچہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر گیا، وہ نہ ملے اور مجھے ام درداء مل گئیں، انہوں نے پوچھا، اس سال تمہارا حج کرنے کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا، جی ہاں، انہوں نے کہا، ہمارے لیے بھی اللہ سے خیر مانگنا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے،''انسان کی اپنے بھائی کے لیے پس پشت دعا قبول ہوتی ہے، اس کے سرہانے ایک فرشتہ مقرر ہے، جب بھی وہ اپنے بھائی کے لیے خیر مانگتا ہے، اس پر مقرر فرشتہ کہتا ہے، آمین اور تجھے بھی اس کے مثل حاصل ہو۔''

[6930] (٢٧٣٢) قَالَ: فَخَرَجْتُ اِلَى السُّوقِ فَلَقَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ لِي مِثْلَ ذٰلِكَ، يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔ [راجع:٦٩٢٧]

[6930]۔ وہ کہتے ہیں، میں بازار کے لیے نکلا تو ابو درداء رضی اللہ عنہ کو ملا تو انہوں نے مجھے یہی روایت نبی اکرم ﷺ سے سنائی۔

[6931] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ

[6931]۔ مذکورہ بالا روایت، امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

بعض نسخوں میں ام الدرد کی جگہ درداء ہے اور یہی صحیح ہے کہ وہ ام درداء کی بیٹی تھی۔

اور یہاں ام درداء سے ام درداء صغری ہے جس کا نام ھجیمہ ہے اور یہ انتہائی فقیہہ، عالمہ اور زاہدہ تھیں۔

[6930] تقدم

[6931] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٦٦)

٢٥......بَاب :اِسْتِحْبَابِ حَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ

باب ٢٥: کھانے پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے

[6932] ٨٩-(٢٧٣٤)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ اَبِى زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى بُرْدَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا))

[6932]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،''اللہ تعالیٰ اس بات سے راضی ہوتا ہے کہ بندہ کھانا کھا کر اس کی اس پر حمد (شکریہ) بیان کرے، یا پانی پیے تو اس پر اس کا شکر ادا کرے۔''

مفردات الحدیث ☼ **اُكْلَةَ، شَرْبَةَ:** ایک دفعہ کھانا، ایک دفعہ پینا، یعنی ہر کھانے اور پینے پر دینے والا کا شکریہ ادا کرے، کم از شکر، الحمد للہ کہنا ہے۔ **اکلہ:** لقمہ، **شربۃ** ایک گھونٹ۔

[6933] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِى زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِى بُرْدَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

[6933]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

٢٦......بَاب :بَيَانِ اَنَّهٗ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِى مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِى

باب ٢٦: دعا کرنے والا اگر جلد بازی سے کام نہ لے تو دعا قبول ہو جاتی ہے، جلد باز کہتا ہے، میں نے دعا کی لیکن قبول نہیں ہوئی

[6934] ٩٠-(٢٧٣٥)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِى عُبَيْدٍ مَوْلٰى ابْنِ اَزْهَرَ

[6932] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الاطعمة باب: ما جاء فى الحمد على الطعام برقم (١٨١٦) انظر (التحفة) برقم (٨٥٧)

[6933] تقدم تخريجه

[6934] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الدعوات باب: يستجاب للعبد ما لم يعجل برقم ←

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ فَیَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا اَوْ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِی))

[6934] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری دعائیں، اس وقت تک قبول ہوتی ہیں، جب تک جلد بازی سے کام نہ لیا جائے، وہ کہنے لگتا ہے، میں نے دعا کی تھی مگر وہ قبول ہی نہیں ہوئی۔''

فائدہ:...... بندہ فقیر اور محتاج ہے اور اللہ مستغنی اور بے نیاز ہے، اس لیے بندے کا کام ہے، ہمیشہ اس کے در کا فقیر بنا رہے اور مانگتا رہے اور سمجھے یقیناً دیر سویر میری دعا ضرور قبول ہوگی، کیونکہ یہ تو اللہ ہی جانتا ہے، اس کی دعا کس صورت میں اور کب پوری کرنی ہے، لیکن بندہ جب جلد بازی میں مایوس ہو کر دعا چھوڑ دیتا ہے تو وہ قبولیت کا استحقاق کھو دیتا ہے اور دعا کی قبولیت کی تین صورتیں ہیں، (۱) دعا کرنے والا جو کچھ مانگتا ہے، وہی مل جاتا ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بہتر چیز عطا فرما دیتا ہے۔ (۳) آخرت میں اس کے لیے اجر و ثواب جمع کر دیتا ہے، اس لیے دعا چھوڑ بیٹھنا، انتہائی محروی کی بات ہے۔

[6935] ۹۱۔(. . .)حَدَّثَنِی عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ لَیْثٍ حَدَّثَنِی اَبِی عَنْ جَدِّی حَدَّثَنِی عُقَیْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِی اَبُو عُبَیْدٍ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ مِنَ الْقُرَّآءِ وَاَهْلِ الْفِقْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((یُسْتَجَابُ لِاَحَدِکُمْ مَا لَمْ یَعْجَلْ فَیَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّی فَلَمْ یَسْتَجِبْ لِی))

[6935] ۔عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام، ابو عبید جو قراء اور اہل فقہ میں شمار ہوتے تھے، بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے، جب تک جلد بازی کرتے ہوئے یہ نہ کہے، میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی، مگر وہ قبول ہی نہیں ہوئی۔''

←(٦٣٤٠) وابو داود فی (سننه) فی الصلاة باب: الدعاء برقم (١٤٨٤) والترمذی فی (جامعه) فی الدعاء باب: ما جاء فیمن یستعجل فی دعائه برقم (٣٣٨٧) وابن ماجه فی (سننه) فی الدعاء باب: یستجاب لاحدکم ما لم یعجل برقم (٣٨٥٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٩٢٩)

[6935] تقدم تخریجه برقم (٦٨٦٩)

[6936] ۹۲-(. . .)حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی مُعَاوِیَةُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِیعَةَ بْنِ یَزِیدَ عَنْ اَبِی اِدْرِیسَ الْخَوْلَانِیِّ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ((لَا یَزَالُ یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ یَسْتَعْجِلْ قِیلَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الِاسْتِعْجَالُ قَالَ یَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَ یَسْتَجِیبُ لِی فَیَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَیَدَعُ الدُّعَآءَ))

[6936] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بندے کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے، بشرطیکہ وہ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے، جب تک وہ جلد بازی سے کام نہ لے۔'' پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! جلد بازی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بندہ کہتا ہے میں دعا کر چکا ہوں، میں دعا کر چکا ہوں، لیکن میں اس کو قبول ہوتی نہیں دیکھتا اور وہ دعا چھوڑ بیٹھتا ہے، (اور ناامید ہو جاتا ہے)۔''

مفردات الحدیث ❊ یَسْتَحْسِرُ: وہ تھک ہار جاتا ہے اور دعا چھوڑ دیتا ہے۔

[6936] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۵٤۸)

حدیث نمبر 6937 سے 6951 تک

۵۱...... کتاب الرقاق

۵۱. نرمی کا بیان

۱......بَاب :اَكْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَآءُ وَاَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ النِّسَآءُ

باب ۱: اہل جنت زیادہ فقراء ہوں گے اور اہل دوزخ اکثر عورتیں ہوں گی اور عورتوں کے فتنہ کا بیان

[6937] ۹۳-(۲۷۳۶) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ اِلَّا اَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَآءُ))**

[6937] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا، چنانچہ اس میں داخل ہونے والے عموماً مسکین لوگ تھے اور مال و شرف والے لوگ، سوائے دوزخیوں کے روک لیے گئے تھے اور دوزخیوں کو دوزخ کی طرف بھیج دیا گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے ولی عموماً عورتیں تھیں۔''

فائدہ:...... دنیا میں فقراء اور محتاج لوگوں کی اکثریت ہے اور عام طور پر دین دار بھی ہوتے ہیں، اس لیے وہ جنت میں جلد چلے جائیں گے اور مال و شرف والے لوگ کم ہوں گے اور انہیں اپنے مال و دولت اور عہدہ و

[6937] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: (۸۷) برقم (۵۱۹۶) انظر (التحفة) برقم (۱۰۰)

منصب کا حساب بھی دینا ہوگا، اس لیے وہ پیچھے رہ جائیں گے، لیکن جن مال داروں نے جائز طریقے سے مال کمایا ہوگا اور دین کے لیے خرچ کیا ہوگا اور ان کا محاسبہ ہلکا ہوگا، وہ اس میں داخل نہیں ہیں، اس طرح عورتیں، اپنے لعن طعن اور ناشکری نیز دنیوی عیش وعشرت اور آرائش وزیبائش میں گرفتار ہونے کے سبب دوزخ میں زیادہ ہوں گی۔

[6938] ٩٤-(٢٧٣٧) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ ((اطلعت في الجنة فرايت اكثر اهلها الفقراء اطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَآءَ))

[6938]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے جنت میں جھانکا تو اس کے اکثر باشندے فقراء تھے اور میں نے جب دوزخ میں جھانکا تو اس میں اکثر عورتیں تھیں۔''

[6939] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[6939]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6940] (. . .) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اطَّلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَيُّوبَ

[6940]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دوزخ میں جھانکے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6941] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ سَمِعَ أَبَا رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

[6941]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، '' آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6938] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الرقاق باب: فضل الفقر برقم (٦٤٤٩) تعليقا والترمذی فی (جامعه) فی صفة جهنم باب: ما جاء ان اكثر اهل النار النساء برقم (٢٦٠٢) انظر (التحفة) برقم (٦٣١٧)

[6939] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٨٧٣)

[6940] تقدم تخريجه برقم (٦٨٧٣)

[6941] تقدم تخريجه برقم (٦٨٧٣)

[6942] ۹۵-(۲۷۳۸)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ قَالَ كَانَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ امْرَاَتَانِ فَجَآءَ مِنْ عِنْدِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتِ الْاُخْرٰی جِئْتَ مِنْ عِنْدِ فُلَانَةَ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اَقَلَّ سَاكِنِی الْجَنَّةِ النِّسَآءُ))

[6942] ۔ ابو تیاح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مطرف بن عبداللہ کی دو بیویاں تھیں، چنانچہ وہ ایک کے پاس سے آئے تو دوسری نے کہا، تم فلاں عورت کے پاس آئے ہو تو انہوں نے کہا، میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس سے آ رہا ہوں، انہوں نے ہمیں بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کے باشندوں میں عورتیں کم ہوں گی۔''

فائدہ:......یعنی تم خواہ مخواہ بدگمانی اور بدظنی کا شکار ہوتی ہو، اس بنا پر تمہیں جنت میں داخلہ کم ملے گا۔

[6943] (. . .)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ ابْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِی التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ، بِمَعْنٰی حَدِيثِ مُعَاذٍ۔

[6943] ۔ حضرت مطرف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میری دو بیویاں تھیں، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[6944] ۹۶-(۲۷۳۹)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبُوزُرْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِی يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُوسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَآءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((**اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَآئَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ**))

[6944] ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ یہ دعا بھی کرتے تھے، ''اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، تیری نعمتوں کے زائل ہو جانے سے اور تیری عنایت کردہ عافیت پھر جانے سے اور اچانک تیری سزا، ناراضی کے آجانے سے اور تیری ہر قسم کی ناراضی سے۔''

[6942] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۰۸۵٤)

[6943] تقدم تخريجه

[6944] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الصلاة باب: فی الاستعاذة برقم (۱٥٤٥) انظر (التحفة) برقم (۷۲٥٥)

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، انسان کو ہر وقت اس سے لرزاں و ترساں رہنا چاہیے کہ کہیں وہ اللہ کی نعمتوں سے محروم ہو کر اس کی سزا اور ناراضی کا مستحق نہ ٹھہر جائے اور اس سے اللہ کی پناہ مانگنا چاہیے۔

[6945] ۹۷-(۲۷۴۱)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ))

[6945]۔حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے بعد، مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔''

فائدہ :...... اللہ تعالیٰ نے طبعی طور پر مردوں کے دلوں میں عورتوں کی کشش رکھی ہے، وہ ان کے حسن و جمال اور باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور انسان ان کی خاطر گناہ کا مرتکب ہوتا ہے، اپنی اور دوسری دونوں قسم کی عورتیں اس کے لیے آزمائش اور فتنہ کا باعث بنتی ہیں۔

[6946] ۹۸-(۲۷۴۱)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى جَمِيعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ))

[6946]۔حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم، رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ''میں نے اپنے بعد لوگوں میں مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ نہیں چھوڑا۔''

[6947] (. . .)وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ

[6945] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: ما يتقى من شوم المراة برقم (۵۰۹۶) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في تحذير فتنة النساء برقم (۲۷۸۰) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: فتنة النساء برقم (۳۹۹۸) انظر (التحفة) برقم (۹۹)

[6946] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۶۸۸۰)

[6947] تقدم تخريجه برقم (۶۸۸۰)

اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُم عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ

[6947]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[6948] ۹۹۔(۲۷۴۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ((اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي اِسْرَآئِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ))

[6948]۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا،''دنیا شیریں اور سرسبز و شاداب ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں ایک دوسرے کا جانشین بنانے والا ہے، تاکہ وہ جائزہ لے تم کیسے عمل کرتے ہو، چنانچہ دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچ کر رہو، کیونکہ بنو اسرائیل کا پہلا امتحان عورتوں کے ذریعہ ہوا تھا۔'' ابن بشار کی حدیث میں ہے،''تاکہ وہ دیکھے، تم کس طرح عمل کرتے ہو۔'' یعنی فَيَنْظُرُ کی جگہ لِيَنْظُرَ ہے۔

فائدہ:...... دنیا میں اللہ تعالیٰ نے دو خصوصیتیں رکھی ہیں، وہ قلب و جگر کو شیریں ہو کر متاثر کرتی ہے اور سرسبز و شاداب ہو کر نظروں کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے، اس طرح قلب و نظر دونوں اس سے متاثر ہوتے ہیں، حالانکہ اس کی مٹھاس اور سرسبزی جلد ہی فنا کا شکار ہو جاتی ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں دشمنوں نے بلعام کے مشورہ سے اسرائیلی لشکر میں حسین و جمیل نوجوان عورتیں بھیجی تھیں، جن سے بعض فوجیوں نے بدکاری کر لی تھی، جس کی بنا پر ان پر طاعون کا عذاب آیا تھا۔

٢......بَابٌ:قِصَّةِ اَصْحَابِ الْغَارِ

باب ٢: غار میں پھنسنے والے تین آدمیوں کا قصہ اور نیک اعمال کو وسیلہ بنانا

[6949] ١٠٠۔(٢٧٤٣)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي اَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ اَبَا ضَمْرَةَ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ

[6948] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٤٥)

[6949] اخرجه البخاري في (صحيحه) في البيوع باب: اذا اشترى شيئا لغيره بغير اذنه فرضي برقم (٢٢١٥) وفي المزارعة والحرث باب: اذا زرع بمال بغير اذنهم برقم (٢٣٣٣) انظر (التحفة) برقم (٧٤٦١)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ ((بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فِيْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ تَعَالٰى بِهَا لَعَلَّ اللّٰهَ يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَامْرَاَتِيْ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا اَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَاَنَّهٗ نَاٰى بِيْ ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ آتِ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبُهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَآءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَاَوْا مِنْهَا السَّمَآءَ وَقَالَ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَآءَ وَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَتَعِبْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْآخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهٗ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَائَهَا فَجَائَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ حَقِّيْ قُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِءْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِءُ بِكَ خُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَائَهَا فَاَخَذَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ))

[6949]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، ''جبکہ تین آدمی چلے تھے، انہیں بارش نے آ لیا تو انہوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لی، ان کے غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک چٹان آ پڑی اور وہ ان پر بند ہو گئی، چنانچہ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا، اپنے ان نیک اچھے اعمال پر نظر ڈالو، جو خاص طور پر تم نے اللہ کی رضا کے لیے کیے ہیں، سو ان میں سے ایک نے کہا، اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میری بیوی تھی اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں ان کی خاطر بکریاں چرایا کرتا تھا اور جب میں ان کے پاس بکریاں واپس لاتا، دودھ دوہتا اور سب سے پہلے ماں باپ کو پلاتا، اپنی اولاد سے بھی پہلے انہیں

پلاتا اور صورت حال یہ پیدا ہوئی کہ ایک دن مجھے چراگاہ کے درخت دور لے گئے یعنی بکریوں کو چراتا، چراتا میں دور نکل گیا، سو میں شام تک نہ آ سکا، جب گھر پہنچا تو دیکھا کہ وہ دونوں سو چکے ہیں، سو میں نے حسب معمول دودھ دوہیا اور دودھ لے کر آیا اور ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا، مجھے ناپسند گزرا کہ میں ان کو نیند سے بیدار کروں اور یہ بھی مجھے برا معلوم ہوا کہ ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلا دوں، حالانکہ بچے میرے پاؤں کے پاس بلبلا رہے تھے، چلا رہے تھے، سو طلوع فجر تک میری اور ان کی یہی حالت رہی، یعنی میں دودھ لے کر کھڑا رہا، بچے روتے رہے اور ماں باپ سوئے رہے، اے اللہ اگر تو جانتا ہے، میں نے یہ کام محض تیری رضا اور خوشنودی کے لیے کیا تھا تو تو اس پتھر کو اتنا کھول دے کہ ہم اس سے آسمان کو دیکھنے لگیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پتھر کو اتنا ہٹا دیا کہ انہیں آسمان نظر آنے لگا اور دوسرے شخص نے کہا، اے اللہ! صورت حال یہ ہے کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی، میں اس سے اس قدر انتہائی محبت رکھتا تھا، جو مردوں کو زیادہ سے زیادہ عورتوں کے ساتھ ہو سکتی ہے، میں نے اس سے اپنے آپ کو پیش کرنے کا مطالبہ کیا (میں نے اس سے بدکاری کی خواہش کی) اس نے کہا، جب تک اسے سو اشرفی نہ دو گے، ایسا نہیں ہو سکتا تو میں نے بھرپور کوشش کر کے سو اشرفیاں جمع کر لیں اور ان کو لے کر اس کے پاس آ گیا، پھر جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا، (تاکہ اپنا کام کروں)، اس نے کہا، اے اللہ کے بندے، اللہ سے ڈر اور مہر کو جائز طریقہ سے کھول تو میں اس سے کھڑا ہو گیا (اپنا ارادہ ترک کر دیا) سو اگر تو جانتا ہے، میں نے یہ کام محض تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو ہمارے لیے اس سے کشادگی پیدا کر دے تو اللہ نے پتھر کو اور ہٹا دیا، تیسرے شخص نے کہا، اے اللہ! میں نے ایک فرق چاولوں (تین صاع) پر ایک شخص کو مزدور رکھا تھا، جب اس نے اپنا کام ختم کر لیا تو کہا، مجھے میرا حق (مزدوری) دو، چنانچہ میں نے اسے اس سے طے شدہ ایک فرق پیش کیا تو اس نے اس سے بے رغبتی اختیار کی، پسند نہ کیا، (اور چلا گیا) چنانچہ میں ان چاولوں کو ہمیشہ کاشت کرتا رہا، حتی کہ میں نے ان (قیمت) سے گائیں اور ان کے چرواہے جمع کر لیے، پھر وہ (عرصہ کے بعد) آیا اور کہا، اللہ سے ڈر اور میرا حق نہ مار، میں نے کہا، ان گائیوں اور ان کے چرواہوں کی طرف جاؤ اور ان کو لے لو تو اس نے کہا، اللہ سے ڈر اور میرے ساتھ مذاق نہ کر، سو میں نے کہا، میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کرتا، وہ گائیاں اور ان کے چرواہے لے لو، وہ انہیں لے کر چلا گیا، سو اگر تو جانتا ہے، میں نے یہ کام تیری خوشنودی کی خاطر کیا تھا تو باقی پتھر کو بھی ہم سے ہٹا دے، چنانچہ اللہ نے باقی پتھر کو بھی ہٹا دیا۔

فائدہ:...... حضور اکرم ﷺ نے یہ واقعہ، اپنی امت کو سبق آموزی اور عبرت پذیری کے لیے سنایا، اس میں چند باتیں خصوصی طور پر توجہ طلب ہیں۔

۱۔ سب سے اہم اور پہلی بات تو یہ ہے کہ ان تینوں افراد نے اپنے عمل صرف اللہ کی رضا جوئی کے لیے کیے تھے اور ان اعمال کی اس خصوصیت کی بنا پر، اللہ کے حضور پیش کیا تھا، جس سے اخلاص کی برکت و تاثیر اور قوت کا اظہار ہوتا ہے، نیک اعمال کے وسیلہ سے دعا کرنا پسندیدہ ہے اور دعا کی قبولیت کا سبب ہے۔

۲۔ ان تینوں عملوں میں قدر مشترک یہ ہے کہ یہ عمل اللہ کے حکم و مرضی کے مقابلہ میں اپنے نفس کو دبانے اور اس کی چاہت کو قربان کرنے کی اعلیٰ مثال ہیں، دیکھیے، پہلے شخص کا مجاہدہ نفس کس قدر شدید ہے کہ وہ دن بھر جانوروں کو جنگل میں چراتا ہے، شام کو دیر سے تھکا ہارا ہوا گھر پہنچتا ہے تو اس کا دل آرام کے لیے کس قدر بے قرار اور بے چین ہوگا، لیکن چونکہ ماں باپ دودھ پیے بغیر سو گئے تھے اور یہ اللہ کی رضا اس میں سمجھتا تھا کہ وہ ان کی نیند و آرام میں خلل انداز نہ ہو، جس وقت نیند سے خود ان کی آنکھ کھلے تو یہ ان کو دودھ پلائے، اس لیے یہ اپنے آرام اور راحت کو قربان کر کے ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا، حتی کہ اس طرح صبح ہو گئی، اور اس کے معصوم، پیارے پیارے بچے اس کے قدموں میں پڑے بھوک سے روتے چلاتے رہے، لیکن اس نے بوڑھے ماں باپ کے حق کو مقدم خیال کر کے اللہ ہی کی خوشنودی کے لیے یہ مجاہدہ بھی کیا کہ بوڑھے ماں باپ سے پہلے اپنے پیارے بچوں کو بھی دودھ نہ پلایا۔

۳۔ ایک دوسرا شخص ہے، جو اپنی عم زاد کے عشق میں مبتلا ہے اور پردہ کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے، اس کے گھر اس کی کھلی آمد و رفت ہے اور وہ شادی شدہ ہے اور اپنی گھریلو، مجبوریوں کے ہاتھوں مجبور ہو کر، آخر کار، ایک معقول رقم طے کر کے، اس کی خواہش پوری کرنے کے لیے آمادہ ہو جاتی ہے اور وہ محنت و مزدوری کر کے اس کو رقم مہیا کر دیتا ہے اور اس کو زندگی کی سب سے بڑی تمنا پوری کرنے کا پورا پورا موقع مل جاتا ہے اور کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہتی تو ٹھیک اس وقت وہ اللہ کی بندی، اسے اللہ کا خوف یاد دلاتی ہے اور اس کو احساس ہو جاتا ہے، یہ اس قدر مجبور اور بے بس ہو کر بھی اللہ سے ڈر رہی ہے تو وہ اپنے نفس کی خواہش لب بام پہنچ کر پوری کیے بغیر اللہ سے ڈر کر اس کی رضا طلبی میں لگ جاتا ہے، ہر نفس رکھنے والا انسان اپنے طور پر اندازہ کر سکتا ہے، یہ کتنا سخت مجاہدہ ہے اور اللہ کی رضا کے مقابلے میں اپنی خواہش نفس کو قربان کرنے کی کتنی اعلیٰ مثال ہے۔

۴۔ تیسرا شخص ایک مقررہ مزدوری پر مزدور رکھتا ہے، آدھا دن گزرنے کے بعد ایک اور مزدور آتا ہے، اس کو بھی مزدور رکھ لیتا ہے، وہ آدھے دن میں، دوسرے ساتھیوں کے بقدر پورے دن کا کام کر ڈالتا ہے اور مالک اس کو دوسرے مزدوروں کے برابر اجرت دے دیتا ہے، ایک مزدور ناراض ہو جاتا ہے کہ اس کو ہمارے برابر مزدوری کیسے مل گئی ہے، مالک سمجھاتا ہے، تمہیں تمہاری طے شدہ مزدوری دے رہا ہوں، تجھے دوسرے کو مزدوری دینے پر اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں ہے، لیکن وہ نہیں مانتا اور مزدوری چھوڑ کر ناراض ہو کر چلا جاتا ہے تو مالک اس کی مزدوری کے چاولوں کو اپنی زمین میں کاشت کرنا شروع کر دیتا ہے، پھر جو پیداوار حاصل ہوتی ہے، وہ سب اس مزدور کی ملکیت قرار دیتا ہے، پھر ان کو بیچ کر جانور خریدتا ہے، اللہ ان میں اس قدر اضافہ فرماتا ہے کہ آہستہ آہستہ،

اونٹ، بکریاں اور گائے کے ریوڑ تیار ہو جاتے ہیں کہ وہ ان کی نگہداشت کے لیے غلام بھی خرید لیتا ہے، پھر جب عرصہ گزرنے کے بعد وہ مزدور آتا ہے تو یہ اللہ کا نیک اور امانت دار بندہ وہ سارے حیوانات اور غلام جو خود اس کی محنت وکوشش اور توجہ سے فراہم ہوئے تھے تو وہ سب کے سب اس مزدور کے حوالہ کر دیتا ہے، اب ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ اپنے نفس کی یہ کتنی شدید خواہش ہو گی کہ یہ دولت جو میری محنت اور توجہ سے حاصل ہوئی اور مزدور کو اس کا علم تک نہیں ہے، اس کو اپنے پاس ہی رکھا جائے، لیکن اس اللہ کے بندے نے اللہ کی خوشنودی کی طلب میں اپنے نفس کی اس شدید خواہش کو قربان کیا اور وہ ساری دولت اس مزدور کے حوالے کر دی، جو بلاوجہ ناراض ہو کر چلا گیا تھا اور بات سمجھانے کے باوجود نہیں مانا تھا۔

[6950] (. . .) وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبِيورَقَبَةُ بْنُ مَسْقَلَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اَبِي ضَمْرَةَ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ ((وَخَرَجُوا يَمْشُونَ)) وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ يَتَمَاشَوْنَ اِلَّا عُبَيْدَ اللّٰهِ فَاِنَّ فِي حَدِيثِهِ وَخَرَجُوا وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَهَا شَيْئًا

[6950]۔امام صاحب یہ حدیث اپنے بہت سے اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور ان کی موسیٰ بن عقبہ سے روایت میں یہ اضافہ ہے اور وہ غار سے نکل کر چل دیئے۔'' صالح کی روایت میں یمشون کی جگہ یَتَمَاشَون ہے اور عبید اللہ کی روایت میں صرف خَرَجُوا (نکل پڑے) کا لفظ ہے۔

[6951] (. . .)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ وَاَبُوبَكْرٍ

[6950] طريق اسحاق بن منصور تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٨٤) وطريق سويد بن سعيد اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: حديث النار برقم (٣٤٦٥) انظر (التحفة) برقم (٨٠٦٦) وطريق ابي كريب وطريق زهير بن حرب تفرد بهما مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٦٦٣) وبرقم (٨٦٨٧)

[6951] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاجارة باب: من استاجر اجيرا فترك اجره برقم (٢٢٧٢) انظر (التحفة) برقم (٦٨٣٩)

بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْاٰخَرَانِ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((انْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى آوَاهُمُ الْمَبِيتُ اِلٰى غَارٍ)) وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ((اَللّٰهُمَّ كَانَ لِي اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا وَقَالَ فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَائَتْنِي فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ وَقَالَ فَثَمَّرْتُ اَجْرَهُ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَارْتَعَجَتْ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ))

[6951]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا،''تم سے پہلے لوگوں میں سے تین اشخاص روانہ ہوئے،حتی کہ سونے کے لیے ایک غار میں پناہ یا جگہ لی۔'' آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے،صرف اتنا فرق ہے کہ آپ نے فرمایا،ان میں سے ایک آدمی نے کہا،''اے اللہ! میرے بوڑھے ماں باپ تھے، میں رات کو ان سے پہلے اپنے اہل اور مال کو دودھ نہیں پلاتا تھا۔'' اور دوسرے نے کہا،''اس نے مجھ سے (بدکاری کرنے سے) انکار کیا،حتی کہ وہ خشک سالی کا شکار ہوگئی تو میرے پاس آئی،سو میں نے اسے ایک سو بیس دینار دیئے۔'' اور تیسرے نے کہا،''سو میں نے اس کی مزدوری کو بڑھایا،حتی کہ اس سے مال میں بہت اضافہ ہوگیا اور وہ موجیں مارنے لگا۔'' اور آپ نے فرمایا،''وہ غار سے نکل کر چل پڑے۔''

مفردات الحدیث ❶ غُبُوقٌ: رات کے دودھ پینے کو کہتے ہیں اور صُبُوحٌ صبح کے وقت دودھ پینا اور مال سے مراد نوکر، چاکر یا چوپایوں کے چھوٹے بچے ہوں گے۔ ❷ اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ: وہ قحط سالی میں گرفتار ہو گی۔ ثَمَّرْتُ أَجْرَه، میں نے اس کی مزدوری کو ترقی دی، اس میں اضافہ کیا، اِرْتَعَجَ: وہ مال اپنی کثرت کی بنا پر موجیں مارنے لگا، ارتعجاج، حرکت وگردش کو کہتے ہیں۔

گلدستہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ادارے کی دیگر نئی کتب
سوال وجواب کے اسلوب میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین تذکرہ
عرب کے محل وقوع تا وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل کتاب
مستند کتب تاریخ اور احادیث کی روشنی میں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خشیت الٰہی اور دردِ انسانیت کے واقعات پر مشتمل کتاب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سرمگیں آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کا دلدوز تذکرہ
اسلام میں آنسو بہانے اور اظہارِ افسوس کا طریقہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اظہار خوشی کے واقعات کا دلربا مجموعہ
قرآن وسنت کی روشنی میں سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا انوکھا پہلو
اسلام میں خوش طبعی کی اہمیت اور اسکے اثرات
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آغاز وارتقاء سے وفات تک
سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معاشرتی پہلو پر ضروری وضاحت
رسول اللہ کے سراپا وغزوات پر سیر حاصل بحث مکی اور مدنی زندگی کا تفصیلی بیان
NOMANI
KUTAB KHANA
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@hotmail.com

حدیث نمبر 6952 سے 7023 تک

٥٢......كِتَابُ التَّوْبَةِ

٥٢. توبہ کا بیان

١......بَابُ: فِي الْحَضِّ عَلَى التَّوْبَةِ وَالْفَرَحِ بِهَا

باب ١: توبہ پر آمادہ کرنا اور اس پر خوش ہونے کا بیان

[6952] ١-(٢٦٧٥)حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ اَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ))

[6952]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کا فرمان ہے، میں اپنے بندے کے ساتھ، اس کے اپنے بارے میں گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، جہاں وہ مجھے یاد کرتا ہے، اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ پر، اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے، جتنا تم میں سے کوئی شخص اس وقت خوش ہوتا ہے، جبکہ وہ جنگل میں اپنی گمشدہ سواری پالیتا ہے اور جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے، میں اس کے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے، میں اس سے چار ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر متوجہ ہوتا ہوں۔''

فائدہ:......توبہ کا معنی لوٹنا، واپس آنا ہے اور شریعت کی اصطلاح میں بندے کا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور معصیت

[6952] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٣٢٠)

سے، اس کی فرمانبرداری اور اطاعت کی طرف لوٹنا ہے، اس توبہ کے لیے ضروری ہے، انسان گناہ سے باز آ جائے، اس کے ارتکاب پر نادم ہو، دوبارہ نہ کرنے کا عزم اور عہد کرے، اگر کسی کا حق دبایا ہے تو وہ ادا کرے اور ظلم وزیادتی معاف کروائے اور بقول امام ابن المبارک جس جسم کو حرام مال سے پالا پوسا ہے، اس کو غم وفکر اور پریشانی سے ہلکا کرے، تاکہ پاک گوشت نشونما پائے اور اللہ کی فرحت اور خوشی اس کے شایان شان ہے، اس کی تاویل اور تعطیل کی ضرورت نہیں ہے، یہاں توبہ کی فضیلت کو ایک مثال کے ذریعہ سمجھایا گیا ہے، نعوذ باللہ، اللہ کی فرح کو انسان کی فرح ومسرت سے تشبیہ دینا مطلوب نہیں ہے، باقی حدیث کی تشریح پچھلی کتاب کے آغاز میں گزر چکی ہے۔

[6953] ٢ ـ (. . .) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبِ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا))

[6953]۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی شخص کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے، جو تمہیں اپنی گم شدہ سواری کے ملنے پر ہوتی ہے۔''

[6954] (. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ

[6954]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[6955] ٣ ـ (٢٧٤٤) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ أَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتّٰى أَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى

[6953] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: في فضل التوبة والاستغفار برقم (٣٥٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٨٠)

[6954] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٧٤)

[6955] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: التوبة برقم (٦٣٠٨) والترمذي في (جامعه) في يوم القيامة باب (٤٩) برقم (٢٤٩٧) وبرقم (٢٤٩٨) انظر (التحفة) برقم (٩١٩٠)

مَكَانِيَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ))

[6955] ۔ حارث بن سوید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لیے حاضر ہوا، کیونکہ بیمار تھے تو انہوں نے ہمیں دو حدیثیں سنائیں، ایک اپنی طرف سے اور ایک رسول اللہ ﷺ سے، انہوں نے بتایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، یقیناً ''اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ سے، اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے کہ ایک آدمی ہلاکت خیز جنگل میں ہے، اس کے پاس اس کی سواری ہے، جس پر اس کے کھانے پینے کی اشیاء ہیں، وہ سو کر بیدار ہوتا ہے تو دیکھتا ہے، اس کی سواری جا چکی ہے، وہ اس کو تلاش کرتا ہے، حتی کہ اس کو پیاس لگ جاتی ہے تو وہ کہتا ہے، میں واپس اس جگہ جاتا ہوں، جہاں میں پہلے تھا اور سو جاتا ہوں، حتی کہ فوت ہو جاؤں، وہ اپنی کلائی پر مرنے کے لیے سر رکھ کر سو جاتا ہے، پھر وہ بیدار ہوتا ہے اور اس کی سواری اس کے پاس کھڑی ہوتی ہے اور اس پر اس کا زاد راہ اور اس کا کھانا اور مشروب بھی موجود ہے تو اللہ کو اپنے مومن بندے کی توبہ سے، اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے، جتنی اس کو اپنی سواری اور زاد راہ ملنے سے ہوئی ہے۔''

مفردات الحديث ❶ دَوِيَّة اور دَاوِيَة: جنگل، بیابان، بنجر علاقہ، ❷ مَهْلِكَة: وہ جگہ جہاں ہلاکت اور تباہی کا خطرہ ہو۔

[6956] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((مِنْ رَجُلٍ بِدَاوِيَّةٍ مِنَ الْأَرْضِ))

[6956] ۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں ''فِي أَرْضٍ دَوِيَّة کی بجائے بِدَاوِيَّه من الارض ہے،'' معنی ایک ہی ہے۔

[6957] ٤۔ (. . .) وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ

[6957] ۔ حارث بن سوید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مجھے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں سنائیں، ایک رسول اللہ ﷺ

[6956] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٨٩٠)
[6957] تقدم تخريجه برقم (٦٨٩٠)

سے اور دوسری اپنی طرف سے، انہوں نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے زیادہ خوش ہوتا ہے۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔امام مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث بیان کی ہے لیکن دوسری حدیث جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے اس کو چھوڑ دیا لیکن امام بخاری وہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں، مومن بندہ سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے وہ اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے گویا کہ وہ پہاڑ کے دامن میں بیٹھا ہے اور ڈر رہا ہے پہاڑ اس پر گر نہ جائے اور فاجر اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے کہ مکھی اس کی ناک پر بیٹھ گئی ہے تو وہ اس کو ہاتھ کے اشارے سے اڑا دیتا ہے۔ (کتاب الدعوات حدیث نمبر ۶۳۰۸)

[6958] ٥ـ(٢٧٤٥)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ خَطَبَ

النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهُ وَمَزَادَهُ عَلٰى بَعِيرٍ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى كَانَ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَانْسَلَّ بَعِيرُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعٰى شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعٰى شَرَفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعٰى شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَاَقْبَلَ حَتّٰى اَتٰى مَكَانَهُ الَّذِي قَالَ فِيهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ اِذْ جَآئَهُ بَعِيرُهُ يَمْشِي حَتّٰى وَضَعَ خِطَامَهُ فِي يَدِهِ فَلَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هٰذَا حِينَ وَجَدَ بَعِيرَهُ عَلٰى حَالِهِ)) قَالَ سِمَاكٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِيُّ اَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاَمَّا اَنَا فَلَمْ اَسْمَعْهُ

[6958]۔حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں،''یقیناً اللہ اپنے بندہ کی توبہ سے اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جو اپنا زادِ راہ اور مشک اونٹ پر لادتا ہے، پھر چل پڑتا ہے، حتی کہ جنگل کی زمین پر پہنچتا ہے تو اسے قیلولہ (دوپہر کا آرام) کا وقت ہو جاتا ہے اور وہ اتر کر ایک درخت کے نیچے قیلولہ کرتا ہے، سو اسے گہری نیند آ جاتی ہے اور اس کا اونٹ کھسک جاتا ہے، چنانچہ وہ بیدار ہو کر دوڑ کر ایک ٹیلہ پر چڑھتا ہے، لیکن اسے کچھ نظر نہیں آتا، پھر وہ کوشش کر کے دوسرے ٹیلہ پر چڑھتا ہے اور اسے کچھ نظر نہیں آتا، پھر وہ تیسرے ٹیلہ پر دوڑتا ہے اور اسے کچھ نظر نہیں آتا تو وہ آگے بڑھ کر اس جگہ پر آ جاتا ہے، جہاں اس نے دوپہر کے وقت آرام کیا تھا، وہ بیٹھا ہی ہوتا ہے کہ اچانک اس کا اونٹ چلتا ہوا، اس کے پاس آ جاتا ہے، حتی کہ اپنی مہار اس کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے، چنانچہ یقیناً اللہ اپنے بندہ کی توبہ سے اس بندہ کی اس وقت کی خوشی سے بھی جو اپنے اونٹ کو اس حال میں

[6958] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٦٣٠)

پانے میں حاصل ہوئی ہے، زیادہ خوش ہوتا ہے، سماک کہتے ہیں، امام شعبی کا خیال ہے، حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کیا تھا، لیکن میں نے ان سے یہ نہیں سنا۔

[6959] ٦۔(٢٧٤٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَجَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ اِيَادٍ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِاَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ)) قُلْنَا شَدِيدًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَمَا وَاللّٰهِ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ)) قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادٍ عَنْ اَبِيهِ

[6959]۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''تم اس انسان کی مسرت کے بارے میں کیا کہتے ہو، اس کی سواری اس سے چھوٹ گئی اور اپنی مہار ایک سنسان، بے آب و گیاہ زمین جہاں نہ کھانا (خوراک) ہے اور نہ پانی کھینچ رہی ہے اور اس کا کھانا اور پینا اس پر ہے، اس نے اس کو تلاش کیا، حتی کہ وہ تھک ہار گیا، پھر وہ ایک درخت کے تنے سے گزری تو اس کی مہار اٹک گئی تو اس نے اسے درخت کے ساتھ اٹکا ہوا پایا؟'' ہم نے کہا، اس کو انتہائی شدید خوشی ہو گی، اے اللہ کے رسول! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے خوشی، اس آدمی کو اپنی سواری کے حصول پر خوشی سے زیادہ ہوتی ہے۔''

[6960] ٧۔(٢٧٤٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِاَرْضِ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِي وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ))

[6959] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٥١)

[6960] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٩١)

[6960] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً جب اللہ کا کوئی بندہ اس کی طرف لوٹ آتا ہے تو اس کو اپنے بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے، جتنی تم میں سے کسی کو اس وقت ہوتی ہے کہ وہ بیاباں جنگل میں اپنی سواری پر تھا تو وہ اس سے چھوٹ گئی، جبکہ اس کا کھانا اور پینا اسی پر تھا تو وہ اس سے سواری سے ناامید ہو کر، ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے سایہ میں لیٹ گیا، وہ اپنی سواری سے مایوس ہو چکا تھا، وہ اس حالت میں تھا کہ وہ اپنی سواری کو اپنے پاس کھڑی ہوئی پاتا ہے، سو وہ اس کی مہار پکڑ لیتا ہے، پھر مسرت کی شدت میں مدہوش ہو کر کہتا ہے، اے میرے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں، مسرت کے بے پایاں ہونے کی بنا پر وہ چوک گیا، (الفاظ الٹ دیئے)''

فائدہ:......**اگر انسان ایسے جنگل میں سوار ہو کر جا رہا ہو، جو بالکل سنسان اور بے آب و گیاہ ہو، جہاں کھانے پینے کے لیے کوئی چیز نہ ملتی ہو اور وہاں اس کی سواری گم ہو جائے، جس کے بغیر، وہ جنگل کا سفر طے نہ کر سکتا ہو اور اس کا کھانے پینے کا سارا سامان بھی اس سواری پر ہو اور وہ اس کو تلاش کرتے کرتے تھک ہار جائے اور اس کو سواری کو پا لینے کی امید مایوسی میں بدل جائے تو اس کو اپنی موت یقینی نظر آتی ہے اور پھر اچانک سامان زندگی سمیت سواری مل جائے تو اسے نئی زندگی ملنے کی فراواں خوشی ہوتی ہے، حتیٰ کہ وہ فرط مسرت سے اپنے الفاظ پر بھی قابو نہیں رکھ سکتا اور آپے سے باہر ہو کر، اپنے رب کو اپنا بندہ بنا کر اس کا رب بن بیٹھتا ہے، گویا کہ اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا ہے اور جب اللہ کا بندہ اس کی بندگی اور فرمانبرداری کی طرف لوٹتا ہے اور گناہ اور معصیت کی زندگی سے بچنے کا تہیہ کر لیتا ہے تو اللہ کو اس بے پایاں مسرت پانے والے بندے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی اپنے بندے کی توبہ سے مسرت اور شادمانی کا لحاظ مختلف مواقع پر کیا ہے اسی لیے موقع اور محل کے اعتبار سے اس کے بیان میں کچھ فرق واقع ہو گیا ہے، اصل مقصود تو انسان کو توبہ پر آمادہ کرنا اور اس کی ترغیب دینا ہے۔**

[6961] ٨۔(. . .)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ إِذَا اسْتَيْقَظَ عَلَى بَعِيرِهِ قَدْ أَضَلَّهُ بِأَرْضِ فَلَاةٍ))

[6961] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یقیناً اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے، جو تم میں سے کسی کو اس وقت ہوتی ہے، جب وہ نیند سے بیدار ہو کر اپنے اس اونٹ کو پا لیتا ہے، جسے وہ جنگل میں گم کر چکا تھا۔''

[6961] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الدعوات باب: التوبة برقم (٦٣٠٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٠٣)

[6962] (...) وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

[6962] ۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

۲......بَاب: فَضِيْلَةِ الْإِسْتِغْفَارِ

باب ۲: توبہ کرتے ہوئے بخشش طلب کرنا گناہوں کے ساقط ہو جانے کا سبب ہے

[6963] ۹۔(۲۷۴۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصِّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صِرْمَةَ

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((**لَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ**))

[6963] ۔حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے مرتے وقت بتایا، میں نے تم سے ایک ایسی چیز چھپائی تھی، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''اگر تم گناہ نہ کرتے ہوتے، اللہ ایسی مخلوق پیدا کرتا جو گناہ کرتی (اور معافی مانگتی) وہ انہیں معاف فرماتا۔''

فائدہ:......اس حدیث کا مطلب یہ ہے، انسان خواہ کس قدر بھی نیکی کا اہتمام کرے اور معصیت سے کنارہ کش رہے، پھر بھی وہ نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کا حق ادا نہیں کر سکتا، اس لیے اسے ہر وقت توبہ و استغفار کا اہتمام کرنا چاہیے، لیکن بعض لوگ اس حدیث کا مفہوم، اپنی غلط سوچ اور سوء فہمی یا بدفہمی کی بنا پر یہ لے سکتے تھے کہ گناہ کر کے معافی مانگنا، گناہ نہ کرنے سے بہتر ہے، اس لیے وہ گناہ پر دلیر ہو جائے اور اللہ کی مغفرت پر اعتماد کر لینے، حالانکہ معافی مانگنا، یا اس کی مہلت و موقع ملنا ضروری نہیں ہے، جبکہ مقصد یہ ہے کہ گناہ ہو جائے تو مایوس ہو کر توبہ و استغفار سے رکنا نہیں چاہیے، توبہ و استغفار کو ہر حالت میں اپنانا چاہیے۔گویا مقصد تو توبہ کی ترغیب و تحریص ہے نہ کہ گناہ کرنے کی ترغیب و تشویق۔

[6962] تقدم

[6963] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الدعوات باب: فضل التوبة والاستغفار برقم (۳۵۳۹) انظر (التحفة) برقم (۳۵۰۰)

[6964] ۱۰-(. . .)حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عِيَاضٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْفِهْرِيُّ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ اَبِي صِرْمَةَ

عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَكُمْ لَجَآءَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ))

[6964] ۔حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر تمہارے گناہ نہ ہوتے، جن کی وجہ سے اللہ تمہیں معاف کرتا ہے تو اللہ ایسے لوگوں کو لاتا، جن کے گناہ ہوتے اور وہ انہیں معاف فرماتا۔''

[6965] ۱۱-(۲۷۴۹)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ))

[6965] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تمہیں لے جاتا اور ایسے لوگوں کو لاتا، جو گناہ کر کے بخشش طلب کرتے، سو وہ انہیں معاف فرماتا۔''

۳......بَاب: فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَالْفِكْرِ فِي اُمُورِ الْآخِرَةِ، وَالْمُرَاقَبَةِ وَجَوَازِ تَرْكِ ذٰلِكَ فِي بَعْضِ الْاَوْقَاتِ، وَالِاشْتِغَالِ بِالدُّنْيَا

باب ۳: ہمیشہ ذکر کرنے اور آخرت کے معاملات پر غور وفکر کرنے اور نگرانی ونگہداشت رکھنے کی فضیلت اور بعض اوقات مراقبہ کو نظر انداز کر دینا اور دنیوی امور میں مشغول ہو جانا

[6966] ۱۲-(۲۷۵۰)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى التَّيْمِيُّ وَقَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ

[6964] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۶۸۹۷)

[6965] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۸۲۹)

[6966] اخرجه الترمذي في (جامعه) في صفة القيامة باب (۲۰) برقم (۲۴۵۲) وفي باب (۵۹) برقم (۲۵۱۴) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: المداومة على العمل برقم (۴۲۳۹) انظر (التحفة) برقم (۳۴۴۹)

عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَقِيَنِي اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ قَالَ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ فَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ اَبُوبَكْرٍ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلٰى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً))** ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

[6966] ۔ حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے، بیان کرتے ہیں، مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے اور پوچھا، اے حنظلہ! کیسے ہو؟ میں نے کہا، حنظلہ منافق بن گیا ہے، انہوں نے کہا، سبحان اللہ! کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود ہوتے ہیں، آپ دوزخ اور جنت یاد دلاتے ہیں، حتی کہ وہ گویا ہمیں نظر آنے لگتے ہیں اور جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے چلے جاتے ہیں اور اپنی بیویوں، بچوں اور جاگیر یا کاروبار میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے تو اللہ کی قسم! ایسی کیفیت سے تو ہم بھی دوچار ہوتے ہیں، چنانچہ میں اور ابوبکر دونوں چل پڑے، حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیا معاملہ ہے؟'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے پاس موجود ہوتے ہیں، آپ ہمیں دوزخ اور جنت کے ذریعہ وعظ و نصیحت فرماتے ہیں کہ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں، بیویوں، بچوں اور کاروبار حیات میں مشغول ہو جاتے ہیں تو بہت کچھ بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم ہمیشہ اسی کیفیت میں رہو، جس پر میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر میں لگے رہو تو تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں، فرشتے، تم سے مصافحہ کریں، لیکن اے حنظلہ! ایسے وقتاً فوقتاً ہی ہوتا ہے۔'' تین دفعہ فرمایا۔

مفردات الحدیث ✲ عَافَسنَا: ہم گھل مل جاتے ہیں، مشغول ہو جاتے ہیں، الضَّيعَات ، ضَيعَةَ کی جمع ہے، جاگیر، زمین یا کاروبار۔

فائدہ :......فرشتوں کا وظیفہ اور کام ہر وقت بغیر کسی سستی اور کمزوری کے ذکر وفکر میں مشغول رہنا ہے اور شیطان کا وظیفہ اور کام ہر وقت شر وفساد میں لگے رہنا ہے اور انسان بسا اوقات ذکر وفکر میں مشغول رہتا ہے اور بعض اوقات ضروریات زندگی کے حصول میں وقت گزارتا ہے، ہر وقت ذکر وفکر میں مشغول رہنا اس کے لیے ممکن نہیں ہے، اس لیے ہر وقت ایک کیفیت اور حالت کا نہ رہنا، نفاق نہیں ہے، کاروبار حیات میں مشغول ہونا بھی اس کا فطرتی اور طبعی تقاضا ہے، بلکہ امور زندگی میں ہدایات الٰہی کو ملحوظ رکھنا بھی ذکر ہے، ہاں اسباب زندگی کے حصول کے وقت اللہ کی نافرمانی سے بچنا ضروری ہے۔

[6967] ١٣ـ(. . .)حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ

عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوَعَظَنَا فَذَكَّرَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْأَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ فَلَقِينَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ ((يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً وَلَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ))

[6967]۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے ہمیں نصیحت فرمائی اور آگ یاد دلائی، پھر میں گھر آ گیا، بچوں سے ہنسی مذاق کیا اور بیوی سے اٹھکیلیاں کیں، پھر میں گھر سے نکلا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملا اور انہیں ان چیزوں سے آگاہ کیا، انہوں نے کہا، جو کام تم بیان کرتے ہو، یہ تو میں بھی کر چکا ہوں، سو ہم رسول اللہ ﷺ کو ملے اور میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! حنظلہ منافق ہو گیا، آپ نے فرمایا: ''باز رہو، ایسی بات مت کرو۔'' تو میں نے آپ کو واقعہ سنایا، چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، میں بھی اس جیسے کام کر چکا ہوں تو آپ نے فرمایا، ''اے حنظلہ، وقتاً فوقتاً کسی کسی گھڑی، اگر تمہارے دل اس طرح رہیں، جیسے ذکر کے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تمہارے ساتھ مصافحہ کریں، حتی کہ تمہیں راستہ میں سلام کہیں۔''

[6967] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٠٠)

[6968] (. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيمِيِّ الْاُسَيِّدِيِّ الْكَاتِبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا

[6968]۔ حضرت حنظلہ تمیمی، اسیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو آپ کے کاتب تھے، ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے ہمیں جنت اور دوزخ یاد دلائی، آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

۴......بَاب: فِيْ سِعَةِ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَنَّهَا سَبَقَتْ غَضَبَهُ

باب ٤: اللہ تعالیٰ کی رحمت کی فراوانی اور اس کا اس کے غضب پر غالب ہونا

[6969] ١٤۔(٢٧٥١)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي))

[6969]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا، اپنے نوشتہ میں لکھا، جو اس کے پاس عرش کے اوپر ہے، میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔''

فائدہ:...... اللہ کی رحمت اور غضب اس کی شان کے مطابق ہوگا، جس کی کیفیت اور صورت کا ہمیں علم نہیں ہے، اس لیے، اس کے انکار، تاویل وتشبیہ کی ضرورت نہیں ہے اور اللہ کی رحمت پہلے ہے اور غالب بھی ہے کیونکہ وہ تو بغیر کسی استحقاق کے حاصل ہو رہی ہے اور وہ ہمارے عمل کے نتیجہ ہی میں حاصل نہیں ہوتی، اس کا آغاز تو ماں کے پیٹ میں سے ہو جاتا ہے اور اس کا غضب و ناراضی ہمارے برے اعمال کا نتیجہ ہے، جس کا آغاز سن شعور اور تمیز سے ہوتا ہے اور رحمت غالب بھی ہے کہ بدی کا بدلہ ایک ہے اور نیکی کا بدلہ کم از کم دس گنا سے سات سو گنا سے لے کر بلا حد وشمار ہے۔

[6970] ١٥۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي))

[6968] تقدم تخريجه برقم (٦٩٠٠)

[6969] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: ما جاء في قول الله تعالى: ﴿وهو الذي يبدئ الخلق ثم يعيده﴾ برقم (٣١٩٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٧٣)

[6970] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٧٠٦)

[6970] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، ''اللہ عزوجل کا فرمان ہے، میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے۔''

[6971] ١٦ـ(. . .)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا اَبُو ضَمْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ مِينَآءَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهٗ اِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي))

[6971] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے کا فیصلہ فرمایا، اپنے نوشتہ میں اپنے اوپر لازم قرار دیا، جو اس کے پاس رکھا ہوا ہے، میری رحمت، میرے غضب پر غالب ہوگی۔''

[6972] ١٧ـ(٢٧٥٢)حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ

اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ((جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَاَنْزَلَ فِي الْاَرْضِ جُزْئًا وَاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيبَهٗ))

[6972] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے ٹھہرائے، چنانچہ ننانوے، اپنے پاس روک لیے اور زمین میں صرف ایک حصہ اتارا، اس ایک جزء کی بنا پر تمام مخلوق ایک دوسرے پر مہربانی کرتی ہے، حتیٰ کہ چوپایہ اپنے بچے سے اپنا پاؤں اٹھالیتا ہے، اس ڈر سے کہ اس کو تکلیف نہ پہنچے۔''

فائدہ:...... اس حدیث میں اللہ کی رحمت کی وسعت اور کثرت کو سمجھانے کے لیے، رحمت کے سو اجزاء بنائے گئے، جن میں سے ننانوے اللہ کے پاس ہیں اور تمام مخلوقات جس کا کوئی حد و شمار نہیں ہے کہ پاس صرف ایک حصہ ہے، وگرنہ حقیقت کے اعتبار سے اللہ کی رحمت لامحدود ہے اور تمام مخلوقات کی رحمت محدود ہے اور محدود کی لامحدود سے کوئی نسبت قائم ہی نہیں ہوسکتی اور مخلوق کی رحمت، رقت قلبی کا نام ہے اور غضب، خون میں حدت اور

[6971] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٢١٠)
[6972] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٦٩)

جوش کے پیدا ہونے کا نام ہے، لیکن اللہ کی رحمت اور غضب کی کیفیت اور حالت کو جاننا ممکن نہیں ہے، وہ اس کی اعلیٰ اور ارفع شان کے مطابق ہے۔

[6973] ١٨۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ وَخَبَأَ عِنْدَهُ مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً))

[6973] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں، سو ان میں سے ایک کو اپنی مخلوق میں رکھ دیا اور ایک کم سو اپنے پاس چھپا رکھیں۔''

[6974] ١٩۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ))

[6974] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے صرف ایک اس نے جنوں، انسانوں، حیوانوں اور کیڑوں مکوڑوں میں اتاری ہے، چنانچہ وہ اس کی بنا پر ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں، اس کے سبب ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور اس کے باعث وحشی (جنگلی جانور) اپنی اولاد پر شفقت کرتے ہیں اور اللہ نے ننانوے رحمتیں مؤخر کر دی ہیں، ان کے سبب قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا۔''

[6975] ٢٠۔(٢٧٥٣)حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ((إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ))

[6973] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٦)

[6974] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: ما يرجى من رحمة الله يوم القيامة برقم (٤٢٩٣) انظر (التحفة) برقم (١٤١٨٣)

[6975] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٥٠٠)

[6975] ۔حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت کے سبب مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہیں اور ننانوے قیامت کے لیے ہیں۔''

فائدہ:...... دنیا میں صرف ایک رحمت کا ظہور ہے، جس سے تمام مخلوق فیضیاب ہو رہی ہے اور قیامت کے دن رحمت کے حقدار تو صرف مؤمن ہوں گے تو اس کا فیض کتنا وسیع اور عام ہوگا۔

[6976] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[6976] ۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[6977] ۲۱۔(. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم **((اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْاَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ))**

[6977] ۔حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے جب آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا، سو رحمتیں پیدا کیں، ہر رحمت آسمان و زمین کی پورائی بھرائی کے برابر ہے، چنانچہ ان میں سے ایک رحمت زمین میں رکھی، اس کے سبب ماں اپنی اولاد پر شفقت کرتی ہے، وحشی اور پرندے ایک دوسرے پر شفقت کرتے ہیں، سو جب قیامت کا دن ہوگا، اس رحمت سے ان سو کو مکمل فرما دے گا۔''

[6978] ۲۲۔(۲۷۵٤) حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لِحَسَنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِسَبْيٍ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَبْتَغِي اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم **((اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ))** قُلْنَا لَا وَاللّٰهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم **((اَللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا))**

[6976] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٥٠٠)

[6977] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٥٠٠)

[6978] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: رحمة الولد وتقبيله ومعانقته برقم (٥٩٩٩) انظ (التحفة) برقم (١٤٠٠٧)

[6978] ۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صورت حال یہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی لائے گئے، چنانچہ قیدیوں میں سے ایک عورت، کچھ تلاش کر رہی تھی کہ اچانک قیدیوں میں سے اسے ایک بچہ ملا، اس نے اس کو پکڑ کر، اپنے پیٹ سے چمٹا لیا اور اسے دودھ پلایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا، ''کیا تمہارا خیال ہے، یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟'' ہم نے کہا، نہیں، اللہ کی قسم! جب تک اسے نہ ڈالنے کا اختیار ہے، (یہ نہیں ڈالے گی)، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''اللہ کی اپنے بندوں پر، اس کی اپنے بچے پر سے رحمت زیادہ ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے مقصود، اللہ کی رحمت کو والدہ کی رحمت سے تشبیہ دینا مقصود نہیں ہے، محض اس کی محبت ورحمت کی کثرت اور وسعت بیان کرنا مطلوب ہے کہ وہ اپنے مومن بندوں کو نظر انداز نہیں فرمائے گا، اگر مومن بندے دوزخ میں کچھ وقت کے لیے جائیں گے تو یہ ان کی بداعمالیوں اور برائیوں کا نتیجہ ہوگا اور اس کی رحمت کے نتیجے میں دوزخ سے نکالے جائیں گے۔

[6979] ٢٣ـ(٢٧٥٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ))

[6979] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر مومن اللہ کی سزا اور عقوبت کو جان لے، (جو ہر گناہ کے لیے تیار ہے) تو کوئی انسان (اپنے گناہوں کو دیکھ کر) جنت کی امید نہ رکھے اور اگر کافر اللہ کی رحمت کو جان لے، (جو اس کے مومن بندوں کے لیے ہے) تو کوئی انسان اس کی جنت سے مایوس نہ ہو۔''

[6980] ٢٤ـ(٢٧٥٦) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقِ بْنِ بِنْتِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ))

[6979] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٠٧)

[6980] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التوحيد باب قوله تعالى: ﴿يريدون ان يبدلوا ←

[6980]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک آدمی نے جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی، اپنے گھر والوں کو کہا، جب وہ مر جائے تو اسے جلا دینا، پھر اس کی آدھی راکھ خشکی اور آدھی راکھ سمندر میں بکھیر دینا، کیونکہ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے اس پر گرفت کر سکا تو اسے اس قدر شدید عذاب دے گا، جو کائنات میں سے کسی کو نہیں دے گا تو جب وہ آدمی فوت ہو گیا، انہوں نے (گھر والوں نے) اس کے مشورہ پر عمل کیا، چنانچہ اللہ نے خشکی کو حکم دیا، اس نے اس میں بکھرے ہوئے ذرات کو جمع کر دیئے اور سمندر کو حکم دیا، اس نے اس میں جو ذرات تھے، ان کو جمع کر ڈالا، پھر اللہ نے پوچھا، اے انسان! تو نے یہ کام کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا، اے میرے رب! تیری خشیت و ڈر کی وجہ سے اور تجھے خوب علم ہے، سو اللہ نے اسے بخش دیا۔''

فائدہ:...... یہ انسان مومن تھا اور اس کا خیال تھا، میں نے کوئی نیکی نہیں کی، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے خوب مال و دولت سے نوازا تھا اور اولاد بھی دی تھی، جس کے ساتھ وہ بہت اچھا سلوک کرتا تھا، لیکن اپنے گناہوں کے مواخذہ کے خوف اور ڈر کی بنا پر ہوش و حواس پر قابو نہ رکھ سکا، جس طرح جنگل میں اپنی سواری اور زاد راہ پانے والا مسافر اپنی خوشی اور مسرت میں اپنے ہوش و حواس پر قابو نہ رکھ سکا تھا، اس لیے ایک غلط اور انتہائی ناگوار بات کہہ دی کہ اگر اللہ نے مجھ پر قابو پا لیا، یا گرفت کر سکا تو وہ مجھے شدید عذاب دے گا، چونکہ یہ بات خشیت کے غلبہ کی بنا پر کہی گئی تھی، اس لیے اس کو معاف کر دیا گیا، کیونکہ کامیابی اور کامرانی کا مدار اور انحصار تو اللہ کے خوف و خشیت پر ہی ہے۔

[6981] ۲۵۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ لِي الزُّهْرِيُّ اَلا اُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ((اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ بِهِ اَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْاَرْضِ اَدِّي مَا اَخَذْتِ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ اَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذٰلِكَ))

← كلام الله ﷻ برقم (٧٥٠٦) انظر (التحفة) برقم (١٣٨١٠)

[6981] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب (٥٤) برقم (٣٤٨١) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: ارواح المومنين وغيرهم برقم (٢٠٧٨) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب ذكر التوبة برقم (٤٢٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٢٨٠)

[6981]۔ معمر رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں مجھے زہری اللہ نے کہا، کیا میں تمھیں دو عجیب حدیثیں نہ سناؤں؟ مجھے حمید بن عبدالرحمان نے بتایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ایک آدمی نے اپنے نفس پر زیادتی کی، (معاصی اور منکرات کا ارتکاب کیا) تو جب اس کی موت کا وقت آ پہنچا، اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اور کہا، جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر میرے جلے ہوئے جسم کو پیس ڈالنا، پھر میری راکھ کو سمندر میں اڑا دینا، اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھ پر قابو پا لیا تو مجھے اس قدر سخت عذاب دے گا، جو کسی کو نہیں دیا ہوگا تو انہوں نے اس کے ساتھ یہی سلوک کیا تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو فرمایا، جو لیا ہے وہ ادا کرو تو وہ فوراً کھڑا ہو گیا، سو اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا، جو حرکت تو نے کی ہے، تجھے اس پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے عرض کیا، اے میرے رب! تیری خشیت یا تیرے خوف نے تو اس بنا پر اللہ نے اسے بخش دیا'' زہری نے معمر سے کہا تھا، کیا میں تمہیں دو عجیب حدیثیں نہ سناؤں؟ ان میں سے ایک مذکورہ بالا ہے اور دوسری حدیث مندرجہ ذیل ہے۔

[6982] (٢٦١٩) حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "دَخَلَتِ امْرَأَةٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: "دَخَلَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا، وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا۔"

قَالَ الزُّهْرِيُّ: ذٰلِكَ، لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ، وَلَا يَيْأَسَ رَجُلٌ۔ [راجع:٦٦٧٩]

[6982]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''ایک عورت بلی کو باندھے رکھنے کے باعث آگ میں گئی، نہ تو اس نے اسے کھلایا اور نہ ہی اس نے اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی کہ وہ کمزوری سے مرگئی۔'' زہری نے کہا، میں نے یہ دو حدیثیں اس لیے سنائی ہیں، تاکہ نہ تو کوئی انسان اللہ کی رحمت پر اعتماد کر کے گناہوں سے بے پرواہ ہو اور نہ ہی گناہوں کے سبب اللہ کی رحمت سے ناامید ہو۔

فائدہ:......عورت کا جہنم میں داخل ہونا، انسان کو گناہوں کو معمولی اور حقیر سے سمجھنے سے ہوشیار کرتا ہے اور آدمی کا واقعہ گناہوں کے باعث اللہ کی رحمت سے ناامیدی سے بچاتا ہے، اس لیے انسان کو گناہوں کے ارتکاب سے پرہیز کرنا اور ان پر مواخذہ سے ڈرنا چاہیے اور اگر سرزد ہو جائیں تو اس کی رحمت سے ناامید اور مایوس نہیں ہونا چاہیے، توبہ و استغفار کرنی چاہیے۔ گویا انسان پر خوف اور رجاء دونوں کا اثر ہونا چاہیے۔

[6982] تقدم تخريجه

[6983] ٢٦-(٢٧٥٦)حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ)) بِنَحْوِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ إِلَى قَوْلِهِ ((فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ فِي قِصَّةِ الْهِرَّةِ وَفِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ((فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا أَدِّ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ))

[6983] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا،''ایک بندے نے اپنے نفس پر زیادتی کی؛'' آگے مذکورہ بالا پہلی حدیث ہے، بلی والا واقعہ بیان نہیں کیا اور زبیدی کی حدیث میں ہے، اللہ عزوجل نے ہر اس چیز کو جس نے اس کا کوئی ذرہ بھی لیا تھا، کہا اس سے جو کچھ تو نے لیا ہے، اس کو ادا کر۔''

[6984] ٢٧-(٢٧٥٧)حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ

أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهِ لَتَفْعَلُنَّ مَا آمُرُكُمْ بِهِ أَوْ لَأُوَلِّيَنَّ مِيرَاثِي غَيْرَكُمْ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي وَأَكْثَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اسْحَقُونِي وَاذْرُونِي فِي الرِّيحِ فَإِنِّي لَمْ أَبْتَهِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَإِنَّ اللّٰهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي قَالَ فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقًا فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ وَرَبِّي فَقَالَ اللّٰهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا))

[6984] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو اللہ نے مال اور اولاد سے نوازا تھا، چنانچہ اس نے اپنی اولاد سے کہا، جو میں تمہیں حکم دینے والا ہوں، لازماً تم اس پر تم عمل پیرا ہو گے یا میں اپنی وراثت تمہارے سوا کسی اور کو دے دوں گا، جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، راوی کہتا ہے، میرا ظن غالب یہی ہے کہ اس نے کہا، پھر مجھے پیس ڈالنا اور مجھے ہوا میں اڑا دینا، کیونکہ میں نے اللہ کے ہاں، کوئی نیکی نہیں بھیجی، ذخیرہ نہیں کی، کیونکہ اللہ مجھے عذاب دینے کی قدرت رکھتا ہے، (اگر مجھے اسی حالت

[6983] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩١٥)

[6984] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب (٥٤) برقم (٣٤٧٨) وفي الرقاق باب: الخوف من الله برقم (٦٤٨١) وبرقم (٦٤٨١) تعليقا وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿يريدون ان يبدلوا كلام الله﴾ برقم (٧٥٠٨) انظر (التحفة) برقم (٤٢٤٧)

میں دفن کر دیا گیا) چنانچہ اس نے ان سے پختہ عہد لیا، سوانہوں نے اس کے ساتھ یہی سلوک کیا، میرے رب کی قسم! تو اللہ تعالیٰ نے پوچھا، جو کام تو نے کیا ہے، اس پر تجھے کسی چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا، تیرے خوف نے تو اسے اس خوف کے سوا کسی اور چیز نہیں بچایا، یعنی اس کے برے عملوں کا تدارک وازالہ خوف الٰہی نے کیا۔"

مفردات الحدیث ❊ رَاشَهُ: اس کو عطا کیا، اگر رَاسَهُ تو معنی ہوگا، (مال اور اولاد کا) سردار بنایا۔ أَبْتَئِرْ: اور ہمزہ کو ہاء سے بدل دیتے ہیں، أَبْتَهِرْ، جمع کیا، ذخیرہ کیا، یعنی آگے بھیجا۔ فما تلافاهُ غَيْرُهَا: اس کے گناہوں کی تلافی اور ازالہ خوف الٰہی ہی نے کیا۔

[6985] ۲۸۔(. . .) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ لِي أَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَأَبِي عَوَانَةَ ((أَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا وَفِي)) حَدِيثِ التَّيْمِيِّ ((فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا)) قَالَ فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا ابْتَارَ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ ((مَا امْتَأَرَ)) بِالْمِيمِ

[6985]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بیان کرتے ہیں، شیبان اور ابوعوانہ کی روایت ہے، ''لوگوں میں سے ایک آدمی کو اللہ نے بہت مال اور اولاد دی۔'' اور تیمی کی حدیث ہے، ''کیونکہ اس نے اللہ کے ہاں کوئی نیکی ذخیرہ نہیں کی،'' قتادہ نے لم يبتئر کی تفسیر لَمْ يَدَّخِرْ کی ہے، یعنی جمع نہیں کیا اور شیبان کی حدیث ہے، ''کیونکہ اس نے، اللہ کی قسم! اللہ کے ہاں کوئی نیکی جمع نہیں کی۔'' اور ابوعوانہ کی روایت میں، مَا ابْتَأَرَ کی جگہ ہے۔" وما امْتَأَرَ: یعنی با کی جگہ میم ہے، معنی ہر صورت میں ایک ہی ہے۔

مفردات الحدیث ❊ رَغَسَهُ اللّٰهُ: اللہ نے اس کو کھلا اور وافر دیا، یعنی مال اور اولاد دونوں بہت دیئے۔

۵..... بَاب: قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذُّنُوبِ وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذُّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ

باب ۵: گناہوں سے توبہ قبول ہوتی ہے، اگر چہ گناہ اور توبہ بار بار ہوں

[6986] ۲۹۔(۲۷۵۸) حَدَّثَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ

[6985] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩١٧)

[6986] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿يريدون ان يبدلوا كلام الله﴾ برقم (٧٥٠٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٠٢)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِی عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ((اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِی ذَنْبِی فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِی ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْ لِی ذَنْبِی فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَبْدِی اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اغْفِرْ لِی ذَنْبِی فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِی ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ)) قَالَ عَبْدُالْاَعْلٰى لَا اَدْرِی اَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ

[6986]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے نقل کرتے ہوئے فرمایا: ''ایک بندے نے گناہ کیا، پھر کہا، اے اللہ! میرا گناہ بخش دے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا، میرے بندے نے ایک گناہ کیا ہے اور اسے پتہ ہے، اس کا رب ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور گناہ پر پکڑ کرتا ہے، پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا، چنانچہ کہا، اے میرے رب! مجھے میرا گناہ بخش دے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا، میرے بندے نے ایک گناہ کیا ہے اور اسے علم ہے، اس کا رب ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے، پھر اس نے سہ بارہ گناہ کیا اور عرض کیا، اے میرے رب! مجھے میرا گناہ بخش دے، سو اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا، میرے بندے نے ایک گناہ کیا ہے اور اس نے جان لیا ہے، اس کا رب ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور اس پر گرفت بھی کر سکتا ہے، جو چاہے عمل کر، (معافی مانگ) میں نے تجھے معافی دے دی،'' عبدالاعلیٰ کہتے ہیں، مجھے یاد نہیں ہے، آپ نے تیسری دفعہ کہا، یا چوتھی دفعہ ''جو چاہے عمل کر۔''

[6987] (. . .) قَالَ أَبُوْ أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوِيَةَ الْقُرَشِیُّ الْقُشَيْرِیُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِیُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

[6987]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:......ایک انسان تہہ دل سے گناہ سے توبہ کرتا ہے اور یہ عزم کرتا ہے، آئندہ میں اس گناہ کا ارتکاب نہیں کروں گا، لیکن پھر شیطان یا نفس سے مغلوب ہو کر گناہ کر بیٹھتا ہے اور اس پر پشیمان ہو کر، تہہ دل سے پھر توبہ کرتا ہے اور عزم بالجزم کرتا ہے، آئندہ میں اس گناہ کا ارتکاب نہیں کروں گا، لیکن پھر نفس یا شیطان یا کوئی برا ساتھی غالب آ جاتا ہے اور وہ گناہ کر بیٹھتا ہے تو اس طرح بار بار گناہ اور توبہ کرتا ہے تو یہ توبہ قبول ہو گی یا ایک گناہ کرتا ہے اور اس سے خالص توبہ کر لیتا ہے، پھر کوئی اور گناہ کر لیتا ہے، اس سے توبہ کر لیتا ہے، پھر کوئی اور گناہ کر بیٹھتا ہے،

[6987] تقدم

ہر دفعہ گناہ بدل جاتا ہے تو پھر بھی توبہ قبول ہو جاتی ہے، چاہے اس طرح سو بار گناہ ہو جائے، توبہ قبول ہوتی رہے گی، بشرطیکہ عمداً اور جان بوجھ کر بغیر کسی جذبہ نفس، شیطان، برے ساتھی کے غلبہ کے گناہ نہ کرے۔

[6988] ٣٠ـ(. . .)حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيْدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ: "إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا" بِمَعْنَى حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، أَذْنَبَ ذَنْبًا، وَفِي الثَّالِثَةِ: "قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ"۔

[6988] ۔ایک واعظ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتا ہے کہ انہوں نے بتایا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''ایک بندے نے ایک گناہ کیا، مذکورہ بالا حدیث بیان کی، تین دفعہ ذکر کیا، اس نے ایک گناہ کیا اور تیسری بار کہا، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا، جو چاہے وہ عمل کرے (بخشش طلب کرتا رہے)۔''

[6989] ٣١ـ(٢٧٥٩)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ أَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا))

[6989] ۔حضرت ابو موسیٰ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، ''اللہ عزوجل، رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ دن کو گناہ کرنے والا لوٹ آئے اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے، تاکہ رات کو گناہ کرنے والا رجوع کر لے، حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو گا۔''

[6990] (. . .)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[6990] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ، دن رات کی ہر گھڑی میں گناہ گار کی توبہ قبول کرنے کے لیے آمادہ رہتا ہے اور توبہ کی قبولیت کا یہ سلسلہ قیامت تک قائم رہے گا۔

[6988] تقدم

[6989] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩١٤٥)

[6990] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩١٤٥)

٦......بَاب :غَيْرَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَحْرِيمِ الْفَوَاحِشِ

باب ٦: اللہ تعالیٰ کی غیرت اور بے حیائیوں کی حرمت کا بیان

[6991] ٣٢-(٢٧٦٠) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ))

[6991] ۔حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو تعریف پسندیدہ نہیں ہے، اسی وجہ سے اس نے خود اپنی تعریف کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی باغیرت نہیں ہے، اسی وجہ سے اس نے بے حیائیوں سے روکا ہے، ان کو حرام قرار دیا ہے۔''

فائدہ:......اللہ تعالیٰ اپنے مخلوقات کی مدح وثناء کا محتاج نہیں ہے اور نہ ہی اس کی مدح سے اسے کچھ مفاد حاصل ہوتا ہے اور نہ حمد وثناء کے ترک سے اسے کچھ نقصان پہنچتا ہے، لیکن اس کی تعریف وتوصیف اور حمد وثناء سے انسان کو اجر وثواب ملتا ہے، اس کے درجات ومراتب بلند ہوتے ہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ انسان کے درجات اور مراتب بلند کرنے کی خاطر اپنی مدح اور تعریف پسند کرتا ہے اس کی اپنی کوئی غرض یا مفاد اس سے وابستہ نہیں ہے۔ لیکن انسان یہ نہیں جانتا، مجھے اس کی حمد وثناء کن الفاظ سے کرنا چاہیے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کو سکھانے اور بتانے کے لیے اپنی خود تعریف بیان کی، تاکہ انسان اس کے مطابق تعریف کرے، اجر وثواب حاصل کرے، اس کے اندر گناہوں سے پرہیز کرنے کا جذبہ ابھرے اور اس کے حقوق وفرائض کو ادا کرنے کا ملکہ پیدا ہو، خیال رہے، اللہ کی محبت اور غیرت اس کے شایان شان ہے، انسان کی محبت اور غیرت جیسی نہیں ہے، اس لیے یہ تاویل کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ان سے مراد ان کے نتائج اور ثمرات یا لوازم ہیں۔

[6992] ٣٣-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى))

[6991] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى النكاح باب: الغيرة برقم (٥٢٢٠) وفى التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿ويحذركم الله نفسه﴾ برقم (٧٤٠٣) انظر (التحفة) برقم (٩٢٥٦)

[6992] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٩٢٣)

[6992] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی باغیرت نہیں ہے، اس لیے اس نے ظاہر اور چھپی بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو تعریف پسند نہیں ہے۔''

[6993] ٣٤۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قُلْتُ لَهُ آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ ((لَا اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ))

[6993] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیور نہیں ہے، اس لیے اس نے کھلی اور چھپی بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند ہے، اسی لیے اس نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔''

[6994] ٣٥۔(. . .)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اَنْزَلَ الْكِتَابَ وَاَرْسَلَ الرُّسُلَ))

[6994] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل سے زیادہ کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں ہے، اس وجہ سے اس نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیور نہیں ہے، اس بنا پر اس نے بے حیائیوں کو حرام ٹھہرایا ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو عذر قبول کرنا یا عذر و بہانہ ختم کرنا پسند نہیں ہے، اس خاطر اس نے کتابیں اتاری ہیں اور رسول بھیجے ہیں۔

مفردات الحدیث ❁ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ: عذر کا معنی معذرت بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معذرت پیش کرنا بہت پسند ہے، کیونکہ یہ توبہ ہی کی ایک صورت ہے اور توبہ کا طریقہ بیان کرنے کے لیے

[6993] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسير باب: (و لا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن) برقم (٤٦٣٤) وفی باب: (انما حرم ربی الفواحش ما ظهر منها وما بطن) برقم (٤٦٣٧) والترمذی فی (جامعه) فی الدعوات باب: (٩٦) برقم (٣٥٣٠) انظر (التحفة) برقم (٩٢٨٧)

[6994] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٣٩٦)

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابوں اور رسولوں کا انتظام فرمایا ہے اور عُذر کا معنی، اس کا عذر اور بہانہ ختم کرنا بھی مراد ہو سکتا ہے اور اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابوں اور رسولوں کا انتظام فرمایا ہے، تاکہ کسی کے پاس کوئی عذر اور بہانہ نہ رہ جائے کہ مجھے تو پتہ نہیں تھا، میں تو بے خبر اور ناآشنا تھا، تیری ہدایات وتعلیمات سے آگاہ نہ تھا۔

[6995] ٣٦-(٢٧٦١) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ)) [انظر:٦٩٩٩]

[6995] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ غیرت کھاتا ہے اور مومن بھی غیرت کھاتا ہے اور اللہ اس سے غیرت کھاتا ہے کہ اس کا مومن بندہ، حرام کردہ امور کا ارتکاب کرے۔''

[6996] (٢٧٦٢) قَالَ يَحْيَى: وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَتْهُ؛ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ شَيْءٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))۔ [انظر:٦٩٩٨]

[6996] ۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ سے زیادہ باغیرت کوئی چیز نہیں ہے۔''

[6997] (٢٧٦١) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حَجَّاجٍ حَدِيثَ أَبِي هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَسْمَاءَ

[6997] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، پھر حدیث نمبر ٣٦ بیان کی، اس کے ساتھ حضرت اسماء کی روایت بیان نہیں کی۔

[6995] اخرجه البخاري في (صحيحه) في النكاح باب: الغيرة برقم (٥٢٢٢) وبرقم (٥٢٢٣) والترمذي في (جامعه) في الرضاع باب: ما جاء في الغيرة برقم (١١٦٨) انظر (التحفة) برقم (١٥٣٦٣) وبرقم (١٥٧٢٦)

[6996] تقدم

[6997] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٣٥٧) وبرقم (١٥٣٦٦)

[6998] ٣٧-(٢٧٦٢)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ اَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ((لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)) [راجع:٦٩٩٦]

[6998] ۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل سے زیادہ غیور کوئی چیز نہیں ہے۔“

[6999] ٣٨-(٢٧٦١)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِى ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَيْرًا)) [راجع:٦٩٩٥]

[6999] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن غیرت کھاتا ہے اور اللہ کی غیرت بہت شدید ہے۔“

[7000] (...)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[7000] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

٧.....بَاب: قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

باب ۷: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، ”نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں“

[7001] ٣٩-(٢٧٦٣)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِى كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِى عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ فَنَزَلَتْ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ

[6998] تقدم تخريجه برقم (٦٩٢٧)

[6999] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٦٤)

[7000] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٣٢)

[7001] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مواقيت الصلاة باب: الصلاة كفارة برقم (٥٢٦) وفي التفسير باب: (واقم الصلاة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ←

السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِينَ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَلِيَ هٰذِهٖ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِي))

[7001] ۔حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لیا، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے سامنے اس کا ذکر کیا، اس پر یہ آیت اتری۔ ''دن کے دونوں کناروں اور رات کی گھڑیوں میں نماز قائم کیجئے، بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، یہ یاد رکھنے والوں کے لیے ایک یاد دہانی ہے۔'' (ھود، آیت نمبر ۱۱۴)

تو اس آدمی نے پوچھا، کیا یہ میرے لیے ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''میری امت کو جو فرد بھی اس پر عمل کرے، اس کے لیے ہے۔''

فائدہ:...... ایک عورت ایک دکاندار کے پاس، کھجوریں خریدنے آئی، دکاندار اچھی کھجوریں دینے کے بہانے اسے اپنے گھر لے گیا اور اس کے ساتھ بوس و کنار کیا، وہ ایک مجاہد کی بیوی تھی، پھر اسے اپنے جرم کا احساس ہوا تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، دونوں نے خاموشی اختیار کرنے اور اپنے نفس کی پردہ پوشی کر کے توبہ کرنے کی تلقین کی، لیکن اس کی بے قراری اور بے چینی نے اسے چین نہ لینے دیا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا، آپ نے فرمایا، کیا تم نے ایک مجاہد کی اس کے گھر والوں کے ساتھ اس انداز سے نیابت کی ہے؟ اسے انتہائی صدمہ ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر جھکا لیا، کافی وقت گزرنے کے بعد مذکورہ بالا آیات نازل ہوئی، طرفی النہار (دن کے دونوں اطراف) سے مراد صبح شام ہیں، اس لیے صبح و شام کی نماز کی طرف اشارہ ہے اور زُلَفٌ، زُلْفة کی جمع ہے، جس سے مراد رات کا وہ حصہ ہے جو دن سے متصل ہے، یعنی رات کا ابتدائی یا آخری حصہ، عشاء کی نماز یا تہجد کی نماز مراد ہے، نیکیاں، برائیوں کو دور کرتی ہیں کے تین مفہوم ہیں (۱) نیکیاں، گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں اور ان سے گناہوں کی نحوست دور ہو جاتی ہے، (۲) نیکیاں کرنے سے انسان کی طبیعت میں، برائی سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور ان کے چھوڑنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ (۳) جہاں نیکی ہوگی، وہاں خوشحالی پیدا ہوگی، گناہ دور ہوں گے۔

[7002] ۴۰۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ

← ذكرى للذاكرين) برقم (٤٦٨٧) وفي الحدود باب: من اصاب ذنبا دون الحد فاخبر الامام فلا عقوبة عليه (الحديث ورد بعد هذا الباب مباشرة) والترمذي في (جامعه) في تفسير القرآن بـاب: ومن سورة هود برقم (٣١١٣) وابن ماجه في (سننه) في الصلاة باب: ما جاء في ان الصلاة كفارة برقم (١٣٩٨) وفي الزهد باب: ذكر التوبة برقم (٤٢٥٤) انظر (التحفة) برقم (٩٣٧٦)

[7002] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٣٢)

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ اَنَّهُ اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ اِمَّا قُبْلَةً اَوْ مَسًّا بِيَدٍ اَوْ شَيْئًا كَاَنَّهُ يَسْاَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ

[7002] ۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا، اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا، یا ہاتھ سے اسے چھوا ہے یا کوئی حرکت کی ہے اور گویا اس کے کفارہ کے بارے میں پوچھا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آیت اتاری آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

[7003] ٤١ـ(. . .)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَصَابَ رَجُلٌ مِّنَ امْرَاَةٍ شَيْئًا دُونَ الْفَاحِشَةِ فَاَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتَى اَبَابَكْرٍ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ وَالْمُعْتَمِرِ

[7003] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، ایک مرد نے زنا سے کم تر کوئی حرکت، ایک عورت کے ساتھ کی، پھر وہ عمر بن خطاب کے پاس آیا، انہوں نے اسے بڑا گناہ قرار دیا، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں نے بھی اسے اس کے لیے بڑا گناہ ٹھہرایا، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[7004] ٤٢ـ(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي عَالَجْتُ امْرَاَةً فِي اَقْصَى الْمَدِينَةِ وَاِنِّي اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ ((بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً))

[7003] تقدم تخريجه برقم (٦٩٣٢)

[7004] اخرجه ابو داود فى (سننه) فى الحدود باب: فى الرجل يصيب من المراة دون الجماع برقم (٤٤٦٨) والترمذى فى (جامعه) فى التفسير باب: ومن سورة هود برقم (٣١١٢) انظر (التحفة) برقم (٩١٦٢)

[7004] ۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! میں نے مدینہ کے آخری کنارے میں ایک عورت سے تعلقات قائم کیے بغیر اس کو پکڑ کر اس سے فائدہ اٹھایا ہے تو میں آپ کے پاس حاضر ہوں، آپ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ فرمائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، اللہ نے تیری پردہ پوشی کی تھی، اے کاش! تو بھی اپنے نفس کی پردہ پوشی کرتا، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہ دیا تو وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا، سو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک آدمی اس کو بلانے کے لیے بھیجا اور اسے یہ آیت سنائی، ''دن کے دونوں اطراف میں نماز قائم کیجئے اور رات کی گھڑیوں میں بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں، یہ یاد دہانی حاصل کرنے والوں کے لیے یاد دہانی ہے۔'' تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے پوچھا، ''اے اللہ کے نبی! یہ خاص طور پر اس کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بلکہ سب لوگوں کے لیے ہے۔''

مفردات الحدیث

✽ **عَالَجْتُ امْرَأَةً**: ایسی عورت نے لطف اندوز ہوا ہوں معانقہ اور بوسہ مراد ہے۔

[7005] ٤٣ـ(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ خَالِهِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَعْنٰى حَدِيثِ اَبِى الْاَحْوَصِ وَقَالَ فِى حَدِيثِهٖ فَقَالَ مُعَاذٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا لِهٰذَا خَاصَّةً اَوْ لَنَا عَامَّةً قَالَ ((**بَلْ لَكُمْ عَامَّةً**))

[7005] ۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، جیسا کہ اوپر والی احوص کی روایت گزری ہے اور اس حدیث میں یہ ہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! یہ، اس شخص کے لیے خاص ہے، یا ہم سب کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بلکہ تم سب کے لیے عام ہے۔''

[7006] ٤٤ـ(٢٧٦٤)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى طَلْحَةَ

عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّى اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ ((**هَلْ حَضَرْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا**)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((**قَدْ غُفِرَ لَكَ**))

[7005] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٩٣٥)

[7006] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الحدود باب: اذا اقر بالحد ولم يبن برقم (٦٨٢٣) انظر (التحفة) برقم (٢٦٢)

[7006] ۔ حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور پوچھا، اے اللہ کے رسول! میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے، آپ مجھ پر حد قائم کریں اور نماز کا وقت ہو گیا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب اس نے نماز ادا کر لی، کہا، اے اللہ کے رسول! میں نے گناہ کیا ہے، مجھ پر اللہ کا قانون (حکم) جاری فرمائیں، آپ نے پوچھا، ''کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں موجود تھا؟'' اس نے کہا، جی ہاں، آپ نے فرمایا: ''تجھے بخشا جا چکا ہے۔''

فائدہ :...... اس پر علمائے امت کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی انسان ایسے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے، جس پر حد مقرر ہے اور وہ گناہ شہادت یا اقرار سے ثابت ہوتا ہے تو اس پر حد لگانا ضروری ہے، لیکن اگر اللہ تعالیٰ اس گناہ کی پردہ پوشی فرماتا ہے اور گناہ گار بھی اس کا اعتراف نہیں کرتا تو وہ توبہ و استغفار سے معاف ہو جاتا ہے، بعض روایات میں زنا کرنے کا ذکر ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے زنا کے محرکات و دواعی یا اس کی پیش خیمہ کو زنا سمجھ لیا یا اس کے أَصَبْتُ حَدًا، میں حد کو پہنچ گیا، کہنے سے راوی نے، زنا سمجھ لیا، کیونکہ اگر اس نے صراحتاً زنا کا اقرار و اعتراف کر لیا تھا تو پھر اس سے وضاحت طلب کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ اصل صورتحال کیا ہے، کیونکہ کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہو سکتا ہے، محض نماز پڑھنے سے معاف نہیں ہو سکتا، الا یہ کہ نماز کی دعاؤں میں اللھم اغفرلی کو عام کر لیا جائے، اس کو توبہ پر مشتمل مان لیا جائے۔

[7007] ٤٥ ـ (٢٧٦٥) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُودٌ مَعَهُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ))

[7007] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الحدود باب: فی الرجل یعترف بحد ولا یسمیه برقم (٤٣٨١) انظر (التحفة) برقم (٤٨٧٨)

قَالَ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا)) فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ قَالَ ذَنْبَكَ))

[7007] ۔حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اس دوران اچانک ایک آدمی آیا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں قابل حد گناہ کا مرتکب ہوا ہوں، لہٰذا آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو جواب دینے سے خاموشی اختیار کی، اس نے اپنی بات کا پھر اعادہ کیا اور کہا، اے اللہ کے رسول! میں حد کو پہنچ گیا ہوں، اس لیے آپ مجھ پر حد قائم کریں، آپ نے اس کو جواب دینے سے سکوت اختیار کیا اور نماز کھڑی ہوگئی، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ گھر کو لوٹے تو اس آدمی نے آپ کا پیچھا کیا اور میں بھی رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چل پڑا، تاکہ دیکھوں، آپ اس آدمی کو کیا جواب دیتے ہیں، وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کو جا ملا اور کہا، اے اللہ کے رسول! میں حد کو پہنچ چکا ہوں، آپ مجھے حد لگائیں، ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''بتاؤ، جب تم گھر سے نکلے تو کیا تو نے وضو اچھی طرح نہیں کیا تھا، جب وضو کیا تھا؟'' اس نے کہا، کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''پھر تو نماز میں ہمارے ساتھ شریک ہوا؟'' تو اس نے کہا، جی ہاں، اے اللہ کے رسول! سو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تو اللہ نے تمہیں، تمہاری حد یا گناہ بخش دیا۔''

فائدہ :...... روایات سے مجموعی طور پر یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہاں سے حد سے مراد گناہ ہی ہے، جس کو اس نے اپنی ایمانی پختگی کی وجہ سے بڑا خیال کیا اور آپ نے فرمایا، ''وضو اور نماز میں، ایک مسلمان جو اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہے، وضو کے بعد اللّٰھم اغفر لی کہتا ہے تو یہی دعا اس کے لیے بخشش کا باعث بن جاتی ہے، کیونکہ یہ دعائیں اگر شعور و احساس کے ساتھ، معنی پر نظر رکھتے ہوئے پڑھی جائیں تو یہ توبہ پر مشتمل ہیں۔

۸...... بَاب: قَبُولِ تَوْبَةِ الْقَاتِلِ وَإِنْ كَثُرَ قَتْلُهُ

باب ۸: قاتل کی توبہ قبول ہوگی، خواہ اس نے کتنے ہی قتل کیے ہوں

[7008] ٤٦-(٢٧٦٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ

[7008] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب (٥٤) برقم (٣٤٧٠) وابن ماجه فی (سننه) فی الدیات باب: هل لقاتل مومن توبة برقم (٢٦٢٢) انظر (التحفة) برقم (٣٩٧٣)

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ فِیمَنْ ((كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَالَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَّحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ اِلٰى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلٰى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِي اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ)) قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذُكِرَ لَنَا اَنَّهُ لَمَّا اَتَاهُ الْمَوْتُ نَاٰى بِصَدْرِهِ

[7008] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلی امت میں ایک آدمی تھا، اس نے ننانوے آدمی قتل کر ڈالے، پھر اس نے (لوگوں سے) زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو اس کو ایک راہب کا پتہ بتا دیا گیا، چنانچہ وہ اس کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا، صورت حال یہ ہے، وہ ننانوے آدمیوں کو قتل کر چکا ہے، کیا اب اس کے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ راہب نے کہا، نہیں، اس نے اس کو بھی قتل کر ڈالا اور اس کے سمیت سو پورے کر دیئے، پھر اس نے زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا تو (لوگوں نے) اس کو ایک عالم آدمی کا پتہ بتلایا، (وہ اس کے پاس گیا) اور پوچھا، وہ سو آدمیوں کا قتل کر چکا ہے، کیا اس کے لیے توبہ کا امکان ہے؟ تو اس نے کہا، ہاں، اس کے اور توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے؟ تم فلاں فلاں بستی کی طرف چلے جاؤ، کیونکہ وہاں ایسے لوگ ہیں، جو اللہ کی بندگی کرتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ رہ کر اللہ کی بندگی میں مشغول ہو جاؤ اور اپنی سرزمین (علاقہ) کی طرف مت لوٹو، کیونکہ وہ بری سرزمین ہے تو وہ چل پڑا، حتی کہ جب اس نے آدھا راستہ طے کر لیا، اسے موت نے آ لیا، چنانچہ اس کے بارے میں یعنی اس کی روح لینے کے سلسلے میں، رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہو گیا، رحمت کے فرشتوں نے کہا، یہ دل سے متوجہ ہو کر، توبہ کرتے ہوئے اللہ کی طرف بڑھا اور عذاب کے فرشتوں نے کہا، واقعہ یہ ہے، اس نے کبھی نیکی کا کام نہیں کیا، (اس لیے یہ نیک اور رحمت کا مستحق کیسے بنا) چنانچہ ان کے پاس (اللہ کے حکم سے) ایک فرشتہ انسانی شکل میں آیا، دونوں قسم کے فرشتوں نے (اپنے جھگڑے نے

کا) حکم مان لیا تو اس نے (انسان نما فرشتے نے) کہا، دونوں زمینوں (گناہ کی بستی اور عبادت گذار بندوں کی بستی) کے درمیانی علاقہ کی پیمائش کرلو تو جس بستی کی طرف زیادہ قریب ہو تو وہ اس کا باشندہ ہوگا تو انہوں نے پیمائش کی تو اسے اس علاقہ کے زیادہ قریب پایا، جس کے ارادے سے وہ جارہا تھا، اس لیے اس کی روح کو رحمت کے فرشتوں نے اپنے قبضہ میں لے لیا۔'' حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہمیں بتایا گیا، اسے جب موت نے آلیا، وہ اپنے سینہ سے آگے کی طرف بڑھا۔''

فائدہ :...... یہ قاتل، بنواسرائیل کا ایک فرد تھا، مسئلہ پوچھنے کے لیے پہلے ایک راہب کے پاس گیا جس پر اللہ کی ہیبت وجلال کا غلبہ تھا اور وہ گناہ کو انتہائی ناگوار سمجھتا تھا، اس نے محض گناہ کی قباحت کو ملحوظ رکھا اور توبہ کی اللہ کے ہاں مقبولیت اور محبوبیت کو سامنے نہ رکھا اور موقع ومحل کی حکمت ومصلحت کو بھی نہ سمجھ سکا، اس لیے اس نے کہہ دیا، تیری توبہ کی گنجائش نہیں ہے، اس نے مایوس ہوکر اس کو بھی قتل کر ڈالا، لیکن چونکہ وہ دل کی گہرائی سے توبہ پر آمادہ ہو چکا تھا، اس لیے دل کی بے قراری اور بے چینی کی بنا پر، پھر یہ جاننے کی کوشش کی کہ میری توبہ کی کوئی صورت نکل سکتی ہے، یا نہیں، اس لیے پھر وہ ایک عالم جو صاحب بصیرت تھا، اس کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے اس کو توبہ کی صورت بتائی کہ جس بستی میں رہ کر برے لوگوں کی محبت ورفاقت کی بنا پر تم نے یہ قتل کیے ہیں، اس بستی اور اس کے باشندوں سے کنارہ کش ہو جاؤ، وگرنہ توبہ پر قائم نہیں رہ سکو گے اور اس بستی میں چلے جاؤ، جس کے بندے اللہ کے عبادت گزار اور فرمانبردار ہیں، تاکہ ان کی رفاقت میں رہ کر نیک اور اچھے کام کرسکو، چونکہ وہ تہہ دل سے اس گناہ سے توبہ کرنے کا تہیہ کر چکا تھا اور اپنے عمل سے اس نے اس کا ثبوت فراہم کیا اور وہ مرتے مرتے بھی، نیک لوگوں کی بستی کی طرف بڑھا اور اپنے بس کی حد تک اس نے اپنی توبہ کو توبة النصوح بنا ڈالا، اس لیے اس کے اس فعل کو اس کی کامیابی کا سبب بنا ڈالا گیا، اگرچہ یہ واقعہ بنواسرائیل کا ہے، لیکن جمہور امت نے قرآن وسنت کے اصولوں کی روشنی میں اس کو قبول کیا ہے کہ قاتل اگر تہہ دل سے توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول ہو جائے گی اور اگرچہ اس کا تعلق حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق سے ہے، جو صاحب حق کے معاف کیے بغیر معاف نہیں ہو سکتے، لیکن اگر گناہ گار کے پاس، بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی کوئی صورت نہ ہو تو وہ سچی اور پکی توبہ کرے اور اللہ سے درخواست کرے، یا اللہ! میرے پاس تو ان کے حقوق کی ادائیگی کی کوئی صورت نہیں تو ہی اپنی طرف سے انہیں اجر وصلہ عطا کر کے، ان کو راضی کر دینا تو اللہ ان کو راضی کر دے گا، لیکن اگر وہ بندوں کا حق ادا کر سکتا ہے، یا ان سے معافی مانگ سکتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ حق ادا نہیں کرتا، یا معافی طلب نہیں کرتا تو پھر یہ توبہ سچی اور نصوح نہیں ہوگی۔

[7009] ٤٧-(. . .)حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الصِّدِّيقِ النَّاجِيَّ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((**أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَأَى بِصَدْرِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ أَهْلِهَا**))

[7009]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ''کہ ایک آدمی نے ننانوے آدمی قتل کرڈالے، پھر پوچھنے لگا، کیا اس کی توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ چنانچہ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا، اس نے جواب دیا، تیرے لیے توبہ کا امکان نہیں ہے تو اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا، پھر پوچھنے لگا، پھر وہ اپنی بستی سے اس بستی کی طرف نکل کھڑا ہوا، جس میں نیک لوگ رہتے تھے تو جب اس نے کچھ راستہ طے کرلیا، اسے موت نے آلیا، سو وہ اپنے سینے سے آگے بڑھا، پھر مر گیا تو اس کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا شروع ہو گیا تو وہ اچھی بستی کی طرف ایک بالشت زیادہ قریب تھا، اس لیے اس کو اس کے باشندوں میں سے شمار کیا گیا۔''

فائدہ: ......بعض حضرات نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی گناہ گار اولیائے کرام کے پاس جا کر توبہ کرنے کا ارادہ کرلے، ابھی وہاں گیا نہ ہو اور توبہ نہ کی، تب بھی بخش دیا جاتا ہے تو اگر ان کے پاس جا کر، ان کے ہاتھ پر بیعت کرلے، توبہ کرے اور ان کے وظائف پر عمل کرے تو اس کا مرتبہ و مقام کیا ہوگا، مگر صورت حال یہ ہے، اس میں کسی بزرگ کے پاس جا کر، توبہ کرنے کا ذکر ہی نہیں ہے، توبہ تو وہ کر چکا ہے، پھر بری بستی اور برے لوگوں کی رفاقت سے بچانے کے لیے، اس کو یہ طریقہ بتایا گیا ہے کہ تم نیک بستی اور اچھے لوگوں کے ساتھ رہو، تاکہ اپنی توبہ پر قائم رہ سکو اور ان کے ساتھ مل کر عبادت و اطاعت کرسکو، اس میں کسی بزرگ کے پاس جا کر توبہ کرنا یا بیعت کرنا کہاں سے ثابت ہو گیا؟ صحیح بات یہی ہے، ساون کے اندھے کو ہر چیز ہری ہی نظر آتی ہے اور ڈوبتا انسان تنکے کو سہارا بناتا ہے، جو اس کو کبھی ڈوبنے سے بچا نہیں سکتا۔

[7010] ٤٨-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

[7009] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٣٩)

[7010] تقدم تخريجه برقم (٦٩٣٩)

بِهٰـذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ ((فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَبَاعَدِي وَاِلٰى هٰذِهٖ اَنْ تَقَرَّبِي))

[7010]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے، ”سو اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو حکم دیا، دور ہو جاؤ اور اس کو حکم دیا، قریب ہو جا۔“

یعنی نیکیوں کی بستی اللہ کے حکم سے قریب ہو گئی اور بروں کی بستی کی مسافت دور ہو گئی اسی طرح وہ نیک لوگوں کی بستی کا باشندہ بن گیا۔

۹......بَابُ :فِدَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْكَافِرِيْنَ

باب۹: مسلمانوں کے فدیہ میں کافروں کو دینا

[7011] ۴۹۔(۲۷۶۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَـنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا كَـانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ))

[7011] ۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب قیامت کا دن ہو گا، اللہ عزوجل ہر مسلمان کے سپرد ایک یہودی یا عیسائی، کر دے گا اور فرمائے گا، یہ تیرا آگ سے فدیہ ہے۔“

فائدہ:......اس حدیث کی تفسیر و تشریح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہوتی ہے کہ ہر انسان کی جنت اور دوزخ میں جگہ ہے، مومن جب جنت میں داخل ہو گا تو اس کی دوزخ میں جگہ کافر کو ملے گی، کیونکہ وہ اپنے کفریہ اعمال کی بنا پر دوزخ ہی کا حقدار تھا، اور کافر کی جنت والی جگہ، جنتی کو ملے گی، کیونکہ وہ اپنے اعمال کی بنا پر جنت کا حقدار تھا، اس اعتبار سے یہودی یا عیسائی کافر کو مسلمان کی فِكَاك (فدیہ) قرار دیا گیا ہے۔

[7012] ۵۰۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَـدَّثَـنَا قَتَادَةُ اَنَّ عَوْنًا وَسَعِيدَ بْنَ اَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْـنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَ لَا يَـمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ

[7011] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۱۰۲)

[7012] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۰۹۰) وبرقم (۹۱۲۱)

اِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي سَعِيدٌ اَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَى عَوْنٍ قَوْلَهُ

[7012]۔عون اور سعید بن ابی بردہ رحمہما اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں، ابو بردہ رحمہ اللہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اپنے باپ سے، نبی اکرم ﷺ کی حدیث سنائی کہ آپ نے فرمایا: ''جو مسلمان بھی فوت ہوتا ہے، اللہ اس کی جگہ، دوزخ میں کسی یہودی یا نصرانی کو بھیج دیتا ہے۔'' تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے (ابو بردہ سے) تین دفعہ یہ قسم لی کہ اس اللہ کی قسم، جس کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں ہے، مجھے میرے باپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنائی ہے، ابو بردہ رحمہ اللہ نے انہیں قسم دے دی، قتادہ کہتے ہیں، سعید نے قسم لینے کا تذکرہ نہیں کیا، لیکن عون کے اس قول کا انکار بھی نہیں کیا۔

[7013] (. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ

[7013]۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... حضرت عمر بن عبدالعزیز، اس بشارت پر انتہائی خوش ہوئے اور انہیں خیال ہوا، کہیں ابو بردہ رحمہ اللہ کو بھول چوک نہ لاحق ہوگئی ہو، اس لیے اطمینان و وثوق حاصل کرنے کے لیے قسم دی، کیونکہ اگر ابو بردہ کو اس حدیث میں نسیان و خطا کا خدشہ یا شک ہوتا تو وہ قسم نہ اٹھاتے، حضرت عمر بن عبدالعزیز اور امام شافعی سے منقول ہے کہ یہ حدیث مسلمانوں کے لیے انتہائی امید افزاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو جنت میں داخل کردے گا۔

[7014] ۵۱۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ اَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ

عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ((**يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى**)) فِيمَا اَحْسِبُ اَنَا قَالَ اَبُو رَوْحٍ لَا اَدْرِي مِمَّنِ الشَّكُّ قَالَ اَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ اَبُوكَ حَدَّثَكَ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ

[7013] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۰۹۰) وبرقم (۹۱۲۱)

[7014] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۱۲٤)

[7014] ۔حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعری) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن کچھ مسلمان پہاڑوں جتنے گناہ لے کر آئیں گے تو اللہ انہیں بخش دے گا اور انہیں یہود و نصاریٰ پر رکھ دے گا۔'' میرے خیال میں انہوں نے یہی کہا، ابو روح نے کہا مجھے معلوم نہیں، یہ شک کس کو ہے، ابو بردہ کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کو سنائی تو انہوں نے کہا، کیا تیرے باپ نے تجھے یہ روایت نبی اکرم ﷺ سے سنائی تھی؟ میں نے کہا، جی ہاں۔

فائدہ ......مسلمان کی توبہ و استغفار سے اور تسبیح و تحمید سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، لیکن کافر گناہ معاف نہیں ہوتے، پہاڑوں جیسے جو گناہ مسلمانوں کو معاف ہو جائیں گے، کیونکہ یہ ضابطہ ہے، ''نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔'' لیکن یہود و نصاریٰ کے کافروں کو یہ گناہ معاف نہیں ہو سکیں گے اور مسلمانوں کے یہ گناہ کافروں پر اس لیے رکھ دیے جائیں گے، کیونکہ وہ اس کا سبب اور ذریعہ بنے تھے، اس لیے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، ''وہ اپنے گناہ بھی اٹھائیں گے اور اپنے گناہوں کے ساتھ اور گناہ بھی۔'' (سورۃ عنکبوت، نمبر ۱۳۔) یہودیوں اور عیسائیوں کا مسلمانوں کو برائیوں کی دعوت دینا آج جرم عام ہے اور ذرائع ابلاغ اور جدید علوم کی صورت میں مسلمانوں کو ان کے دین سے برگشتہ کرنے ان میں الحاد اور زندیقیت پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں انھی کی تحریک و دعوت سے لبرم ازم اور سیکولرازم کی آواز مسلمانوں کے اہل علم کی طرف سے اٹھائی جا رہی ہے۔

[7015] ۵۲۔(۲۷۶۸) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ

لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوٰى قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُولُ **((يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهٗ فَيُقَرِّرُهٗ بِذُنُوبِهٖ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ اَىْ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ فَاِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاِنِّي اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ))** وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ هٰٓؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللّٰهِ

[7015] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المظالم باب: قوله تعالى: ﴿الا لعنة الله على الظالمين﴾ برقم (٢٤٤١) وفي التفسير باب (ويقول الاشهاد هولاء الذين كذبوا ربهم الا لعنة الله على الظالمين) برقم (٤٦٨٥) وفي الادب باب: ستر المومن على نفسه برقم (٦٠٧٠) وفي التوحيد باب: كلام الرب عزوجل يوم القيامة مع الانبياء وغيرهم برقم (٧٥١٤) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: في ما انكرت الجهمية برقم (١٨٣) انظر (التحفة) برقم (٧٠٩٦)

[7015] ۔صفوان بن محرز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا، نجویٰ (سرگوشی) کے بارے میں، آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا، میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''قیامت کے دن مومن کو اپنے رب عزوجل کے قریب کیا جائے گا، حتی کہ وہ اس پر اپنا پہلو جو اس کے شایان شان ہے، رکھے گا، یعنی دوسروں سے اوٹ میں کر لے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا، سو فرمائے گا، کیا پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا، ہاں میرے رب! میں پہچانتا ہوں، اللہ فرمائے گا، دنیا میں میں تیری پردہ پوشی کر چکا ہوں اور آج میں تمہیں یہ گناہ بخش دیتا ہوں، چنانچہ اسے اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دے دیا جائے گا، رہے کافر اور منافق تو ان کے بارے میں تمام لوگوں کے سامنے اعلان کر دیا جائے گا، یہی لوگ ہیں، جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا تھا۔''

فائدہ:..... حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں، گناہ گار مسلمان دو قسم کے ہیں: (۱) وہ مسلمان جن کے گناہوں کا تعلق اللہ کے حقوق سے ہے، ان کی دو قسمیں ہیں۔ (الف) جن کے گناہ کو اللہ نے دنیا میں چھپایا، ان کے گناہوں کی آخرت میں بھی پردہ پوشی ہوگی۔ (ب) جن کے گناہ دنیا میں لوگوں کے سامنے عیاں ہو گئے، ان کی پردہ پوشی نہیں ہوگی۔ (۲) وہ مسلمان جن کے گناہوں کا تعلق حقوق العباد سے ہے، ان کی بھی دو قسمیں ہیں۔ (الف) ان کی برائیاں، نیکیوں سے زیادہ ہوں گی، یہ آگ میں جائیں گے، پھر سزا بھگت کر یا سفارش سے دوزخ سے نکال لیے جائیں گے۔ (ب) وہ مسلمان جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں گی، یہ ایک دوسرے کو بدلہ دے کر، جنت میں چلے جائیں گے۔ (تکملہ ج ۶ ص ۴۰)

۱۰..... بَاب: حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ

باب ۱۰: حضرت کعب بن مالک اور ان کے دونوں ساتھیوں کی توبہ کا بیان

[7016] ۵۳-(۲۷۶۹) حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ مَوْلٰى بَنِي اُمَيَّةَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ

[7016] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المغازی باب: حديث كعب بن مالك برقم (٤٤١٨) وفی باب: قصة غزوة بدر برقم (٣٩٥١) وفی الوصايا باب: اذا تصدق او وقف بعض رقيقه او دوابه فهو جائز برقم (٢٧٥٧) وفی الجهاد باب: اراد غزوة فوری بغيرها ومن احب الخروج يوم برقم (٢٩٤٧) وفی المناقب باب: صفة النبی ﷺ برقم (٣٥٥٦) وفی مناقب الانصار باب: وفو الانصار الی النبی ﷺ بمكة البيعة العقبة برقم (٣٨٨٩) وفی التفسير باب: سيحلفون باالله لكم اذاانقلبتم اليهم لتعر ضواعنهم فاعرضواعنهم انهم رجس ومأواهم جهنم جزاء بماكانوا يكسبون برقم (٤٦٧٣) وفی باب: لقدتاب الله على النبی والمها جرين ←

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَهُوَ يُرِيدُ الرُّومَ وَنَصَارٰى الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِى عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِىَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهٗ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِى غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ اَنِّى قَدْ تَخَلَّفْتُ فِىْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِى بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِى النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِى حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِى غَزْوَةِ تَبُوكَ اَنِّى لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّى حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِى تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِى تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِى حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَا لِلْمُسْلِمِينَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِى يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيدُ بِذٰلِكَ الدِّيوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ اَنْ يَتَغَيَّبَ يَظُنُّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهٗ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْىٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَزَا

← والأنصار الذين اتبعوه في ساعة الحسرة من بعد ما كاد يزيغ قلوب فريق منهم ثم تاب عليهم انه بهم رؤوف رحيم برقم (٤٦٧٦) وفی باب: وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى اذا ضاقت عليهم الأرض بما رحبت وضاقت عليهم أنفسهم وظنوا أن لا ملجا من الله الا اليه ثم تاب عليهم ليتوبوا الله هو التواب الرحيم برقم (٤٦٧٧) وفي باب: يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين برقم (٤٦٧٨) وفي الاستئذان باب: من لم يسلم على من اقترف ذنبا ومن لم يرد سلامه حتى تتبين توبته والى متى تتبين توبته والى متى تتبين توبة العاصي برقم (٢٦٥٥) وفي والنذور باب: اذا اهدى ماله على وجه النذر والتوبة برقم (٦٦٩٠) وفي الاحكام باب: هل للامام ان يمنع المجرمين واهل المعصية من الكلام معه والزيارة نحوه برقم (٧٢٢٥) وابو داود في سننه في الطلاق باب: فيما عنى به الطلاق والنيات برقم (٢٢٠٢) والنسائي في المجتبى في الطلاق باب: الحقي باهلك برقم (٢٤٢٣) وبرقم (٢٦٢٤) وبرقم (٢٣٢٥) انظر التحفة برقم (١١١٣١)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذٰلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِي حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِي حَتّٰى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِي فَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَحْزُنُنِي أَنِّي لَا أَرٰى لِي أُسْوَةً إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ رَأٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَثِّي فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَ أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذٰلِكَ كُلَّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ لِي إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَآءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَآئِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي

سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ اُعْطِيتُ جَدَلًا وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهٖ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ اِنِّي لَاَرْجُو فِيهِ عُقْبَى اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِي عُذْرٌ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِّنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِي اَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ بِهٖ اِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونَنِي حَتّٰى اَرَدْتُ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاُكَذِّبَ نَفْسِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِي مِنْ اَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ لَقِيَهٗ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعَةَ الْعَامِرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ قَالَ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا اُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي قَالَ وَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَقَالَ تَغَيَّرُوا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِي فِي نَفْسِي الْاَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِي اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلٰوةَ وَاَطُوفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي اَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهٖ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَاَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لَا ثُمَّ اُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلٰى صَلٰوتِي نَظَرَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهٗ اَعْرَضَ عَنِّي حَتّٰى اِذَا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ اَنِّي اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهٗ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ

فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِى فِى سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِىٌّ مِنْ نَبَطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ اِلَىَّ حَتّٰى جَآءَنِى فَدَفَعَ اِلَىَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ اَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا وَهٰذِهِ اَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَامَمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْىُ اِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِينِى فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا قَالَ فَاَرْسَلَ اِلَى صَاحِبَىَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِى الْحَقِى بِاَهْلِكِ فَكُونِى عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِىَ اللّٰهُ فِى هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ فَجَآءَتْ امْرَاَةُ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ اَنْ اَخْدُمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكِ فَقَالَتْ اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ اِلَى شَىْءٍ وَ وَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِى مُنْذُ كَانَ مِنْ اَمْرِهِ مَا كَانَ اِلَى يَوْمِهِ هٰذَا قَالَ فَقَالَ لِى بَعْضُ اَهْلِى لَوْ اسْتَاْذَنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِى امْرَاَتِكَ فَقَدْ اَذِنَ لِامْرَاَةِ هِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنْ تَخْدُمَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَا اَسْتَاْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يُدْرِينِى مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَاْذَنْتُهُ فِيهَا وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمُلَ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نُهِىَ عَنْ كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِى ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَىَّ نَفْسِى وَضَاقَتْ عَلَىَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ اَوْفٰى عَلَى سَلْعٍ يَقُولُ بِاَعْلٰى صَوْتِهِ يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ اَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ اَنْ قَدْ جَآءَ فَرَجٌ قَالَ فَآذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَىَّ مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ رَجُلٌ اِلَىَّ فَرَسًا وَسَعٰى سَاعٍ مِنْ اَسْلَمَ قِبَلِى وَاَوْفٰى الْجَبَلَ فَكَانَ الصَّوْتُ اَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَآءَنِى الَّذِى سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِى فَنَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَىَّ فَكَسَوْتُهُمَا اِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ

وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا فَانْطَلَقْتُ أَتَأَمَّمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ لِتَهْنِئْكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي وَاللّٰهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَيَقُولُ أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ فَقُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُولِهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللّٰهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي اللّٰهُ بِهِ وَاللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُ كِذْبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللّٰهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ((لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ حَتّٰى بَلَغَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ)) قَالَ كَعْبٌ وَاللّٰهِ مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا إِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ وَقَالَ اللّٰهُ ((سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا

يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ)) قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خُلِّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللّٰهُ فِيهِ فَبِذَلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ((وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا)) وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ

[7016] ۔ امام ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لیے نکلے اور آپ کا ارادہ روم اور شام کے عرب عیسائیوں سے جنگ تھا، ابن شہاب، حضرت کعب بن مالک کے فرزند، عبداللہ بن کعب کی روایت بیان کرتے ہیں، یہ حضرت کعب بن مالک رحمہ اللہ کے نابینا ہو جانے کے بعد ان کی اولاد میں سے، ان کے رہبر تھے، حضرت عبداللہ کہتے ہیں، میں نے کعب بن مالک کی زبان سے غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ سنا ہے، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے جتنی لڑائیاں لڑی ہیں، میں کبھی بھی جنگ تبوک کے سوا، آپ سے پیچھے نہیں رہا، باقی جنگ بدر میں بھی میں پیچھے رہا اور آپ نے اس سے پیچھے رہ جانے والے کسی کو بھی سرزنش نہیں فرمائی، کیونکہ اس میں تو رسول اللہ ﷺ اور مسلمان قریش کے تجارتی قافلہ پر حملہ کرنے کے ارادے سے نکلے تھے، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اور ان کے دشمنوں کے درمیان بغیر کسی سابقہ منصوبے یا اعلان جنگ کے مڈبھیڑ کروا دی اور میں عقبہ کی رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہو چکا تھا، جبکہ ہم نے آپ کے ساتھ، اسلام پر پختہ عہد و پیمان باندھا تھا اور میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ عقبہ کی رات کی بجائے، بدر میں حاضر ہوتا، اگرچہ غزوۂ بدر کا لوگوں میں چرچا زیادہ ہے، میرے جنگ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ یہ ہے کہ میں اپنی عمر میں کبھی بھی اس وقت سے زیادہ قوی اور خوشحال نہیں ہوا، جتنا میں اس غزوہ میں آپ کے ساتھ شریک نہ ہونے کے وقت تھا، اللہ کی قسم! اس سے پہلے میں نے کبھی دو اونٹنیاں جمع نہیں کی تھیں، حتی کہ میں نے اس غزوہ کیلئے دو اونٹنیاں اکٹھی کر لی تھیں، رسول اللہ ﷺ اس میں انتہائی شدید گرمی میں نکلے، آپ کو دور دراز کا سفر اور جنگل درپیش تھا اور کثیر تعداد دشمن کا سامنا تھا، چنانچہ آپ نے مسلمانوں کے سامنے پورا معاملہ واضح کر دیا تھا، تاکہ وہ اپنے جنگ کی پوری تیاری کر لیں، سو آپ نے انہیں بتا دیا، آپ کس طرف جانا چاہتے ہیں، مسلمانوں کی آپ کے ساتھ بہت بڑی تعداد تھی اور کسی رجسٹر میں ان کا نام درج نہ تھا، حضرت کعب کہتے ہیں، جو آدمی بھی اس سے غائب ہونا چاہتا، وہ سمجھتا تھا کہ اس کا معاملہ پوشیدہ رہے گا،

جب تک اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل نہیں ہو گی، رسول اللہ ﷺ اس غزوہ کے لیے اس وقت نکلے، جب پھل پک گئے اور سائے گھنے ہو گئے اور میں ان کی طرف (پھل اور سائے کی طرف) بہت مائل تھا، سو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ مسلمان تیار ہو گئے اور میں صبح نکلتا تا کہ ان کے ساتھ ہی تیاری کر لوں اور شام کو لوٹتا اور میں نے کچھ نہ کیا ہوتا اور جی میں سوچتا، میری حالت بہت اچھی ہے، جب چاہوں گا اس کی تیاری کر لوں گا، میری یہی حالت جاری رہی، حتی کہ لوگوں نے زور و شور سے تیاری کر لی اور ایک دن رسول اللہ ﷺ، مسلمانوں کو ساتھ لے کر روانہ ہو گئے اور میں نے ابھی تک کوئی تیاری نہیں کی تھی، پھر میں گھر سے نکلا اور شام کو واپس لوٹا اور میں نے کچھ نہیں کیا تھا، میری مسلسل یہی حالت جاری رہی تھی کہ مسلمان تیز رفتار ہو گئے اور لڑنے والے، بہت آگے نکل گئے، چنانچہ میں نے سفر اختیار کر کے ان تک پہنچنے کا ارادہ کر لیا، اے کاش، میں یہ کام کر لیتا، پھر مجھے اس کی توفیق نہ مل سکی، (میرے لیے مقدر نہ ہوئی)، جب رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد میں لوگوں میں نکلتا تو مجھے یہ چیز پریشان کرتی کہ مجھے اپنے لیے کوئی نمونہ نہ ملتا، مگر ایسا انسان جس پر نفاق کی تہمت ہے، یا ان کمزور لوگوں میں سے ہے جن کو اللہ نے معذور قرار دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے تبوک پہنچنے تک یاد نہ فرمایا، چنانچہ تبوک میں لوگوں میں بیٹھے ہوئے آپ نے پوچھا، ''کعب بن مالک کو کیا ہوا؟'' بنو سلمہ کے ایک آدمی نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس کو اس کی دو چادروں اور اپنے دونوں جانبوں پر دیکھنے نے روک لیا ہے، یعنی اپنی جوانی اور لباس پر فریفتہ ہے تو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو کہا تو نے بہت بری بات کہی ہے، اے اللہ کے رسول! ہمارے علم کی حد تک تو وہ اچھا آدمی ہے تو رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، اس دوران آپ نے ایک سفید پوش آدمی دیکھا، جس سے ریگستان (سراب) حرکت کرتا محسوس ہوتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابو خیثمہ ہو'' تو وہ ابو خیثمہ انصاری ہی تھا، یہ وہی صحابی ہے جس کے ایک صاع کھجور کے صدقہ پر اسے منافقوں نے طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا تھا، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جب مجھے یہ اطلاع ملی کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک سے واپسی کے لیے رخ کر لیا ہے، مجھے غم واندوہ نے آلیا اور مجھے جھوٹے بہانے یاد آنے لگے اور میں سوچتا، میں کل آپ کی ناراضی سے کیسے نکلوں گا؟ اور میں اس کے لیے اپنے گھر کے تمام اہل رائے سے مدد لینے لگا تو جب مجھے یہ کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ آیا ہی چاہتے ہیں، (بالکل قریب پہنچ گئے ہیں) تو یہ غلط باتیں میرے دل و دماغ سے زائل ہو گئیں، حتی کہ مجھے یقین ہو گیا کہ میں حیلہ تراشیوں کے ذریعہ ہرگز، آپ سے بچ نہیں سکتا، چنانچہ میں نے آپ سے سچ بولنے کا عزم کر لیا اور صبح سویرے رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو آغاز مسجد سے کرتے، اس میں دو رکعت

نماز پڑھتے پھر لوگوں سے ملاقات کے لیے بیٹھ جاتے تو جب آپ نے ایسے ہی کیا تو آپ کے پاس پیچھے چھوڑے جانے والے لوگ آ گئے، وہ عذر، بہانے پیش کرنے لگے اور آپ کے سامنے قسمیں اٹھانے لگے، وہ اسی (۸۰) سے کچھ زائد آدمی تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ان کے ظاہر کو (بلاتحقیق وتنقید) قبول کر لیا، اور ان کو بیعت میں لے لیا اور ان کے لیے مغفرت کی دعا فرما دی اور ان کے باطن کو اللہ کے سپرد فرما دیا، حتی کہ میں حاضر ہوا تو جب میں نے سلام عرض کیا تو آپ نے ناراضی سے (طنزیہ) تبسم فرمایا، پھر کہا، ''آؤ، آگے آؤ'' تو میں (شرم وندامت سے) چلتا ہوا، آگے آیا، حتی کہ آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ نے (ناراضگی کے لہجہ میں) فرمایا، ''تو کیوں پیچھے رہ گیا؟'' کیا تو نے اپنی سواری نہیں خرید لی تھی؟'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! میں، اللہ کی قسم، اگر میں آپ کے سوا کسی دنیا دار کے سامنے بیٹھتا تو میں سوچتا کہ میں ابھی کوئی بہانہ کر کے، اس کی ناراضی سے نکل جاؤں گا، کیونکہ مجھے بات بنانے کی قدرت حاصل ہے، لیکن میں اللہ کی قسم! خوب جان چکا ہوں، اگر میں نے آج آپ سے جھوٹی بات کہی، جس سے آپ مجھ سے راضی ہو جائیں گے تو جلد ہی اللہ (آپ کو حقیقت سے آگاہ کر کے) آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں آپ سے سچی بات کہوں، آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اور میں اللہ سے اس پر اچھے انجام (حسن نتیجہ) کی امید رکھتا ہوں، اللہ کی قسم! میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے، اللہ کی قسم! میں کبھی اتنا قوی اور خوشحال نہیں ہوا، جتنا آپ سے پیچھے رہنے کے وقت تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رہا یہ تو اس نے سچی بات کہہ دی ہے تو اٹھ جاؤ، حتی کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ فرما دے۔'' تو میں اٹھ کھڑا ہوا اور بنو سلمہ کے کچھ آدمی اٹھ کر میرے پیچھے ہو لیے، اور انہوں نے مجھے کہا، اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے اس سے پہلے تو نے کوئی گناہ کیا ہو تو کیا تم اتنا بھی نہ کر سکے کہ دوسروں پیچھے رہنے والوں کی طرح تم بھی کوئی عذر رسول اللہ ﷺ کو پیش کر دیتے اور تمہارے گناہ کی معافی کے لیے، رسول اللہ ﷺ کا تیرے لیے بخشش طلب کرنا کافی ہو جاتا، کعب کہتے ہیں، وہ لوگ مجھے مسلسل سرزنش وتوبیخ کرتے رہے، حتی کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس جا کر، اپنے بیان کی تکذیب کر دوں، پھر میں نے ان سے دریافت کیا، کیا میرے ساتھ کسی اور کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں، تیرے ساتھ دو آدمیوں کے ساتھ یہی سلوک ہوا ہے، انہوں نے بھی وہی کہا، جو تم نے کہا اور انہیں بھی وہی کہا گیا، جو تجھے کہا گیا، میں نے پوچھا، وہ دو کون ہیں؟ انہوں نے کہا، مرارہ بن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ تو انہوں نے میرے سامنے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا، جو جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے اور وہ نمونہ بننے کے اہل تھے تو میں ان دونوں کا حال سن کر گھر چلا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے ہم تینوں سے مسلمانوں کو گفتگو کرنے سے روک دیا، باقی

پیچھے رہ جانے والوں کو نظر انداز کر دیا، چنانچہ لوگ ہم سے الگ تھلگ ہو گئے اور ہمارے لیے تبدیل ہو گئے، حتی کہ میرے لیے زمین ہی بدل گئی، یہ وہ زمین ہی نہیں تھی جس کو میں پہچانتا تھا، اس طرح ہم پچاس راتیں رہے، میرے دونوں ساتھی وہ تو بے بس ہو گئے اور اپنے گھروں میں بیٹھ کر رونے لگے، لیکن میں ان کے مقابلہ میں جوان اور طاقتور تھا، اس لیے میں گھر سے نکلتا، نماز میں حاضر ہوتا، بازاروں میں گھومتا پھرتا، مگر میرے ساتھ کوئی بھی گفتگو نہ کرتا اور میں رسول اللہ ﷺ کے قریب آ کر سلام عرض کرتا، جبکہ آپ نماز کے بعد اپنی جگہ تشریف فرما ہوتے، اور دل میں سوچتا، کیا آپ نے سلام کا جواب دینے کے لیے اپنے لب مبارک ہلائے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آپ کے قریب ہی نماز پڑھتا اور آپ کو کنکھیوں سے دیکھتا تو جب میں اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوتا، آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ منہ پھیر لیتے، حتی کہ جب میرے لیے مسلمانوں کی سختی دراز ہو گئی تو میں چلا اور اپنے چچا زاد بھائی ابو قتادہ جو مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا، اس کے باغ کی چار دیواری کو پھلانگا اور اسے سلام کہا تو اللہ کی قسم! اس نے بھی میرے سلام کا جوب نہ دیا، چنانچہ، میں نے اس سے کہا، اے ابو قتادہ! میں تم سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تمہیں علم ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، وہ خاموش رہا تو میں نے اسے دوبارہ قسم دے کر پوچھا تو وہ چپ رہا، میں نے سہ بارہ قسم دے کر پوچھا تو اس نے کہا، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، چنانچہ میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور میں لوٹ آیا، حتی کہ دیوار پھاند گیا، انہیں حالات میں، میں مدینہ کے بازار میں گزر رہا تھا کہ اچانک شام کے کسانوں میں سے ایک کسان جو غلہ لے کر آیا تھا اور اسے مدینہ میں فروخت کرنا چاہتا تھا، پوچھ رہا تھا، کون کعب بن مالک کا پتہ دے گا تو لوگ میری طرف اشارہ کر کے بتانے لگے، حتی کہ وہ میرے پاس آ گیا اور شاہ غسان کا خط میرے سپرد کیا، میں لکھنا پڑھنا جانتا تھا تو میں نے اسے پڑھا اور اس میں یہ لکھا تھا، سلام و دعا کے بعد، صورت حال یہ ہے کہ ہمیں اطلاع ملی ہے، تیرے ساتھی (نبی) نے تیرے ساتھ بدسلوکی کا معاملہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلیل و خوار ہونے اور نظر انداز کرنے (تباہ و برباد ہونے) کی جگہ کے لیے نہیں پیدا کیا ہے، ہمارے پاس آ جاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہمدردی، خیر خواہی کریں گے تو میں نے اس کو پڑھ کر جی میں کہا، یہ ایک اور امتحان ہے، چنانچہ میں نے اسے لے کر تنور کو رخ کیا اور اسے اس میں جلا دیا، حتی کہ جب پچاس میں سے چالیس راتیں گزر گئیں اور وحی رکی رہی، اچانک رسول اللہ ﷺ کا ایک فرستادہ میرے پاس آتا ہے اور پیغام دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں، تم اپنی بیوی سے کنارہ کش ہو جاؤ، میں نے پوچھا، اسے طلاق دے دوں یا میں کیا کروں؟ اس نے کہا، نہیں، بس الگ ہو جاؤ، اس کے قریب نہ جانا اور اس قسم کا پیغام آپ نے میرے

دونوں ساتھیوں کو بھیجا تو میں نے اپنی بیوی سے کہا، اپنے میکے چلی جاؤ اور ان کے ہاں رہو، حتی کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کا فیصلہ فرما دے، مگر ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہلال بن امیہ، بہت بوڑھا ہے، کمزور ہے، اس کے پاس کوئی خادم نہیں ہے، کیا آپ اس بات کو ناپسند فرماتے ہیں کہ میں اس کی خدمت کروں، آپ نے فرمایا، ”نہیں، مگر وہ تمہارے قریب نہ جائے۔“ وہ بولی، اللہ کی قسم! اسے کسی چیز کی خواہش نہیں ہے، اللہ کی قسم! اسے تو جس دن سے یہ معاملہ پیش آیا ہے، آج تک رونے کے سوا کوئی کام ہی نہیں ہے، حضرت کعب کہتے ہیں، مجھے بھی کسی عزیز نے کہا، اے کاش! تم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیوی کے بارے میں اجازت طلب کر لو۔“ کیونکہ آپ نے ہلال ابن امیہ کی بیوی کو اس کی خدمت کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ تو میں نے کہا، میں اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب نہیں کروں گا اور مجھے کیا پتہ ہے، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کیا فرمائیں گے، جب میں آپ سے اس کے بارے میں اجازت مانگوں گا، کیونکہ میں تو نوجوان آدمی ہوں تو اس حالت میں، میں دس راتیں رہا اور ہمارے ساتھ گفتگو سے منع کیے ہوئے پچاس راتیں مکمل ہوگئیں، پھر میں نے پچاسویں رات کی صبح، کی نماز اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر پڑھی اور میں اس حالت میں بیٹھا ہوا، جس کے تذکرہ اللہ عزوجل نے ہمارے بارے میں کیا، میرے لیے میری جان بھی تنگ ہوگئی تھی اور زمین بھی باوجود فراخ ہونے کے مجھ پر تنگ ہوگئی تھی، میں نے سلع پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارنے والے کی آواز سنی، وہ بلند آواز سے کہہ رہا تھا، اے کعب بن مالک، خوش ہو جاؤ تو میں سجدہ میں گر گیا اور میں نے جان لیا، کشادگی آ چکی ہے، (ہماری مشکل حل ہو گئی ہے) حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہماری توبہ قبول ہونے کی لوگوں کو اطلاع دی، چنانچہ لوگ ہمیں اطلاع (خوش خبری) دینے کے لیے مسجد سے نکلے، میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی خوش خبری دینے والے گئے، میری طرف بھی ایک آدمی نے گھوڑے کو دوڑایا اور اسلم قبیلہ کا ایک آدمی پیدل بھاگا اور وہ پہاڑ پر چڑھ گیا تو آواز گھوڑے سے تیز ثابت ہوئی، (آواز گھوڑے سے پہلے پہنچ گئی) تو جب وہ آدمی بشارت دینے کے لیے میرے پاس آیا، جس کی آواز میں نے سن لی تھی تو میں نے دونوں کپڑے اتار کر بشارت کی خوشی میں اس کو دے دیئے، اللہ کی قسم! اس وقت میرے پاس ان کے سوا کوئی کپڑے نہ تھے، میں نے مانگ کر دو کپڑے پہنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کر کے چل پڑا، (راستہ میں) لوگ مجھے فوج در فوج ملتے تھے اور توبہ قبول ہونے پر مبارک دیتے تھے اور کہتے تھے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ قبول ہونے پر تمہیں مبارک ہو، حتی کہ میں مسجد میں داخل ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسجد میں تشریف فرما تھے

اور آپ کے اردگرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے، چنانچہ طلحہ بن عبید اللہ دوڑ کر میرے پاس آئے، میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی، واللہ! مہاجرین میں سے ان کے سوا کوئی دوسرا آدمی نہ اٹھا اور حضرت کعب، طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ انداز نہ بھولتے تھے، حضرت کعب کہتے ہیں، جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کیا اور آپ کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا، آپ نے فرمایا، ''خوش ہو جاؤ، آج تم پر وہ دن آیا ہے کہ جب سے تیری ماں نے تمہیں جنا ہے، اس سے بہتر دن تم پر نہیں آیا۔'' کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! یہ توبہ کی قبولیت آپ کی طرف سے ہے، یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ تو آپ نے فرمایا، ''میری طرف سے نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ اس طرح چمکتا، جیسے وہ چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم آپ کی یہ کیفیت پہچانتے تھے، جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر بیٹھا تو میں نے کہا، یا رسول اللہ! میں اپنی توبہ کی خوشی میں، اپنے مال سے، اللہ اور اس کے رسول کے لیے صدقہ کرتے ہوئے، الگ ہوتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چنانچہ کچھ مال، اپنے لیے رکھ لو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔'' تو میں نے کہا، پھر میں خیبر والا مال اپنے لیے رکھتا ہوں اور میں نے کہا، یا رسول اللہ! اللہ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے نجات دی ہے اور میں اپنی توبہ کے شکریہ میں عہد کرتا ہوں، میں اپنی پوری زندگی سچ بولوں گا، واللہ! جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عہد کیا ہے، میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کو سچ بولنے کی اتنی اچھی توفیق دی ہو، جتنی اچھی توفیق مجھے مرحمت فرمائی ہے، واللہ! جب سے میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عہد کیا ہے، آج تک کبھی جھوٹ بولنے کا ارادہ نہیں کیا اور میں امید کرتا ہوں کہ باقی ماندہ زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ اتاریں، ''اللہ تعالیٰ نے، نبی، مہاجرین اور انصار پر مہربانی فرمائی، جنہوں نے بڑی تنگی کے وقت اس کا ساتھ دیا تھا، اس کے بعد کے ان میں سے کچھ لوگوں کے دل کجی کی طرف مائل ہو اچاہتے تھے، پھر اللہ نے ان پر نظر رحمت کی، بے شک وہ ان پر نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے اور ان تین آدمیوں پر بھی (رحمت کی نگاہ کی) جن کا معاملہ اٹھا رکھا گیا تھا، یہاں تک کہ جب زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی اور ان کی اپنی جانیں بھی ان پر تنگ ہو گئیں اور انہوں نے اندازہ کر لیا کہ اللہ کے سوا ان کے لیے کوئی جائے پناہ نہیں، پھر اللہ نے ان پر مہربانی کی، تاکہ وہ توبہ کریں، اللہ تعالیٰ یقیناً توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔'' اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور راست باز (سچے) لوگوں کی معیت اختیار کرو۔''
(توبہ آیت نمبر ۱۱۷ تا ۱۱۹)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، واللہ! اسلام لانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے خیال میں، مجھ پر اتنا بڑا احسان کبھی

نہیں کیا، جتنا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سچ بولنے کی توفیق دے کر کیا اور مجھے آپ سے جھوٹ نہیں بلوایا، ورنہ میں بھی دوسرے جھوٹ بولنے والوں کی طرح ہلاک ہو جاتا، جب وحی نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان جھوٹ بولنے والوں کے حق میں اتنی سنگین بات کہی، جو کسی کے حق میں نہیں کہی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ''جب تم ان کے پاس لوٹ کر آؤ گے تو وہ تمہارے سامنے یقیناً اللہ کی قسمیں اٹھائیں گے، تاکہ تم ان سے اعراض (یعنی صرف نظر) کرو، سوتم ان سے اعراض کرو، کیونکہ وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، یہ ان کے کاموں کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے، وہ تمہارے سامنے قسمیں اٹھائیں گے، تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو بھی اللہ ایسے نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوگا۔'' (توبہ آیت نمبر ۹۵، ۹۶)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہم تینوں کا معاملہ ان لوگوں سے مؤخر کر دیا، جن لوگوں کا عذر رسول اللہ ﷺ نے ان کے قسموں کھانے کے سبب کر لیا تھا، آپ نے ان سے بیعت لی اور ان کے حق میں استغفار بھی کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارا معاملہ مؤخر کر دیا، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں فیصلہ فرمایا۔

''اور ان تین افراد پر بھی اللہ نے نظر رحمت فرمائی، جن کا معاملہ مؤخر رکھا گیا تھا۔'' جس تاخیر کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے، اس سے مراد ہمارا جنگ سے پیچھے رہنا نہیں ہے، بلکہ اس سے مراد اس کا ہمیں مؤخر کرنا اور ہمارا معاملہ ان لوگوں سے مؤخر کرنا ہے، جنہوں نے قسمیں اٹھائی تھیں اور آپ کے سامنے عذر پیش کیے تھے اور آپ نے ان کے عذر کو قبول فرما لیا تھا۔

مفردات الحدیث ❶ علی غَيْرِ مِيْعادٍ: بغیر کسی پیشگی پروگرام یا معاہدہ کے۔ ❷ لَيْلَةُ الْعَقَبه: اس سے مراد تیسری لیلۃ العقبۃ جس میں مدینہ کے قبائل اوس اور خزرج نے اپنے ستر یا بہتر سرکردہ نمائندے انتخاب کر کے باقاعدہ معاہدہ کرنے کے لیے بھیجے تھے، چنانچہ یہ لوگ اس گھاٹی میں آپ کو ملے، جس کے قریب جمرہ عقبہ یعنی بڑا شیطان ہے اور انہوں نے اپنے قبائل کی طرف سے آپ سے عہد و پیمان کیے اور حلف اٹھائے، اس میں حضرت کعب بن مالک نے اپنے قبیلہ کی طرف سے عہد و پیمان کیا تھا اور اس معاہدہ کی تکمیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور اس کے لیے سرتوڑ کوشش کی تھی، اس لیے وہ اس کو اپنے مفاخر میں شمار کرتے ہیں۔ ❸ وان كَانَتْ بَدْرَ اذكر في الناس: اگرچہ بدر، سب سے پہلا غزوہ ہونے اور یوم فرقان ہونے کی بنا پر لوگوں میں زیادہ مشہور ہے، لیکن وہ بغیر کسی اہتمام و تیاری کے اتفاقی طور پر پیش آ گیا تھا، اس لیے میرے نزدیک لیلۃ العقبۃ کی اہمیت زیادہ ہے، کیونکہ وہ آپ کی اور مسلمانوں کی ہجرت کا پیش خیمہ بنی اور مدینہ دارالہجرہ ٹھہرا اور اس کے نتیجہ میں غزوہ بدر پیش آیا۔ ❹ جلّا للمسلمين أمرهم: جنگی سفروں میں آپ کی عادت مبارکہ، توریہ کرنے کی

تھی، جدھر جانا ہوتا، اس کا کھلم کھلا اظہار نہ فرماتے، لیکن جنگ تبوک کے موقعہ پر، سفر کی درازی اور راستہ کی مشکلات اور دشمن کی مہارت و کثرت کے پیش نظر، صاف صاف اور واضح طور پر منزل مقصود کا تعین فرما دیا، تاکہ لوگ اس کے مطابق پوری طرح تیار ہو کر نکلیں، اس لیے اس جنگ کے لیے آپ کے ساتھ تیس ہزار مجاہد نکلے، جن میں دس ہزار سوار تھے، ان کے علاوہ کچھ اور نوکر چاکر وغیرہ بھی تھے، لیکن ان کا ریکارڈ رکھنے کے لیے کسی رجسٹر میں ان کے ناموں کا اندراج نہیں کیا تھا، اس لیے منافق اور کمزور ایمان والے لوگ یہی سمجھتے تھے، وحی کی آمد کے بغیر کسی کی غیر حاضری کا پتہ نہیں چل سکے گا۔ ❺ حین طابت الثمار والظلال: جب کہ پھل پک چکے تھے اور سائے گھنے ہو چکے تھے اور لوگ ان دنوں اپنے گھروں میں رہنے کے بہت محتاج اور شائق تھے، کیونکہ یہی پھل ہی ان کی گزران اور معیشت کی بنیاد تھے اور گرمی کی شدت کی وجہ سے گھنے سایوں میں بیٹھنا مرغوب تھا، اس لیے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ❻ وَاَنَا اِلَیْهَا اَصْعَرُ: میں ان کی طرف بہت مائل تھا، ❼ لم یَزَل یَتَمادیٰ بِی، میں تیاری کے سلسلہ میں آج کل کے درمیان متردد رہا، ❽ حَتّٰی استَمَرَّ بِالنَّاسِ الجِدُّ، حتی کہ لوگوں نے بڑے زور شور اور اہتمام و کوشش سے نکلنے کی تیاری کر لی، ❾ وَلَم اَقْضِ مِنْ جَهَازِی ﷺ شَیْئاً: اور میں اپنی تیاری کے سلسلہ میں کچھ نہ کر سکا۔ ❿ وَتَفَارَطَ الغَزْوُ اور مجاہد بہت آگے نکل گئے۔ ⓫ مَغْمُوْصًا عَلیه فی النِّفَاقِ: جن پر نفاق کا الزام اور تہمت تھی اور اس کی بنا پر حقیر و ذلیل تصور ہوتے تھے، ⓬ حَبَسَه بَرْدَاهُ والنَّظْرنی عِطْفَیهِ: اپنی چادروں کی خوبصورتی اور اپنے تنومند اور صحت مند جسم کے گھمنڈ نے اسے روک لیا ہے، رَجُلًا مُبَیِّضًا: سفید پوش آدمی، یَزُولُ به السرابُ: اس سے ریگستان میں تموج وضطراب پیدا ہو رہا تھا، یعنی وہ دور سے سراب میں آتا نظر آ رہا تھا، ⓭ کُنْ اَبَا خیثمه: اے اللہ! یہ ابوخیثمہ ہو، جو اپنا واقعہ یوں کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تبوک روانہ ہوئے چند دن ہی گذرے تھے کہ ایک دن شدید گرمی پڑ رہی تھی، میں دوپہر کو اپنے باغ میں گیا تو دیکھا، میری دونوں بیویوں نے کھجور کے درختوں اور انگور کی بیلوں کے سائبانوں کے نیچے اپنی اپنی جگہ کو پانی چھڑک کر خوب ٹھنڈا کر رکھا ہے اور ٹھنڈے میٹھے پانی کی صراحیاں تیار پڑی ہیں، کھانا تیار ہے، جونہی انہوں نے عریش (چھپر، خسخانہ) میں قدم رکھا، اپنی بیویوں اور کھانے پینے کے سامان عیش وعشرت کو دیکھا تو بے ساختہ ان کی زبان سے نکلا، سبحان اللہ، اللہ کا رسول ﷺ جس کی تمام اگلی پچھلی کوتاہیوں کی مغفرت کی بشارت انہیں دنیا ہی میں مل چکی ہے، وہ شدید گرمی میں ریت کے ریگستانوں میں سفر کی مشقت برداشت کرے اور ابوخیثمہ سرسبز درختوں کے خنک سایہ میں حسین وجمیل بیویوں کے ساتھ بیٹھ کر لذیذ کھانے کھائے، ٹھنڈا پانی پیے اور داد عیش و عشرت دے، واللہ! یہ ہرگز انصاف نہیں ہے، اس لیے انہوں نے اپنی بیویوں سے کہا، تم اسی وقت میری سواری اور سامان سفر تیار کر دو، تاکہ میں جلد ہی، رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو جاؤں، چنانچہ دونوں فرمانبردار

بیویوں نے اسی وقت آپ کشی کے اونٹ پر ان کا سامان سفر باندھا اور انہوں نے اسی وقت تن تنہا تبوک کی راہ لی، یہاں تک جب رسول اللہ ﷺ نے دور سے، ایک سفید پوش، تن تنہا سوار کو سراب کے تھپیڑوں میں دیکھا تو فوراً زبان سے نکلا، ⑭ کن ابا خیثمه، ابوخیثمہ ہوتو وہ وہی تھے۔ ⑮ لَمَزَهَ المنافقون: منافقوں نے اسے اپنی طنز وطعن اور تحقیر کا نشانہ بنایا۔ ⑯ تَوَجَّهَ قَافِلًا: واپسی کا رخ کرلیا، حَضَرَنِي صِدَقَهُ: آپ سے سچی بات کہنے کا پختہ عہد کرلیا۔ ⑰ لقد اُعْطِيْتُ جَدَلًا: مجھے فصاحت و بلاغت اور زور بیان اور لطافت لسانی سے نوازا گیا ہے اور میں بہترین عذر و بہانہ کر کے اپنی صفائی پیش کر سکتا ہوں۔ ⑱ تَجِدُ عَلَيَّ، آپ مجھ پر ناراض ہو جائیں گے، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع عامری کو شرکاء بدر سے قرار دیا گیا ہے، حافظ ابن قیم ؒ نے زاد المعادج ۳ ص ۵۰۵ مطبوعۃ دار حیاء التراث اسلامی، میں لکھا ہے کہ اہل مغازی اور مؤرخین میں سے کسی نے بھی ان دونوں بزرگوں کا نام اصحاب بدر میں ذکر نہیں کیا اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ بدری کا مقاطعہ نہیں فرمایا اور نہ ہی انہیں کوئی دوسری سزا دی، حالانکہ انہوں نے راز افشاء کرنے کا جرم کیا تھا، کہاں جنگ سے پیچھے رہ جانا اور کہاں راز افشاء کرنے کا جرم، اس طرح ابن قیم ؒ نے علامہ ابن جوزی سے ابوبکر اثرم کا قول نقل کیا ہے کہ زہری کے فضل، حفظ اور اتقان میں کوئی شبہ نہیں ہے اور ان کی اس غلطی کے سوا میرے سامنے کوئی غلطی نہیں ہے لیکن مرارہ بن ربیعمری ہیں ان کو مرارہ بن ربیعہ عامری کہنا درست نہیں اور ہلال بن امیہ کا شرکائے بدر میں، اس کے علاوہ کسی نے ذکر نہیں کیا، یہ ان کی غلطی ہے اور غلطی سے کوئی انسان محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ⑲ ما زَالُوا يُؤَنِّبُوْنَنِي، وہ مجھے مسلسل سرزنش وتوبیخ اور ملامت کرتے رہے۔ ⑳ اِسْتَكَانَا: وہ دونوں جھک گئے، جھینپ گئے، كُنْتُ أشَبَّ القومِ وأَجْلَدَهُمْ: میں تینوں میں سے جوان اور طاقتور تھا، حَتّٰى تَسَوَّرْتُ: حتیٰ کہ میں دیوار پر چڑھ گیا۔ ㉑ نَبَطِيّ: کسان، کاشتکار، بِدارِ هَوانٍ ولا مَضْيَعَةٍ: ذلت و رسوائی کا گھر اور جہاں حقوق کا تحفظ نہ ہو، بلکہ ضائع ہوں، تَيَامَمْتُ: حضرت کعب نے اپنی قوت ایمانی اور اللہ اور اس کے رسول کی حقیقی و سچی محبت کی بنا پر، دشمن کے اس حملہ کو بھی سہ لیا، حالانکہ شعراء مال و دولت اور شاہی درباروں کے بڑے رسیا ہوتے ہیں، اس لیے انہوں نے اس شاہی نامہ کو تنور کی نظر کر دیا، ㉒ تَيَامَمْتُ، میں نے رخ کیا، ㉓ اِسْتَلْبَثَ الوَحْيُ: وحی کے نزول میں تاخیر ہوگئی۔ ㉔ أوفىٰ علىٰ سَلْعٍ: وہ سلع پہاڑ پر چڑھ گیا، جہاں حضرت کعب خیمہ بنا چکے تھے۔

فَاٰذَنَ رسولُ اللّٰه ﷺ: حضور اکرم ﷺ، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے، تورات کے آخری تہائی میں، قبولیت توبہ کی آیات اتریں، چونکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے معاملہ سے دلچسپی لیتی تھیں اور ان پر کرم فرما تھیں، اس لیے آپ نے انہیں اسی وقت حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی توبہ کی قبولیت سے آگاہ فرما دیا اور انہوں نے اسی

وقت حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجنا چاہا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روک دیا اور فرمایا، لوگ تمہارے گھر اژدھام کریں گے اور تمہیں سونے نہیں دیں گے، اس لیے آپ نے صبح کی نماز پڑھنے کے بعد، ان کی توبہ کی قبولیت کا اعلان فرمایا تو حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی پیدل، حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو بشارت دینے کے لیے دوڑے اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اپنا گھوڑا دوڑایا۔ 25 أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مالي: میں اپنے سارے مال سے الگ ہو جاتا ہوں، سارا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ 26 أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ: اپنا کچھ مال روک لو، بعض روایتوں میں تہائی مال کا صدقہ تیرے لیے کافی ہے، جس سے ثواب ہوتا، اہل و عیال اور گھریلو ضروریات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، ان کو نظر انداز کر کے سارا مال صدقہ کر دینا درست نہیں ہے۔ 27 اَبْلَاهُ اللّٰهُ، اس پر اللہ نے انعام و احسان فرمایا۔ 28 اَنْ لَا اَكُوْنَ كَذَبْتُهُ: میں نے آپ سے جھوٹ نہیں بولا۔

فائدہ:...... یہ حدیث فصاحت و بلاغت کا ایک انتہائی اعلیٰ نمونہ ہے، جس میں حضرت کعب نے اپنے جذبات و احساسات اور دلی کیفیات کی بہترین انداز سے ترجمانی کی ہے، صحابہ کرام کا جذبہ اطاعت و فرمانبرداری نمایاں کیا ہے اور آپ کا صحابہ کرام کے ساتھ طرز عمل اور پیار، عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے، مسرت کے وقت آپ کے رخ انور کی عکاسی کی ہے، صدق و سچائی کا حسن انجام بتایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسان و انعام سے استحقاق پیدا کرنے کے لیے جس ایثار و قربانی کی ضرورت ہے، اس کا نقشہ حسین انداز سے کھینچا ہے اور اس حدیث سے علماء نے جو اہم فوائد و نتائج اخذ کیے ہیں، ہم آخر میں ان کا خلاصہ بیان کریں گے۔

[7017] (. . .)وَ حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً

[7017]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[7018] ٥٤۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ

عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ عَلَى يُونُسَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّىٰ بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ

[7017] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٤٧)
[7018] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١١٥٧)

تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيثِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ اَبَا خَيْثَمَةَ وَلُحُوقَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ

[7018] ۔عبید اللہ بن کعب رحمہ اللہ جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے نابینا ہو جانے کے بعد ان کی راہنمائی کرتے تھے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب بن مالک سے ان کے غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ ان کی اپنی زبان سے سنا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، جس میں یہ اضافہ ہے، رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ کے لیے نکلنا چاہتے تھے تو عام طور پر توریہ سے کام لیتے ہوئے اور جہت کا ذکر کرتے، حتی کہ یہ غزوہ آ گیا، (تو آپ نے اس کا تذکرہ صراحتاً فرمایا) اور زہری کی بھتیجے نے اپنی اس حدیث میں، حضرت ابوخیثمہ اور ان کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جا ملنے کا ذکر نہیں کیا۔

[7019] ٥٥۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ

عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ اُصِيبَ بَصَرُهُ وَكَانَ اَعْلَمَ قَوْمِهِ وَاَوْعَاهُمْ لِاَحَادِيثِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ اَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَغَزَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَاسٍ كَثِيرٍ يَزِيدُونَ عَلَى عَشْرَةِ آلَافٍ وَلَا يَجْمَعُهُمْ دِيوَانُ حَافِظٍ

[7019] ۔حضرت عبید اللہ بن کعب جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے نابینا ہو جانے کے بعد ان کے رہبر تھے اور اپنی قوم میں سے سب سے بڑے عالم تھے اور اپنی قوم میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کی احادیث کو یاد رکھتے تھے، وہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے باپ کعب رضی اللہ عنہ بن مالک سے جو ان تین میں ایک ہیں، جن کی توبہ قبول کی گئی، بیان کرتے ہوئے سنا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کسی غزوہ سے جو آپ نے کیا، کبھی پیچھے نہیں رہے، سوائے دو غزوں (بدر، تبوک) کے اور آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی، اس میں یہ بھی ہے، رسول اللہ ﷺ نے بہت سے لوگوں کی معیت میں جو دس ہزار سے زائد تھے، جہاد کیا اور کسی محفوظ رکھنے والے دفتر یا رجسٹر میں ان کا نام درج نہ تھا۔

فائدہ :...... (ا) دشمن کی سازشوں اور جنگی تیاریوں کو ناکام کرنے کے لیے، دشمن کے قافلہ پر حملہ کرنا اور مال غنیمت بنانا جائز ہے، اس بنا پر غزوۂ بدر کے موقعہ پر حملہ قافلہ پر کرنا مقصود تھا۔

[7019] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١١٥٧)

(۲) اہل عقبہ کی فضیلت، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں حاضری کو اس سے بہتر خیال نہیں کیا۔ (۳) امیر لشکر کو چاہیے، اگر دور دراز کا سفر درپیش نہ ہو تو وہ کسی مہم پر روانگی کے لیے توریہ وتعریض سے کام لے، تاکہ دشمن جاسوسی نہ کر سکے۔ (۴) انسان سے اگر کوئی خیر اور نیکی کا کام رہ جائے تو اس پر افسوس کرے اور یہ تمنا کرے، اے کاش! میں یہ کام کر لیتا، حضرت کعب نے کہا تھا، يا ليتني فعلت ۔ (۵) اگر کوئی شخص، مسلمان کی غیبت کرے تو اس کی تردید کرنا، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا تھا، بئسى ما قلت ، (۶) صدق وسچائی اور اس پر ثبات واستقامت کی فضیلت، خواہ اس کی خاطر مشقت سے دوچار ہونا پڑے، کیونکہ اس کا انجام اور مآل بہتر ہے۔ (۷) اپنے کلام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے قسم کے مطالبہ کے بغیر قسم اٹھانا، جیسا کہ حضرت کعب نے بار بار قسم اٹھائی ہے۔ (۸) سفر سے واپسی پر محلہ کی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنا اور اگر لوگ اس سے ملاقات کے خواہش مند ہوں تو ان کے لیے مسجد میں کچھ دیر بیٹھے رہنا۔ (۹) اگر کسی فساد کا اندیشہ نہ ہو تو لوگوں کے ظاہری احوال پر حکم لگانا اور ان کے باطن کو اللہ کے سپرد کر دینا، آپ نے منافقوں کے عذروں کو قبول فرما لیا تھا اور ان کے حق میں دعائے مغفرت بھی فرما دی تھی، جس سے معلوم ہوتا ہے، آپ لوگوں کے باطن سے آگاہ نہ تھے۔ (۱۰) گناہ گار اور معصیت کار لوگوں سے معاشرتی بائیکاٹ کرنا اور زجر وتوبیخ کی خاطر اس سے سلام وکلام بند کرنا۔ (۱۱) جب انسان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس پر اظہار ندامت کرنا اور رونا۔ (۱۲) نماز میں کسی کی طرف نظر چرا کر دیکھا اور اس کی طرف توجہ کرنا نماز کو باطل نہیں کرتا۔ (۱۳) کسی ضرورت اور مصلحت کے تحت جس کاغذ پر اللہ کا نام ہو، اس کو جلانا جائز ہے، جیسا کہ حضرت کعب نے شاہ غسان کا خط جلا دیا تھا اور اس میں اللہ کا نام لکھا ہوا تھا۔ (۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نظریں بچا کر، حضرت کعب کو دیکھنا جس سے معلوم ہوا، آپ نے ظاہری لحاظ سے مقاطعہ کیا تھا، دل میں ان کی محبت موجود تھی۔ (۱۵) سلام کہنا اور اس کا جواب دینا بھی کلام ہے، اس لیے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ (۱۶) اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی محبت پر ترجیح دینا کہ حضرت ابوقتادہ نے ایسے ہی کیا تھا۔ (۱۷) جس چیز سے فتنہ وفساد میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو، اس سے پرہیز اور اجتناب اختیار کرنا، حضرت کعب نے اپنی بیوی سے خدمت لینے کی اجازت طلب نہ کی اور شاہ غسان کے خط کو جلا دیا۔ (۱۸) کسی شخص کا اپنی بیوی کو طلاق کی نیت کے بغیر یہ کہنا، ''اپنے میکے چلی جاؤ'' طلاق نہیں ہے۔ (۱۹) کسی خوش کن خبر پر، سجدہ شکر بجا لانا، کسی نعمت وکامیابی کے حصول پر لوگوں کا مبارک باد دینا۔ (۲۰) خوش خبری دینے والے کو انعام دینا، لباس وغیرہ دینا۔ (۲۱) امام و رہنما کا، اپنے ساتھیوں کی خوشی اور مسرت کے موقعہ پر مسرت وفرحت کا اظہار کرنا۔ (۲۲) کسی کرب وتکلیف کے زائل ہونے یا نعمت کے حاصل ہونے پر صدقہ کرنا۔ (۲۳) سارے مال کا صدقہ کرنے والے کو جبکہ اہل وعیال کے تنگی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ

ہو کچھ مال اپنے پاس رکھ لینے کا مشورہ دینا اور سارے مال کے صدقہ سے روک دینا۔(۲۴) جو عمل کامیابی و کامرانی کے حصول کا باعث ہو، اس پر دوام و ہمیشگی کرنا، جیسا کہ حضرت کعب نے سچ بولنے کا التزام کیا۔ (۲۵) جب جہاد فرض عین ہو، امیر نفیر عام کا حکم دے تو اس سے پیچھے رہنا قابل گرفت ہے۔(۲۶) قبولیت توبہ کا دن، ایک مسلمان کے لیے بہترین دن ہے۔(۲۷) کسی مصیبت میں گرفتار کو دوسرے مصیبت زدہ کو اپنے لیے نمونہ بنانا چاہیے۔(۲۸) اپنے ساتھیوں کا معاشرتی بائیکاٹ کرنا، اپنی زمین اور اپنے آپ سے وحشت محسوس کرنے کے باعث بنا، اس کے اچھا اور بہتر ہونے کی دلیل ہے۔(۲۹) اللہ ورسوله اعلم کہنا کلام نہیں ہے، اس طرح زبان سے کچھ کہنے بغیر اشارہ سے کسی کی نشان دہی کر دینا، مقاطعہ کے منافی نہیں ہے۔(۳۰) نیک اور اچھے لوگوں کا امتحان بھی کمزور ایمان والوں کے مقابلہ میں سخت ہوتا ہے۔

۱۱......بَاب :فِيْ حَدِيثِ الْاِفْكِ

باب ۱۱: واقعہ افک اور تہمت لگانے والوں کی توبہ کی قبولیت کا بیان

[7020] ٥٦-(٢٧٧٠)حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْاَيْلِيُّ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَالسِّيَاقُ حَدِيثُ مَعْمَرٍ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدٍ وَابْنِ رَافِعٍ قَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ

عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِّنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ اَوْعٰى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَاَثْبَتَ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي

[7020] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الشهادات باب: اذا عدل رجل رجلا فقال: لا تعلم الا خیرا او ما علمت الا خیرا برقم (٢٦٣٧) وفی المغازی باب: (١٢) برقم (٤٠٢٥) وفی التفسیر باب: ﴿قال بل سولت لكم انفسكم امرا فصبر جميل﴾ برقم (٤٦٩٠) وفی باب: ﴿لولا اذا سمعتموه قلتم ما یکون لنا ان نتکلم بهذا سبحانك هذا بهتان عظيم لولا جاووا عليه باربعة شهداء فاذا لم ياتوا بالشهداء فاولئك عند الله هم الكاذبون﴾ برقم (٤٧٥٠) وفی الایمان والنذور باب: قول الرجل: لعمر الله برقم (٦٦٦٢) وفی باب: الیمین فیما لا یملك وفی ←

وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوا أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيهِ مَسِيرَنَا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوِهِ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ مِنْ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارِ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِيَ الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ قَالَتْ وَكَانَتِ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُهَبَّلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَ وَاللّٰهِ مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتّٰى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَأْنِي

← المعصية وفي الغضب برقم (٦٦٧٩) وفيالجهاد باب: حمل الرجل امراته في الغزو دون بعض نسائه برقم (٢٨٧٩) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿يريدون ان يبدلوا كلام الله﴾ برقم (٧٥٠٠) وفي باب: قول النبي ﷺ (الماهر بالقرآن مع السفرة الكرام البررة وزينوا القرآن باصواتكم) برقم (٧٥٤٥) انظر (التحفة) برقم (١٦١٢٦)

وَكَانَ الَّذِى تَوَلّٰى كِبْرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِىْ قَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ وَلَا اَشْعُرُ بِشَىْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِى فِىْ وَجَعِى اَنِّى لَا اَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِى كُنْتُ اَرٰى مِنْهُ حِينَ اَشْتَكِى اِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ ((كَيْفَ تِيكُمْ)) فَذَاكَ يَرِيبُنِى وَلَا اَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّٰى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقِهْتُ وَخَرَجَتْ مَعِى اُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَلَا نَخْرُجُ اِلَّا لَيْلًا اِلٰى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا وَاَمْرُنَا اَمْرُ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِى التَّنَزُّهِ وَكُنَّا نَتَاَذّٰى بِالْكُنُفِ اَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاُمُّ مِسْطَحٍ وَهِىَ بِنْتُ اَبِى رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَاُمُّهَا ابْنَةُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ اَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَاَقْبَلْتُ اَنَا وَبِنْتُ اَبِى رُهْمٍ قِبَلَ بَيْتِى حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَاْنِنَا فَعَثَرَتْ اُمُّ مِسْطَحٍ فِىْ مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ اَتَسُبِّينَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ اَىْ هَنْتَاهْ اَوَ لَمْ تَسْمَعِى مَا قَالَ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ قَالَتْ فَاَخْبَرَتْنِى بِقَوْلِ اَهْلِ الْاِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا اِلٰى مَرَضِى فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِى فَدَخَلَ عَلَىَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ قُلْتُ اَتَاْذَنُ لِى اَنْ آتِىَ اَبَوَىَّ قَالَتْ وَاَنَا حِينَئِذٍ اُرِيدُ اَنْ اَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَاَذِنَ لِى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْتُ اَبَوَىَّ فَقُلْتُ لِاُمِّى يَا اُمَّتَاهْ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِى عَلَيْكِ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ لَا يَرْقَاُ لِى دَمْعٌ وَلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ اَبْكِى وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِىَّ بْنَ اَبِى طَالِبٍ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْىُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِىْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ قَالَتْ فَاَمَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَشَارَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالَّذِى يَعْلَمُ مِنْ بَرَائَةِ اَهْلِهٖ وَبِالَّذِى يَعْلَمُ فِىْ نَفْسِهٖ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُمْ اَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَاَمَّا عَلِىُّ بْنُ اَبِى طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَاِنْ تَسْاَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ اَىْ بَرِيرَةُ هَلْ

رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنِ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ قَالَتْ وَبَكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِي الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَأَبَوَايَ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي اسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا قَالَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِى مَا اَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا اَقْرَاُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ اِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهٰذَا حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِي نُفُوسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَاِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُونَنِي وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا اِلَّا كَمَا قَالَ اَبُو يُوسُفَ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِي قَالَتْ وَاَنَا وَاللّٰهِ حِينَئِذٍ اَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ وَاَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِي بِبَرَائَتِي وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ يُنْزَلَ فِي شَاْنِي وَحْيٌ يُتْلٰى وَلَشَاْنِي كَانَ اَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِاَمْرٍ يُتْلٰى وَلٰكِنِّي كُنْتُ اَرْجُو اَنْ يَّرٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَحَدٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهِ ﷺ فَاَخَذَهُ مَا كَانَ يَاْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتّٰى اِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي اُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ ((اَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ)) فَقَالَتْ لِي اُمِّي قُومِي اِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقُومُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ بَرَائَتِي قَالَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ عَشْرَ آيَاتٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ بَرَائَتِي قَالَتْ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوا اُولِي الْقُرْبٰى اِلٰى قَوْلِهِ اَلَا تُحِبُّونَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذِهِ اَرْجٰى آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا اَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَاَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ اَمْرِي ((مَا عَلِمْتِ اَوْ مَا رَاَيْتِ)) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ

وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَهٰذَا مَا انْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ

[7020] ۔امام زہری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھے سعید بن مسیّب، عروہ بن زبیر، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود رحمہم اللہ نے، نبی اکرم ﷺ کی بیوی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس واقعہ کے بارے میں حدیث بیان کی، جب تہمت بازوں نے ان پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی باتوں سے ان کی برأت فرمائی، ان سب نے مجھے ان (عائشہ) کی حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا، ان میں سے بعض اس حدیث کو اپنے دوسرے ساتھیوں سے زیادہ یاد رکھنے والے اور بہتر طریقہ (انداز و اسلوب) سے بیان کرنے والے تھے، میں نے ہر ایک سے حدیث کا وہ حصہ یاد کیا، جو اس نے مجھے سنایا، ان سب کی حدیث سے ایک دوسرے کی تصدیق ہوتی ہے، ان سب نے بتایا نبی اکرم ﷺ کی بیوی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا، جب آپ سفر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ اندازی کرتے تو ان میں سے جس کا قرعہ نکل آتا، رسول اللہ ﷺ اس کو اپنے ساتھ لے جاتے، چنانچہ ایک جنگ کے لیے روانہ ہوتے وقت آپ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو اس میں قرعہ میرا نکل آیا، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئی، یہ پردہ والی آیات اترنے کے بعد کا واقعہ ہے پورے سفر میں کجاوے میں بیٹھی بٹھائی اونٹ پر سوار کی جاتی اور اس میں مجھے اتار لیا جاتا، حتی کہ جب رسول اللہ ﷺ جنگ سے فارغ ہو کر واپس آئے اور ہم مدینہ کے قریب پہنچ گئے، ایک رات آپ نے کوچ کا اعلان کیا، جب انہوں نے کوچ کا اعلان کیا تو میں اٹھ کر چل پڑی، حتی کہ لشکر سے دور نکل گئی تو جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہو کر اپنے کجاوے کی طرف بڑھی تو میں نے اپنے سینے کو ٹٹولا تو معلوم ہوا کہ میرا ظفار کے خرمہروں کا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے تو میں واپس چلی گئی، اپنے ہار کو تلاش کیا اور اس کی تلاش میں رکی رہی، وہ لوگ جو میرا کجاوا کستے تھے، انہوں نے میرا ہودج اٹھایا اور میں جس اونٹ پر سوار ہوتی تھی، اس پر کس دیا اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ میں اس میں ہوں، اس زمانہ میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں، ان کے جسم گداز اور بھاری نہیں ہوتے تھے، کیونکہ وہ کم خوراک کھاتی تھیں، اس لیے انہوں نے کجاوے کے بوجھ کو نامانوس محسوس نہ کیا، جب اٹھا کر انہوں نے اسے کس دیا اور میں نوعمر تھی، انہوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل پڑے، لشکر کے چلے جانے کے بعد مجھے ہار مل گیا تو میں لشکر گاہ کی طرف واپس آئی (وہاں ہو کا عالم تھا) کسی بلانے والے اور جواب دینے والے کی آواز سنائی نہیں دیتی تھی تو میں نے اپنی اس جگہ کا رخ کیا، جہاں میں نے رات گزاری تھی اور

میں سمجھتی تھی کہ لوگ جلد ہی مجھے گم پائیں گے تو میری طرف لینے کے لیے آئیں گے، مجھے اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے نیند آ گئی اور میں سو گئی، صفوان بن معطل سلمی ذکوانی نے رات لشکر کے پیچھے گزار دی تھی تو وہ رات کے آخری حصہ میں چلے اور صبح کے وقت میری قیام گاہ پر پہنچ گئے تو انہوں نے ایک سوئے ہوئے انسان کی صورت دیکھی تو وہ میرے پاس آئے اور مجھے دیکھتے ہی پہچان لیا، کیونکہ وہ مجھ پر پردہ کرنے کا حکم نازل ہونے سے پہلے، مجھے دیکھا کرتے تھے، جب انہوں نے مجھے پہچان کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، میں جاگ پڑی، سو میں نے اپنی بڑی چادر سے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا، واللہ! اس نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی اور نہ میں نے "انا للہ" کے سوا ان کی زبان سے کوئی بول سنا، انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھا دی اور اس کے ہاتھ پر اپنا پاؤں رکھا تو میں اس پر سوار ہو گئی اور وہ اونٹنی کی مہار پکڑ کر آگے آگے چلنے لگے، حتی کہ ہم لشکر میں آ پہنچے، جبکہ وہ عین دوپہر کے وقت پڑاؤ کر چکے تھے تو میرے معاملہ میں ہلاک ہونے والے ہلاک ہو گئے اور اس میں بڑا رول (کردار) عبداللہ بن ابی ابن سلول نے ادا کیا، چنانچہ ہم مدینہ پہنچ گئے اور جب ہم مدینہ پہنچ گئے، میں ایک ماہ بیمار پڑ گئی، لوگ تہمت لگانے والوں کی تہمت پھیلاتے اور مشہور کرتے رہے اور مجھے اس کا بالکل پتہ نہ تھا، ہاں مجھے اپنی اس بیماری میں یہ بات کھٹکتی اور پریشان کرتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وہ لطف و مہربانی نظر نہیں آتی تھی، جس کا مظاہرہ آپ میری بیماری کے موقعہ پر کیا کرتے تھے، بس رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے، سلام کہتے، پھر پوچھتے، ''کیسی ہو؟'' یہ چیز مجھے شک و شبہ میں ڈالتی، لیکن مجھے شرارت کا علم نہیں تھا، جب بیماری کی نقاہت و کمزوری کے بعد، میں ام مسطح رضی اللہ عنہا کے ساتھ مناصع کی طرف نکلی، جو ہماری قضاء حاجت کی جگہ تھی اور ہم صرف رات کو ہی نکلا کرتے تھے اور یہ اس وقت کی بات ہے، جبکہ ہم نے گھروں کے قریب بیت الخلاء نہیں بنائے تھے اور باہر نکلنے کے بارے میں ہمارا معاملہ پہلے عربوں کی طرح تھا، ہم اپنے گھروں کے پاس بیت الخلاء بنانے سے اذیت محسوس کرتے تھے، میں اور ام مسطح دونوں قضائے حاجت کے لیے نکلیں، وہ ابورہم بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں اور ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی، ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں، ان کا بیٹا مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تھا، جب ہم قضاء حاجت سے فارغ ہوئیں تو میں اور ابورہم کی بیٹی، میرے گھر کی طرف واپس آئیں تو ام مسطح اپنی چادر میں الجھ کر گرنے لگیں، اس پر اس نے کہا، مسطح ہلاک ہو گیا تو میں نے ان سے کہا، آپ نے بہت بری بات کہی ہے، کیا آپ ایسے شخص کو برا بھلا کہتی ہیں، جو جنگ بدر میں شرکت کر چکا ہے، انہوں نے کہا، بی بی، آپ نے وہ بات نہیں سنی، جو اس نے کہی ہے؟ میں نے پوچھا، اس نے کیا کہا ہے؟ تو انہوں نے مجھے تہمت بازوں کی بات سنائی، جس سے میری بیماری میں کئی گنا اضافہ ہو گیا تو جب میں گھر واپس پہنچی، رسول

اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، سلام کہا، پھر پوچھا، ''تم کیسی ہو؟'' میں نے کہا، کیا آپ مجھے میرے والدین کے گھر جانے کی اجازت دیتے ہیں؟ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، اس سے میری غرض یہ تھی کہ میں ان سے اس خبر کا یقین حاصل کرلوں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی تو میں اپنے والدین کے پاس آئی اور اپنی ماں سے پوچھا، اے امی! لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ وہ بولیں، بیٹی، اس کو اہمیت نہ دو، جب کسی آدمی کی خوبصورت بیوی ہوتی ہے، جس سے وہ محبت کرتا ہے اور اس کی سوکنیں (خاوند کو متنفر کرنے کے لیے) بہت باتیں بناتی ہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے کہا، سبحان اللہ! لوگ ایسی باتیں کر رہے ہیں؟ تو میں رات بھر روتی رہی، نہ میرے آنسو تھمے اور نہ مجھے نیند آئی، پھر میں دن کو بھی روتی رہی؛ جب اتنا عرصہ وحی نہ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اپنے بیوی سے علیحدگی اختیار کرنے کے سلسلے میں مشورے کے لیے بلایا، رہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ تو اس نے رسول اللہ ﷺ کو اس علم کے مطابق جو انہیں آپ کی اہلیہ کی براءت کے سلسلہ میں تھا اور اس محبت کے مطابق جو وہ دل میں ان کے بارے میں رکھتے تھے، مشورہ دیا، کہا، یا رسول اللہ! وہ آپ کی بیوی ہیں، ہمیں تو ان کی خوبیوں کے سوا کسی چیز کا علم نہیں ہے، لیکن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے کوئی تنگی نہیں رکھی، اس کے سوا بھی بہت سی عورتیں ہیں، آپ (ہر وقت گھر میں رہنے والی) (لونڈی سے پوچھ لیں، وہ آپ کو سچ سچ بتا دے گی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور پوچھا، ''اے بریرہ! کیا عائشہ کے کردار میں تو نے کوئی شک و شبہ میں ڈالنے والی بات دیکھی ہے؟'' بریرہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہا، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو دین حق دے کر بھیجا ہے، میں نے ان میں، اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں دیکھا کہ وہ نوعمر لڑکی ہے، آٹا گوندھ کر رکھ دیتی ہے اور خود سو جاتی ہے اور گھر کی بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، پھر رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول کے بارے میں عذر خواہی کی اور منبر پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے مسلمانو کی جماعت! مجھے اس آدمی کے بارے میں کوئی معذور سمجھے گا، جس کی طرف سے مجھے اپنی بیوی کے بارے میں تکلیف پہنچی ہے، واللہ! میں اپنی بیوی کے بارے میں صلاح و نیکوکاری کے سوا کچھ نہیں جانتا اور جس آدمی کا وہ نام لیتے ہیں، اس کے متعلق بھی میں بجز صلاح اور نیکوکاری کے کچھ نہیں جانتا اور وہ جب بھی میرے گھر آیا ہے، میرے ساتھ آیا ہے، یہ سن کر سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا، یا رسول اللہ! میں آپ کو معذور جانتا ہوں، اگر اس کا ہمارے قبیلہ اوس سے تعلق ہوتا تو میں ابھی اس کی گردن اڑا دیتا اور گروہ ہمارے برادر قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتا ہے تو آپ ہمیں جو حکم دیں، ہم وہ کرنے کے لیے تیار ہیں تو یہ سن کر خزرج کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے

مخاطب ہو کر کہنے لگے تو جھوٹ بولتا ہے، واللہ! تو اس کو قتل نہیں کر سکتا اور نہ تجھ میں اس کو قتل کرنے کی طاقت ہے، یہ سن کر اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، جو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی تھے، کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا تو جھوٹ بولتا ہے، اللہ کی بقا کی قسم! ہم اسے ضرور قتل کریں گے تو تو منافق ہے اور منافقوں کی طرف سے جھگڑتا ہے، یہ دیکھ کر دونوں قبیلہ اوس اور خزرج بھڑک اٹھے، حتی کہ انہوں نے باہمی جنگ و جدال کا ارادہ کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر فریقین کو ٹھنڈا کرتے رہے، حتی کہ وہ خاموش ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہو گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، اس روز میں سارا دن روتی رہی، نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی، پھر میں آنے والی رات بھی روتی رہی، نہ میرے آنسو رکتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی اور میرے والدین سمجھتے تھے روتے روتے میرا جگر پھٹ جائے گا، میں رو رہی تھی اور میرے ماں باپ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری عورت نے مجھ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، میں نے اسے اجازت دے دی، وہ بھی بیٹھ کر رونے لگی، گھر میں اس طرح ہم موجود تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے، السلام علیکم، کہا اور بیٹھ گئے، جب سے مجھ پر تہمت لگی، آپ اس وقت سے میرے پاس نہیں بیٹھے، ایک ماہ ہو چکا تھا، میرے بارے میں آپ کی طرف وحی نہیں اتر رہی تھی، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، بیٹھ کر آپ نے تشہد پڑھا، پھر فرمایا: ''اما بعد! اے عائشہ! واقعہ یہ ہے کہ مجھے تیرے بارے میں ایسی ایسی بات پہنچی ہے، اگر تو بری ہے تو جلد ہی یقیناً اللہ تیری برأت کر دے گا اور اگر تو گناہ کا ارتکاب کر بیٹھی ہے تو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگ اور توبہ کر، کیونکہ جب بندہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے، پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول کر لیتا ہے۔'' عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، جب آپ نے اپنی بات ختم کی تو میرے آنسو تھم گئے، حتی کہ میں اپنی آنکھوں میں ایک قطرہ بھی محسوس نہیں کرتی تھی، چنانچہ میں نے اپنے باپ سے کہا، آپ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب دیں تو انہوں نے کہا، واللہ! میں نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں تو میں نے اپنی ماں سے کہا، آپ ہی میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیں، انہوں نے بھی کہا، واللہ! میں نہیں جانتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دوں، چنانچہ میں نے کہا اور میں ابھی نوعمر لڑکی تھی، قرآن بھی زیادہ نہیں پڑھا تھا، میں نے کہا، واللہ! مجھے خوب معلوم ہے کہ آپ نے یہ بات سنی ہے اور آپ لوگوں کے دلوں میں جگہ پکڑ چکی ہے اور آپ اس کو سچ سمجھتے ہیں، اب اگر میں آپ سے کہوں، میں اس سے بری ہوں اور اللہ جانتا ہے، میں بری ہوں تو آپ اس کو سچ نہیں مانیں گے اور اگر میں تمہارے سامنے اس معاملہ کا اعتراف کر لوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو آپ اس کو سچ مان لیں گے، واللہ! میں اپنے اور آپ کے مناسب حال

یوسف علیہ السلام کے والد کی مثال ہی سمجھتی ہوں، انہوں نے کہا تھا، سو صبر ہی میرے لیے بہتر ہے اور جو باتیں تم بناتے ہو، ان میں اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے پھر میں منہ پھیر کر اپنے بستر پر لیٹ گئی، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، مجھے، واللہ! اس وقت یقین تھا کہ میں چونکہ بری ہوں اور اللہ میری برأت کے سبب، میری برأت ظاہر کر دے گا، لیکن واللہ! میرا خیال یہ نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں قرآن اتارے گا، جو پڑھا جائے گا، میں اپنے آپ کو اس سے بہت حقیر جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے متعلق ایسی کلام کرے گا، جس کی ہمیشہ تلاوت ہوتی رہے گی، لیکن مجھے یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند میں ایسی خواب دیکھیں گے، جس سے اللہ میری برأت ظاہر کر دے گا، وہ کہتی ہیں، واللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے اٹھے نہیں تھے اور گھر میں موجود لوگوں میں سے بھی کوئی باہر نہیں گیا تھا، حتی کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی پر وحی نازل کی اور وحی کے وقت جس طرح آپ کو پسینہ آتا تھا، وہ شروع ہو گیا، یہاں تک کہ آپ کی پیشانی سے موتیوں کی طرح پسینہ کے قطرے گرنے لگے، یہ انتہائی سرد دن تھا، یہ اس وحی کا بوجھ (ثقل) یا شدت تھی جو آپ پر اتاری گئی، جب آپ سے یہ کیفیت دور ہو گئی تو آپ ہنس رہے تھے اور آپ نے سب سے پہلی بات یہ فرمائی، ''اے عائشہ! خوش ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تو تیری برأت ظاہر کر دی ہے۔'' چنانچہ میری والدہ نے مجھ سے کہا، اٹھ اور آپ سے ملو، میں نے کہا، واللہ! میں ہرگز اٹھ کر آپ کے پاس نہیں جاؤں گی اور اللہ کے سوا کسی کا شکریہ ادا نہیں کروں گی، اس نے میری برأت نازل فرمائی ہے، وہ بیان کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے یہ آیات اتاریں، ''وہ لوگ جنھوں نے تہمت کی باتیں کی ہیں، وہ تمھی میں سے ایک ٹولہ ہے۔'' (سورہ نور آیت نمبر ۱۱)۔ دس آیات اتاریں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری برأت کے لیے یہ آیات اتاریں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو مسطح کو اس کی اپنے ساتھ رشتہ داری اور اس کی غربت کی وجہ سے خرچ دیا کرتے تھے کہا واللہ! عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کی وجہ سے میں آئندہ کبھی اس کو کچھ خرچ نہیں دوں گا، اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری: ''تم میں سے اہل فضل اور فراخی والے لوگوں کو یہ قسم نہیں اٹھانی چاہیے کہ وہ قرابت داروں، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے، انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے۔ (سورۃ نور آیت نمبر ۲۲)۔

حبان بن موسیٰ، بیان کرتے ہیں، عبد اللہ بن مبارک نے کہا، اللہ کی کتاب کی یہ آیت سب سے زیادہ امید افزا ہے، یہ آیت سن کر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا، واللہ! مجھے یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخش دے، پھر انہوں نے مسطح رضی اللہ عنہ کو وہ خرچ دینا شروع کر دیا، جو وہ انہیں دیا کرتے تھے اور کہا، میں اس سے کبھی یہ خرچ نہیں روکوں گا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے معاملہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

سے بھی پوچھا تھا کہ ''تو نے کیا جانا ہے، یا کیا دیکھا ہے؟'' انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! (جو کچھ میں نے اپنے کان سے نہیں سنا اور آنکھ سے نہیں دیکھا) میں اس سے اپنے کان اور آنکھ کو بچاتی ہوں۔'' واللہ! بجز نیکوکاروں کے مجھے کچھ معلوم نہیں، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے یہی میرا مقابلہ کیا کرتی تھیں، مگر تقویٰ و پرہیز گاری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو محفوظ رکھا، ہاں ان کی بہن حمنہ بنت جحش ان کی خاطر لڑنے لگیں اور ہلاک ہونے والوں میں ہلاک ہو گئیں، یعنی تہمت لگانے والوں کا ساتھ دیا۔

زہری کہتے ہیں، یہ وہ حدیث ہے، جو اس گروہ کے لوگوں کے بارے میں ہم تک پہنچی ہے اور یونس کی حدیث میں ہے، حمنہ کو تعصب وحمیت نے تہمت لگانے پر ابھارا تھا۔

مفردات الحدیث ① بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الحجاب: جب کہ پردے کا حکم نازل ہو چکا، اس لیے میں ہودج میں باپردہ بیٹھی تھی اور ہودج اٹھانے والے مجھے دیکھ نہیں سکے، پردے کا حکم، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی کے موقعہ پر نازل ہوا، جو ۵ھ میں ہوئی۔ اور بقول بعض چار ہجری یا پانچ کے آغاز میں ہوئی۔ ② اذَنَ بِالرَّحِيْلِ، باب فعل یا تفعیل سے ہے، اطلاع دی، روانگی اور کوچ کا اعلان کیا۔ ③ عِقْدَ مِنْ جَزْعِ ظَفارِ: عِقْد، قلادہ، ہار، جَزْعٌ: خرمہرے، سفیدی مائل سیاہ یمنی منکے۔ ④ ظَفَارِ: یمن کی ایک بستی کا نام ہے۔ ⑤ لم يُهَبِّلْنَ، باب تفعیل، اِفْعال اور نصر ينصر سے آتا ہے، وہ گوشت اور چربی سے بھاری نہیں ہوئی تھی، یعنی گوشت اور چربی زیادہ نہیں ہوئے تھے۔ ⑥ العلقة من الطعام: کم مقدار اور تھوڑا سا کھانا، چونکہ عورتیں کم خور تھیں، اس لیے ان کا وزن کم ہوتا تھا، بھاری بھر کم ہونے کی وجہ سے وزن زیادہ نہ تھا، اس لیے ہودج اٹھانے والوں کو پتہ نہ چل سکا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہودج میں موجود نہیں ہے، انہوں نے معمول کے مطابق کجاوا اٹھا کر اونٹ پر کس دیا۔ ⑦ كُنْتُ جَارِيَةً حَدِيْثَةَ السِّنِّ: میں نوعمر لڑکی تھی، اس لیے وزن بھی کم تھا، زیورات سے محبت تھی اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے کسی کو اطلاع دیے بغیر قضائے حاجت کے لیے چلی گئی اور ہار کی گمشدگی کی کسی کو اطلاع کیے بغیر، اس کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ ⑧ يَتَمَّمْتُ مَنْزِلِ اَلَّذِىْ كُنْتُ فيه، جس جگہ رات گزاری تھی، اس جگہ کا قصد کیا، اپنے ہوش وحواس کو قائم رکھا، بدحواس ہو کر ادھر ادھر نہیں دوڑی، تا کہ جب ان کی گمشدگی کا علم ہو تو انہیں ان کی جگہ سے آسانی کے ساتھ تلاش کیا جا سکے۔ ⑨ غَلَبَتْنِىْ عَيْنِى فَنِمْتُ: آنکھوں پر نیند کا غلبہ ہوا تو میں سو گئی، یعنی اطمینان وتسکین کو برقرار رکھا، جس سے نیند آ گئی، وگرنہ پریشانی اور اضطراب کی حالت میں نیند نہ آتی اور جنگل میں اکیلی ہونے کی وجہ سے خوف زدہ ہو جاتیں، یا اللہ کا ان پر کرم وفضل تھا، ان کو سلا دیا، تا کہ وہ جنگل کی وحشت وخوف سے محفوظ رہیں، قَدْ عَرَّسَ مِن وَرَاءِ الْجَيْشِ: انہوں نے رات کا آخری حصہ لشکر کے پیچھے گزارا تا کہ صبح اٹھ کر گری پڑی چیز اٹھا کر لشکر والوں کو پہنچا دیں، اس لیے وہ صبح کے قریب اٹھ کر چل پڑے، کیونکہ

رات جلد وہ اٹھ نہیں سکتے تھے۔

⑩ السَواد: شخصیت، شکل وصورت۔ ⑪ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرجاعه: میں ان کے انا للہ وانا الیہ راجعون، پڑھنے سے بیدار ہوگئی، کیونکہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ، پردہ کے نزول سے پہلے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھ چکے، پردہ بقول بعض تین یا چار ہجری کو اتر چکا تھا، لیکن اکثریت کے نزدیک حضرت زینب کی شادی ۵ھ میں ہوئی ہے اور پردہ اس موقعہ پر نازل ہوا تھا، وہ حضرت عائشہ کے پیچھے رہ جانے پر حیران ہو گئے اور پریشانی کے ازالہ کے لیے یہ کلمات کہے، فَخَمَّرْتُ وجهي: میں نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا، اگر ازواج مطہرات کو چہرہ ڈھانپنے کی ضرورت محسوس ہوتی تھی، جو مومنوں کی مائیں ہیں تو پھر کسی اور عورت کو چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت کیسے مل سکتی ہے۔

⑫ مُوغِرِيْن فی نَحر الظَهِيْرة: نَحر گرمی شدت کو کہتے ہیں، نَحْرُ الظَهِيْر: بالکل دوپہر کے وقت نَحر ہر چیز کے آغاز کو کہتے ہیں، مقصد یہ ہے، ہم اس وقت پہنچے، جب سورج انتہائی بلندی پر پہنچ چکا تھا۔ ⑬ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ: بڑے حصہ کا ذمہ دار، عبداللہ بن ابی تھا۔ ⑭ اَفَاضَ فِي الْقَوْلِ کا معنی ہے، اس نے بڑھ چڑھ کر بات کی۔ ⑮ يُرِيْبُنِيْ: رَابَهٗ وارابه کا معنی ہے، اس کو وہم اور شک میں مبتلا کر دیا، قلق واضطراب میں ڈال دیا۔ ⑯ نَقَاهت، بیماری کی کمزوری اور ناقِهٌ اس بیمار کو کہتے ہیں، جو ابھی ابھی بیماری سے صحت یاب ہوا ہو اور تندرستی پوری طرح بحال نہ ہوئی ہو۔ ⑰ مَنَاصِعْ: مَنْصَعٌ کی جمع ہے، مدینہ کے باہر ایک کھلا میدان اور قُبْرز یعنی قضائے حاجت کی جگہ تھا، كُنُف، كَنِيْف کی جمع ہے، پردہ والی جگہ، مراد لیٹرین ہے۔ ⑱ فِي التَّنَزُّهِ: عرب لوگ گھروں میں بیت الخلاء بنانے سے اجتناب کرتے تھے، یا بچتے تھے۔ ⑲ مِرْط: اون کی چادر۔ ⑳ عَثَرَتْ اُم مِسطح: ام مسطح کا پاؤں چادر میں اٹک کر پھسل گیا، اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ام مسطح کا پاؤں واپسی پر پھسلا تھا، لیکن بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے، یہ واقعہ جاتے ہوئے پیش آیا، اس لیے دونوں روایات میں تعارض ہے، اس لیے ایک روایت میں وہم ہے، محض فرغنا من شأننا کی تاویل سے تطبیق کی کوشش کرنا، ایک تکلف ہے، تَعَسِ، عین پر فتحہ اور کسرہ دونوں پڑھے جاسکتے ہیں، ٹھوکر کھائی، ہلاک ہوگیا، اس کو شر نے لازم پکڑا، منہ کے بل گرا۔ ㉑ ای هَنْتَاه: اے یہ عورت، اے دیوانی، چونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لوگوں کی شرارتوں اور مکاریوں کا علم نہ تھا، اس لیے انہیں ان الفاظ سے یاد کیا کہ تم بہت غفلت سے کام لیتی ہو۔ ㉒ هَوِّني عَليك: اس کو اہمیت نہ دے، اپنے لیے آسانی پیدا کر۔ ㉓ وَضِيْئَةٌ: خوبصورت اور حسین عورت۔ ㉔ یہ مَضَاءَتْ بمعنی حسن وجمال سے ماخوذ ہے۔

㉕ الّا كَثَّرْنَ عليها: اس پر بہت عیوب لگاتی ہیں، حضرت عائشہ کی والدہ نے انتہائی ذہانت وفطانت سے کام

لیتے ہوئے، حضرت عائشہ کے غم وحزن کو ہلکا کرنے کی کوشش کی کہ تم انتہائی حسین وجمیل ہو، اپنے خاوند کی محبوبہ ہو، ایسی عورتوں کے بارے میں لوگ باتیں بناتے ہی رہتے ہیں، تمہارے ساتھ کوئی ان ہونا واقعہ پیش نہیں آیا، یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے، اس لیے اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اگرچہ ان کی سوکنوں کی طرف سے ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی تھی، لیکن حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ حضرت حمنہ اس میں حصہ لے رہی تھیں اور والدین نے جاننے کے باوجود اسی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آگاہ نہیں کیا تھا کہ وہ بیمار اور نوعمر ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہوں گی اور بیماری میں اضافہ ہو جائے گا، لیکن ام مسطح رضی اللہ عنہا کی طرف سے جب انہیں پتہ چل گیا تو والدہ نے انتہائی مجمل انداز میں بات کو ہلکا کرتے ہوئے انہیں تسلی دی، لیکن اتنے میں ایک انصاری عورت نے آکر والدہ کی موجودگی میں واقعہ کی پوری داستان سنا دی، اس لیے انہیں واقعہ کا یقین ہو گیا تو انہوں نے پوچھا، کیا والد صاحب کو پتہ ہے، میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ ہے، جب والدہ نے بتایا، دونوں کو پتہ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پریشانی میں انتہائی اضافہ ہو گیا اور وہ غش کھا کر گر گئیں۔ (26) لا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ: میرے آنسو بند نہیں ہوتے تھے، لا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ: مجھے نیند نہیں آتی تھی۔ حضرت اسامہ نے کہا: هُمْ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ الاخيرا: وہ آپ کی بیوی ہیں اور ہم ان کی نیکی وصلاح کے سوا کچھ نہیں جانتے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عائشہ اور اس کے باپ سے بڑی محبت ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی عفت وعصمت اور حصانت ودیانت اس سے بہت بلند و بالا ہے کہ اس خباثت کا غبار بھی ان کو چھو سکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ومرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدر رفیع اور عظیم ہے کہ یہ بات وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتی کہ وہ آپ کی محبوبہ، آپ کے جگری دوست، یار غار، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نیک و پارسا، دختر کو اس رذالت، ذلت سے دوچار کرے گا، جس کے ساتھ تہمت بازوں نے ان کو ملوث کیا ہے، کیونکہ ایک ناپاک عورت اپنے جیسے ناپاک مرد ہی کے لیے زیب ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے، خبیث عورتیں، خبیث مردوں کے لیے ہیں اور خبیث مرد، خبیث عورتوں کے لائق ہیں اور پاک عورتیں، پاک مردوں کے مناسب ہیں اور پاک مرد، پاک عورتوں کے لائق ہیں۔ نور آیت نمبر ۲۶۔ (27) لم يُضَيِّقِ اللّٰهَ عَلَيْكَ: اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے کوئی تنگی نہیں رکھی، اس کے سوا بھی بہت سی عورتیں ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو طلاق دینے کا مشورہ دیا، کیونکہ وہ اپنی فہم وفراست کے مطابق، آپ جس غم واندوہ میں مبتلا تھے، اس سے نجات کی یہی صورت سمجھتے تھے اور وہ آپ کے حق میں اس میں خیر خواہی اور مصلحت سمجھتے تھے، تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی اور قلق واضطراب سے نکل کر سکون قلب حاصل کر سکیں گے، پھر اس کے بعد واقعہ کی تحقیق وتفتیش سے اصل صورت حال واقع ہو جائے گی۔ حالانکہ اس سے اور مسائل، پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی تھی، آپ کی بیوی کے اس کردار کی وجہ سے آپ پر مزید کیچڑ اچھالا

جاتا، ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی نشانہ بنایا جاتا اور دوسری ازواج مطہرات کے بارے میں بھی شکوک وشبہات پیدا ہوتے۔

(28) سَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ: لونڈی سے پوچھ لیں، وہ آپ کو سچ سچ بتا دے گی، چونکہ لونڈی عموماً گھر میں ہی رہتی ہے، اس لیے اس پر گھر والوں کے تمام حالات روشن ہوتے ہیں، کوئی چیز مخفی نہیں رہ سکتی اور جب آپ نے حضرت بریرہ سے پوچھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بڑے سخت انداز میں تلخ کلامی کرتے ہوئے پوچھا تا کہ کوئی یہ نہ سمجھے، پوری چھان بین سے کام نہیں لیا گیا تو لونڈی نے کہا، میں نے اس میں کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی۔

(29) أَغْمِصهُ عَلَيْهَا: جس کے سبب میں اس پر عیب لگا سکوں، بعض روایتوں میں ہے، میں تو ان کے عیب و ہنر کو اس طرح جانتی ہوں جس طرح سنار کھوٹے کھرے کو جانتا ہے، واللہ! عائشہ سونے سے زیادہ کھری ہیں اور جو کچھ لوگ کہتے ہیں، اگر انہوں نے وہ فعل کیا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی خبر دے دے گا، اس طرح حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے انتہائی سوجھ بوجھ اور عقلمندی کا ثبوت دیا، اگر لونڈی بے عقلی کا ثبوت دیتی، سختی اور مار پیٹ سے ڈر کر غلط بات کہہ دیتی تو شاید، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمانا کہ جب مجھے اس تہمت کا علم ہوا تو میں نے ارادہ کیا کہ کسی کنویں میں چھلانگ لگا کر زندگی کا خاتمہ کرلوں، حقیقت کا روپ دھار لیتا اور ابوبکر کو اتنا صدمہ اور غم ہوتا، جس کا تصور ممکن نہیں ہے اور یہ جھوٹی تہمت بھی ایک حقیقت بن جاتی اور فتنہ کا دروازہ کھل جاتا، جس کو بند کرنا بہت مشکل ہوتا، اس واقعہ کی پوری تفصیلات کے لیے دیکھئے مختصر سيرة الاصول (30) تَنَام عَنْ عَجِيْنِ اهلها: آٹا گوندھ کر رکھ دیتی ہے، خود سو جاتی ہے اور آ کر گھریلو بکری کھا جاتی ہے، اس قدر غفلت شعار اور سادہ لوح لڑکی سے اس حرکت کا ارتکاب کیسے ممکن ہے۔ (31) فَاسْتَعْذَرَ من عبد الله بن ابى، عبداللہ بن ابی کے بارے میں عذر خواہی کی، ایسے آدمی کو طلب کیا، جو آپ کو انصاف دلائے، اگر میں اس کو اس کے فعل پر سزا دوں تو مجھے کوئی معذور سمجھے گا۔

(32) مَنْ يَعْذِرُنِي: میری مدد کون کرے گا اور مدد کرنے والے کو عذیر کہتے ہیں۔ (33) فَقَام سَعْد بن معاذ: حضرت سعد بن معاذ، غزوہ خندق سے متصل غزوہ قریظہ میں فوت ہو گئے ہیں اور غزوہ احزاب ۴ھ یا پانچ ۵ھ شوال میں پیش آیا اور غزوہ مریسیع جس میں واقعہ افک پیش آیا ہے، یہ بقول اہل سیرت ۵ھ یا ۶ھ شعبان میں پیش آیا، اس لیے صحیح بات یہی ہے کہ یہاں سعد بن معاذ کا ذکر کسی راوی کا وہم ہے، جیسا کہ ابن حزم، ابن عبد البر، ابن العربی، قرطبی اور قاضی عیاض رحمہ اللہ کا موقف ہے، (عمدۃ القاری ج ۶ ص ۳۶۶) اور حافظ ابن حجر کا یہ موقف درست نہیں ہے، جس کو صاحب الرحیق المختوم نے ترجیح دی ہے کہ غزوہ مریسیع یا غزوۂ بنی المصطلق شعبان ۵ھ میں پیش آیا، کیونکہ واقعہ افک کی تشہیر کے بعد قلق واضطراب اور غم واندوہ کی فضا میں غزوۂ خندق کی تیاری کے لیے اس قدر طویل وعریض اور گہری خندق کھودنا ممکن نہیں ہے، حدیث میں سید الاوس، اوس کا سردار تھا اور مشہور سردار حضرت سعد بن معاذ ہی تھے، اس لیے راوی نے ان کا نام ذکر کر دیا، اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ غزوہ احزاب ۵ھ شوال میں پیش آیا اور غزوہ بنو مصطلق ۵ھ شعبان میں پیش آیا تو پھر غزوہ بنو مصطلق پہلے پیش آیا اور دو ماہ بعد غزوہ احزاب پیش

آیا تو پھر حضرت سعد بن معاذ کا ذکر کرنے میں کوئی اشکال نہیں رہتا لیکن یہ اشکال بہر حال رہے گا جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے کہ ایسی فضا میں طویل و عریض خندق کھودنا مشکل ہے نیز بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے اور قرآن کا انداز اور سلوب بھی یہ بیان کرتا ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی آپ سے شادی غزوہ احزاب کے بعد ہوئی ہے اور پردے کا حکم ان کی شادی کے موقع پر ہوا ہے الا یہ کہ یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ان کی شادی تین چار ہجری میں غزوہ احزاب سے پہلے ہوئی ہے۔ حالانکہ وہ اسید بن حضیر تھے، جو حضرت سعد کے چچازاد تھے، انہوں نے کہا، آنَا اَعْذِرُكَ: میں آپ کی مدد کروں گا، اگر اس کا تعلق، ہمارے قبیلہ اوس سے ہوتا تو میں ابھی اس کی گردن اڑا دیتا، جبکہ وہ ہمارے برادر قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتا ہے تو آپ ہمیں جو حکم دیں، ہم وہ کرنے کے لیے تیار ہیں، نفسیاتی اور قبائلی روایات کے مطابق یہ بات صحیح نہ تھی، اگر وہ یہ کہتے ہیں، چونکہ وہ ہمارے برادر قبیلہ خزرج سے ہے، اس لیے آپ ان کے سردار کو حکم دیں، آپ جو بھی حکم دیں گے، وہ فوراً اس کی تعمیل کریں گے تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حمیت و غیرت کا جذبہ نہ بھڑکتا اور جو صورت حال پیدا ہوگئی، وہ پیدا نہ ہوتی اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ یہ نہ کہتے، واللہ! تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت و حمایت مقصود نہیں ہے، تم تو محض جاہلیت کے دور کے حسد و کینہ کی بنا پر موقعہ کے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو، اگر یہ تمہارے قبیلہ کا فرد ہوتا تو تم کبھی اس کا قتل ہونا پسند نہ کرتے اور باقی بحث و مباحثہ اس تلخی کی فضا کا نتیجہ ہے، وگرنہ حضرت سعد بن عبادہ نہ منافق تھے اور نہ ہی عبداللہ بن ابی منافق کے طرف دار اور حمایتی، اس صورت حال کے بعد طبعی طور پر حضرت عائشہ کے غم و حزن میں اضافہ ہوگیا، کیونکہ اپنے والدین کے گھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آ چکی تھیں، وہیں ان کے والدین ان کے پاس آئے اور انصاری عورت آئی اور عصر کی نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آ کر اس واقعہ کے بعد پہلی دفعہ بیٹھے اور ان سے پوچھا کہ اگر تم نے گناہ کا ارتکاب کر لیا ہے تو اس کا اقرار و اعتراف کر کے توبہ و استغفار کر لو، چونکہ اس معاملہ کی تشہیر ہو چکی تھی، اس لیے اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش ممکن نہ تھی، اگر صرف انہیں کو پتہ ہوتا تو پھر پردہ ڈالنا بہتر ہوتا، حضرت عائشہ کا غم و حزن انتہا کو پہنچ چکا تھا، اس لیے ان کے آنسو تھم گئے، یا آپ کے اس فرمان سے تسلی ہوگئی کہ اگر تم اس الزام سے بری ہو تو جلد ہی اللہ تمہاری برأت ظاہر فرما دے گا، والدین نے برأت کا اظہار اس لیے نہ کیا کہ ان کی برأت کرنے پر تہمت تراشی کرنے والے یہ کہہ دیتے کہ والدین تو اپنی اولاد کی برأت کرتے ہی ہیں، مگر اس لیے حضرت عائشہ کو جواب خود ہی دینا پڑا اور انہوں نے انتہائی متانت و سنجیدگی سے، انتہائی وثوق و اعتماد کے ساتھ جواب دیا اور پھر جب آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا تو وہ پوری طرح مطمئن تھیں اور والدین انتہائی پریشان اور خوف زدہ تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے ان کی برأت کا اظہار فرما دیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ایک محبوبہ بیوی کی حیثیت سے ناز و تدلل کا اظہار کرتے ہوئے، آپ کا شکریہ ادا نہ کیا اور کہنے لگیں، تم میں سے کسی نے میری برأت نہیں کی۔ (34) اَلْبُرَحَا: سختی وشدت، سخت بخار، شدید حدت و گرمی۔ (35) لَيَتَحَدَّرُ: گرنے لگے، اترنے لگے، جُمَان: موتی۔ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت میں دس آیات کا نزول ہوا، پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حقیقت واقعہ کھل جانے کے بعد حضرت مسطح کو خرچ نہ دینے کی قسم اٹھائی، تو دو اور آیات کا نزول ہوا اور ان کے ساتھ اصولی ہدایت کے طور پر، بعد والی تین آیات بھی اتریں، اس طرح اس واقعہ کے متعلق سولہ آیات اتریں۔ (36) تُسَامِيْنِيْ: اور رفعت میں میری برابری چاہتی تھیں، یا اپنے حسن و جمال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اپنے مقام و مرتبہ کی وجہ سے مجھ سے فخر اور مقابلہ کرتی تھیں۔

فائدہ:...... واقعہ افک، واقعہ صلح حدیبیہ اور قصہ کعب بن مالک، یہ تینوں واقعات مختلف انسانوں کی نفسیات اور اس کی خوبیوں اور خامیوں کو سمجھنے کے لیے، انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، جن میں ہمارے لیے بہت سے اسباق اور عبرتیں ہیں، ہم انتہائی اختصار کے ساتھ بعض باتوں کی طرف لغوی معنی کی تشریح میں اشارہ کرتے ہیں اور پھر کچھ ضروری فوائد، اس باب کے آخر میں بیان کریں گے، تفصیل کے طالب فتح الباری اور نووی کی طرف رجوع کریں۔

[7021] ٥٧۔(. . .) وَ حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِاِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ اَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ فَاِنَّهُ قَالَ فَاِنَّ اَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءٌ وَزَادَ اَيْضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ اُنْثَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي حَدِيثِ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ مُوعِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ و قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوغِرِينَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهُ مُوغِرِينَ قَالَ الْوَغْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ

ان ابی ووالدتی وعرضی　　لعرض محمدٍ منکم وقاء

[7021]۔ امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، فلیح کی حدیث میں معمر کی طرح اِحْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ، اسے مشتعل کر دیا، جاہلانہ کام کروایا ہے اور صالح کی حدیث میں یونس کی طرح اِحْتَمَلَتْهُ: (آمادہ کیا، ابھارا) اور صالح کی حدیث میں یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کو پسند نہیں

[7021] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٥١)

کرتی تھیں کہ ان کے سامنے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جائے اور فرماتی تھیں، اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں کہا ہے۔

''بلاشبہ میرا باپ، میرا دادا اور میری عزت، تمہاری عزت کے مقابلہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے لیے ڈھال ہے۔''

فَإِنَّ أَبِي ووَالِدَه وعِرْضِيْ: لِعِرض مُحَمَّدٍ مِنكم وِقاءُ:

اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، واللہ! وہ آدمی جس پر الزام تراشی کی گئی تھی، اس نے کہا، سبحان اللہ! اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے تو آج تک کسی عورت کا ستر نہیں کھولا، عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، بعد میں اس نے اللہ کی راہ میں جام شہادت نوش کیا، یعقوب بن ابراہیم کی روایت میں، مُوْغِرِيْن فِي نَحْرِ الظَهِيْرة ہے اور عبدالرزاق کی روایت میں مُوغِرِيْن ہے اور عبدالرزاق سے جب اس کا معنی پوچھا گیا تو اس نے کہا، الوَغْر، گرمی کی شدت کو کہتے ہیں۔

مفردات الحدیث ❋ **كَنَفٌ:** وہ کپڑا، جو عورت کے بدن کو چھپائے ہوتا ہے، کیونکہ ابھی تک حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ نے شادی نہیں کی تھی، بعد میں انہوں نے شادی کر لی تھی۔

مُوْغِرِيْن: وَغْر سے مشتق ہے، راستہ کا دشوار گزار ہونا۔

[7022] ۵۸-(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ **((أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَايْمُ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي))** وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْتِي فَسَأَلَ جَارِيَتِي فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ عَجِينَهَا

[7022] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاعتصام بالكتاب والسنة باب: قول الله تعالى: ﴿وامرهم شورى بينهم﴾ برقم (٧٣٦٩) تعليقا وفي التفسير باب: (ان الذين يحبون أن تشيع الفاحشة في الذين آمنوا لهم عذاب اليم في الدنيا والآخرة والله يعلم وانتم لا تعلمون۔ الى قوله: الا تحبون ان يغفر الله لكم والله غفور رحيم﴾ برقم (٤٧٥٧) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة النور برقم (٣١٨٠) انظر (التحفة) برقم (١٦٧٩٨)

اَوْ قَالَتْ خَمِيرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيدًا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِيهِ اَيْضًا مِّنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِينَ تَكَلَّمُوا بِهِ مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وَحَسَّانُ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ فَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ وَحَمْنَةُ

[7022]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب میرے بارے میں الزام تراشی کی گئی اور مجھے اس کا علم ہی نہ تھا، رسول اللہ ﷺ خطاب فرمانے کے لیے اٹھے، کلمہ شہادت پڑھا، پھر اللہ کے شایان شان اس کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: ''اما بعد! مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو، جنہوں نے میری اہلیہ پر تہمت تراشی کی ہے، اللہ کی قسم! میں نے کبھی اپنی بیوی میں کوئی برائی نہیں دیکھی اور جس شخص کے ساتھ، ان پر تہمت لگائی ہے، واللہ! میں نے اس میں بھی کبھی کوئی برائی نہیں دیکھی اور وہ کبھی میرے گھر میں، میری عدم موجودگی میں نہیں آیا اور جب میں کسی سفر میں گھر سے غائب ہوا تو وہ بھی میرے ساتھ ہی گھر سے باہر گیا۔'' اس کے بعد پورا واقعہ بیان کیا اور اس میں یہ بھی ہے، رسول اللہ ﷺ، میرے گھر تشریف لائے اور میری لونڈی سے پوچھا تو اس نے کہا، واللہ! میں نے اس میں کوئی عیب نہیں دیکھا، ہاں اتنی بات ہے، وہ سو جاتی ہے اور گھریلو بکری آ کر اس کا گوندھا ہوا آٹا کھا جاتی ہے، یا خمیرہ آٹا کھا جاتی ہے تو آپ کے بعض احباب نے لونڈی کو ڈانٹا اور کہا، رسول اللہ ﷺ کو سچ سچ بتا، حتی کہ انہوں نے تہمت کی تصریح بھی کی تو اس نے حیرت و استعجاب سے کہا، سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں تو ان کی حقیقت کو اس طرح جانتی ہوں، جس طرح سنار خالص سونے کی سرخ ڈالی کو جانتا ہے، یعنی ان میں کوئی عیب نہیں ہے اور جب اس آدمی تک بات پہنچی، جس کے ساتھ تہمت لگائی گئی تھی تو اس نے کہا، سبحان اللہ! واللہ! میں نے تو کبھی کسی عورت کا ستر نہیں کھولا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، وہ اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا تھا اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے، جن لوگوں نے یہ تہمت لگائی تھی، وہ مسطح، حمنہ اور حسان رضی اللہ عنہم تھے، رہا منافق عبداللہ بن ابی تو وہ اس کو کرید کر نکالتا اور پھیلاتا تھا، اس کا اس میں بڑا حصہ ہے۔

مفردات الحدیث ① اَبَنُوا اهلی: میری بیوی پر عیب اور تہمت لگائی۔ ② أَسْقَطُوا لَهَا بِهِ: اس کو یہ بات کھل کر کہی یا اسے نازیبا الفاظ کہے۔ ③ يَسْتَوْشِيهِ: پوچھ پوچھ کر اور کرید کر اس کو نکالتا تھا، پھر اس کو پھیلاتا تھا، تشہیر کرتا تھا۔

نوٹ:...... حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فتح مکہ کے بعد خرید کر آزاد کیا،

بعد کی آزادی کی وجہ سے ان کو حضرت عائشہ کی لونڈی کہا گیا ہے، یا اس وجہ سے کہ وہ اپنی آزادی سے پہلے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتی تھی اور ان کی خدمت کرتی تھی، یا اس سے مراد، نبی اکرم ﷺ کی لونڈی ہے، اس کا نام بھی بریرہ تھا۔

فوائد: ...... ❶ اجنبی لوگ، باپردہ عورت کی خدمت کر سکتے ہیں اور عورت اونٹ پر سوار ہو کر کجاوہ میں بیٹھ سکتی ہے اور سفر میں اپنے خاوند کے ساتھ جا سکتی ہے، خواہ وہ جنگی سفر ہی کیوں نہ ہو۔ ❷ عورت سفر میں اپنے زیورات پہن سکتی ہے اور قضائے حاجت کے لیے شوہر کی اجازت کے بغیر جنگل میں جا سکتی ہے۔ ❸ انسان کو اپنی چیز کا دھیان رکھنا چاہیے اور اس کو ضائع ہونے سے بچانا چاہیے، گمشدگی کی صورت میں اس کو تلاش کرنا چاہیے۔ ❹ بعض آدمیوں کو لشکر سے پیچھے رکھنا چاہیے، تاکہ پیچھے رہ جانے والی چیز یا لشکر سے بچھڑ جانے والے کو لشکر کے ساتھ ملایا جا سکے۔ ❺ اگر کوئی انسان، خاص کر کوئی عورت کسی جگہ اپنے گھر والوں سے بچھڑ جائے تو وہ اسی جگہ ٹھہرے تاکہ اس کو تلاش کرنا آسان ہو۔ ❻ اجنبی عورتوں کے ساتھ حسن ادب سے پیش آنا اور ان سے صرف بقدر ضرورت گفتگو کرنا اور خلوت میں اس کے ساتھ چلنے کی ضرورت پیش آ جائے تو اس کے آگے آگے چلنا، تاکہ اس کے جسم کا کوئی حصہ اس کو نظر نہ آئے اور عورت اجنبی مرد سے اپنا چہرہ ڈھانپ لے گی چاہے وہ نیک و متقی انسان ہی کیوں نہ ہو۔ ❼ قابل احترام شخصیت کے ساتھ ایثار و قربانی کا معاملہ کرنا اور اس کی خاطر مشقت و کلفت برداشت کرنا، حضرت صفوان خود پیدل چلے اور حضرت عائشہ کو سوار کیا۔ ❽ خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرنا اور محبت سے پیش آنا اور اس پر کوئی الزام لگے تو لطف و کرم میں کمی کرنا، تاکہ بیوی محسوس کر کے اس کی وجہ دریافت کرے اور اپنی کوتاہی کا ازالہ یا معذرت کرے۔ ❾ بیمار پر اگر کوئی تہمت لگے تو اس کے سامنے اس کا اظہار نہ کیا جائے، تاکہ اس کی بیماری میں اضافہ نہ ہو اور اپنے طور پر اس تہمت کی تحقیق و تفتیش کرنا تاکہ حقیقت حال سے آگاہی حاصل ہو اور بلا تحقیق کسی کو مجرم نہ قرار دیا جائے۔ ❿ بیوی کا اپنے خاوند کے ساتھ ناز و تدلل کا رویہ، اس کی تعظیم و تکریم کے منافی نہیں ہے۔

۱۲...... بَاب: بَرَآءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرِّيبَةِ

باب ۱۲: حرم نبوی ﷺ کی شک و شبہ سے براءت کرنا

[7023] ۵۹-(۲۷۷۱) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِاُمِّ وَلَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ ((اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ)) فَاَتَاهُ عَلِيٌّ فَاِذَا هُوَ فِي رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اخْرُجْ

[7023] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۶۹)

فَنَاوَلَهُ يَدَهُ فَاَخْرَجَهُ فَإِذَا هُوَ مَجْبُوبٌ لَيْسَ لَهُ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلِيٌّ عَنْهُ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ لَمَجْبُوبٌ مَا لَهُ ذَكَرٌ

[7023] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی ام ولد (حضرت ماریہ قبطیہ) سے متہم کیا جاتا تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''جاؤ، اس کی گردن اڑا دو۔'' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پاس پہنچے اور وہ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے ایک کنویں میں غسل کر رہا تھا، سو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، باہر نکل، اس نے انہیں اپنا ہاتھ پکڑا دیا اور انہوں نے اسے نکال لیا، دیکھا تو اس کا عضو مخصوص کٹا ہوا تھا، اس کا عضو تناسل نہیں تھا اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے قتل کرنے سے رک گئے، پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس کا عضو مخصوص کٹا ہوا ہے، اس کا عضو تناسل تو ہے ہی نہیں۔

فائدہ:...... حدیث سے ثابت ہوتا ہے، بعض دفعہ کسی انسان پر بلاوجہ، بدظنی سے کام لیتے ہوئے تہمت لگا دی جاتی ہے، جیسا کہ یہ آدمی قبطی تھا بقول بعض حضرت ماریہ کا چچا زاد تھا اور انھی کے ساتھ مصر سے آیا تھا اور حضرت ماریہ قبطیہ سے اپنے وطن کی باشندہ ہونے کی وجہ سے گفتگو کر لیتا تھا تو لوگوں نے اس پر یہ الزام لگا دیا اور لوگوں کے کہنے پر آپ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا، جب حقیقت حال سامنے آئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ قتل کرنے سے رک گئے اور آپ کو آ کر آگاہ کیا، جس سے معلوم ہوا، قاضی تو گواہوں کا پابند ہے، جھوٹ اور سچ کے ذمہ دار وہ ہیں، باقی رہا یہ مسئلہ کہ وہ منافق آدمی تھا، آپ نے کسی اور سبب سے قتل کا حکم دیا تھا تو اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے، پھر آپ نے حضرت علی کو سبب کیوں نہ بتایا، تاکہ وہ قتل کرنے سے باز نہ رہتے اور اگر وحی سے آپ کو اس کے عضو تناسل کے کٹے ہونے کا علم ہو گیا تھا تو آپ نے خود ہی لوگوں کو یہ کیوں نہ بتا دیا، اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ بغیر تفتیش و تحقیق کے قتل کر دیتے تو پھر خواہ مخواہ آپ کی ام ولد متہم ٹھہرتی، چونکہ یہ روایت انتہائی مجمل ہے، معلوم نہیں حضرت علی کے بتانے کے بعد کہ اس کا عضو مخصوص نہیں ہے آپ نے کیا کہا اس لیے اس کے بغیر کوئی قطعی بات نہیں کہی جا سکتی، اصل مقصود صرف حرم نبوی کی ان بدحرکات سے برأت کا اظہار ہے۔

حدیث نمبر 7024 سے 7129 تک

۵۳...... کِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِیْنَ وَاَحْکَامِهِمْ

۵۳. منافقوں کی صفات اور ان کے احکام

[7024] ۱-(۲۷۷۲) حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰی حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ اَنَّهٗ سَمِعَ

زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ یَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِیهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ لِاَصْحَابِهٖ لَا تُنْفِقُوا عَلَی مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهٖ قَالَ زُهَیْرٌ وَهِیَ قِرَآئَةُ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهٗ وَقَالَ لَئِنْ رَجَعْنَا اِلَی الْمَدِینَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَاَرْسَلَ اِلَی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ فَسَاَلَهٗ فَاجْتَهَدَ یَمِینَهٗ مَا فَعَلَ فَقَالَ کَذَبَ زَیْدٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِی مِمَّا قَالُوهُ شِدَّةٌ حَتّٰی اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِیقِی اِذَا جَآئَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِیُّ ﷺ لِیَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوَّوْا رُؤُسَهُمْ وَ قَوْلُه کَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ وَقَالَ کَانُوا رِجَالًا اَجْمَلَ شَیْءٍ

[7024] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: قوله: (اذا جاء ك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله الی قوله لکاذبون) برقم (٤٩٠٠) باب (اتخذوا ایمانهم جنة یجتنون بها) برقم (٤٩٠١) وفی باب: واذا رایتهم تعجبك اجسامهم وان یقولوا تسمع قولهم کانهم خشب مسندة یحسبون کل صیحة علیهم هم العدو فاحذرهم قاتلهم الله انی یوفکون) برقم (٤٩٠٣) وفی باب: قوله (واذا قیل لهم تعالوا یستغفرلکم رسول الله لووا رووسهم ورایتهم یصدون وهم مستکبرون) برقم (٤٩٠٤) انظر (التحفة) برقم (٣٦٧٨)

[7024] ۔حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، اس میں لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا، رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں پر اس وقت تک کچھ خرچ نہ کرے، جب تک وہ اس سے الگ نہ ہو جائیں، زہیر کہتے ہیں، جو لوگ حَوْلَہٗ پر زیر پڑھتے ہیں، وہ اس سے پہلے مِنْ کا اضافہ کرتے ہیں اور اس (عبداللہ بن ابی) نے کہا، اگر ہم مدینہ لوٹ گئے تو عزت والے، اس سے ذلت والوں کو نکال دیں گے، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر، آپ کو یہ بات بتا دی، آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلوایا اور اس سے پوچھا، اس نے زور دار قسم کھائی کہ اس نے یہ کام نہیں کیا اور کہا، زید نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جھوٹ بولا ہے، چنانچہ لوگوں کی باتوں سے میرے دل میں بہت رنج ہوا، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے میری تصدیق میں سورہ منافقون کی یہ آیات اتاریں، پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلوایا، تاکہ ان کے لیے مغفرت طلب فرمائیں تو انہوں نے اپنے سر جھٹک دیئے، اللہ نے ان کے بارے میں فرمایا، گویا وہ دیواروں کے ساتھ لگی لکڑیاں ہیں، (ان کا کردار انسانوں والا نہیں ہے) حالانکہ وہ خوبصورت انسان تھے۔

فائدہ :...... یہ غزوہ مصطلق کا واقعہ ہے، جس میں ایک مہاجر اور ایک انصاری کا واقعہ پیش آیا تھا، اس موقع پر عبداللہ بن ابی نے انتہائی قبیح اور نازیبا باتیں کی تھیں اور پھر قسمیں اٹھا کر ان سے مکر گیا تھا۔

[7025] ۲-(۲۷۷۳)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ اَتَى النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَاَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهٖ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهٖ وَاَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ

[7025] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ، عبداللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لائے اور اسے اس کی قبر سے نکال کر اپنے زانوؤں پر رکھا، اس پر اپنا لعاب مبارک پھونکا اور اسے اپنی قمیص پہنائی، حقیقت حال سے اللہ خوب آگاہ ہے۔

[7025] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجنائز باب: الکفن فی القمیص الذی یکفی او لا یکفی ومن کفن بغیر قمیص برقم (۱۲۷۰) وفی باب: هل یخرج المیت من القبر واللحد لعلة برقم (۱۳۵۰) وفی الجهاد والسیر باب: الکسوة للاساری برقم (۳۰۰۸) وفی اللباس باب: لبس القمیص برقم (۵۷۹۵) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: القمیص فی الکفن برقم (۱۹۰۰) وبرقم (۱۹۰۱) وفی باب: اخراج المیت من اللحد بعد ان یوضع فیه برقم (۲۰۱۸) انظر (التحفة) برقم (۲۵۳۱)

[7026] (. . .) حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهٗ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ

[7026]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ عبد اللہ بن ابی کے دفن کرنے کے بعد اس کے پاس پہنچے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[7027] ۳۔(۲۷۷٤) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ جَآءَ ابْنُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهٗ قَمِيصَهٗ يُكَفِّنُ فِيهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّمَا خَيَّرَنِي اللّٰهُ فَقَالَ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَاَزِيدُهٗ عَلَى سَبْعِينَ)) قَالَ اِنَّهٗ مُنَافِقٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلَى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهٖ

[7027]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب عبد اللہ بن ابی ابن سلول فوت ہو گیا، اس کا بیٹا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے درخواست کی کہ آپ اسے اپنی قمیص عنایت فرمائیں، وہ اسے اپنے باپ کا کفن بنائے تو آپ نے اسے اپنی قمیص عطا فرمائی، پھر اس نے آپ سے درخواست کی کہ آپ اس کی نماز جنازہ ادا فرمائیں، چنانچہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے، رسول اللہ ﷺ کا کپڑا پکڑ کر عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں گے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے، اللہ کا فرمان ہے، ان کے لیے بخشش طلب کریں یا بخشش طلب نہ کریں، اگر تم ان کے لیے ستر دفعہ بھی بخشش طلب کرو گے، (اللہ انہیں معاف نہیں فرمائے گا) اور میں ستر دفعہ سے زیادہ استغفار کروں گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، وہ تو منافق ہے، سو آپ نے اس پر نماز پڑھی، چنانچہ اللہ عز وجل نے یہ آیت اتاری،

[7026] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۵٦۰)

[7027] تقدم تخريجه في فضائل الصحابة باب: فضائل عمر رضي الله عنه برقم (٦١٥٧)

''آپ ان میں سے جو بھی مر جائے، کبھی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔''
(توبہ، آیت نمبر ۸۴)

[7028] ٤-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ فِيهِمْ

[7028]۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے، چنانچہ آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھنی ترک کر دی۔

فائدہ:......حضور اکرم ﷺ نے عبداللہ بن ابی ابن سلول کی خواہش اور اس کے بیٹے کی درخواست پر کیونکہ بیٹا خالص اور سچا مومن تھا، اس کی تکریم اور اپنی وسعت ظرفی اور دفور رحمت وشفقت کی بنا پر، کفن کے لیے اپنی قمیص دی، لعاب مبارک اس کے منہ میں ڈالا اور اس کی نماز جنازہ پڑھائی، آپ کے تاخیر سے پہنچنے کے سبب، وہ اس کی قبر میں اتار چکے تھے، آپ نے ایفائے وعدہ کرتے ہوئے اس کو قبر سے نکلوایا، قمیص پہنائی، لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا اور حضرت عمر کے روکنے کے باوجود نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جواب دیا، اے عمر! مجھے استغفار سے منع نہیں کیا گیا، اختیار دیا گیا ہے، اب یہ اللہ کی مرضی ہے، اسے معاف کرے یا نہ کرے، لیکن میرے لیے تو یہ طرز عمل مناسب ہے، جیسا کہ جن کے لیے کفر مقرر ہو چکا تھا اور انہوں نے دولت ایمان سے محروم رہنا تھا، لیکن آپ ان کو انذار وتبلیغ کرتے رہے، چنانچہ آپ کے نماز جنازہ پڑھانے سے بہت سے منافق، آپ کے وسعت اخلاق اور بلند ظرفی دیکھ کر مسلمان ہو گئے، نیز بخاری شریف کی روایت میں یہ تصریح موجود ہے کہ اگر میں سمجھتا اس کو معافی مل سکتی ہے تو میں ستر سے بھی زائد دفعہ استغفار کرتا، جس سے معلوم ہوتا ہے، آپ بھی یہ سمجھتے تھے کہ میرا استغفار اس کے حق میں مفید نہیں ہے، لیکن اسلام کے حق میں مفید ہے، جیسا کہ امام طبری نے لکھا ہے، آپ نے فرمایا تھا، میری قمیص اور میرا اس پر نماز پڑھنے سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا، لیکن مجھے یہ امید ہے، میرے اس طرز عمل سے اس کی قوم کے ایک ہزار آدمی مسلمان ہو جائیں گے۔ (جامع البیان، ج۱۰، ص ۱۴۲۔طبع بولوق (مطبع کبریٰ) مصر)۔لیکن آخر کار وحی الٰہی کے ذریعہ صریح طور پر منافقین کا جنازہ پڑھنے اور ان کے کفن، دفن میں حصہ لینے سے روک دیا گیا، کیونکہ اس طرز عمل سے منافقین کی ہمت افزائی اور مومنوں کی دل شکستگی کا احتمال تھا، اس لیے آپ نے اس کے بعد کسی منافق کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھی۔

[7029] ٥-(٢٧٧٥)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ

[7028] تقدم تخريجه في فضائل الصحابة باب: من فضائل عمر رضي الله عنه برقم (٦١٥٨)
[7029] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم ←

عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيلٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ كَثِيرٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتُرَوْنَ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةَ

[7029] ۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بیت اللہ کے پاس تین اشخاص دو قریشی اور ایک ثقفی آیا، یا دو ثقفی اور ایک قریشی جمع ہوئے، ان کے دلوں میں سوجھ بوجھ کم تھی اور ان کے پیٹوں کی چربی بہت تھی، چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا، تمہارا کیا خیال ہے، اللہ ہماری بات سنتا ہے؟ دوسرے نے کہا، اگر بلند آواز ہو تو سنتا ہے، اگر ہم پست آواز میں پوشیدہ بات کریں، نہیں سنتا اور تیسرے نے کہا، اگر وہ ہماری بلند گفتگو سنتا ہے تو پھر وہ ہماری آہستہ، پوشیدہ گفتگو بھی سن لیتا ہے، سو اللہ عزوجل نے یہ آیت اتاری، ''اور تمہیں یہ خوف یا اندیشہ نہ تھا کہ تمہارے خلاف، تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہارے چمڑے گواہی دیں گے، بلکہ تم یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کاموں کو نہیں جانتا۔'' (سورۂ فصلت، آیت ۲۲)

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، عام طور پر بھاری بھرکم اور موٹے پیٹوں والے، عقل و فراست سے محروم ہوتے ہیں اور آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کے دن انسان کے اعضاء و جوارح اور اس کے رونگٹے اس کے خلاف گواہی دیں گے، انسان دوسروں سے تو چھپ سکتا ہے، لیکن اپنے جسم اور اعضاء سے کیسے چھپ سکتا ہے، لیکن اسے یہ احساس ہی نہیں ہے، میرے جسم اور اعضاء ہی اپنے ہر ہر عمل کا اظہار کر دیں گے۔

[7030] (. . .) وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح و قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنَحْوِهٖ

← سمعكم ولا ابصاركم ولا جلودكم ولكن ظننتم ان الله لا يعلم كثيرا مما تعملون) برقم (٤٨١٧) وفي باب: (وذلكم ظنكم الذي ظننتم بربكم ارداكم فاصبحتم من الخاسرين) برقم (٤٨١٧) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿وما كنتم تستترون ان يشهد عليكم سمعكم ولا ابصاركم ولا جلودكم ولكن ظننتم ان الله لا يعلم كثيرا مما تعملون﴾ برقم (٧٥٢١) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة حم السجدة برقم (٣٢٤٨) انظر (التحفة) برقم (٩٣٣٥)
[7030] طريق ابي بكر خلاد الباهلي اخرجه الترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن ←

[7030]۔امام صاحب اپنے دواور اساتذہ سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7031] ٦۔(٢٧٧٦)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ اِلَى اُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَنَزَلَتْ ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ﴾ [النساء:٨٨]

[7031]۔حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ غزوہ احد کے لیے نکلے تو آپ کے ساتھ جانے والے کچھ لوگ واپس آ گئے تو نبی اکرم ﷺ کے ساتھی ان کے بارے میں دوحصوں میں بٹ گئے، ان میں سے بعض نے کہا، ہم ان کو قتل کریں گے، بعض نے کہا، نہیں تو یہ آیت اتری، ''تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دوگروہ بن گئے ہو۔'' (نساء، آیت ٨٨)

[7032] (. . .)وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[7032]۔امام صاحب دواور اساتذہ سے اس کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... جنگ احد کے موقعہ پر عبداللہ بن ابی ابن سلول کی رائے یا مشورہ قبول نہیں کیا گیا تھا، اس بہانہ سے وہ اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر واپس لوٹ آیا تھا۔

[7033] ٧۔(٢٧٧٧)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

← سورة حم السجدة برقم (٣٢٥٠) انظر (التحفة) برقم (٩٥٩٩) وطريق ابى معمر تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٩٦٠)

[7031] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى فضائل المدينة باب: المدينة تنفى الخبث برقم (١٨٨٤) وفى المغازى باب: غزوة احد برقم (٤٠٥٠) وفى التفسير باب: (فما لكم فى المنافقين فئتين والله اركسهم) برقم (٤٥٨٩) والترمذى فى (جامعه) فى التفسير باب: ومن سورة النساء برقم (٣٠٢٨) انظر (التحفة) برقم (٣٧٢٧)

[7032] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٩٦٢)

[7033] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى التفسير باب: (لا تحسبن الذين يفرحون بما اتوا) برقم (٤٥٦٧) انظر (التحفة) برقم (٤١٧٠)

عَنْ اَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُنَافِقِینَ فِیْ عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَانُوا اِذَا خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ اِلَی الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ اعْتَذَرُوا اِلَیْهِ وَحَلَفُوا وَاَحَبُّوا اَنْ یُّحْمَدُوا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِینَ یَفْرَحُونَ بِمَا اَتَوْا وَیُحِبُّونَ اَنْ یُّحْمَدُوا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ

[7033] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کچھ منافق لوگ، جب نبی اکرم ﷺ جنگ کے لیے نکلتے، آپ سے پیچھے رہ جاتے اور رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جانے پر خوش ہوتے تو جب نبی اکرم ﷺ تشریف لے آتے تو آپ کے سامنے عذر اور بہانے پیش کرتے اور قسمیں اٹھاتے اور پسند کرتے کہ جو کام انہوں نے نہیں کیا، اس پر ان کی تعریف کی جائے، تو آیت نازل ہوئی،''جو لوگ اپنے کیے پر خوش ہوتے اور چاہتے ہیں جو کام انہوں نے نہیں کیے، ان پر ان کی تعریف کی جائے، ان کے بارے میں خیال نہ کیجئے، انہیں عذاب سے بچ جانے والے نہ سمجھئے، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''(آل عمران آیت نمبر ۸۸)

فائدہ:......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ آل عمران کی یہ آیت ان منافقوں کے بارے میں اتری ہے تو جان بوجھ کر جہاد کے لیے نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ جاتے تھے، اور پھر جب آپ غزوہ سے واپس تشریف لے آتے تو جھوٹے بہانے پیش کرتے اور قسمیں اٹھا کر اپنی جان نثاری اور وفاداری کا یقین دلاتے اور اپنی جھوٹی وفاداری کی تعریف کی خواہش کرتے، لیکن حضرت ابن عباس کی اگلی روایت سے معلوم ہوتا ہے، یہ ان یہود کے بارے میں اتری ہے، جو حضور اکرم ﷺ کے سامنے کتمان علم کرتے تھے اور پھر اپنے اس عمل پر خوش ہوتے تھے اور آپ کو خلاف واقعہ بات بتا کر چاہتے تھے، آپ ان کے اس عمل کی تعریف کریں، یعنی ان کے جھوٹ اور کتمان پر ان کی تعریف کریں، جس سے معلوم ہوا، دونوں کا طرز عمل اس کا مصداق ہے، گویا اصل مقصد یہ ہے کہ کسی فرد کو، وہ مسلمان ہو یا منافق یا یہودی کسی برے کام کے کرنے پر خوش نہیں ہونا چاہیے، بھلا کر کے اترانا نہیں چاہیے اور جو اچھا کام نہیں کیا، اس پر تعریف کی خواہش نہیں کرنی چاہیے اور دوسروں کے کام کا کریڈٹ خود نہیں لینا چاہیے، بلکہ اچھا کام کرنے کے بعد بھی مدح سرائی کی توقع یا خواہش نہیں کرنی چاہیے۔

[7034] ۸۔(۲۷۷۸)حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاللَّفْظُ لِزُهَیْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِی مُلَیْكَةَ اَنَّ حُمَیْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ

[7034] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: (لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا) برقم (٤٥٦٨) والترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة آل عمران برقم (٣٠١٤) انظر (التحفة) برقم (٥٤١٤)

مَرْوَانَ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِءٍ مِنَّا فَرِحَ بِمَا أَتَى وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ الْآيَةِ إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ هَذِهِ الْآيَةَ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا قَدْ أَرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرِحُوا بِمَا أَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ إِيَّاهُ مَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ

[7034]۔حمید رحمہ اللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مروان رضی اللہ عنہ نے اپنے دربان سے کہا، اے ابورافع! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور پوچھو، اگر ہم میں سے ہر وہ فرد جو اپنے کیے پر خوش ہوتا ہے اور جو کام نہیں کیا، اس پر تعریف چاہتا ہے، عذاب سے دوچار ہوگا تو پھر ہم سب کو عذاب سے گزرنا پڑے گا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، تمہارا، اس آیت سے کیا تعلق؟ یہ آیت تو بس اہل کتاب کے بارے میں اتری ہے، پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت پڑھی، ''اس وقت کو یاد کرو، جب اللہ نے ان لوگوں سے عہد لیا، جنہیں کتاب دی گئی تھی کہ تم اسے اچھی طرح بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں تو انہوں نے اس عہد کو پس پشت پھینک دیا اور اس کے عوض حقیر مال حاصل کیا، انتہائی بری چیز جو وہ لے رہے ہیں۔'' اور ابن عباس نے یہ آیت پڑھی، ''وہ لوگ جو اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں، جو کام انہوں نے نہیں کیا، اس پر ان کی تعریف کی جائے، خیال نہ کریں۔'' (آل عمران، آیت نمبر ۱۸۷۔۱۸۸) اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی اکرم ﷺ نے ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے چھپالیا اور آپ کو کوئی اور چیز بتادی اور آپ یہ ظاہر کرتے ہوئے نکلے کہ انہوں نے آپ کو وہ چیز بتادی ہے، جس کے بارے میں آپ نے ان سے سوال کیا اور اس طرز عمل سے آپ سے تعریف کی خواہش کی اور آپ نے ان سے جس کے بارے میں سوال کیا تھا، اس کے آپ سے چھپانے پر خوش ہوئے۔''

فائدہ :......حضرت مروان رحمہ اللہ کا مقصد یہ تھا کہ ہم میں سے ہر فرد اپنے نیک عمل پر خوش ہوتا ہے اور بسا اوقات ایسے نیک کام پر تعریف کا خواہاں ہوتا ہے، جو درحقیقت اس کا فعل نہیں ہے تو اگر یہ طرز عمل عذاب کا سبب ہے تو پھر ہم میں سے ہر ایک عذاب کا مستحق ٹھہرے گا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، یہ آیت مبارکہ ان یہود کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جو نبی اکرم ﷺ سے کچھ اشیاء چھپاتے تھے اور اس کتمان پر شاداں

تھے، اس طرح آپ کو خلاف حقیقت اور خلاف واقعہ جواب دیتے تھے اور چاہتے تھے کہ اللہ کا رسول اور مسلمان، ان کے اس خلاف واقعہ جواب پر ان کی تعریف کریں تو گویا سبب عذاب، کتمان علم پر خوش ہونا اور جھوٹے جواب پر تعریف کی خواہش کرنا ہے اور مسلمان اس طرز عمل سے بچتے ہیں، اس لیے وہ اس آیت کا مصداق نہیں ہیں، یہ مقصد نہیں ہے کہ اگر مسلمان، یہودیوں والا وطیرہ اختیار کر لیں تو پھر بھی وہ اس کا مصداق نہیں ہوں گے۔

[7035] ٩-(٢٧٧٩)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ

قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هٰذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ أَوْ شَيْئًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلٰكِنْ حُذَيْفَةُ أَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَأَرْبَعَةٌ)) لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ

[7035] ۔قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے پوچھا، بتایئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے معاملہ میں جو وطیرہ (مدد ونصرت) اپنایا، کیا یہ طرز عمل تمہاری اپنی سوچ تھی، جو تم نے سوچی یا ایسی چیز جس کی تلقین تمہیں رسول اللہ ﷺ نے کی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی ایسی چیز کی تلقین نہیں فرمائی، جس کی تاکید سب لوگوں کو نہ کی ہو، لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے نبی اکرم ﷺ سے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھیوں میں بارہ منافق ہیں، (یعنی میرے ماننے والوں میں سے) ان میں سے آٹھ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکیں گے، جب تک اونٹ سوئی کے ناکہ سے نہ گزر جائے، ان میں سے آٹھ کے لیے دبیلہ (پیٹ کا پھوڑا) کافی ہوگا اور چار'' کے بارے میں مجھے یاد نہیں ہے، (یعنی اسود کو) کہ شعبہ نے کیا کہا تھا۔

فائدہ :......حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک سے واپسی کے وقت ۱۲ منافقوں کے بارے میں، جنہوں نے آپ کو قتل کرنے کی ناپاک سازش کی تھی، بتایا تھا، مسلمانوں میں جنگ انہیں کی سازش کا نتیجہ تھی، جس میں ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حق پر سمجھتے تھے، اس لیے ہم نے ان کا ساتھ دیا، ان میں سے آٹھ منافق دبیلہ (طاعون یا پیٹ کا پھوڑا) کے ذریعہ واصل جہنم ہوئے، دبیلہ کی مزید تشریح اگلی روایت میں آ رہی ہے۔

[7035] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٣٧٧)

[7036] ١٠ـ(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ اَرَاَيْتَ قِتَالَكُمْ اَرَاْيًا رَاَيْتُمُوهُ فَاِنَّ الرَّاْىَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ اَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ اِلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ فِىْ اُمَّتِى)) قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِى حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ اُرَاهُ قَالَ ((فِىْ اُمَّتِى اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِّنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِىْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ))

[7036] ـقیس بن عباد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، لڑائی میں حصہ لینے کے بارے میں بتائیں، کیا یہ تمہاری سوچ تھی، جو تم نے سوچی؟ کیونکہ رائے خطا بھی ہوسکتی ہے اور راست بھی، یا یہ تلقین تھی جو تمہیں رسول اللہ ﷺ نے کی تھی؟ تو انہوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی ایسی چیز کی تلقین نہیں کی جس کی تلقین سب لوگوں کو نہ کی ہو اور کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں۔'' شعبہ کہتے ہیں، میرا خیال ہے، حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا، مجھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، غندر کہتے ہیں، میرا خیال ہے، آپ نے فرمایا، ''میری امت میں بارہ منافق ایسے ہیں، جو جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور نہ اس کی مہک محسوس کریں گے، حتی کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو جائے، ان میں سے آٹھ کے لیے دبیلہ کافی ہوگا، یعنی آگ کا چراغ جو ان کے کندھوں میں ظاہر ہوگا، حتی کہ ان کے سینوں میں پھوٹے گا، یعنی سینوں سے نکلے گا۔''

مفردات الحدیث ❊ یَنْجُمَ: ظاہر ہوگا یا نکلے گا۔

[7037] ١١ـ(. . .)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الْكُوفِىُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ كَمْ كَانَ اَصْحَابُ الْعَقَبَةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ اَخْبِرْهُ اِذْ سَاَلَكَ قَالَ كُنَّا نُخْبَرُ اَنَّهُمْ اَرْبَعَةَ عَشَرَ فَاِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَاَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَنَّ اثْنَىْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِّلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ

[7036] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٣٧٧)

[7037] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٣٦٠)

الْاَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِیَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا اَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِی حَرَّةٍ فَمَشٰی فَقَالَ ((اِنَّ الْمَآءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقُنِی اِلَيْهِ اَحَدٌ فَوَجَدَ)) قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ

[7037] ۔ حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ تبوک کی گھاٹی والوں میں سے ایک کا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے جھگڑا ہوا، جیسا کہ لوگوں میں ہو ہی جاتا ہے تو اس نے کہا، میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، اہل عقبہ کتنے اشخاص تھے؟ تو لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا جب یہ آپ سے پوچھ رہا ہے تو آپ اسے بتا دیں، حضرت حذیفہ نے کہا، ہمیں بتایا جاتا تھا، وہ چودہ تھے، اگر تو بھی ان کے ساتھ تھا تو وہ لوگ پندرہ ہو گئے اور میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں، ان میں سے بارہ وہ ہیں جو دنیا میں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے، اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والے ہوں گے اور آپ نے تین کی معذرت قبول فرمائی، انہوں نے کہا، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے منادی کی آواز نہیں سنی تھی اور نہ ہمیں پتہ تھا، ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے، حضور اکرم ﷺ سنگریزوں میں چل رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ''آگے تھوڑا سا پانی آنے والا ہے تو مجھ سے پہلے اس پر کوئی نہ پہنچے۔'' سو آپ نے کچھ لوگوں کو پایا کہ وہ آپ سے پہلے پانی پر پہنچ چکے ہیں تو آپ نے ان پر لعنت بھیجی۔

فائدہ :...... رسول اللہ ﷺ نے جنگ تبوک سے واپسی کے وقت اعلان کروایا کہ فلاں گھاٹی سے رسول اللہ ﷺ گزریں گے، اس لیے ادھر کوئی نہ جائے، حضرت حذیفہ آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ کر چل رہے تھے اور عمار پیچھے سے ہانکتے تھے، ایک مقام پر چند آدمی کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے اونٹوں پر سوار آئے اور پیچھے سے عمار رضی اللہ عنہ پر حملہ بول دیا، عمار رضی اللہ عنہ نے مڑ کر ان کے اونٹوں کے منہ پر ڈنڈے برسائے، آپ نے دیکھا تو ''بس، بس'' کہا، جب آپ گھاٹی سے اتر کر اونٹنی سے نیچے اترے تو عمار بھی واپس پہنچ گئے، آپ نے پوچھا، عمار تم نے ان کو پہچانا ہے؟'' انہوں نے کہا، میں نے اونٹوں کو تو پہچان لیا ہے، لیکن سواروں نے اپنے سر اور منہ کپڑوں میں چھپائے ہوئے تھے، (تفصیل کے لیے دیکھئے مختصر سیرۃ الرسول، جامعہ العلوم الاثریہ، جہلم ص، نمبر ۶۳۷)۔

اس سفر میں واپسی پر یہ واقعہ پیش آیا کہ آپ کو بتایا کہ پانی کم ہے تو آپ نے اعلان کروا دیا، مجھ سے پہلے کوئی شخص چشمہ پر نہ جائے، لیکن آپ سے کچھ لوگ پہلے پہنچ گئے تو آپ نے ان پر لعنت بھیجی، یہ لوگ معتب بن قشیر، حارث بن یزید طائی، ودیعہ بن ثابت اور زید بن معیت تھے اور یہ چاروں منافق تھے۔

[7038] ۱۲۔(۲۷۸۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ

[7038] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۰۲)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَّصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ)) قَالَ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ)) فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ

[7038]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''گھاٹی پر یعنی مرار کی گھاٹی پر کون چڑھے گا، کیونکہ اس سے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے، جس طرح بنو اسرائیل سے جھڑ گئے تھے تو اس پر سب سے پہلے ہمارے یعنی بنوخزرج کے گھوڑے چڑھے، پھر لوگوں کا تانتا بندھ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سب کو بخش دیا جائے گا، سوائے سرخ اونٹ والے کے۔'' چنانچہ ہم اس کے پاس آئے اور اسے کہا، آؤ، تاکہ رسول اللہ ﷺ تیرے لیے بخشش طلب کریں تو اس نے کہا، واللہ! میرے لیے میری گمشدہ چیز کا مل جانا، اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارا ساتھی، میرے لیے بخشش طلب کرے، اور وہ آدمی اپنی گمشدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔

[7039] ۱۳۔(. . .)وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ يَّصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ)) اَوِ الْمَرَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَاِذَا هُوَ اَعْرَابِيٌّ جَآءَ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ

[7039]۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ثنیہ مُرار یا مَرار پر کون چڑھے گا؟'' آگے مذکورہ بالا روایت ہے، ہاں یہ فرق ہے اس میں یہ ہے کہ وہ ایک جنگلی تھا جو اپنی گمشدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔

فائدہ:...... ثنیۃ المرار وہ گھاٹی ہے، جس میں حدیبیہ کے سفر میں آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی تھی، اس پر آپ نے ساتھیوں کو گھاٹی کے اوپر چڑھنے کی ترغیب دلائی، تاکہ پتہ چل سکے، قریش کے گھوڑے کدھر ہیں، بعض کا خیال ہے، سرخ اونٹ کا مالک جد بن قیس منافق تھا، لیکن یہ درست نہیں ہے، کیونکہ جد بن قیس تو لشکر کے ساتھ آیا تھا، اگرچہ اس نے بیعت رضوان میں شرکت نہیں کی تھی۔

[7040] ۱٤۔(۲۷۸۱)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

[7039] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۰۲)

[7040] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٢٥)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتّٰى لَحِقَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَرَفَعُوهُ قَالُوا هٰذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَأُعْجِبُوا بِهِ فَمَا لَبِثَ أَنْ قَصَمَ اللّٰهُ عُنُقَهُ فِيهِمْ فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلٰى وَجْهِهَا فَتَرَكُوهُ مَنْبُوذًا

[7040] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم بنونجار میں سے ایک آدمی تھا، جو سورۂ بقرہ اورآل عمران پڑھ چکا تھا اور رسول اللہ ﷺ کے لیے لکھا کرتا تھا، وہ بھاگ گیا، حتی کہ اہل کتاب سے جا ملا اور انہوں نے اسے بلند مقام دیا، کہنے لگے، یہ محمد کے لیے لکھا کرتا تھا، چنانچہ وہ اس پر فریفتہ ہو گئے، تھوڑے عرصہ کے بعد اللہ نے ان میں اس کی گردن توڑ دی، (اسے ہلاک کر دیا) تو انہوں نے اس کے لیے گڑھا کھود کر، اسے چھپا دیا (دفن کر دیا) سو زمین نے اسے اپنی سطح پر باہر پھینک دیا، (اسے قبول نہ کیا) پھر انہوں نے اس کے لیے دوبارہ گڑھا کھودا اور اس میں دفن کر دیا، زمین نے پھر اسے باہر اپنی سطح پر پھینک دیا، پھر انہوں نے سہ بارہ اس کے لیے گڑھا کھودا اور اسے دفن کر دیا، زمین نے پھر اسے اپنے اوپر باہر پھینک دیا، چنانچہ انہوں نے اسے باہر پھینکا ہوا ہی چھوڑ دیا۔

فائدہ :......اہل کتاب نے ارتداد اختیار کرنے والے منافق کو بہت عزت و احترام دیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا ہی میں سامان عبرت بنا دیا، اس کو عبرتناک موت سے دوچار کیا، پھر اسے زمین نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، تین دفعہ گہرا گڑھا کھود کر دفن کیا، کیونکہ وہ سمجھتے تھے، مسلمان اس کو باہر پھینکتے ہیں، آخر انہیں احساس ہو گیا، یہ تو اللہ کی طرف سے سزا ہے، پھر اسے باہر ہی پڑا رہنے دیا اور وہ لوگوں کے لیے نمونہ عبرت بنا۔

[7041] ۱۵ـ(۲۷۸۲) حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ

[7041] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۳۲٤)

[7041] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس آئے تو جب مدینہ کے قریب پہنچے تو شدید آندھی چلی کہ سوار دفن ہونے کے قریب ہو گئے۔ (خطرہ پیدا ہو گیا آندھی سوار کو اٹھا لے جائے گی) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ آندھی کسی منافق کی موت کے لیے بھیجی گئی ہے۔'' تو جب آپ مدینہ پہنچے، سو منافقوں میں سے ایک بہت بڑا منافق مر چکا تھا۔

[7042] ١٦ ـ (٢٧٨٣) حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا

إِيَاسٌ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ عُدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا مَوْعُوكًا قَالَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِينَئِذٍ مِنْ أَصْحَابِهِ))

[7042] ۔ ایاس رحمہ اللہ اپنے باپ (سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک بخار زدہ شخص کی عیادت کے لیے گئے تو میں نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا، چنانچہ میں نے کہا، واللہ! میں نے آج تک اس قدر گرم بدن آدمی نہیں دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں، قیامت کے دن اس سے بھی گرم بدن آدمی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ دو سوار آدمی جو منہ پھیرے ہوئے ہیں۔'' یہ دو آدمی اس وقت آپ کے ساتھیوں میں سے تھے۔

فائدہ:...... منافقوں کو آپ کے ساتھیوں میں سے اس لیے شمار کیا جاتا ہے، کیونکہ وہ کلمہ گو تھے اور آپ پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے تھے اور صحابہ کرام کو ان کے باطن کا پتہ نہ تھا۔

[7043] ١٧ ـ (٢٧٨٤) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً وَإِلَى هَذِهِ مَرَّةً))

[7043] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''منافق کی تمثیل اس بکری کی طرح ہے، جو بکریوں میں حیران و پریشان گھومتی پھرتی ہے، کبھی اس کی طرف بھاگتی ہے، کبھی اس کی طرف دوڑتی ہے۔''

[7042] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٥٢٦)

[7043] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٨٦٨) وبرقم (٨٠٠٢) وبرقم (٨٠٤٣)

مفردات الحدیث ❊ العَائِرَة: حیران و پریشان ہو کر ادھر ادھر گھومنے والی، جس کو پتہ ہی نہیں، میرا ریوڑ کون سا ہے، مجھے کس کے ساتھ جانا ہے، یہی حالت منافق کی ہے، نہ وہ کافروں کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور نہ ہی مسلمانوں کا ساتھ اختیار کرتا ہے، تَعِيرُ: آتی جاتی ہے، گھومتی پھرتی ہے۔

[7044] (. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((تَكِرُّ فِي هٰذِهِ مَرَّةً وَفِي هٰذِهِ مَرَّةً))

[7044]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، اس فرق کے ساتھ اوپر والی روایت بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''وہ کبھی اس ریوڑ کی طرف مڑتی ہے اور کبھی اس کی طرف۔''

مفردات الحدیث ❊ تَكِرُّ: مڑتی ہے، گھومتی ہے۔

١......بَاب: صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ

باب ١. قیامت، جنت اور دوزخ کے احوال

[7045] ١٨-(٢٧٨٥) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ اقْرَؤُوا)) فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا

[7045]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واقعہ یہ ہے، قیامت کے دن ایک بڑا موٹا تازہ آدمی آئے گا، جس کا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی وزن نہیں ہوگا، یہ آیت پڑھ لو، ہم قیامت کے دن انہیں کوئی وزن نہیں دیں گے، یعنی بداعمالیوں کی بنا پر اس کی کوئی قدر و منزلت نہیں ہوگی۔'' (سورہ کہف، آیت نمبر ١٠٥)۔

[7046] ١٩-(٢٧٨٦) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ

[7044] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الايمان باب: مثل المنافق برقم (٥٠٥٢) انظر (التحفة) برقم (٨٤٧٢)

[7045] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (اولئك الذن كفروا بآيات ربهم ولقائه) برقم (٤٧٢٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٧٧)

[7046] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (وما قدروا الله حق قدره) برقم (٤٨١١) ←

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَوْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِينَ عَلَى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَى اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلَى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهٖ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ

[7046] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی عالم، نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، تو کہا اے محمد! یا، اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اٹھائے گا اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی سے پکڑے گا، پانی اور نمدار زمین کو ایک انگلی پر اٹھائے گا اور باقی تمام مخلوق کو ایک انگلی پر اٹھائے گا، پھر ان کو حرکت دے گا، ہلائے گا اور فرمائے گا، میں ہی حقیقی بادشاہ ہوں، میں ہی اصل بادشاہ ہوں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ یہودی عالم کی بات پر تعجب کرتے ہوئے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس پڑے، پھر یہ آیت پڑھی، ''ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہیں کی، جیسا کہ اس کی قدر و منزلت کا حق ہے، قیامت کے دن ساری زمینیں اس کی مٹھی میں ہوں گی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوں گے، وہ پاک اور بالاتر ہے، ان سے جن کو یہ لوگ شریک ٹھہراتے ہیں۔'' (سورۃ زمر آیت نمبر ٦٧)۔

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق ہے اور اس کے سوا ہر چیز مخلوق ہے، اس لیے اس کے ہاتھ، انگلی اور اس کی مٹھی کی حقیقت و ماہیت کو جاننا مخلوق کے بس میں نہیں ہے، جب اس کا دیدار ہوگا تو پھر ان کے بارے میں معمولی شد بد حاصل ہو سکے گی، حدیث کا اصل مقصود، اس کی قدرت و طاقت اور اقتدار و غلبہ کا بیان کرنا ہے کہ ہر چیز اس کے قبضہ میں ہے اور ہیچ ہے، اس حقیقت کو سمجھنے کے باوجود لوگ اس کی قدر و منزلت کو ملحوظ نہیں رکھتے اور بے دھڑک اس کی نافرمانی اور سرکشی اختیار کرتے ہیں۔

[7047] ٢٠۔(...)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ

وفی التوحید باب: قوله تعالیٰ: ﴿لما خلقت بیدی﴾ برقم (٧٤١٤) وفی باب: کلام الرب عزوجل یوم القیامة مع الانبیاء وغیرهم برقم (٧٥١٣) والترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة الزمر برقم (٣٢٣٨) وبرقم (٣٢٣٩) انظر (التحفة) برقم (٩٤٠٤)

[7047] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٦٩٧٧)

حَدِيثِ فُضَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَتَلَا الْآيَةَ))

[7047] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی آیا، لیکن اس میں ان کے ہلانے کا ذکر نہیں ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس قدر ہنسے کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں، آپ نے اس کے قول پر تعجب کیا اور اس کی تصدیق کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انہوں نے اللہ کی اس قدر، تعظیم نہیں کی، جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔'' یہ آیت پڑھی۔

[7048] ۲۱۔(. . .)حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلَى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرٰى عَلَى إِصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا ((قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ))

[7048] ۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کتاب میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا، اے ابو القاسم! اللہ تعالیٰ تمام آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر، درختوں اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر اٹھائے گا، پھر فرمائے گا، میں ہی بادشاہ ہوں، میں ہی بادشاہ ہوں، چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ہنس پڑے حتی کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں، پھر آپ نے پڑھا، ان لوگوں نے اللہ کی اس قدر تعظیم نہیں کی جس کا قدر، اس کا حق تھا۔

[7049] ۲۲۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ ح و

[7048] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿لما خلقت بيدي﴾ برقم (٧٤١٥) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿وان الله يمسك السموات والارض ان تزولا﴾ برقم (٧٤٥١) انظر (التحفة) برقم (٩٤٢٢)

[7049] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٧٩)

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَلَيْسَ فِىْ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَلٰكِنْ فِىْ حَدِيثِهٖ وَالْجِبَالَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَزَادَ فِىْ حَدِيثِ جَرِيرٍ تَصْدِيقًا لَهٗ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ

[7049] ۔امام صاحب اپنے کئی اساتذہ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، ان سب کی روایت میں ہے، درختوں کو ایک انگلی پر اور گیلی مٹی کو ایک انگلی پر، جریر کی حدیث میں یہ نہیں ہے، تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر، لیکن اس کی حدیث میں ہے اور پہاڑوں کو ایک انگلی پر اور جریر کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، اس نے جو کچھ کہا، اس کی تصدیق اور اس پر تعجب کرتے ہوئے۔

[7050] ٢٣ـ(٢٧٨٧)حَدَّثَنِى حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِى ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ

اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((يَقْبِضُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِى السَّمَآءَ بِيَمِينِهٖ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوكُ الْاَرْضِ))**

[7050] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا، میں ہوں بادشاہ، کہاں ہیں، زمین کے بادشاہ؟''

[7051] ٢٤ـ(٢٧٨٨)وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِى

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((يَطْوِى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِى الْاَرَضِينَ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ))**

[7050] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الرقاق باب: يقبض الله الارض يوم القيامة برقم (٦٥١٩) وفى التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿ملك الناس﴾ برقم (٧٣٨٢) وابن ماجه فى (سننه) فى المقدمة باب: فيما انكرت الجهمية برقم (١٩٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٣٢٢)

[7051] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى التوحيد باب: قوله تعالى ﴿لما خلقت بيدى﴾ برقم (٧٤١٣) تعليقا وابو داود فى (سننه) فى السنة باب: فى الرد على الجهمية برقم (٤٧٣٢) انظر (التحفة) برقم (٦٧٧٤)

[7051] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عز وجل، قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹے گا، پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑے گا، پھر فرمائے گا، میں ہوں، بادشاہ، کہاں ہیں جبر کرنے والے؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے، پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لپیٹے گا، پھر فرمائے گا، میں ہوں، بادشاہ، کہاں ہیں جبر کرنے والے؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟''

[7052] ٢٥۔(. . .)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((يَأْخُذُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ فَيَقُولُ أَنَا اللّٰهُ وَيَقْبِضُ أَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا أَنَا الْمَلِكُ)) حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ أَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

[7052] ۔عبید اللہ بن مقسم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا، وہ کیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا، ''اللہ عز وجل اپنے آسمانوں اور اپنی زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑے گا اور فرمائے گا، میں ہوں، اللہ اور اپنی انگلیوں کو سمیٹے گا اور انہیں پھیلائے گا، میں ہوں بادشاہ۔'' حتی کہ میں نے منبر کو دیکھا، وہ نیچے تک سے حرکت کر رہا تھا، حتی کہ میں دل میں کہہ رہا تھا، کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گر جائے گا؟''

فائدہ: ......انگلیوں کے قبض و بسط کا تعلق اگر اللہ تعالیٰ سے ہے تو پھر اس کی کیفیت وحقیقت کو جاننا ممکن نہیں ہے اور اگر اس کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے تو پھر آپ نے آسمانوں اور زمینوں کے پھیلاؤ اور سمیٹے کی طرف اشارہ کیا کہ یہ اس طرح سمیٹ لیے جائیں گے، اللہ کے قبض و بسط کی کیفیت بیان کرنا مقصود نہیں ہے، کیونکہ اس کی کسی صفت کو تشبیہ دینا درست نہیں ہے، وہ تو لیس کمثله شئی ہے۔

[7053] ٢٦۔(. . .)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ ((يَأْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ

[7052] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی المقدمة باب: فيما انكرت الجهمية برقم (١٩٨) وفی الزهد باب: ذكر البعث برقم (٤٢٧٥) انظر (التحفة) برقم (٧٣١٥)
[7053] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٦٩٨٣)

[7053] ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور آپ فرما رہے تھے، ''جبار، عزوجل، اپنے آسمانوں اور اپنی زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑے گا۔'' پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

٢......بَابُ :اِبْتِدَاءِ الْخَلْقِ وَ خَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامِ

باب ٢: تخلیق کا آغاز اور آدم علیہ السلام کی پیدائش

[7054] ٢٧۔(٢٧٨٩)حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَهٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اِسْمٰعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ ((خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَام بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ اِلَى اللَّيْلِ))

[7054] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ''اللہ عزوجل نے مٹی (خاک، زمین) کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور اس میں پہاڑ اتوار کے دن پیدا کیے اور درخت سوموار کو پیدا کیے اور ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے دن پیدا کیا اور نور (روشنی) کو بدھ کے دن پیدا کیا، او زمین میں چوپائے جمعرات کے دن پھیلائے اور آدم علیہ السلام کو تمام مخلوقات کے بعد، جمعہ کے دن، عصر کے دن، جمعہ کی گھڑیوں میں سے آخری گھڑی میں، عصر سے شام تک پیدا کیا۔

فائدہ :......بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے، منگل کے دن تکلیف دہ اور ناپسندیدہ چیزوں کے ساتھ، مضبوط و مستحکم چیزوں کو، جو زندگی کے لیے قیام اور تدبیر کا باعث ہیں، جیسے لوہا اور معدنیات کو بھی پیدا کیا اور بدھ کے نور کے ساتھ نون (مچھلی) اور سمندروں کو بھی پیدا کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق، کائنات کی تخلیق کے فوراً بعد نہیں ہوئی، بلکہ آسمان و زمین کی پیدائش کے بعد کسی اور جمعہ کے دن ہوئی ہے، اس لیے یہ حدیث ان قرآنی آیات کے منافی نہیں ہے، جن میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ آسمان و زمین اور و ما بینھما کی تخلیق چھ دن میں ہوئی ہے۔

[7054] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٥٥٧)

قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین اور زمینی اشیاء چار دن میں پیدا کی گئی ہیں اور پھر دو دن میں آسمان اور اس کی اشیاء پیدا کی گئی ہیں۔ (سورہ حم السجدہ:۱۲،۱) اور اس آیت سے معلوم ہوتا ہے یہ دو دنوں زمینی اشیاء بھی پیدا کی گئی ہیں۔

۳...... بَابُ: فِي الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ، وَصِفَةِ الْأَرْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب ۳: دوبارہ اٹھنا اور قیامت کے دن زمین کی حالت کا بیان

[7055] ۲۸۔(۲۷۹۰) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ))

[7055]۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن لوگ سفید زمین پر جو سرخی مائل ہوگی، جیسا کہ میدہ کی روٹی ہوتی ہے، جمع کیے جائیں گے اور اس زمین میں کسی شخص کے لیے کوئی نشان نہیں ہوگا، یعنی کوئی گھر، عمارت اور نشان نہ ہوگا، صاف چٹیل میدان ہوگی۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، قیامت کے دن زمین میدے کی پکی ہوئی سرخی مائل گول روٹی کی طرح ہوگی، جس پر کسی قسم کا گھر، عمارت یا نشان راہ نہیں ہوگا، بالکل صاف چٹیل میدان ہوگی، جس پر کسی قسم کا گناہ اور معصیت کا ارتکاب نہیں کیا گیا ہوگا۔

[7056] ۲۹۔(۲۷۹۱) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ فَاَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ((عَلَى الصِّرَاطِ))

[7056]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا،''جس دن زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا اور آسمانوں کو بھی۔'' ابراہیم نمبر ۴۸ تو اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''پل صراط پر۔''

[7056] تقدم

[7056] اخرجه الترمذي في (جامعه) في التفسير باب: تفسير القرآن باب: ومن سورة ابراهيم عليه السلام برقم (۳۱۲۱) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: ذكر البعث برقم (٤٢٧٩) انظر (التحفة) برقم (۱۷٦۱۷)

فائدہ:...... قیامت اور آخرت کے حالات کی صحیح حقیقت اور کیفیت کو ان کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے جاننا ممکن نہیں ہے، اس لیے ان پر اجمالی طور پر ایمان لانا ہی ضروری ہے۔

۴...... بَابُ: نُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب ٤: اہل جنت کی مہمان نوازی، ابتدائی ضیافت

[7057] ٣٠۔(٢٧٩٢) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((تَكُونُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَكْفَؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالَ فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلٰى قَالَ تَكُونُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ قَالَ بَلٰى قَالَ اِدَامُهُمْ بَالَامُ وَنُونٌ قَالُوا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُونٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ اَلْفًا

[7057]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن زمین ایک روٹی ہوگی، جبار (کنٹرولر) اہل جنت کی مہمانی کے لیے، اپنے ہاتھ میں اس طرح الٹ پلٹ کرے گا، جس طرح تم میں سے کوئی شخص سفر میں اپنی روٹی الٹتا پلٹتا ہے۔'' ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اتنے میں ایک یہودی آدمی آ گیا اور کہنے لگا، اے ابوالقاسم! رحمان آپ پر برکتیں نازل فرمائے، کیا میں آپ کو قیامت کے دن اہل جنت کی ابتدائی ضیافت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں۔'' اس نے کہا، زمین ایک روٹی ہو گی، (جیسا کہ رسول اللہ ﷺ بتا چکے تھے) اس پر رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا، پھر ہنس پڑے، حتی کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہوگئیں، اس نے کہا، کیا میں آپ کو ان کے سالن کی خبر نہ دوں؟ آپ نے فرمایا، ''کیوں نہیں۔'' اس نے کہا، ان کا سالن بالام اور نون ہو گے، صحابہ کرام نے پوچھا، یہ کیا ہیں؟ اس نے کہا، بیل اور مچھلی، ان کے جگر کے بڑھے ہوئے ٹکڑے سے ستر ہزار افراد کھائیں گے۔

[7057] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: يقبض الله الارض يوم القيامة برقم (٦٥٢٠) انظر (التحفة) برقم (٤١٦٩)

فائدہ: ......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، قیامت کے دن جنت میں جانے والوں کے لیے زمین روٹی کی طرح بن جائے گی اور وہ اس کو بیل اور مچھلی کے گوشت کے ساتھ کھائیں گے، تاکہ میدان محشر میں وہ بھوک سے محفوظ ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنے ہاتھ سے الٹ پلٹ کر، روٹی کی طرح پھیلا دے گا، تاکہ اس کو کھانا آسان ہو جائے۔

[7058] ٣١-(٢٧٩٣) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَوْ تَابَعَنِي عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُودِ لَمْ يَبْقَ عَلَى ظَهْرِهَا يَهُودِيٌّ إِلَّا أَسْلَمَ))

[7058] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: 'اگر مجھ پر یہود کے دس (بڑے علماء) ایمان لے آئیں تو مدینہ کے تمام یہودی مسلمان ہو جائیں۔''

یہود میں رسل ایمان لے آئیں اس سے مراد یہود کے دس رؤسا اور لیڈر ہیں جن کی یہود پیروی کرتے تھے یہودی عوام میں سے تو بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے تھے جیسا کہ بنونضیر کا سردار ابو یاسر بن اخطب، حیی بن اخطب، کعب بن اشرف اور رافع بن ابی الحقیق تھا ان میں سے کوئی بھی ایمان نہیں لایا تھا اسی طرح بنوقیقناع اور بنوقریظہ کے سرداروں بھی ایمان نہیں لائے۔

٥......بَابُ: سُؤَالِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرُّوحِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ((يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ)) الْآيَةَ

باب ٥: یہودیوں کا نبی اکرم ﷺ سے روح کے بارے میں سوال کرنا اور اللہ کا فرمان، ''وہ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔''

[7059] حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ

[7058] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانهار باب: اليهود والنبي ﷺ حين قدم المدينة برقم (٣٩٤١) انظر (التحفة) برقم (١٤٤٩٩)

[7059] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: قوله تعالى: ﴿وما اوتيتم من العلم الا قليلا﴾ برقم (١٢٥) وفي التفسير باب (ويسالونك عن الروح) برقم (٤٧٢١) وفيالاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما يكره من كثرة السوال ومن تكلف ما لا يعنيه برقم (٧٢٩٧) وفي التوحيد باب: قوله تعالى: ﴿ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين﴾ برقم (٧٤٥٦) وفي باب: ←

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِيٌ عَلَى عَسِيبٍ اِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالُوا مَا رَابَكُمْ اِلَيْهِ لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَاَلَهُ عَنِ الرُّوحِ قَالَ فَاَسْكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ اَنَّهُ يُوحَى اِلَيْهِ قَالَ فَقُمْتُ مَكَانِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَيَسْاَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّي وَمَا اُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيلًا

[7059]۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ نے کھجور کی چھڑی کا سہارا لیا ہوا تھا تو آپ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا، ان سے روح کے بارے میں سوال کرو، دوسروں نے کہا، تمہیں ان سے یہ سوال کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ تمہیں ایسا جواب نہ دے دیں، جو تمہیں ناپسند ہو، دوسروں نے کہا، ان سے سوال کرو تو ان میں سے بعض نے آپ کے پاس آ کر، آپ سے روح کے بارے میں سوال کیا، سو رسول اللہ ﷺ چپ رہے اور اسے کوئی جواب نہ دیا تو میں جان گیا کہ آپ کی طرف وحی نازل کی جا رہی ہے تو اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، چنانچہ جب وحی اتر چکی، آپ نے فرمایا، ''وہ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے، روح میرے رب کے امر سے ہے اور تم بہت ہی کم علم دیئے گئے ہو۔'' (اسراء آیت نمبر ۸۵)

مفردات الحدیث ❶ **مَا رَابَكُمْ اِلَيْهِ:** تم کو اس سوال پر کس شک وشبہ نے آمادہ کیا ہے۔ ❷ **لَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ:** تمہیں وہ کوئی ایسا جواب نہ دے دیں، جو تمہیں ناپسند ہو، جس سے اس کی نبوت ثابت ہوتی ہے۔

فائدہ:...... جس روح کے بارے میں یہود نے قریش کے اکسانے پر سوال کیا تھا، اس سے کیا مراد ہے، اس کے بارے میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک اس سے مراد روح حیات ہے، جس سے انس وحیوان اور جن زندہ ہیں، بعض کے نزدیک، جبریل ہے اور بعض کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام اور بعض کے نزدیک مراد وحی ہے، جس سے قلب وروح کو زندگی حاصل ہوتی ہے اور ﴿كذالك اوحينا اليك رُوحا من امرنا﴾ سے، اس آخری قول کی تائید ہوتی ہے اور وحی کی حقیقت وہ جان سکتا ہے، جس پر اس کا نزول ہوتا ہے، دوسروں کے لیے اس کا سمجھنا ممکن نہیں ہے۔ اس حدیث کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے یہ سوال براہ راست یہود نے مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد کیا تھا جیسا کہ صراحتاً آ رہا ہے فی حرث المدینہ لیکن یہ آیت سورہ بنی اسرائیل کی ہے جس سے معلوم ہوا یہ سوال

← قوله تعالى: ﴿انما قولنا لشى اذا اردناه﴾ برقم (٧٤٦٢) وفى الترمذى فى (جامعه) فى التفسير باب: ومن سورة بنى اسرائيل برقم (٣١٤١) انظر (التحفة) برقم (٩٤١٩)

مشرکین مکہ نے کیا تھا تو اس حدیث سے معلوم ہوا ہے یہودیوں نے قریش مکہ کو بتایا کہ وہ یہ سوال کریں پھر ہجرت کے بعد براہ راست سوال کیا تو پھر نزل الوحی کا معنی ہوگا آپ کے توجہ پہلے نازل شدہ آیت کی طرف مبذول کی گئی ہے کہ کسی مزید جواب کی ضرورت نہیں ہے اتنا جواب ہی کافی ہے اس لئے تعدد نزول آیت دوبارہ اتری کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

[7060] ٣٣۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُوسَعِيدِ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِى حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَفْصٍ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَمَا اُوتِيتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيلًا وَفِىْ حَدِيثِ عِيسٰى بْنِ يُونُسَ وَمَا اُوتُوا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ

[7060] ۔امام صاحب اپنے چار اساتذہ سے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ کی کھیتی میں چل رہا تھا وکیع کی روایت میں ہے، وما اوْتیتم من العلم ہے اور ابن خشرم کی روایت میں وما اوتوا: ان کو نہیں دیا گیا۔

[7061] ٣٤۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدِ الْاَشَجُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اِدْرِيسَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يَرْوِيهِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِىْ نَخْلٍ يَتَوَكَّاُ عَلٰى عَسِيبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ فِىْ رِوَايَتِهٖ وَمَا اُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيلًا

[7061] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نخلستان میں کھجور کی چھڑی کا سہارا لیے ہوئے تھے، آگے مذکورہ بالا روایت ہے اور اس روایت میں ہے، ﴿وما اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلاً﴾ تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

[7062] ٣٥۔(٢٧٩٥)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ الْاَشَجُّ وَاللَّفْظُ

[7060] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٦٩٩٠)
[7061] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٥٧١)
[7062] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى البيوع باب: ذخر القين والحداد برقم (٢٠٩١)

لِعَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَنْ اَقْضِيَكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اِنِّي لَنْ اَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ حَتّٰى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِّنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ اَقْضِيكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ قَالَ وَكِيعٌ كَذَا قَالَ الْاَعْمَشُ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ اَفَرَاَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَاُوتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اِلَى قَوْلِهِ وَيَاْتِينَا فَرْدًا

[7062]۔حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا عاص بن وائل کے ذمہ قرض تھا، میں اس کے پاس، اس کا مطالبہ کرنے کے لیے گیا تو اس نے مجھے کہا، میں اس وقت تک ہرگز تیرا قرض ادا نہیں کروں گا، جب تک تم محمد کا انکار نہ کرو تو میں نے اسے کہا، میں ہرگز محمد کا انکار نہیں کروں گا، حتی کہ تو مر جائے اور پھر دوبارہ اٹھایا جائے، اس نے کہا، کیا مجھے موت کے بعد اٹھایا جائے گا؟ تو میں اس وقت تیرا قرض چکا دوں گا، جب میں مال اور اولاد کی طرف لوٹ آؤں گا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی، کیا آپ نے اس کے بارے میں جانا، جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہتا ہے، مجھے مال اور اولاد سے نوازا جائے گا، کیا وہ غیب سے آگاہ ہو گیا ہے، یا اس نے رحمان سے کوئی عہد کر لیا ہے، ہرگز نہیں، جو کچھ وہ کہتا ہے، ہم اس کو لکھ لیں گے اور اس کا عذاب بڑھا دیں گے اور جس کی یہ بات کرتا ہے، اس کے وارث تو ہم ہوں گے اور یہ اکیلا ہمارے پاس آئے گا۔'' (مریم آیت ۷۷ تا ۸۰)

فائدہ:...... حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے عاص بن وائل کو جواب دیا، میں اس وقت تک محمد کا انکار ہرگز نہیں کروں گا، جب تک تو دوبارہ زندہ نہ ہو اور ظاہر ہے دوبارہ زندگی قیامت کو ملے گی اور قیامت کے بعد ایمان اور کفر کا موقعہ اور محل ختم ہو چکا ہوگا اور ان کے نتائج اور انجام کا ظہور ہوگا، اس لیے یہ اعتراض پیدا نہیں ہوتا کہ حضرت خباب نے کفر کو دوبارہ اٹھنے پر معلق کیا ہے اور عاص نے مذاق و استہزاء کرتے ہوئے کہا، (کیونکہ وہ دوبارہ اٹھنے پر ایمان نہیں رکھتا) مجھے اسی وقت مال اور اولاد ملے گا تو میں تیرا قرض ادا کر دوں گا۔

←وفی الاجارة باب: هل يواجر الرجل نفسه من مشرك فی ارض الحرب برقم (٢٢٧٥) وفی: التفسير باب: (افرايت الذی كفر بآياتنا وقال لاوتين مالا وولدا) برقم (٤٧٣٢) وفی باب (اطلع الغيب ام اتخذ عند الرحمن عهدا) برقم (٤٧٣٣) وفی باب (كلا سنكتب ما يقول ونمد له من العذاب مدا) برقم (٤٧٣٤) وفی باب قوله تعالی: ﴿ونرثه ما يقول وياتينا فردا﴾ برقم (٤٧٣٥) والترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة مريم برقم (٣١٦٢) انظر (التحفة) برقم (٣٥٢٠)

[7063] ٣٦ـ(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِی حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ

[7063] ـ امام صاحب اپنے چار اساتذہ کی سندوں سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، جریر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، میں جاہلیت کے دور میں لوہار تھا تو میں نے عاص بن وائل کے لیے کام کیا (تلوار بنا کر دی) تو میں اس کی مزدوری کے مطالبہ کے لیے اس کے پاس آیا۔

٦...... بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالىٰ: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ﴾ الاية (الممتحنة: ١٩)

باب٦: اللہ کا فرمان ہے، ''اللہ تعالیٰ انہیں آپ کی ان میں موجودگی کی حالت میں عذاب دینا نہیں چاہتا۔''

[7064] ٣٧ـ(٢٧٩٦)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الزِّيَادِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ

اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ اَبُو جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيمٍ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى آخِرِ الْآيَةِ

[7064] ـ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابوجہل نے دعا کی، اے اللہ! اگر یہی (قرآن) حق ہے، جو تیری طرف سے ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا دے، یا ہمیں کسی المناک عذاب سے دوچار کر دے تو یہ آیت اتری، ''اللہ ایسے نہیں ہے کہ آپ کی موجودگی میں ان پر عذاب بھیجے اور اللہ ان کو عذاب

[7063] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٩٣)

[7064] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (واذ قالوا اللهم ان كان هذا هو الحق من عندك فامطر علينا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب اليم) برقم (٤٦٤٨) وفي باب (وما كان ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون) برقم (٤٦٤٩) انظر (التحفة) برقم (٩٧٩)

دینے والا نہیں ہے، جبکہ وہ استغفار کر رہے ہیں۔'' اور انہیں کیا تحفظ حاصل ہے کہ اللہ ان کو عذاب نہ دے، حالانکہ وہ مسجد حرام سے روک رہے ہیں، جبکہ وہ حقیقتاً اس کے متولی نہیں ہیں، اس کے متولی تو صرف متقی (حدود کے پابندی) ہی ہو سکتے ہیں، لیکن ان میں سے اکثر اس حقیقت کو نہیں جانتے۔'' (انفال آیت ۳۳-۳۴)

فائدہ:......حضور اکرم ﷺ کی ہجرت سے پہلے، آپ کا مکہ میں قیام، اہل مکہ کے لیے عذاب سے محفوظ رہنے کا باعث تھا اور ہجرت کے بعد کمزور مسلمانوں کا پیچھے رہ جانا اور استغفار کرنا حفاظت کا سبب تھا، جب وہ بھی ہجرت کر گئے تو پھر ان سے مکہ چھین لیا گیا، جو ان کے لیے عذاب تھا۔

۷......بَابُ: قَوْلِهِ ﴿إِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغَى، أَنَّ رَآهُ اسْتَغْنَى﴾

باب ۷: اللہ تعالیٰ کا فرمان: ''انسان اپنے آپ کو مستغنی دیکھ کر سرکش ہو جاتا ہے''

[7065] ۳۸-(۲۷۹۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْقَيْسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَاَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ اَوْ لَاُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ قَالَ فَاَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَاَ عَلَى رَقَبَتِهِ قَالَ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا)) قَالَ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا نَدْرِي فِي حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ شَيْءٌ بَلَغَهُ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغَى اَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى اِنَّ اِلَى رَبِّكَ الرُّجْعَى اَرَاَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا اِذَا صَلَّى اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَى اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوَى اَرَاَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى يَعْنِي اَبَا جَهْلٍ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللهَ يَرَى كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِعْهُ زَادَ عُبَيْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَاَمَرَهُ بِمَا اَمَرَهُ بِهِ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ يَعْنِي قَوْمَهُ

[7065] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٤٣٦)

[7065] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو جہل نے کہا، کیا محمد تمہارے سامنے اپنا چہرہ خاک آلود کرتے ہیں، یعنی سجدہ کرتے ہیں، کہا گیا، ہاں، اس نے کہا، مجھے لات اور عزیٰ کی قسم، اگر میں نے اسے ایسا کرتے دیکھ لیا تو میں اس کی گردن روند ڈالوں گا، یا اس کا چہرہ، مٹی میں، خاک آلود کروں گا، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے، اس نے خیال کیا کہ وہ آپ کی گردن روند ڈالے گا، اچانک لوگوں نے دیکھا کہ وہ الٹے پاؤں لوٹ رہا ہے اور اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو بچا رہا ہے تو اس سے پوچھا گیا، تمہیں کیا ہو گیا؟ تو اس نے کہا، میرے اور ان کے درمیان آگ کی ایک خندق تھی، ھول (ہیبت و دہشت) اور بازو ہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر وہ میرے قریب آتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو اچک لیتے۔'' اس وقت اللہ عزوجل نے اتاری، راوی کہتے ہیں، معلوم نہیں ہے، یہ بات حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں ہے، یا ان کے شاگرد کو کسی دوسرے سے پہنچی ہے۔

''ہرگز ایسا نہیں چاہیے، یا حقیقت ہے کہ انسان سرکشی اختیار کرتا ہے، جبکہ اپنے آپ کو بے نیاز دیکھتا ہے، یقیناً اسے اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے، کیا تم نے اسے دیکھا، جو منع کرتا ہے، بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے، بتایئے اگر وہ ہدایت یافتہ ہوتا، یا تقویٰ کا حکم دیتا ہو، ذرا سوچو، اگر وہ جھٹلاتا ہو اور منہ موڑتا ہو، کیا اسے پتہ نہیں ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے، یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کو پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے، وہ پیشانی جو جھوٹی، خطا کار ہے، سو وہ اپنے اہل مجلس کو بلا لے، ہم بھی اپنے عذاب کے فرشتوں کے بلا لیں گے، ہرگز نہیں، آپ اس کی بات نہ مانیے۔'' سورۂ علق آیت نمبر ۶ تا ۱۹۔

عبید اللہ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، اللہ نے اسے حکم دیا، جو اس نے اپنے اعوان و انصار کو حکم دیا تھا، ابن عبدالاعلیٰ نے اضافہ کیا، وہ اپنی مجلس یعنی اپنی قوم کو بلا لے۔

مفردات الحدیث ❶ هَلْ يُعَفِّرُ وَجْهَهُ: عَفَر (خاک، مٹی) کیا وہ اپنا چہرے پر مٹی ملتا ہے، سجدہ کرتا ہے۔ ❷ الرُّجْعىٰ: واپسی، رجوع، یہ حاصل مصدر ہے، ❸ نادیه، سوسائیٹی، مجلس، ٹولی اور پارٹی مراد ہے ❹ زبانية، زِبْنِيَة کی جمع ہے، دفاع کرنے والے، باڈی گارڈ، مراد وہ فرشتے ہیں، جو خاص نوعیت کی مہمات پر بھیجے جاتے ہیں۔

فائدہ :...... اس حدیث سے اس انتظام کا اظہار ہو رہا ہے، جو اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی حفاظت کے لیے فرماتا ہے، تاکہ ان کے دشمن ان کو ضرر نہ پہنچا سکیں اور آیات میں ان سرمایہ داروں اور لیڈروں کی عکاسی کی گئی ہے، جو اپنے مال و دولت کے غرے میں مبتلا ہو کر سرکشی اور طغیان اختیار کرتے ہیں، اور جس نے سب کچھ دیا ہے، اس سے ہی اعراض کرتے ہیں، چونکہ دماغ کا سامنے والا حصہ جسے ناصیہ کہا گیا ہے، وہی مجرمانہ پلاننگ کرتا ہے، ظلم

وزیادتی کا مرکز ہے، اسی لیے چوٹی پکڑ کر گھسیٹنے کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اسے جھوٹی، خطا کار قرار دیا گیا ہے۔

۸...... بَابُ: الدُّخَانِ

باب ۸: دھوئیں کا بیان

[7066] ۳۹-(۲۷۹۸) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ قَاصًّا عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ بِأَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَجَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا فَقَالَ ((اَللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ)) قَالَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوعِ وَيَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ أَحَدُهُمْ فَيَرَى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ جِئْتَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ أَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ آيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ

[7066] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاستسقاء باب: دعاء النبي ﷺ (اجعلها عليهم سنين كسني يوسف) برقم (١٠٠٧) وفي باب: اذا استشفع المشركون بالمسلمين عند القحط برقم (١٠٢٠) وفي التفسير باب (وراودته التي هو في بيتها عن نفسه وغلقت الابواب وقالت هيت لك) برقم (٤٦٩٣) وفي باب (وما انا من المتكلفين) برقم (٤٨٠٩) وفي باب: (٣٠) برقم (٤٧٧٤) وفي باب (يغشى الناس هذاب عذاب اليم) برقم (٤٨٢١) وفي باب: (ربنا اكشف عنا العذاب انا مومنون) برقم (٤٨٢٢) وفي باب (اني لهم الذكرى وقد جاء هم رسول مبين) برقم (٤٨٢٣) وفي باب (ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون) برقم (٤٨٢٤) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة الدخان برقم (٣٢٥٤) انظر (التحفة) برقم (٩٥٧٤)

[7066] ۔ امام مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمارے درمیان لیٹے ہوئے تھے، چنانچہ ان کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا، اے ابوعبدالرحمان! کوفہ کے دروازہ کندہ نامی کے پاس ایک واعظ قصہ گو بیان کر رہا ہے، اس کا نظریہ، یہ ہے کہ دخان (دھواں) کی نشانی ظاہر ہوگئی تو کافروں کے سانس روک دے گی اور مومنوں کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہو گی تو عبداللہ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور غصہ کی کیفیت میں کہنے لگے، اے لوگو! اللہ سے ڈرو، تم میں سے جس کسی چیز کا علم ہے، وہ اپنے علم کے مطابق بات کرے اور جسے علم نہیں ہے، اس کو اللّٰہ اعلم کہنا چاہیے، کیونکہ تمہارے لیے زیادہ علمی رویہ یہی ہے، جس چیز کا پتہ نہیں ہے، اس کے بارے میں کہہ دے، اللہ ہی خوب جانتا ہے، کیونکہ اللہ برتر و بزرگ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے: ''کہہ دیجیے، میں اس پر تم سے کسی مزدوری کا طالب نہیں ہوں اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔'' (سورہ ص نمبر ۸۶)۔
بلاشبہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا، لوگ دین کو قبول کرنے سے روگردانی کر رہے ہیں تو دعا کی، اے اللہ! ان پر سات سالہ قحط بھیج، جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے دور میں سات سال قحط پڑا تھا تو انہیں خشک سالی نے آ لیا، جس نے ہر چیز کو ختم کر ڈالا، حتی کہ قریش نے بھوک کے سبب چمڑے اور مردار کھائے اور ان میں سے کوئی آسمان کو دیکھتا تو اسے دھوئیں کی کیفیت نظر آتی، ان حالات میں آپ کے پاس ابوسفیان آ کر کہنے لگا، اے محمد! آپ اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دینے آئے ہیں اور آپ کی قوم بھوک سے ہلاک ہو رہی ہے تو ان کی خاطر اللہ سے دعا کرو، اس سلسلہ میں اللہ نے فرمایا: ''اس دن کا انتظار کریں، جب آسمان سے صریح دھواں ظاہر ہوگا، جو لوگوں پر چھا جائے گا، جو المناک عذاب ہوگا، (کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم سے اس عذاب کو دور کر دے، ہم ایمان لے آئیں گے، اس وقت انہیں نصیحت کہاں کارگر ہوگی، حالانکہ ان کے پاس رسول مبین (کھول کر بیان کرنے والا) آ چکا ہے، پھر انہوں نے اس سے منہ موڑا اور کہنے لگے، یہ تو سکھایا پڑھایا دیوانہ ہے۔'' ہم تھوڑی دیر عذاب ہٹا دیں گے، مگر تم پھر وہی کرو گے جو پہلے کرتے رہے۔'' (دخان آیت نمبر ۱۰ تا ۱۵)۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا آخرت کا عذاب ہٹا دیا جائے گا؟ جس دن ہم سخت گرفت کریں گے، پھر انتقام لے کر رہیں گے۔'' (آیت نمبر ۱۶)۔ سو پکڑ سے مراد، بدر کا دن ہے، دھوئیں والی نشانی گزر چکی ہے، اس طرح پکڑ، لزام (قتل و قید) و روم کی فتح گزر چکی ہے۔''

فائدہ :...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک سورۂ دخان میں، جس دھوئیں کا تذکرہ کیا گیا ہے، اس سے مراد وہ خیالی اور تصوراتی دھواں ہے، جو قریش مکہ کو بھوک کی وجہ سے نظر آتا تھا، حالانکہ قرآن میں جس دھوئیں کا تذکرہ ہے، وہ حقیقی اور صریح دھواں ہے، جو سب لوگوں کو نظر آئے گا، اس لیے حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس سے قیامت والا دھواں ہی مراد لیا ہے، حضرت ابن عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول بھی یہی ہے اور آگے حضرت حذیفہ بن
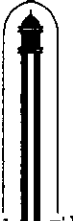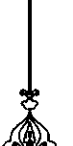
اسید رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت آ رہی ہے، وہ بھی اس کی مؤید ہے اور بعض ضعیف احادیث میں، یہی بات مختلف صحابہ سے منقول ہے، اسی طرح بطشۂ کبریٰ سے مراد، حضرت ابن مسعود کے نزدیک بدر کا دن ہے، جبکہ دوسری تفسیر کے مطابق قیامت کی پکڑ مراد ہے اور حافظ ابن کثیر نے، حضرت عبداللہ بن مسعود کے اس اعتراض کہ کیا قیامت کا عذاب کچھ وقت کے لیے ہٹایا جائے گا، کا یہ جواب دیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے، گر ہم تم سے عذاب ہٹا دیں اور تمہیں پھر دنیا میں لوٹا دیں تو تم پھر بھی وہی کفر کرو گے، جو پہلے کرتے تھے، یا كاشف العذاب سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ عذاب آنے کے اسباب مکمل ہو چکے ہیں اور عذاب تمہارے قریب آ چکا ہے، مگر کچھ روز کے لیے ہم اسے مؤخر کر دیتے ہیں، جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر عذاب آیا نہیں تھا، صرف عذاب کے آثار نظر آئے تھے، لیکن قرآن میں اس کو ﴿كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ﴾ (ہم نے ان سے عذاب ہٹا دیا) سے تعبیر کیا ہے۔

[7067] ٤٠-(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدِ الْاَشَجُّ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَايِهِ يُفَسِّرُ هٰذِهِ الْآيَةَ ((يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ)) قَالَ يَاْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ فَيَاْخُذُ بِاَنْفَاسِهِمْ حَتّٰى يَاْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ اَنْ يَقُولَ لِمَا لَا عِلْمَ لَهُ بِهِ اللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا اَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ فَاَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتّٰى اَكَلُوا الْعِظَامَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَاِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ لِمُضَرَ اِنَّكَ لَجَرِيءٌ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا اِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ فَمُطِرُوا فَلَمَّا اَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ قَالَ عَادُوا اِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيمٌ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُونَ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ

[7067] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٩٧)

[7067] ۔ امام مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا، میں مسجد میں ایک ایسے آدمی کو چھوڑ کر آیا ہوں، جو قرآن کی تفسیر محض اپنی رائے سے کرتا ہے، وہ اس آیت ''جس دن آسمان پر صریح دھواں ظاہر ہوگا۔'' کی تفسیر کرتا ہے کہ قیامت کے دن لوگوں پر ایک دھواں طاری ہوگا، جو ان کی سانس کو روک دے گا، حتی کہ ان پر زکام کی سی کیفیت طاری ہو جائے گی تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، جس کو پختہ علم ہو، وہ اسے بیان کرے اور جسے علم نہ ہو، وہ کہہ دے، اللہ ہی خوب جانتا ہے، کیونکہ انسان کے سمجھدار ہونے کی علامت ہے کہ جس چیز کا اسے علم نہیں ہے، وہ کہہ دے، اللہ ہی خوب جانتا ہے، یہ واقعہ یوں ہے، جب قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو آپ نے ان کے خلاف یوسف علیہ السلام کے دور جیسے قحط سالی کے سالوں کے مسلط کرنے کی دعا کی، اس کے نتیجہ میں انہیں قحط اور مشقت نے آ لیا، حتی کہ ایک آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے، اپنے اور آسمان کے درمیان بھوک اور مشقت کے سبب دھواں نظر آتا، حتی کہ انہوں نے ہڈیاں کھائیں، ان حالات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! مضر کے لیے اللہ سے معافی طلب کیجئے، (ہدایت مانگئے) کیونکہ وہ ہلاک ہو رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''مضر کے لیے؟'' (جو نافرمان اور مشرک ہیں) تم تو بہت جسارت کر رہے ہو (جو کافروں کے لیے بخشش کے طالب ہو)، چنانچہ آپ نے ان کے لیے (بارش کی) دعا کی، اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی، ''ہم کچھ وقت کے لیے عذاب دور کر دیں گے، مگر تم پھر پہلی حرکتوں کی طرف لوٹ آؤ گے۔'' آپ کی دعا کے نتیجہ میں بارش برسا دی گئی، لیکن جب انہیں خوشحالی میسر آئی تو وہ پہلی حالت کی طرف لوٹ آئے، اس سلسلہ میں یہ آیت بھی نازل ہوئی، ''اس دن کا انتظار کیجئے، جب آسمان پر صریح دھواں ظاہر ہوگا، جو لوگوں پر چھا جائے گا، یہ المناک عذاب ہوگا۔ (آیت نمبر ۱۰ تا ۱۲)۔ جس دن ہم ان پر سخت گرفت کریں گے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے، (آیت نمبر ۱۶)۔ اس سے مراد بدر کا دن ہے۔

فائدہ: ...... حضرت ابن مسعود کے نزدیک، بدر کے دن گرفت، ان کی بدعہدی اور بے وفائی کا نتیجہ تھی، لیکن اصل گرفت تو قیامت کو ہوگی، دنیا کی گرفت تو اس کا ہلکا سا اشارہ اور تمہید ہے۔

[7068] ٤١ ـ(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ

[7068] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: فسوف يكون لزوما) برقم (٤٧٦٧) وفي باب (فارتقب يوم تاتي السماء بدخان مبين) برقم (٤٨٢٠) وفي باب: (يوم نبطش البطشة الكبرى انا منتقمون) برقم (٤٨٢٥) انظر (التحفة) برقم (٩٥٧٦)

[7068] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پانچ پیشین گوئیاں گذر چکی ہیں، الدخان (دھواں) (جنگ بدر میں) لزام (قتل وقید) رومیوں کی فتح، بدر کی پکڑ اور انشقاق قمر۔

[7069] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[7069] ۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[7070] ٤٢۔(٢٧٩٩)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُونَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ اَوِ الدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ اَوِ الدُّخَانِ

[7070] ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان، ''ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے ہلکے عذاب سے دوچار کریں گے، ہلکے عذاب کا ذائقہ ضرور چکھائیں گے۔ سورۃ الم سجدہ آیت ٢١۔ فرماتے ہیں، اس سے مراد، دنیا کی تکالیف ومصائب ہیں، فتح روم، پکڑ یا دخان ہے، بطشہ ہے یا دخان، شعبہ کو شک ہے۔

٩......بَاب :اِنْشِقَاقِ الْقَمَرِ

باب ٩: انشقاق قمر، چاند کا پھٹنا

[7071] ٤٣۔(٢٨٠٠)حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِشِقَّتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَشْهَدُوا))

[7069] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٦٩٩٩)

[7070] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦١)

[7071] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب: سوال المشركين ان يريهم النبي ﷺ آية فاراهم انشقاق القمر برقم (٣٦٣٦) وفي مناقب الانصار باب: انشقاق القمر برقم (٣٨٦٩) وبرقم (٣٨٧١) وفي التفسير باب (وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا) برقم (٤٨٦٤) وبرقم ←

[7071] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گواہ ہو جاؤ۔''

[7072] حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ اَبِى مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِى كِلاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِىُّ وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِى مَعْمَرٍ

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِنًى اِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَآءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اشْهَدُوا))

[7072] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں تھے تو چاند دو ٹکڑوں میں بٹ گیا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے تھا اور دوسرا ٹکڑا آگے تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا، ''گواہ رہنا۔''

[7073] ٤٥۔(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِىُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِى مَعْمَرٍ

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِلْقَتَيْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ))

[7073] ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں چاند دو حصوں میں بٹ گیا، ایک ٹکڑے کو پہاڑ نے (اپنے پیچھے) چھپا لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! گواہ رہنا۔''

فائدہ :...... چاند کا شق ہونا، آپ کا ایک عظیم معجزہ ہے، جسے بہت سے صحابہ کرام نے بیان کیا ہے اور قرآن مجید میں بھی، اس کا ذکر موجود ہے، بعض روایات میں ہے، مکہ کے کافروں نے یہ دیکھ کر کہا، ابو کبشہ کے بیٹے نے تم پر جادو کر دیا ہے، مسافروں کا انتظار کرو، اگر انہوں نے بھی تمہاری طرح شق قمر دیکھا ہو تو پھر یہ سچ ہے، اگر انہوں نے تمہاری طرح چاند کو پھٹتا نہ دیکھا ہو تو یہ جادو ہے، جو تم پر اس نے کیا ہے، آنے والوں سے پوچھا گیا تو ہر جہت سے آنے والے مسافروں نے اس کی گواہی دی۔''

(٤٨٦٥) والترمذى فى (جامعه) فى التفسير باب: ومن سورة القمر برقم (٣٢٨٥) وبرقم (٣٢٨٦) انظر (التحفة) برقم (٩٣٣٦)

[7072] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٧٠٠٢)

[7073] تقدم تخريجه برقم (٧٠٠٢)

[7074] (۲۸۰۱)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ

[7074]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے اس قسم کی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7075] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِاِسْنَادِ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ ابْنِ اَبِی عَدِيٍّ فَقَالَ ((اَشْهِدُوا اشْهِدُوا))

[7075]۔یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، ہاں، ابن ابی عدی رحمہ اللہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''گواہ ہو جاؤ، گواہ ہو جاؤ۔''

فائدہ:...... آپ نے اپنے پاس موجود لوگوں کو گواہ اس لیے بنایا تاکہ وہ دوسروں کے سامنے اس کی شہادت دے سکیں۔

[7076] ٤٦۔(۲۸۰۲)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ

[7076]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے رسول اللہ ﷺ سے خواہش کی کہ آپ انہیں کوئی نشانی (معجزہ) دکھائیں تو آپ نے انہیں، دو دفعہ انشقاق قمر دکھایا۔''

[7077] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ

[7077]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... مرتین کا معنی یہ نہیں ہے کہ چاند دو دفعہ پھٹا تھا، بلکہ معنی یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک ٹکڑا دکھایا اور دوسری

[7074] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی انشقاق القمر برقم (۲۱۸۲) وفی التفسير باب: ومن سورة القمر برقم (۳۲۸۸) انظر (التحفة) برقم (۷۳۹۰)

[7075] تقدم تخرجه فی الحديث السابق برقم (۷۰۰۵)

[7076] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المناقب باب: سوال المشركين ان يريهم النبی ﷺ آية فاراهم انشقاق القمر برقم (۳٦۳۷) وفی التفسير باب: (وانشق القمر وان يروا آية يعرضوا) برقم (٤٨٦٧) انظر (التحفة) برقم (۱۲۹۷)

[7077] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة القمر برقم (۳۲۸٦) انظر (التحفة) برقم (۱۳۲٤)

دفعہ دوسرا ٹکڑا دکھایا، یا انہیں دو دفعہ کہا، دیکھ لو، اس لیے اگلی روایت میں مَـرَّتین کی جگہ فِــرْقَتَیْنِ کا لفظ ہے۔
شِقَّةٌ ، فِلْقَةٌ ، فِرقَة ، تینوں لفظ ہم معنی ہیں، جن سے مراد، ٹکڑا ہے۔

[7078] ٤٧ـ(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَاَبُو دَاوُدَ ح و حَـدَّثَـنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَاَبُو دَاوُدَ كُلُّهُمْ عَنْ شُـعْبَةَ عَـنْ قَتَـادَةَ عَـنْ اَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ اَبِي دَاوُدَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[7078] ۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، چاند دو ٹکڑوں میں بٹ گیا، ابو داود کی حدیث میں ہے، رسول اللہ ﷺ کے دور میں چاند پھٹ گیا۔

[7079] ٤٨ـ(٢٨٠٣)حَـدَّثَـنَا مُوسٰى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُـضَرَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰى زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

[7079] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند شق ہو گیا۔

فائدہ: ...... حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے، بہت سے مسافروں نے بتایا کہ انہوں نے ہندوستان میں ایک ہیکل دیکھا، جس پر لکھا ہوا تھا، یہ اس رات تعمیر ہوا، جس میں چاند شق ہوا تھا، ابن کثیر ج ٦ ص ٧٧ اور شق قمر کا واقعہ مالیبار میں بھی نظر آیا تھا، تاریخ فرشتہ اردو، ج ٢ ص ٤٨٨ـ٤٨٩ دیکھئے۔

١٠......بَاب : لَا أَحَدَ أَصْبَرُ عَلَى أَذًى مِنَ اللَّهِ

باب١٠: اذیت ناک یا تکلیف دہ باتوں کو، اللہ عزوجل سے بڑھ کر کوئی برداشت کرنے والا نہیں ہے

[7080] ٤٩ـ(٢٨٠٤)حَـدَّثَـنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ

[7078] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: (وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا) برقم (٤٨٦٤) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٦)

[7079] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المناقب باب: سوال المشرکین ان یریهم النبی ﷺ آیة فاراهم انشقاق القمر برقم (٣٦٣٨) وفی مناقب الانصار باب: انشقاق القمر برقم (٣٨٧٠) وفی التفسیر باب: (وانشق القمر وان یروا آیة یعرضوا) برقم (٤٨٦٦) انظر (التحفة) برقم (٥٨٣١)

[7080] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الادب باب: الصبر فی الاذی برقم (٦٠٩٩) وفی التوحید←

عَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ ((لَا اَحَدَ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی یَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهُ یُشْرَكُ بِهِ وَیُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ یُعَافِیهِمْ وَیَرْزُقُهُمْ))

[7080]۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل سے بڑھ کر کوئی اذیت ناک باتوں کو برداشت کرنے والا نہیں ہے، اس کے ساتھ شریک قرار دیئے جاتے ہیں اور اس کے لیے اولاد قرار دی جاتی ہے، پھر بھی وہ ایسے لوگوں کو عافیت وتندرستی عنایت فرماتا ہے اور انہیں رزق سے نوازتا ہے۔''

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ شریک وسہیم اور اولاد و بیوی سے بلند و بالا اور پاک ومنزہ ہے، وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہے، لیکن مشرک اس کے لیے شریک اور اولاد ثابت کرتے ہیں اور اس کی بے نیازی کا انکار کرتے ہیں، اس کے باوجود وہ انہیں صحت و عافیت اور مال و دولت سے نوازتا ہے اور فوراً ان کا مواخذہ نہیں فرماتا اور قدرت وطاقت کے باوجود انتقام نہیں لیتا اور اللہ کا صبر، اس کی شان رفیع کے لائق ہوگا، اس کی کنہہ اور حقیقت کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے اور نہ ہی تاویل یا تشبیہ وتعطیل کی ضرورت ہے۔

[7081] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ وَاَبُو سَعِیدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِیعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ عَنْ اَبِی مُوسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهِ اِلَّا قَوْلَهُ وَیُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ فَاِنَّهُ لَمْ یَذْكُرْهُ

[7081]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی، نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں، مگر اس میں آپ کا یہ بول ''اللہ کے لیے اولاد ٹھہرائی جاتی ہے،'' موجود نہیں ہے۔

[7082] ۵۰۔(. . .) وَحَدَّثَنِی عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ

قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ قَیْسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ ((مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی یَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّهُمْ یَجْعَلُونَ لَهُ نِدًّا وَیَجْعَلُونَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ یَرْزُقُهُمْ وَیُعَافِیهِمْ وَیُعْطِیهِمْ))

[7082]۔ حضرت عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تکلیف دہ بات سن کر، اللہ سے زیادہ برداشت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔'' لوگ اس کے مدمقابل ٹھہراتے ہیں اور اس کے لیے اولاد قرار دیتے ہیں، اس کے باوجود وہ انہیں روزی دیتا ہے، عافیت بخشتا ہے، اور (مال و دولت) عطا فرماتا ہے۔''

باب: قوله تعالى: ﴿ان الله هو الرزاق ذوا القوة المتين﴾ برقم (٧٣٧٨) انظر (التحفة) برقم (٩٠١٥)

[7081] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٧٠١١)

[7082] تقدم تخريجه برقم (٧٠١١)

۱۱......بَابُ: طَلَبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ بِمِلْءِ الْأَرْضِ ذَهَبًا

باب ۱۱: کافر کا زمین کی پورائی کے برابر سونا بطور فدیہ ادا کرنے کی خواہش کرنا

[7083] ۵۱-(۲۸۰۵)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَكُنْتَ مُفْتَدِيًا بِهَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا أُدْخِلَكَ النَّارَ فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ))

[7083] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سب سے ہلکے عذاب والے دوزخی سے فرمائے گا، اگر تیرے پاس دنیا ومافیہا ہوتو کیا تو اس کو بطور فدیہ (تاوان) (آگ سے بچنے کے لیے) دے دے گا تو وہ کہے گا، ہاں، اللہ فرمائے گا، میں نے تم سے اس سے بہت کم، آسان چیز کا مطالبہ کیا تھا، جبکہ تو ابھی آدمی کی پشت میں تھا کہ تم شرک نہ کرنا، (میرا خیال ہے، آپ نے فرمایا) اور میں تمہیں آگ میں داخل نہیں کروں گا، لیکن تو نے شرک کرنے پر اصرار کیا۔''

فائدہ: ......انت فی صُلب آدم: تو آدم کی پشت میں تھا، سے میثاق ربوبیت یا عہد الست کی طرف اشارہ ہے، جس کو قرآن مجید میں، ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ ......الآيه﴾ میں بیان کیا گیا ہے کہ انسانوں کو اس دنیا میں پیدا کرنے سے پہلے ہی یہ بتا دیا گیا تھا اور ان سے پختہ وعدہ لیا گیا تھا کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، انسانی فطرت، عقل وشعور اور انبیاء ورسل اور کتب وصحائف کے ذریعہ اس عہد کی یاددہانی کرائی گئی، لیکن انسانوں کی اکثریت اس کے باوجود شرک کے موذی مرض میں مبتلا ہو کر جہنم کا ایندھن بن رہی ہے۔

[7084] (...)حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ ((وَلَا أُدْخِلَكَ النَّارَ)) فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ

[7083] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: خلق آدم وذريته برقم (۳۳۳٤) وفي الرقاق باب: صفة الجنة والنار برقم (٦٥٥٧) انظر (التحفة) برقم (۱۰۷۱)

[7084] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷۰۱٤)

[7084]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، مگر اس میں آپ کا قول ''اور میں تمہیں آگ میں داخل نہیں کروں گا۔'' بیان نہیں کیا۔

[7085] ۵۲۔(. . .)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ سُئِلْتَ أَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ))

[7085]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا، بتاؤ، اگر تیرے پاس زمین کی پورائی کے برابر سونا ہو تو کیا تم اس کو بطور فدیہ دے دو گے؟ وہ کہے گا، ہاں تو اسے کہا جائے گا، تم سے اس سے بہت آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔''

[7086] ۵۳۔(. . .)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَيُقَالُ لَهُ كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ))

[7086]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت اس فرق سے بیان کرتے ہیں، ''تو اسے کہا جائے گا، تم جھوٹ بولتے ہو، تم سے ایسی چیز کا مطالبہ کیا گیا، جو اس سے بہت آسان تھی۔''

فائدہ:...... كَذَبْتَ: تم جھوٹ بولتے ہو، کا مقصد یہ ہے، اگر تمہیں دنیا میں دوبارہ بھیج دیا جائے تو تم یہ فدیہ اور تاوان ادا کرنے کے لیے تیار نہیں ہو گے، کیونکہ تم نے اس سے انتہائی آسان اور سہل کام بھی نہیں کیا، اگرچہ آخرت میں وہ عذاب سے نجات پانے کے لیے دنیا و مافیہا دینے کے لیے تیار ہو گا، اس لیے اللہ کا فرمان:

﴿وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ﴾ (الانعام: ۲۸)

''اور اگر انہیں دوبارہ دنیا میں بھیجا جائے تو پھر وہی کریں گے، جس سے انہیں منع کیا گیا تھا، یہ دراصل جھوٹے لوگ ہیں۔''

[7085] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: من نوقش الحساب عذب برقم (٦٥٣٨) انظر (التحفة) برقم (١٣٥٩)

[7086] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: من نوقش الحساب عذب برقم (٦٥٣٨) انظر (التحفة) برقم (١١٨٢)

۱۲...... بَابُ: يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ

باب ۱۲: کافر کو چہرہ کے بل اٹھایا جائے گا

[7087] ٥٤-(٢٨٠٦) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ ((أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ قَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا

[7087]- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن کافر کو اس کے چہرے کے بل کیسے اٹھایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''کیا جس نے اسے دنیا میں اس کے دونوں پاؤں پر چلایا ہے، وہ اس پر قادر نہیں ہے کہ اسے قیامت کے دن، اس کے چہرے کے بل چلا دے۔'' قتادہ نے کہا، کیوں نہیں، ہمارے رب کی عزت وقدرت کی قسم۔

فائدہ:...... احوال قیامت کو دنیا کے حالات پر قیاس کرنے کے نتیجہ میں اور قدرت الٰہی سے صرف نظر کرنے کی بنا پر بہت سی باتوں کو عجیب خیال کیا جاتا ہے، حالانکہ آخرت کے حالات کو دنیا پر قیاس کرنا درست نہیں ہے، جس طرح دنیا کی زندگی کو ماں کے پیٹ والی زندگی پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہے، اسی طرح الٰہی قدرت کو نظر انداز کر کے کسی چیز کو سمجھنے کی کوشش کرنا اشکال واعتراض کا باعث ہے، اگر قدرت الٰہی پر نظر ہو تو کسی قسم کا اشکال یا شک وشبہ پیدا نہیں ہوتا۔

۱۳...... بَابُ: صَبْغِ أَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا فِي النَّارِ وَصَبْغِ أَشَدِّهِمْ بُؤْسًا فِي الْجَنَّةِ

باب ۱۳: دنیا میں سب سے زیادہ خوشحال اور آسودہ تر شخص کو جہنم میں غوطہ دینا اور سب سے زیادہ مشقت اور تکلیف والے کو جنت میں غوطہ دینا

[7088] ٥٥-(٢٨٠٧) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ

[7087] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (الذين يحشرون على وجوههم الى جهنم اولئك اشر مكانا واضل سبيلا) برقم (٤٧٦٠) وفي الرقاق باب: الحشر برقم (٦٥٢٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٩٦)

[7088] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: ما يتمنى اهل الجنة برقم (٣١٦٠) انظر (التحفة) برقم (٣٦٦)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُؤْتٰى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ))

[7088] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جہنمیوں میں سے قیامت کے دن اس شخص کو لایا جائے گا، جس کو دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں والی آسودہ زندگی ملی تھی، چنانچہ اسے آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر پوچھا جائے گا، اے آدم کے بیٹے! کیا کبھی تو نے کسی قسم کی خیر، آرام دیکھا؟ کیا کبھی تمہیں کوئی نعمت حاصل ہوئی؟ وہ کہے گا نہیں، اللہ کی قسم! اے میرے رب! اور دنیا میں سب سے زیادہ تنگ حال اور تکلیف دہ زندگی گزارنے والے کو اہل جنت میں سے لایا جائے گا، سواسے جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا، اے آدم کے بیٹے! کیا کبھی تو نے شدت اور سختی دیکھی؟ کیا کبھی تجھ پر شدت کا گزر ہوا؟ وہ کہے گا نہیں، اللہ کی قسم! اے میرے رب! مجھ پر کبھی کسی شدت (تنگی) کا گزر نہیں ہوا اور نہ میں نے کبھی سختی دیکھی۔''

فائدہ:......آج دنیا کی جن نعمتوں اور آسائشوں پر ہم فریفتہ ہیں اور ان کے اسیر ہیں، ان کی وقعت اور حیثیت صرف اتنی ہے، وہ دوزخ کی ایک ہی ڈبکی سے بھول جائیں گی اور ان کا سارا نشہ ہرن ہو جائے گا اور دنیا کی جن سختیوں اور کلفتوں سے ہم بھاگتے ہیں اور ان کی خاطر دین وشریعت کو نظر انداز کرتے ہیں، بلکہ اس کی حفاظت کرتے ہیں، وہ اس قدر بے وقعت اور حقیر ہیں کہ جنت میں ایک ہی ڈبکی سے بھول جائیں گی اور یہ احساس نہیں رہے گا اور کبھی میرا کسی سختی اور تکلیف وشدت سے بھی واسطہ پڑا تھا۔

۱۴......بَاب: جَزَآءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

باب ۱۴: مومن کو اس کی نیکیوں کا دنیا اور آخرت میں صلہ ملے گا اور کافر کو جلد ہی اس کی نیکیوں کا صلہ دنیا ہی میں مل جاتا ہے

[7089] ۵۶۔(۲۸۰۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ

[7089] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۴۱۹)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْآخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا))

[7089] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ مومن کی کسی نیکی کی حق تلفی نہیں فرماتا، اس کے سبب اسے دنیا میں بھی دیا جاتا ہے اور اس کا آخرت میں بھی صلہ ملے گا، رہا کافر تو اس نے جو نیکیاں اللہ کے لیے کی ہیں، ان کے سبب دنیا میں رزق دیا جاتا ہے، حتی کہ جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی، جس کا اسے صلہ یا بدلہ دیا جائے۔''

فائدہ:...... کافر دنیا میں جو اچھے کام، اللہ کی خوشنودی اور رضا کے لیے کرتا ہے، اس کا بدلہ اسے دنیا ہی میں مل جاتا ہے، لیکن مومن، آخرت کے اجر وثواب کے لیے، نیک عمل کرتا ہے، اس لیے اسے ان کا بدلہ آخرت میں ملے گا اور دنیا میں اسے جو کچھ مل رہا ہے، وہ محض اللہ کا فضل وکرم ہے، نیکیوں کی جزا یا بدلہ نہیں ہے، جزا صرف آخرت میں ہی ملے گی، جب کہ اگلی آیت میں آ رہا ہے۔

[7090] ۵۷۔(. . .) حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ))

[7090] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ ''کافر جب کوئی نیکی کا کام کرتا ہے تو اسے اس کے سبب دنیا ہی میں عمدہ کھانا کھلا دیا جاتا ہے اور رہا مومن تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی نیکیوں کو آخرت کا ذخیرہ بناتا ہے اور اس کی اطاعت کے نتیجہ میں دنیا میں اسے رزق فراہم کرتا ہے۔''

[7091] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمَا

[7091] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7090] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۳۳)
[7091] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۱۰)

۱۵...... بَاب :مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْكَافِرِ

باب ۱۵: مومن کی تمثیل (کھیتی کی سی) ہے اور کافر کی مثال (صنوبر کے درخت) کی

[7092] ۵۸۔(۲۸۰۹)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ))

[7092]۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی تمثیل کھیتی کی سی ہے، ہمیشہ ہوا اس کو جھکاتی رہتی ہے اور مومن کو بھی ہمیشہ آزمائش و ابتلاء یا مصیبت سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور منافق کی مثل زمین میں مضبوطی سے پیوست درخت کی ہے جو اس وقت تک ہلتا نہیں ہے، جب تک اسے کاٹ نہ لیا جائے۔''

فائدہ:...... مومن کی تمثیل ایک کھیتی کی سی ہے، جسے ہوائیں ہمیشہ ہلاتی رہتی ہیں وہ ادھر ادھر جھکتا رہتا ہے اور یہی چیز اس کے نشوونما اور پھلنے پھولنے کا باعث بنتی ہے، اسی طرح مومن ہمیشہ بیماریوں اور مصائب و تکالیف سے دوچار ہوتا رہتا ہے، جو اس کے گناہوں کی بخشش اور رفع درجات کا سبب بنتی ہیں، لیکن منافق کی مثال ارز درخت کی ہے، جس کی جڑیں زمین میں پیوست ہوتی ہیں اور ہوائیں اس کو حرکت نہیں دے سکتیں، اس طرح منافق کے لیے بیماریاں اور مصائب و مشکلات گناہوں کا کفارہ کا سبب نہیں بنتے اور اس کو ان سے کوئی سبق یا عبرت حاصل نہیں ہوتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع و انابت کرتے، اس طرح وہ بعض مومن سے کم مصائب و تکالیف کا شکار ہوتا ہے، حتی کہ اس کا ایک ہی دفعہ سخت مؤاخذہ ہوگا، جس سے وہ بچ نہیں سکے گا، جس طرح صنوبر کے درخت کو کاٹ دیا جاتا ہے۔

[7093] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهِ تُمِيلُهُ ((تُفِيئُهُ))

[7092] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الامثال باب: ما جاء فی مثل المومن القاری للقرآن وغیر القاری برقم (۲۸۶۶) انظر (التحفة) برقم (۱۳۲۷۹)

[7093] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۷۰۲۳)

[7093]۔ یہی روایت دو اور اساتذہ سے عبدالرزاق کی سند سے بیان کرتے ہیں اور اس میں تُمِيلُهُ کی جگہ تُفِيئُهُ ہے، معنی دونوں کا جھکانا، مائل کرنا ہے۔

[7094] ٥٩۔(٢٨١٠)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي

ابْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰى حَتّٰى تَهِيجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلٰى اَصْلِهَا لَا يُفِيئُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً))

[7094]۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''مومن کی تمثیل تر و تازہ اور کچی کھیتی کی سی ہے، جسے ہوا جھکاتی ہے، کبھی گراتی ہے اور کبھی سیدھا کرتی ہے، حتی کہ وہ پختہ ہو کر پک جاتی ہے اور کافر کی مثال زمین میں پیوست صنوبر کی ہے، جو اپنی جڑ پر کھڑا رہتا ہے، اسے کوئی چیز ہلا نہیں سکتی، حتی کہ درخت ایک ہی دفعہ اکھڑ جاتا ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ الخامة: انکھواں، زمین سے نکلنے والی سوئی، ابتدائی انگوری۔ ❷ المُجْذِيَة: گڑی ہوئی، زمین میں پیوست، ❸ اِنْجِعَاف: اکھڑنا۔

فائدہ:...... ایک مومن مصائب اور تکالیف سے متاثر ہوتا ہے، اپنے حالات کو درست کرنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن کافر مصائب و تکالیف سے متاثر ہو کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف رخ نہیں کرتا، حتی کہ موت کے سخت تھپڑوں سے دوچار ہو جاتا ہے۔

[7095] ٦٠۔(...)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا حَتّٰى يَاْتِيَهُ اَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً))

[7095]۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی تمثیل نرم و نازک کھیتی کی سی ہے، جسے ہوائیں جھکاتی رہتی ہیں، کبھی گراتی ہیں اور کبھی سیدھا کھڑا کر دیتی ہیں، حتی کہ اس کا وقت

[7094] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المرض باب: ما جاء في كفارة المرض برقم (٥٦٤٣) انظر (التحفة) برقم (١١١٣٣)

[7095] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١١٥٠)

مقررہ آ جاتا ہے اور منافق کی تمثیل، زمین میں گڑے ہوئے صنوبر کی سی ہے، جسے کوئی آفت متاثر نہیں کرتی، حتی کہ وہ ایک ہی دفعہ اکھڑ جاتا ہے۔"

[7096] ٦١-(. . . .)وَ حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ أَنَّ مَحْمُودًا قَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ بِشْرٍ ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ)) وَأَمَّا ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ))

[7096]۔ یہی روایت امام صاحب، محمد بن حاتم اور محمد بن غیلان سے بیان کرتے ہیں، محمود کی روایت میں ہے، "کافر کی مثال صنوبر کی سی ہے۔" اور ابن حاتم کہتے ہیں، "منافق کی مثال۔" جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں ہے۔

[7097] ٦٢-(. . . .)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ابْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ يَحْيٰى ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ))

[7097]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے کرتے ہیں، دونوں کہتے ہیں، "کافر کی مثال، صنوبر کی سی ہے۔"

١٦......بَاب: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّخْلَةِ

باب١٦. مومن کی تمثیل کھجور کے درخت کی سی ہے

[7098] ٦٣-(٢٨١١)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ)) فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَقَالَ ((هِيَ النَّخْلَةُ))

[7096] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٠٢٥)

[7097] تقدم تخريجه برقم (٧٠٢٥)

[7098] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: قول المحدث: حدثنا برقم (٦١) انظر (التحفة) برقم (٧١٢٦)

قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَاَنْ تَكُونَ قُلْتَ هِيَ النَّخْلَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

[7098] ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ درختوں میں ایک درخت ایسا ہے، جس کے پتے گرتے نہیں ہیں اور وہ مسلمان کی طرح (فیض رساں) ہے تو مجھے بتاؤ، وہ کون سا درخت ہے؟'' لوگ جنگلات کے درختوں کے بارے میں سوچنے لگے، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرے دل میں خیال آیا، وہ کھجور کا درخت ہے، لیکن میں نے (چھوٹا ہونے کے سبب بتانے سے) شرم محسوس کی، پھر صحابہ نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! ہمیں بتایئے، وہ کون سا درخت ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔'' حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے اپنی شرم کا تذکرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا، انہوں نے کہا، اگر تم یہ کہہ دیتے، یہ کھجور کا درخت ہے تو مجھے فلاں، فلاں چیز سے زیادہ محبوب ہوتا۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، طلبہ کی معلومات اور ذہانت کا جائزہ لینا درست ہے، حضور اکرم ﷺ کھجور کا گابھا کھا رہے تھے تو آپ نے سوال کیا کہ وہ درخت کون سا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مسلمان کی طرح ہر اعتبار سے نفع بخش اور فیض رساں ہے، جس طرح مسلمان مجسمۂ فیض اور پیکر خیر ہے، اس کے کسی عضو سے لوگوں کو تکلیف نہیں پہنچتی، اس طرح اس کا کوئی حصہ اور چیز بیکار نہیں جاتا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمار کے قرینہ سے سمجھ گئے کہ یہ کھجور کا درخت ہے، لیکن کبار صحابہ کا ذہن اس قرینہ کی طرف نہ گیا، لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بڑوں کے احترام میں سوال کا جواب دینے سے شرم و حیا محسوس کی، جو ایک پسندیدہ نعمت ہے، لیکن بڑوں کی خاموشی کی صورت میں، جبکہ جواب دینے میں پہل نہیں تھی، جواب دینا ادب و احترام کے منافی نہ تھا، اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر تم یہ جواب دے دیتے تو مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوتا، کیونکہ یہ چیز رسول اللہ ﷺ کی شاباش اور دعا کا باعث بنتی۔

[7099] ٦٤۔(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ الضُّبَعِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا لِاَصْحَابِهِ ((اَخْبِرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ)) فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَذْكُرُونَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاُلْقِيَ فِي نَفْسِي اَوْ رُوعِيَ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ اُرِيدُ اَنْ اَقُولَهَا فَاِذَا اَسْنَانُ الْقَوْمِ فَاَهَابُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((هِيَ النَّخْلَةُ))

[7099] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: قول المحدث: حدثنا برقم (٦١) وفي البيوع باب: بيع الجمار واكله برقم (٢٢٠٩) وفي الاطعمة باب: اكل الجمار برقم (٥٤٤٤) وفي باب: بركة النخلة برقم (٥٤٤٨) انظر (التحفة) برقم (٧٣٨٩)

[7099]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا، ''مجھے اس درخت کا پتہ دو، جس کی تمثیل مومن کی سی ہے،'' تو لوگ جنگلات کے درختوں میں سے کسی درخت کا تذکرہ کرنے لگے، ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرے نفس یا دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ یہ کھجور کا درخت ہے تو میں بتانے کا ارادہ کرنے لگا تو میں نے لوگوں کی عمریں دیکھ کر گفتگو کرنے سے ہیبت محسوس کی تو جب سب خاموش رہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کھجور کا درخت ہے۔''

[7100] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِى عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِى نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاُتِىَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا

[7100]۔ امام مجاہد رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں مدینہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا رفیق سفر بنا تو میں نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی صرف ایک حدیث سنی، انہوں نے بتایا، ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، چنانچہ آپ کے پاس کھجور کا گودا لایا گیا۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

مفردات الحدیث ❋ جُمَّار: کھجور کے قلب (وسط، درمیان) سے نکلنے والا گودا، جسے عرب کھاتے تھے۔

[7101] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ اُتِىَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

[7101]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجور کا گودا لایا گیا، آگے مذکورہ بالا روایت کے مطابق ہے۔

[7102] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَخْبِرُونِى بِشَجَرَةٍ شِبْهِ اَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا قَالَ اِبْرَاهِيمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ وَتُؤْتِى اُكُلَهَا

[7100] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٧٠٣٠)

[7101] تقدم تخريجه برقم (٧٠٣٠)

[7102] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى التفسير باب: (كشجرة طيبة اصلها ثابت) برقم (٤٦٩٨) انظر (التحفة) برقم (٧٨٢٧)

وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِي أَيْضًا وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا

[7102]۔ حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اس درخت کا پتہ دو، جو مسلمان آدمی کے مشابہ یا اس کی طرح ہے، اس کے پتے نہیں گرتے۔'' امام مسلم رحمہ اللہ کے شاگرد ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں، شاید امام مسلم نے آگے کہا اور وہ اپنا پھل دیتا ہے، دوسروں کے ہاں بھی میں نے ایسے ہی پایا کہ وہ ہر وقت اپنا پھل نہیں دیتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرے دل میں خیال آیا، یہ کھجور کا درخت ہے اور میں نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو خاموش دیکھا تو بولنا یا کچھ کہنا پسند نہ کیا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر تم بتا دیتے تو مجھے فلاں، فلاں چیز سے زیادہ محبوب ہوتا۔''

فائدہ:...... امام مسلم کے شاگرد ابراہیم بن سفیان اور دوسرے تلامذہ کی روایت میں "لا توتی اُکُلها" ہے کہ وہ ہر وقت پھل نہیں دیتا اور یہ بات واقعہ کے خلاف ہے، اس لیے امام ابراہیم کہتے ہیں، شاید ہم سے سننے یا بیان کرنے میں غلطی ہو گئی ہے، امام مسلم رحمہ اللہ نے "تـؤتـي أُكلها" ہی کہا ہو، علمائے حدیث قاضی عیاض وغیرہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے لا اپنی جگہ درست ہے، لیکن اس کا تعلق تؤتی سے نہیں ہے، بلکہ اصل یوں ہے، لا يتحات ورقها ولا، ولا، نہ اس کے پتے گرتے ہیں، نہ فلاں چیز ہے اور نہ فلاں آگے ہے، تُـؤتِيْ أُكُلَها كل حِيْن، وہ ہر موسم میں اپنا پھل دیتا ہے، لیکن راوی نے معطوف چیزوں کو بیان نہیں کیا، اس طرح لا کا تعلق تؤتی سے محسوس ہونے لگا اور غلط مفہوم پیدا ہو گیا۔

١٧...... بَاب: تَحْرِيشِ الشَّيْطَانِ وَبَعْثِهِ سَرَايَاهُ لِفِتْنَةِ النَّاسِ

باب ١٧: شیطان کا (شر پر) برانگیختہ کرنا اور لوگوں کو فتنہ و فساد میں مبتلا کرنے کے لیے اپنی پارٹیوں اور دستوں کو بھیجنا اور ہر انسان کا ایک شیطان ساتھی ہے

[7103] ٦٥-(٢٨١٢) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ))

[7103] اخرجه الترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب ما جاء في التباغض برقم (١٩٣٧) انظر (التحفة) برقم (٢٣٠٢)

[7103]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''بلاشبہ شیطان اس وقت اس سے مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی لوگ جزیرہ عرب میں اس کی پرستش کریں، لیکن وہ باہمی لڑائی کے لیے بھڑکانے کی کوشش کرتا ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ التَّحْرِيش: بھڑکانا، برانگیختہ کرنا۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ عرب کے لوگ بت پرستی کی طرف کی لوٹ جائیں اور جزیرہ عرب پر کافروں کا تسلط وغلبہ ہو، لیکن وہ ان کے درمیان فتنہ وفساد ڈالنا اور باہمی عداوت ودشمنی پیدا کرنے سے مایوس نہیں ہوا، اس لیے باہمی فتنہ وفساد کی آگ بھڑکانے اور ان میں اختلاف وافتراق پیدا کرنے کے لیے پورا زور صرف کرتا ہے، اس لیے آج تک جزیرہ عرب میں بت پرستی نہیں ہوئی، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوئی، بت پرستی کے سوا، شرک کی کوئی اور شکل بھی پیدا نہیں ہوگی، لوگ نیک لوگوں یا انبیاء اور ملائکہ کے بارے میں کسی غلو کا شکار نہیں ہوں گے اور ان کی قبروں سے استمداد اور استغاثہ نہیں کریں گے۔

[7104] (. . .)وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[7104]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7105] ٦٦۔(٢٨١٣)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ((إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً))

[7105]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''ابلیس کا تخت سمندر پر ہے، چنانچہ وہ اپنے دستے بھیجتا ہے، جو لوگوں کے درمیان فتنہ وفساد پیدا کرتے ہیں، اس کے نزدیک سب سے بڑے مرتبہ والا وہ ہے جو سب سے بڑا فتنہ برپا کرتا ہے۔''

[7106] ٦٧۔(. . .)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

[7104] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٠٣٤)

[7105] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٣١٨)

[7106] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٣١٨)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ اَنْتَ)) قَالَ الْاَعْمَشُ اُرَاهُ قَالَ ((فَيَلْتَزِمُهُ))

[7106]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''ابلیس اپنا عرش (تخت) پانی پر رکھتا ہے، پھر وہ اپنے دستے روانہ کرتا ہے اور اس کا سب سے زیادہ قریبی وہ ہے جو سب سے بڑا فتنہ گر ہو، ان میں سے کوئی آ کر کہتا ہے، میں نے یہ کام کیا، یہ کام کیا تو وہ کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا، پھر ان میں سے کوئی آ کر کہتا ہے، میں نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا، حتی کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی پیدا کر دی تو وہ اسے اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے، واقعی تم نے کام کیا ہے۔'' اعمش کہتے ہیں، میرا خیال ہے، آپ نے فرمایا، ''چنانچہ وہ اسے اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے، گلے لگا لیتا ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، میاں بیوی میں فراق اور جدائی پیدا کرنا، شیطان کا سب سے بڑھ کر محبوب مشغلہ ہے، اور یہی سب سے بڑا فتنہ ہے جس کو برپا کرنے والا شیطان کو بہت محبوب ہے کیونکہ میاں بیوی معاشرہ کی بنیادی اکائی ہے، ان کے باہمی تنازع سے دو خاندان اور ان کے متعلقین اور متوسلین متاثر ہوتے ہیں اور فتنہ وفساد کا میدان بہت وسیع اور گہرا ہو جاتا ہے، جو بسا اوقات قتل و غارت تک پہنچ جاتا ہے۔

[7107] ٦٨۔(. . .) حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً))

[7107]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''شیطان اپنے دستے روانہ کرتا ہے، چنانچہ وہ لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہیں، اس کے نزدیک اس کا درجہ سب سے بلند ہوتا ہے جو سب سے بڑھ کر فتنہ پیدا کرتا ہے۔

[7108] ٦٩۔(٢٨١٤) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيهِ

[7107] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٩٦٢)

[7108] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٦٠١)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ قَالُوا وَاِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَاِيَّايَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِي اِلَّا بِخَيْرٍ))

[7108]۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''تم میں سے ہر ایک کے ساتھ، اس کا ایک جن ساتھی لگا دیا گیا ہے۔'' ساتھیوں نے پوچھا اور آپ کے ساتھ بھی؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ تعالیٰ اس کے خلاف میری مدد فرماتا ہے، اس لیے میں اس سے محفوظ رہتا ہوں، یا وہ مطیع ہو گیا ہے اور مجھے صرف خیر اور بھلائی کا مشورہ دیتا ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مسلمان کے ساتھ ایک شیطان ساتھی لگا ہوا ہے، جو اس کو راہ راست سے بھٹکانے کی کوشش کرتا ہے اور اسے غلط مشورہ دیتا ہے، اس سے صرف نبی اکرم ﷺ محفوظ ہیں، وہ آپ کو اچھا مشورہ ہی دیتا ہے، غلط مشورہ دینے کی جسارت نہیں کر سکتا، اگر اَسْلَمُ سمع سے مضارع متکلم کا صیغہ بنائیں تو معنی ہوگا، میں محفوظ رہتا ہوں، اگر اَسْلَمَ اکرم کے وزن پر ماضی کا صیغہ ہو تو معنی ہوگا، وہ مطیع وفرمانبردار بن گیا ہے اور اللہ کی قدرت سے یہ بھی باہر نہیں، اگر وہ مسلمان اور مؤمن بن جائے، بہر حال ہمیں ہر وقت شیطان سے ہوشیار اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے، وہ ہر وقت داؤ میں رہتا ہے۔

[7109] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِيَانِ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ ((وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ))

[7109]۔ امام صاحب اپنے دو اساتذہ سے اس فرق کے ساتھ یہ حدیث بیان کرتے ہیں، ''کہ اس پر ایک شیطان ساتھی مقرر ہے اور ایک ساتھی فرشتوں میں سے ہے۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو شیطان کے داؤ اور فریب سے آگاہ کرنے کے لیے اس کے ساتھ ایک فرشتہ بھی لگا ہوا ہے، جو اس کو اچھا اور صحیح مشورہ دیتا ہے، اب یہ انسان کی اپنی مرضی ہے کہ وہ شیطان کے مشورے کو قبول کرے یا فرشتے کے مشورہ پر عمل پیرا ہو۔

[7110] ۷۰۔(۲۸۱۵) حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ

[7109] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۶۰۱)

[7110] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۳۶۶)

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ ((مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ)) فَقُلْتُ وَمَا لِي لَا يَغَارُ مِثْلِي عَلَى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ)) قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ مَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((نَعَمْ وَلٰكِنْ رَبِّي أَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتّٰى أَسْلَمَ))

[7110] ۔ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ان کے ہاں سے نکلے تو مجھے اس پر غیرت آ گئی، (کیونکہ میں نے سمجھا، آپ کسی دوسری بیوی کے ہاں تشریف لے گئے ہیں) آپ آئے تو آپ نے دیکھا، میں کس طرح پیچ و تاب کھا رہی ہوں، چنانچہ آپ نے فرمایا، ''تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ اے عائشہ! کیا تم غیرت کھا گئی ہو؟'' سو میں نے کہا، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرے جیسی آپ جیسے کے بارے ایسی غیرت نہ کھائے میرے جیسی آپ پر غیرت کیوں نہیں کھائے گی؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس، تمہارا شیطان آ چکا ہے؟'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں،'' میں نے کہا اور ہر انسان کے ساتھ؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں،'' میں نے کہا اور آپ کے ساتھ بھی؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' لیکن میرے رب نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی ہے، حتی کہ میں محفوظ ہو گیا ہوں، یا وہ فرمانبردار مسلمان ہو گیا ہے۔''

۱۸......بَاب :لَنْ يَدْخُلَ أَحَدٌ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهِ بَلْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ۱۸: کوئی انسان محض اپنے عملوں کے عوض جنت میں داخل نہیں ہوگا، بلکہ اللہ کی رحمت اس کا سبب ہو گی

[7111] ۷۱۔(۲۸۱۶)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلَا إِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا إِيَّايَ إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلٰكِنْ سَدِّدُوا))(انظر:۷۱۲۰)

[7111] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا۔'' ایک آدمی نے پوچھا، ''اے اللہ کے رسول! اور آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اور مجھے بھی نہیں۔'' الا یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے، لیکن تم درستگی اختیار کرو۔''

[7111] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۳۱۰)

فائدہ: ...... جنت میں داخلہ کا سبب محض انسان کا عمل نہیں بن سکتا، کیونکہ عمل کی توفیق اور اس کی قبولیت دونوں اللہ کے فضل و کرم اور رحمت کا نتیجہ ہیں، نیز انسانی عمل کسی قدر بلند و بالا ہو، حق تو یہ ہے، حق ادا نہ ہوا کا مصداق ہے اور ایک محدود عمل، لامحدود جزاء کا سبب بھی نہیں بن سکتا، اس لیے عمل کا جنت کا سبب بنانا یہ بھی اس کی رحمت ہے، گویا عمل انسانی جنت میں داخلہ کا سبب ہے، لیکن اس کو سبب بنانا، رحمت الٰہی کا نتیجہ ہے، اس لیے آیت مبارکہ:

﴿ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (النحل:۳۲)

''اپنے عملوں کے سبب جنت میں چلے جاؤ۔''

اور ﴿وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ أُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ (الزخرف:۷۲)

''اس جنت کے وارث تم عملوں کے سبب ٹھہرائے گئے ہو۔''

اس حدیث اور آیت میں مخالفت یا منافات نہیں ہے کیونکہ آیت میں باء سببیہ ہے اور حدیث میں نفس عوض اور بدلہ کی ہے کہ عملوں کے عوض یا بدلہ میں نہیں بلکہ عمل اللہ کی رحمت کا سبب ہیں اور رحمت ہی جنت میں داخلہ کا سبب ہے اور اس حدیث میں مخالفت یا منافات نہیں ہے، اس لیے آپ نے سدا (صحت و درستگی) کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے، تاکہ یہ طرز عمل رحمت الٰہی کا سبب بن سکے۔

[7112] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّدَفِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ)) وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا))

[7112] ۔امام صاحب یہی روایت تھوڑے فرق سے ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ''اپنی رحمت و فضل سے۔'' اور لیکن راہ راست اور درستگی اختیار کرو، کا تذکرہ نہیں کیا۔

[7113] ۷۲۔(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ اَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) فَقِيلَ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ

[7113] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کسی ایک کو بھی محض اس کے عمل جنت میں نہیں لے جائیں گے۔'' پوچھا گیا اور آپ کو بھی نہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اور مجھے بھی نہیں، الا یہ کہ میرا رب، مجھے رحمت سے ڈھانپ لے۔''

[7112] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۲۱۰)

[7113] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٤۲۲)

[7114] ۷۳۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَيْسَ اَحَدٌ مِّنكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ)) قَالُوا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ ((يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ)) وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَاَشَارَ عَلٰى رَاْسِهِ وَلَا اَنَا ((اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ))

[7114]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی ایک کو محض اس کے عمل نجات نہیں دلا سکیں گے۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا اور آپ کو بھی نہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”مجھے بھی نہیں، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی بخشش اور رحمت سے ڈھانپ لے۔“ ابن عون نے اس طرح ہاتھ کے اشارے سے اپنے سر کو ڈھانپ لیا اور کہا، ”اور مجھے بھی نہیں، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی بخشش اور رحمت سے ڈھانپ لے۔“

[7115] ۷۴۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ اَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا ((اَنْ يَّتَدَارَكَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ))

[7115]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی ایک کو بھی اس کا عمل نجات نہیں دلوا سکے گا۔“ صحابہ کرام نے کہا اور آپ کو بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اور مجھے بھی نہیں۔“ الا یہ اللہ اپنی رحمت میرے شامل حال کر دے۔“

[7116] ۷۵۔(. . .)وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَبَّادٍ يَحْيٰى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِى عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَنْ يُّدْخِلَ اَحَدًا مِّنكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) قَالُوا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ))

[7116]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کر سکے گا۔“ صحابہ کرام نے کہا اور آپ کو بھی نہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ”اور مجھے بھی نہیں۔“ الا یہ کہ مجھے اللہ اپنے فضل اور رحمت سے ڈھانپ لے۔“

[7114] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٧٤)

[7115] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٠٥)

[7116] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المرض باب: تمنى المريض الموت برقم (٥٦٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٢٩٣٢)

[7117] ٧٦۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَاعْلَمُوا اَنَّهُ لَنْ يَنْجُوَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِعَمَلِهِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا اَنْتَ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا ((اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ))

[7117]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''راہ راست اور درستگی کے قریب رہو اور راہ راست پر چلو اور یقین کرلو، تم میں سے کوئی ایک بھی اپنے عمل سے نجات نہیں پا سکے گا۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں بھی نہیں، الا یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت اور فضل سے ڈھانپ لے۔''

فائدہ:......مسلمان کے لیے صحیح طرز عمل یہی ہے کہ وہ افراط وتفریط، کمی وبیشی سے بچتے ہوئے، راہ راست پر چلتا رہے، یا کم ازکم راہ راست کے قریب قریب رہنے کی کوشش کرے، کیونکہ افراط وتفریط دونوں ہی راہ راست سے دور لے جانے والی چیزیں ہیں اور یہ اس صورت میں ممکن ہے، جب انسان اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق کی درخواست کرتا رہے اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت وفضل سے انسان کو اس کی توفیق بخش دے، اس طرح ہر فرد بشر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا محتاج ہے، اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں پر اپنی رحمت اور فضل کا سایہ رکھے۔

[7118] وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ [انظر: ٧١٢١]

[7118]۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[7119] (. . .)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ

[7119]۔امام صاحب ایک اور استاد سے دونوں صحابہ ابو ہریرہ، جابر رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[7120] (٢٨١٦)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ ((وَاَبْشِرُوا)) [راجع: ٧١١١]

[7117] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٢٧)

[7118] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣٢٦)

[7119] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٣٤٧)

[7120] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٥٣٢)

[7120] ۔ امام صاحب اپنے دوسرے اساتذہ سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت، اس اضافہ سے بیان کرتے ہیں، ''اور خوش ہو جاؤ۔''

[7121] ۷۷۔(۲۸۱۷)حَدَّثَنِی سَلَمَةُ بْنُ شَبِیبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُولُ ((لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِّنْکُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا یُجِیرُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ))

[7121] ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کر سکے گا، اور نہ اسے آگ سے بچائے گا اور نہ مجھے، مگر اللہ کی رحمت سے۔''

[7122] ۷۸۔(۲۸۱۸)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا مُوسٰی بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهَا کَانَتْ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاَبْشِرُوا فَاِنَّهُ لَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ اَحَدًا عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا اَنْتَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوا اَنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَی اللّٰهِ اَدْوَمُهُ وَاِنْ قَلَّ))

[7122] ۔ نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درستگی اختیار کرو'' اس کے قریب قریب رہو'' اور خوش ہو جاؤ، کیونکہ کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کر سکے گا'' صحابہ کرام نے پوچھا اور آپ کو بھی نہیں؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اور مجھے بھی نہیں، الا یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے اور جان لو، اللہ کو وہی عمل پسند ہے، جس پر دوام کیا جائے، اگرچہ تھوڑا ہو۔''

[7123] (. . .)وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسٰی بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ((وَاَبْشِرُوا))

[7123] ۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں ''اور خوش ہو جاؤ۔'' کا ذکر نہیں ہے۔

[7121] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۶۳)

[7122] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الرقاق باب: القصد والمداومة علی العمل برقم (۶٤٦٤) وبرقم (٦٤٦٧) انظر (التحفة) برقم (۱۷۷۷۵)

[7123] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۷۰۵۳)

۱۹......بَاب: اِكْثَارِ الْاَعْمَالِ وَالِاجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ

باب ۱۹: عمل زیادہ کرنا اورعبادت میں سعی وکوشش یا محنت کرنا

[7124] ۷۹-(۲۸۱۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ ((اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا))

[7124]۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (اتنی دیر تک) نماز پڑھی کہ آپ کے قدم سوج گئے، چنانچہ آپ سے پوچھا گیا، کیا آپ اس قدر مشقت برداشت کرتے ہیں، حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب معاف کردیئے ہیں تو آپ نے فرمایا: ''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

[7125] ۸۰-(. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ ((اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا))

[7125]۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے اس قدر قیام کیا، حتی کہ آپ کے قدم سوج گئے، صحابہ کرام نے عرض کیا، اللہ آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب معاف کر چکا ہے، آپ نے فرمایا: ''تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

[7126] ۸۱-(۲۸۲۰) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّى قَامَ حَتَّى تَفَطَّرَ رِجْلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ

[7124] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التهجد باب: قیام النبی ﷺ برقم (۱۱۳۰) وفی التفسیر باب: (لیغفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر ویتم نعمته علیك ویهدیك صراطا مستقیما) برقم (۴۸۳۶) وفی الرقاق باب: الصبر عن محارم الله برقم (۶۴۷۱) والترمذی فی (جامعه) فی الصلاة باب: ما جاء فی الاجتهاد فی الصلاة برقم (۴۱۲) والنسائی فی (المجتبی) فی قیام اللیل باب: الاختلاف علی عائشة فی احیاء اللیل برقم (۱۶۴۳) وابن ماجه فی (سننه) فی اقامة الصلاة والسنة فیها باب: ما جاء فی طول القیام فی الصلوات برقم (۱۴۱۹) انظر (التحفة) برقم (۱۱۴۹۸)

[7125] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۷۰۵۵)

[7126] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۳۶۵)

يَارَسُولَ اللّٰهِ اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا))

[7126] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے، اس قدر قیام کرتے، حتی کہ آپ کے پاؤں پھٹ جاتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ اس قدر مشقت برداشت کرتے ہیں، حالانکہ آپ کے اگلے پچھلے ذنب معاف کیے جا چکے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

فائدہ :......ذنب کا اطلاق بہت وسیع ہے، جو کام کسی کی شان و مقام سے فروتر ہو، یا خلاف اولیٰ ہو، اس کو بھی ''ذنب'' کہتے ہیں اور اس سے بڑھ کر کفر و شرک تک بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے، یہاں مراد وہ کام ہیں، جو آپ کے بلند و بالا مقام سے فروتر تھے، یا خلاف اولیٰ تھے اور بقول قاضی سلیمان رحمہ اللہ اس سے مراد وہ الزامات ہیں جو ہجرت سے پہلے اور ہجرت کے بعد آپ پر لگائے گئے تھے، تفصیل کے لیے رحمۃ للعالمین میں دیکھیے، پیر کرم شاہ نے یہ معنی نقل کیا، لیکن قاضی صاحب کا نام نہیں لیا۔ (ضیاء القرآن ج ۵ ص ۵۳۲ تا ۵۳۳) یہ معنی کرنا تکلف سے خالی نہیں ہے، کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ ﴿وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَقْتُلُوْنِ﴾ (الشعراء ۱۴) سے استدلال کیا ہے، اور اس ذنب کو موسیٰ علیہ السلام خود ظلم سے تعبیر کر کے معافی کی درخواست کرتے ہیں ﴿قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَغَفَرَلَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ (القصص:۱۶) اس لیے آپ ﷺ کا عبادت میں اس قدر مشقت برداشت کرنا مغفرت کے شکر کے طور پر تھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ کرم و فضل فرمایا ہے کہ میرے تمام ذنب معاف فرما دیے ہیں تو مجھے اس نعمت و کرم کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ اس سے معلوم ہوا شکر جس طرح زبان سے ادا کیا جاتا ہے، اسی طرح عمل سے بھی شکر ادا کیا جاتا ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا﴾ (سبا:۱۳)

۲۰......بَاب: اَلِاقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ

باب ۲۰. وعظ و نصیحت میں اعتدال

[7127] ۸۲۔(۲۸۲۱) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللّٰهِ نَنْتَظِرُهٗ فَمَرَّ بِنَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا اَعْلِمْهُ

[7127] اخرجه البخاري في (صحيحه) في العلم باب: ما كان النبي ﷺ يتخولهم بالموعظة برقم (٦٨) وفي الدعوات باب: الموعظة ساعة بعد ساعة برقم (٦٤١١) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في الفصاحة والبيان برقم (٢٨٥٥) وبرقم (٢٨٥٥م) انظر (التحفة) برقم (٩٢٥٤)

بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اِنِّى أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِى اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةُ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِى الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

[7127]۔ شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت عبداللہ بن مسعود کے دروازے پر ان کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس سے یزید بن معاویہ نخعی رحمہ اللہ گزرے تو ہم نے ان سے کہا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ہماری موجودگی سے آگاہ کرو، وہ ان کے پاس گئے اور جلد ہی ہمارے پاس عبداللہ رضی اللہ عنہ آ گئے اور کہنے لگے، مجھے تمہاری آمد کی اطلاع دی جاتی ہے، مگر میں اس لیے تمہارے پاس نہیں آتا کہ میں تمہیں اکتاہٹ میں مبتلا کرنا ناپسند کرتا ہوں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ مختلف ایام میں وعظ و نصیحت کے وقت ہمارا دھیان رکھتے تھے کہ کہیں ہم اکتا ہی نہ جائیں۔

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے، وعظ و نصیحت میں اس قدر طول بیانی سے کام نہیں لینا چاہیے کہ لوگ اکتا جائیں، اگر روزانہ وعظ کہنا ہو تو وقت کم لینا چاہیے، یا پھر وقفہ وقفہ سے بعض دن چھوڑ کر وعظ کرنا چاہیے، ہاں تعلیم و تدریس کا کام روزانہ کیا جائے گا۔

[7128] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِىُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مِنْجَابٌ فِى رِوَايَتِهٖ عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِى عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ

[7128]۔ امام صاحب اپنے بعض دوسرے اساتذہ سے بھی یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7129] ۸۳۔(. . .) وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ اَبِى وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمِ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَااَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نُحِبُّ

[7128] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٧٠٥٨) وان قوله: وزاد منجاب فى روايته عن ابن مسهر تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٢٨٩)

[7129] اخرجہ البخاری فی (صحیحہ) فی العلم باب: من جعل لاھل العلم ایاما معلومة برقم (۷۰) انظر (التحفة) برقم (۹۲۹۸)

حَدِيثَكَ وَنَشْتَهِيهِ وَلَوَدِدْنَا اَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةُ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا

[7129] ۔ابو وائل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہمیں ہر جمعرات کو وعظ کیا کرتے تھے تو ان سے ایک آدمی نے کہا، اے ابوعبدالرحمٰن! ہم آپ کی گفتگو پسند کرتے ہیں اور اس کے خواہش مند ہیں اور ہم چاہتے ہیں، آپ ہمیں روزانہ وعظ فرمایا کریں گے تو انہوں نے جواب دیا، مجھے تمہیں روزانہ وعظ کرنے سے صرف یہ چیز مانع ہے کہ میں تمہیں اکتاہٹ میں مبتلا کرنا پسند نہیں کرتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ ہماری اکتاہٹ کو ناپسند کرتے ہوئے، وعظ کرنے میں ہمارا خیال اور دھیان رکھتے ہوئے مختلف دنوں میں وعظ فرماتے۔

فائدہ :......حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے انصاری ساتھی کے ساتھ باری مقرر کی ہوئی تھی، ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ایک دن انصاری ساتھی، اس طرح تعلیم و تعلم کا سلسلہ روزانہ جاری رہتا۔
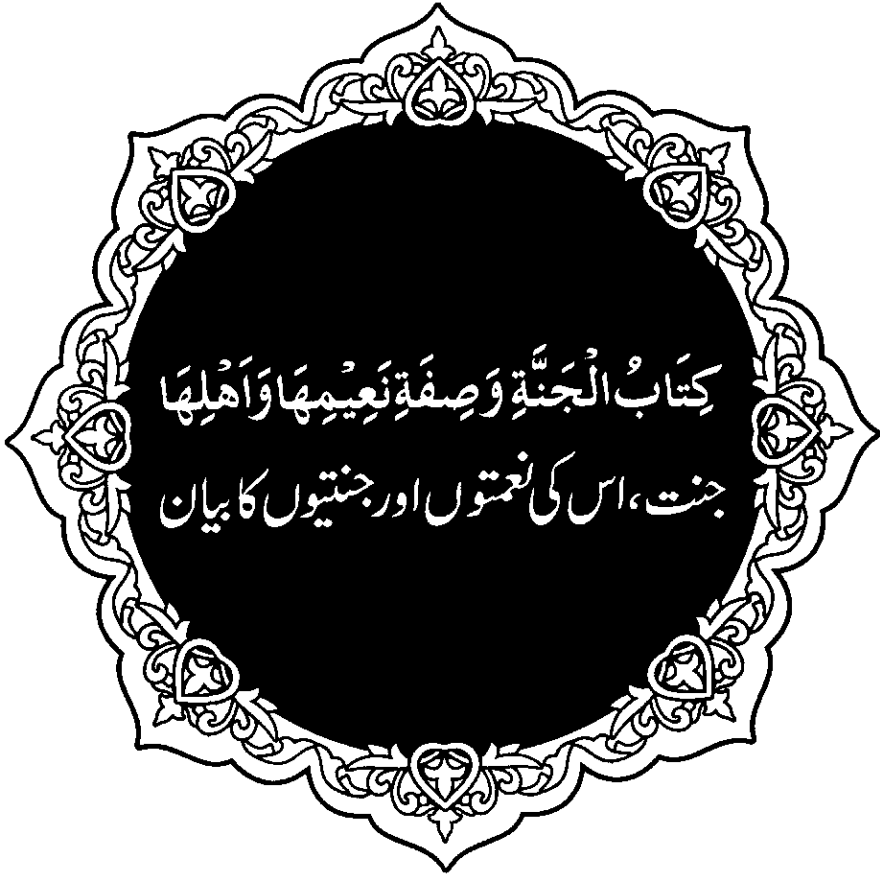
حدیث نمبر 7130 سے 7234 تک

۵۴...... كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيمِهَا وَاَهْلِهَا

٥٤. جنت، اس کی نعمتوں اور جنتیوں کا بیان

۱...... بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

باب ۱: جنت کی صفات

[7130] ۱ - (۲۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ))

[7130] - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''جنت کو تکالیف سے گھیر دیا گیا ہے اور دوزخ کو دل پسند (خواہشات) سے گھیر دیا گیا ہے۔''

[7131] (۲۸۲۳) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[7131] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث ✲ مَكَارِہ: مکروہ کی جمع ہے، ایسے کام اور عمل جو محنت و مشقت کے متقاضی ہیں، جن کی خاطر خواہشات اور لذت انگیز چیزوں سے رکنا پڑتا ہے۔

فائدہ: ...... جنت انتہائی راحت و آرام کی جگہ ہے، اس لیے اس کے حصول کے لیے محنت طلب اور صبر آزما اعمال

[7130] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی صفة الجنة باب: ما جاء (حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات) برقم (۲۵۵۹) انظر (التحفة) برقم (۳۲۹)

[7131] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۲۹)

کرنے پڑتے ہیں اور دوزخ انتہائی تکلیف دہ اور مضرت رساں مقام ہے، اس لیے اس کے حصول کے لیے کسی محنت ومشقت کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ من مانی کر کے اور خواہشات کا اسیر بن کر، انسان اس میں داخل ہو جائے گا، کسی پابندی اور رکاوٹ کی ضرورت نہیں ہے۔

[7132] ۲۔(۲۸۲٤)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ سَعِيدٌ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ مِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً م بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدہ:۱۷]

[7132] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کی ہیں، جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا کبھی خیال گزرا ہے۔'' اس کی تصدیق اللہ کی کتاب کی یہ آیت کرتی ہے، کوئی شخص ان نعمتوں کو نہیں جانتا، جو ان کے لیے چھپا کر رکھی گئی ہیں، جن میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہے، یہ ان کے ان عملوں کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے ہیں۔ (السجدہ نمبر۱۷)

فائدہ :......اس آیت اور حدیث میں نیک بندوں کے لیے بشارت دی گئی ہے کہ دور آخرت میں ان کو ایسی اعلیٰ قسم کی نعمتیں ملیں گی، جو دنیا میں کسی کو نصیب نہیں ہوئیں، بلکہ کسی آنکھ نے ان کو دیکھا بھی نہیں اور نہ کسی کان نے ان حال سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں کبھی ان کا خیال ہی آیا، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ان نیک بندوں میں شامل فرمائے، آمین۔ اس آیت مبارکہ میں جنت کی نعمتوں کو عملوں کا بدلہ قرار دیا گیا ہے لیکن جنت میں داخلہ اللہ کی رحمت وفضل کی بنیاد پر ہوگا اور رحمت وفضل کا سبب انسان کے اعمال صالحہ ہوں گے۔

[7133] ۳۔(. . .)حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

[7132] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: ما جاء في صفة الجنة وانها مخلوقة برقم (٣٢٤٤) وفي التفسير باب: (فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين) برقم (٤٧٧٩) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة السجدة برقم (٣١٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٧٥)

[7133] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٦٧١)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِینَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ))

[7133] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: 'اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیزیں تیار کر کے ذخیرہ کر رکھی ہیں، جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا ہے، ان کا ذکر چھوڑیے، جن سے اللہ نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے۔''

[7134] ٤۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاَبُو كُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی صَالِحٍ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((یَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِینَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ)) ثُمَّ قَرَاَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ

[7134] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کا ارشاد ہے، میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیزیں ذخیرہ کر کے رکھ چھوڑی ہیں، جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان سے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دن میں ان خیال گزرا ہے، سوائے ان کے، جن کی تمہیں اطلاع کر دی ہے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، ''کسی انسان کو علم نہیں ہے کہ ان کے لیے کس قسم کی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی گئی ہے۔''

[7135] ٥۔(٢٨٢٥)حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِیدٍ الْاَیْلِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِی اَبُو صَخْرٍ اَنَّ اَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ

سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ یَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِیهِ الْجَنَّةَ حَتّٰی انْتَهٰی ثُمَّ قَالَ ﷺ فِی آخِرِ حَدِیثِهِ((فِیهَا مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ)) ثُمَّ اقْتَرَاَ هٰذِهِ الْآیَةَ تَتَجَافٰی جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا یَعْمَلُونَ [السجدة:١٦، ١٧]

[7134] طریق ابی بکر بن ابی شیبة اخرجه البخاری فی (صحیحه، فی التفسیر باب: (فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعین) برقم (٤٧٧٩) تعلیقا۔ وابن ماجه فی (سننه) فی الزهد باب: صفة الجنة برقم (٣٢٢٨) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٠٩) وطریق ابن نمیر تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٤٢٨)

[7135] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٦٧١)

[7135] ۔حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی مجلس میں حاضر ہوا، جس میں آپ نے جنت کے بارے میں بتایا، جنت کی نعمتوں کے بارے میں بیان کرنے کے بعد فرمایا، ''اس میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں، جن کو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں ہے، نہ کسی کان سے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا ہے۔'' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ''ان کے پہلو، بستروں سے الگ رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے، اس سے خرچ کرتے ہیں، کوئی نہیں جانتا کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی کیا چیزیں ان کے لیے چھپا رکھی گئی ہیں، یہ ان عملوں کا بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔ اس حدیث اور آیت مبارکہ سے معلوم ہوا جنت میں صرف وہی نعمتیں نہیں ہیں جن کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود ہے بلکہ ان کے سوا بھی بے شمار نعمتیں جن کا علم جنت میں داخلہ کے بعد ہوگا۔

٢......بَابٌ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا

باب ٢: جنت میں ایک درخت ہے، جس کے سائے میں سوار انسان ایک سو (١٠٠) سال تک چلے گا، لیکن اس سے گزر نہیں سکے گا

[7136] ٦-(٢٨٢٦) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ))

[7136] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک درخت ہے، جس کے سائے میں سوار، سو (١٠٠) سال چلے گا۔''

[7137] ٧-(. . .) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ وَزَادَ ((لَا يَقْطَعُهَا))

[7137] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایت اس اضافہ کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ ''اس کو پار نہ کر سکے گا۔''

[7136] اخرجه الترمذي في (جامعه) في صفة الجنة باب: ما جاء في صفة شجر الجنة برقم (٢٥٢٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٣١٤)

[7137] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٩٠٦)

[7138] ٨-(٢٨٢٧) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا))

[7138] ۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ سوار اس کے سائے میں سو (۱۰۰) سال چلے گا اور پھر بھی اس کو پار نہ کر سکے گا۔''

[7139] (٢٨٢٨) قَالَ أَبُو حَازِمٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ، مِائَةَ عَامٍ، مَّا يَقْطَعُهَا))

[7139] ۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ بہترین تربیت یافتہ گھوڑے پر سوار سو (۱۰۰) سال چلے گا اور اس کو پار نہ کر سکے گا۔''

فائدہ ...... اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں اور راحت کے سامان، اپنے بندوں کے لیے جنت میں پیدا کیے ہیں، ان میں سے ایک قسم کے وہ طویل و عریض سایہ دار درخت ہیں، جن کا سایہ اتنے وسیع رقبہ پر پڑتا ہے کہ بہترین اور تربیت یافتہ گھوڑے پر سوار بھی سو سال میں اس کو طے نہیں کر سکے گا۔

٣...... بَابُ: إِحْلَالِ الرِّضْوَانِ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلَا يَسْخَطُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا

باب ۳: اللہ تعالیٰ جنتیوں سے خوش ہو جائے گا اور کبھی ان سے ناراض نہیں ہو گا

[7140] ٩-(٢٨٢٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ

[7138] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: صفة الجنة والنار برقم (٦٥٥٢) وبرقم (٦٥٥٣) انظر (التحفة) برقم (٤٣٩١) وبرقم (٤٧٧٣)

[7139] تقدم تخريجه

[7140] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: صفة الجنة والنار برقم (٦٥٤٩) وفي التوحيد باب: كلام الرب مع اهل الجنة برقم (٧٥١٨) والترمذي في (جامعه) في صفة الجنة باب: محاورة الرب اهل الجنة وقوله: احل عليكم رضواني برقم (٢٥٥٥) انظر (التحفة) برقم (٤١٦٢)

وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا))

[7140] ۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جنتیوں سے فرمائے گا، اے اہل جنت، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں، تیری اطاعت کے لیے حاظر ہیں، ہر قسم کی خیر تیرے قبضے میں ہے، جس کو جو چاہیں عطا فرمائیں، وہ فرمائے گا، کیا تم خوش ہو؟ یعنی جنت کی نعمتوں پر مطمئن ہو؟ وہ جواب دیں گے، ہم کیوں راضی اور خوش نہ ہوں گے، اے ہمارے رب! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرما دیا ہے، جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا ہے تو اللہ فرمائے گا، کیا میں تمہیں اس سے بھی افضل (برتر) چیز نہ دوں؟ وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ان سے افضل کون سی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں تمہیں اپنی دائمی اور ابدی رضا مندی عنایت کرتا ہوں، اس کے بعد اب میں کبھی تم پر ناراض نہ ہوں گا۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوا، اللہ کی رضاء جنت اور اس کی ساری نعمتوں سے بہت ہی اعلیٰ اور بالا ہے، اس لیے فرمایا:

﴿وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ﴾ (التوبة : ٧٢) ''اللہ کی رضا اور خوشنودی ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔''

اور لذت و مسرت میں اعلان رضا سے بڑھ کر دیدار الٰہی ہے۔

۴...... بَابُ : تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ أَهْلَ الْغُرَفِ كَمَا يُرَى الْكَوْكَبُ فِي السَّمَاءِ

باب ٤ : اہل جنت، بالا خانہ والوں کو اس طرح دیکھیں گے، جس طرح آسمان میں ستارے کو دیکھا جاتا ہے

[7141] ١٠ ـ (٢٨٣٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ))

[7141] ۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل جنت، جنت میں، بالا خانہ اس طرح ایک دوسرے کو دکھائیں گے، جس طرح تم آسمان میں ستارے کو ایک دوسرے کو دکھاتے ہو۔''

[7141] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٧٨٨)

[7142] (۲۸۳۱) قَالَ؛ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ: ((كَمَا تَرَاءَ وْنَ الْكَوَاكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ أَوِ الْغَرْبِيِّ)) [انظر: ۷۱٤٤]

[7142]۔ ابو حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش رحمہ اللہ کو سنائی تو انہوں نے کہا، میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا، "جس طرح تم آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے میں روشن ستارے کو دیکھتے ہو۔"

[7143] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ

[7143]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے، دونوں صحابہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

مفردات الحدیث ✲ **غُرْفه:** بالاخانہ، چبارہ، الدُّرّی: روشن، چمکدار۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اہل جنت کے درجات و مراتب میں بہت فرق ہوگا، حتی کہ نچلے درجہ والے، اعلیٰ طبقہ والے، اہل غرفہ کو اس طرح نظر اٹھا کر دیکھیں گے، جس طرح مشرقی یا مغربی کنارے کے ستارے کو نظر اٹھا کر دیکھا جاتا ہے۔

[7144] ۱۱۔(۲۸۳۱) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ ((بَلٰى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ))

[7142] تقدم تخريجه

[7143] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٧٧٤)

[7144] طريق عبدالله بن جعفر بن يحيى بن خالد اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: ما جاء في صفة الجنة وانها مخلوقة برقم (٣٢٥٦) انظر (التحفة) برقم (٤١٧٣) وطريق هارون بن سعيد الايلي تقدم تخريجه برقم (٧٠٧٠)

[7144]۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل جنت اپنے سے اوپر بالا خانہ والوں کو اس طرح دیکھیں گے، جس طرح تم اس روشن ستارے کو دیکھتے ہو، جو دور مشرقی یا مغربی کنارے میں جا رہا ہوتا ہے، اس فرق و امتیاز کی بنا پر جو ان میں باہمی ہوگا۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! وہ انبیاء کے مقامات ہوں گے، دوسرے لوگ ان تک نہ پہنچ سکیں گے، آپ نے فرمایا: ''کیوں نہیں، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ وہ لوگ ہوں گے، جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔'' یعنی جنہوں نے دل کی گہرائیوں سے صحیح اور حقیقی عملاً تصدیق کی۔

مفردات الحدیث ✵ الغَابِر: چلنے والا، جانے والا۔

٥......باب: أَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَصِفَاتِهِمْ، وَأَزْوَاجِهِمْ

باب ٥: اہل و مال خرچ کر کے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شوق رکھنے والے

[7145] ١٢ ـ(٢٨٣٢) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِاَهْلِهِ وَمَالِهِ))

[7145]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت میں سے، مجھ سے انتہائی شدید محبت رکھنے والے، ایسے لوگ میرے بعد ہوں گے، ان میں سے ایک پسند کرے گا، اے کاش! اپنا اہل اور مال خرچ کر کے مجھے دیکھ سکے۔''

٦......بَابُ: فِيْ سُوقِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنَالُوْنَ فِيهَا مِنَ النَّعِيمِ وَالْجَمَالِ

باب ٦: جنت کا بازار اور اس میں جو نعمتیں اور جمال حاصل ہو سکے گا

[7146] ١٣ ـ(٢٨٣٣) حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَاْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ اِلٰى اَهْلِيهِمْ

[7145] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٨٣)

[7146] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٧٠)

وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللَّهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ وَاللَّهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا))

[7146]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں ایک بازار ہے، جس میں لوگ ہر جمعہ کو آیا کریں گے، چنانچہ شمالی ہوا چلے گی اور ان کے چہروں اور کپڑوں کو (کستوری یا خوشبو) سے بھر دے گی، جس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو جائے گا، سو وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹیں گے، ان کے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہو چکا ہو گا تو ان کے گھر والے ان سے کہیں گے، واللہ! تم ہمارے پاس سے جانے کے بعد حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو تو وہ جواب دیں گے، تم بھی، واللہ! ہمارے جانے کے بعد حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو۔''

فائدہ:...... جنت میں جمعہ بازار لگے گا، تاکہ لوگ ایک دوسرے کو مل سکیں، اللہ تعالیٰ کی زیارت کر سکیں، جس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو اور اس کا عکس ان کی بیویوں پر بھی پڑے، یا وہ شمالی ہوا ادھر ان کے گھر میں بھی چلے گی اور جنت کے جمعہ کی کیفیت دنیا کے جمعہ والی نہیں ہو گی، کیونکہ وہاں سورج اور چاند اور دن، رات نہیں ہوں گے۔

۷...... بَابُ: أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ وَصِفَاتُهُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ

باب ۷: جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ اس کی شکل وصورت چودھویں کے چاند کی ہوگی اور ان کی صفات اور ان کی بیویاں

[7147] ١٤-(٢٨٣٤) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِمَّا تَفَاخَرُوا وَإِمَّا تَذَاكَرُوا الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أَمِ النِّسَاءُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوَ لَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَضْوَءِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَعْزَبُ))

[7147]۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے فخر و مباہات کے لیے کہا، یا باہمی مباحثہ کیا کہ جنت

[7147] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٤٤٠٨)

میں مرد زیادہ ہوں گے یا عورتیں؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، کیا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا، ''جنت میں داخل ہونے والا یہ پہلا گروہ، اس کی صورت چودھویں کے ماہ کامل کی سی ہوگی اور جو گروہ اس کے بعد ہوگا، وہ آسمان کے سب سے زیادہ روشن اور جگمگاتے ستارے کی طرح ہوگی، ان میں سے ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی، جن کی پنڈلیوں کا مغز، گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا اور جنت میں کوئی انسان کنوارا نہیں رہے گا۔''

مفردات الحدیث ❶ زُمْرَة، گروہ، جماعت، ❷ أُضْوأُ: روشنی میں سب سے زیادہ چمکدار، ذِرّیٌ، روشن، أعْزَب یا عَزَب، غیر شادی شدہ، مجرد، کنوارا۔

[7148] (. . .) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ أَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ فَسَأَلُوا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ

[7148]۔ حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کا جھگڑا ہوا کہ جنت میں، کس کی تعداد زیادہ ہوگی، چنانچہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے مذکورہ بالا حدیث سنائی۔

[7149] ۱۵۔(. . .) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ))

[7149]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والا گروہ، اس کی شکل چودھویں رات کے بدر کامل کی سی ہوگی اور جو لوگ ان کے بعد ہوں گے، ان کی شکل سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوگی، جو آسمان میں جگمگاتا ہے، وہ نہ بول کریں گے اور نہ پاخانہ، نہ

[7148] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٤٣٨)

[7149] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: خلق آدم وذريته برقم (٣٣٢٧) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: صفة الجنة برقم (٤٣٣٣) انظر (التحفة) برقم (١٤٩٠٣)

انہیں تھوک آئے گی اور نہ ناک کی ریزش، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ کستوری کی طرح ہو گا، ان کی انگیٹھیاں عود کی ہوں گی، ان کی بیویاں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گے، ان کے اخلاق یکساں ہوں گے، ان کی شکل اپنے باپ آدم کی طرح ہو گی اور ان کا قد ساٹھ ہاتھ بلند ہو گا۔

مفردات الحدیث ❶ لا يتغوّطون: وہ رفع حاجت نہیں کریں گے، ❷ لا يمتخطون: ناک کی ریزش نہیں آئے گی۔ ❸ رشحهم المسك: ان کا پسینہ کستوری ہو گا، ❹ مجامرهم: مجمرة، انگیٹھی، ❺ ألوّة: لکڑی جو انگیٹھی میں سلگائی جاتی ہے۔

فائدہ :...... جنت کی ہر غذا، کثیف مادہ سے پاک اور اس قدر لطیف اور نورانی ہو گی کہ اس سے پیٹ میں کسی قسم کا فضلہ تیار نہیں ہو گا اور ان کا حسن و جمال چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گا، ان کی سیرت و کردار اور اخلاق میں ان کی شکل و صورت کی طرح یکسانیت ہو گی۔

[7150] ١٦-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُوكُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى اَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَآءِ اِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنَازِلُ لَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبْزُقُونَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ اَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى طُولِ اَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ و قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ و قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَلَى صُورَةِ اَبِيهِمْ))

[7150] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا جنت میں داخل ہونے والا پہلا گروہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گا، پھر ان سے بعد آنے والے آسمان کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح ہوں گے، پھر اس کے بعد ان کے مختلف مراتب ہوں گے، وہ پاخانہ، پیشاب نہیں کریں گے اور نہ ناک صاف کریں گے، نہ تھوکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتی ہو گی، ان کا پسینہ کستوری ہو گا، ان کے اخلاق ایک انسان کی طرح یعنی یکساں، ایک جیسے ہوں گے، ان کا قد کاٹھ اپنے

[7150] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: صفة الجنة برقم (٤٣٣٣م) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٢٥)

باپ آدم کی طرح ساٹھ ہاتھ ہوگا۔'' ابن ابی شیبہ کہتے ہیں، ایک آدمی کی طرح خلق ہوگا اور ابو کریب کہتے ہیں، ایک آدمی کی طرح بناوٹ ہوگی، یعنی جسمانی بناوٹ یکساں ہوگی، ابن ابی شیبہ کہتے ہیں، اپنے باپ کی شکل پر ہوں گے۔

٨......بَابُ :فِيْ صِفَاتِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا وَ تَسْبِيْحِهِمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا

باب ٨: جنت اور اہل جنت کی صفات اور ان کا جنت میں صبح وشام تسبیح کہنا

[7151] ١٧ـ(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا آنِيَتُهُمْ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْاَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرٰى مُخُّ سَاقِهِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اِخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا))

[7151] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک حدیث یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا، اس کی صورت چودھویں رات کے چاند کی صورت ہوگی، نہ وہ اس میں تھوکیں گے اور نہ ناک صاف کریں گے، نہ رفع حاجت کریں گے، ان کے برتن اور کنگھیاں سونے، چاندی کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیاں عود کی، ان کا پسینہ کستوری ہوگا اور ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی، حسن و جمال کی بنا پر ان کی پنڈلیوں کا مغز، ان کے گوشت کے اندر سے نظر آئے گا، ان میں کسی قسم کا اختلاف اور باہمی بغض نہ ہوگا، سب کے دل، ایک دل جیسے ہوں گے، وہ صبح وشام یعنی ہر دم اللہ کی تسبیح بیان کریں گے۔

[7152] ١٨ـ(٢٨٣٥)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا و قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَآءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ))

[7151] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٨٧)

[7152] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة باب: فی الشفاعة برقم (٤٧٤١) انظر (التحفة) برقم (٢٣٠٠)

[7152] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، ''اہل جنت، جنت میں کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی لیکن نہ تو انہیں تھوک آئے گا اور نہ پیشاب اور پاخانہ ہوگا اور نہ وہ ناک صاف کریں گے۔'' صحابہ کرام نے پوچھا تو کھانے کا کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا، ''ڈکار ہوگی اور کستوری کے پسینہ کی طرح پسینہ ہوگا، یعنی غذا ڈکار اور پسینہ سے ہضم ہو جائے گی اور بس، اللہ کی تسبیح و تحمید ان کی زبانوں پر اس طرح جاری ہوگی، جس طرح سانس جاری رکھا جاتا ہے۔''

فائدہ:...... جنت میں کھانا اور جنتی غذا اس قدر لطیف ہوگی کہ خوشگوار ڈکار اور پسینہ کے راستہ سے معدہ خالی اور ہلکا ہو جایا کرے گا اور جسم میں کسی قسم کا فضلہ پیدا نہیں ہوگا، جس کے خارج کرنے کی ضرورت پیش آئے اور سانس کی طرح ہر دم تسبیح و تحمید زبانوں پر جاری رہے گا، کسی قسم کی کلفت و مشقت اور توجہ یا اہتمام کی ضرورت نہیں ہوگی۔

[7153] (. . .)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَى قَوْلِهِ كَرَشْحِ الْمِسْكِ

[7153] ۔امام صاحب یہی حدیث دو اور اساتذہ سے ((رَشْحِ الْمِسْكَ)) کستوری کے پسینہ کی طرح تک بیان کرتے ہیں۔

[7154] ۱۹۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم **((يَاكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلٰكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ قَالَ وَفِي حَدِيثِ حَجَّاجٍ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ))**

[7154] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اہل جنت، جنت میں کھائیں پئیں گے، لیکن نہ پاخانہ کریں گے، نہ تھوکیں گے اور نہ پیشاب آئے گا، لیکن ان کا کھانا، وہ خوش گوار ڈکار کی صورت میں ہوگا، جس سے کستوری کی خوشبو آئے گی، انہیں تسبیح اور حمد اس طرح القاء کی جائے گی، جس طرح سانس کا الہام کیا جاتا ہے۔'' حجاج کی حدیث میں ہے، ''ان کا یہ کھانا۔''

[7155] ۲۰۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ

[7153] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٠٨١)

[7154] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٦٧)

[7155] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٢٨٦٧)

جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِی اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ))

[7155] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت اس فرق کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''انہیں تسبیح وتکبیر اس طرح الہام کی جائے گی، جس طرح انہیں سانس الہام کیا جاتا ہے۔'' یعنی تسبیح وتکبیر سانس کی طرح ہردم زبانوں پر جاری ہوگی۔

٩......بَابُ: فِي دَوَامِ نَعِيمِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَىٰ: ﴿وَنُودُوٓاْ أَن تِلْكُمُ ٱلْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

باب ٩: اہل جنت کی نعمتیں دائمی ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ''انہیں آواز دی جائے گی، یہ وہ جنت ہے، جس کے وارث تمہیں، تمہارے عملوں کے سبب بنایا گیا ہے''

[7156] ٢١۔(٢٨٣٦)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی رَافِعٍ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ((مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَبْاَسُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ))

[7156] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنت میں داخل ہو جائے گا، اسے ہمیشہ نعمتیں حاصل رہیں گے۔'' وہ کبھی تنگ حالی سے دوچار نہیں ہوگا، نہ اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے اور نہ جوانی ختم ہوگی۔''

فائدہ:...... جنت ثبات وقرار کی جگہ ہے، وہاں کسی قسم کا تغیر اور تبدیلی نہیں ہوگی۔

[7157] ٢٢۔(٢٨٣٧)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ الثَّوْرِيُّ فَحَدَّثَنِي اَبُو اِسْحٰقَ اَنَّ الْاَغَرَّ حَدَّثَهُ

عَنْ اَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يُنَادِی مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا

[7156] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٦٥٥)

[7157] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة الزمر برقم (٣٢٤٦) انظر (التحفة) برقم (٣٩٦٣)

ابدًا وان لكم ان تنعموا فلا تبأسوا ابدًا)) فذلك قوله عز وجل ﴿وَنُودُوا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ [الاعراف:٤٣]

[7157] ۔حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک پکارنے والا، (جنتیوں کو مخاطب کر کے) پکارے گا، تمہارا حق ہے کہ ہمیشہ تندرست رہو، اس لیے تم کبھی بیمار نہیں پڑو گے اور تمہارے لیے زندگی اور حیات ہی ہے، اس لیے اب تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور تمہارے لیے جوانی اور شباب ہی ہے، چنانچہ تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور تمہارے لیے سکھ اور چین ہی ہے، سو کبھی تمہیں تنگی اور تکلیف نہ ہو گی۔'' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے انھیں آواز دی جائے گی یہ وہ جنت ہے جس کے وارث تمھیں تمھارے عملوں کے سبب بنایا گیا ہے۔

فائدہ: ...... جنت صرف آرام اور راحت کا دائمی اور لازوال گھر ہے، جو کبھی فنا پذیر نہیں ہوگا، اس کو دوام اور ثبات حاصل ہے، اس میں کسی قسم کی تبدیلی یا فساد کا گزر نہیں ہوگا، اس لیے وہاں کسی تکلیف کا یا کسی تکلیف دہ حالت کا گذر نہیں ہوگا، نہ وہاں بیماری آئے گی اور نہ موت آئے گی، نہ بڑھاپا کسی کو ستائے گا، نہ جوانی ڈھلے گی اور نہ کسی اور قسم کی تنگی اور پریشانی کسی جنتی کو لاحق ہو گی، اس لیے جب جنتی، جنت میں چلے جائیں گے تو شروع ہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابدی زندگی اور دائمی راحت کا مژدہ سنا کر، ان کو مطمئن کر دیا جائے گا اور اللہ کے اس ارشاد میں اس طرف اشارہ ہے، ''انہیں ندا آئے گی، یہ وہ جنت ہے، جس کے وارث تم ان عملوں کے سبب بنائے گئے ہو، جو تم کرتے رہے ہو۔'' (اعراف، آیت نمبر ۴۳)

١٠......بَابُ فِي صِفَةِ خِيَامِ الْجَنَّةِ وَمَا لِلْمُؤْمِنِينَ فِيهَا مِنَ الْأَهْلِينَ

باب ۱۰: جنت کے خیموں کی کیفیت اور ان میں مومنوں کے کس قدر اہل ہوں گے

[7158] ٢٣-(٢٨٣٨) حدثنا سعيد بن منصور عن ابي قدامة وهو الحارث بن عبيد عن ابي عمران الجوني عن ابي بكر بن عبد الله بن قيس عن ابيه عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال ((ان للمؤمن في الجنة لخيمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها ستون ميلا للمؤمن فيها اهلون يطوف عليهم المؤمن فلا يرى بعضهم بعضا))

[7158] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: ما جاء في صفة الجنة وانها مخلوقة برقم (٣٢٤٣) وفي التفسير باب (حور مقصورات في الخيام) برقم (٤٨٧٩) والترمذي في (جامعه) في صفة الجنة باب: ما جاء في صفة غرف الجنة برقم (٢٥٢٨) تعليقا۔ انظر (التحفة) برقم (٩١٣٦)

[7158] ۔حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کے لیے جنت میں ایک خیمہ ہوگا، جو ایک خولدار موتی کا ہوگا، جس کا طول ساٹھ میل ہوگا، اس میں ان کے اہل ہوں گے، مومن ان کے پاس چکر لگائیں گے اور وہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکیں گے۔''

[7159] ٢٤۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ))

[7159] ۔حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں مومن کا خولدار موتی کا ایک خیمہ ہوگا، جس کا عرض ساٹھ میل ہوگا، ہر کونے میں اس کے اہل ہوں گے، جو دوسروں کو دیکھ نہیں سکیں گے، مومن ان کا چکر لگائے گا۔''

فائدہ:...... جنت میں مومن کا خیمہ ساٹھ میل لمبا اور ساٹھ میل چوڑا اور ساٹھ میں اونچا ہوگا یعنی طول، عرض اور عمق برابر ہوں گے اور ہر کونے میں اس کے اہل ہوں گے، اگر اہل سے مراد بیوی ہے تو معنی ہوگا ہر جنتی کی دو سے زائد بیویاں ہوگی، اس لیے قاضی، عیاض اور حافظ ابن حجر وغیرہ کا یہ نظریہ ہے کہ ہر جنتی کی دو بیویاں، دنیا کی عورتوں سے ہوں گی اور باقی جنت کی عورتوں سے ہوں گی، یا پھر اس سے مراد متعلقین خدم وحشم ہوں گے اور بیویاں صاف گو ہوں گی۔

کیونکہ بقول حافظ ابن قیم، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے سوا، دو سے زائد بیویوں کی کوئی روایت بھی صحیح نہیں ہے۔

[7160] ٢٥۔(. . .)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مُوسٰى بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ))

[7160] ۔حضرت ابو موسیٰ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خیمہ، ایک موتی کا ہوگا، جس کی بلندی ساٹھ میل ہوگی، اس کے ہر کونے میں مومن کے اہل ہوں گے، جن کو دوسرے دیکھ نہیں سکیں گے۔''

[7159] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٠٨٧)

[7160] تقدم تخريجه برقم (٧٠٨٧)

۱۱...... بَابُ: مَا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ

باب ۱۱: دنیا میں کون سی نہریں جنت سے ہیں

[7161] ۲۶-(۲۸۳۹) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ))

[7161] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سیحان، جیحان، فرات اور نیل یہ سب جنت کے دریا ہیں۔''

فائدہ :...... سیحان اور جیحان، شامی سرحد پر واقع دو نہریں (دریا) ہیں، جو سیحون اور جیحون کے (ازبکستان کے دو دریا ہیں) الگ ہیں، فرات، عراق میں واقع ہے اور نیل مصر میں، ان کا منبع اور سرچشمہ جنت میں ہے، قاضی عیاض، نووی، حافظ ابن حجر، ملا علی قاری وغیرہ رحمہم اللہ کا یہی نظریہ ہے، لیکن اس کی حقیقت اور کیفیت کو جاننا ہماری عقل کی دسترس سے باہر ہے۔

۱۲...... بَابُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ أَفْئِدَةِ الطَّيْرِ

باب ۱۲: جنت میں ایسے ہوں داخل ہوں گے، جن کے دل، پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے

[7162] ۲۷-(۲۸۴۰) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ اَبِی سَلَمَةَ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ))

[7162] - حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں ایسے لوگ داخل ہوں گے، جن کے دل، پرندوں کے دلوں کی مانند ہوں گے۔''

فائدہ :...... پرندوں کے دل حسد و بغض سے پاک ہیں، حصول رزق میں ان کا اعتماد و بھروسہ اللہ پر ہے اور ان میں بہت نرمی اور گداز ہے، خوف و خشیت کا غلبہ ہے، جنت میں جانے والے، بہت سے لوگ ان صفات سے متصف ہیں۔

[7161] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۲۶۹)

[7162] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۴۹۵۷)

[7163] ۲۸۔(۲۸۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلَآئِكَةِ جُلُوسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُجِيبُونَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتّٰى الْآنَ))

[7163]۔حضرت ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بہت سی احادیث لکھوائیں، ان میں سے ایک حدیث یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا، ان کا طول ساٹھ ہاتھ تھا، چنانچہ پیدا کرنے کے بعد فرمایا، جاؤ اس جماعت کو سلام کہو، وہ فرشتوں کی جماعت بیٹھی ہوئی تھی، چنانچہ سنو، وہ تمہیں کس طرح سلام کہتے ہیں، وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا، سو وہ گئے اور کہا، السلام علیکم، انہوں نے کہا، السلام علیک ورحمۃ اللہ، اس طرح انہوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کیا، چنانچہ جو شخص جنت میں داخل ہوگا، اس کی صورت آدم والی ہوگی اور اس کا طول ساٹھ ہاتھ ہوگا، اس کے بعد اب تک لوگوں کا قد کم ہوتا رہا۔''

فائدہ:......آدم علیہ السلام کی صورت کے بارے میں، تفصیل کتاب البر و الصلة میں گزر چکی ہے اور سلام کے جواب میں وعلیکم السلام کہنا بہتر ہے، اگرچہ السلام علیکم کہنا بھی درست ہے۔

۱۳......بَابٌ: فِيْ شِدَّةِ حَرِّ نَارِ جَهَنَّمَ وَبُعْدِ قَعْرِهَا وَمَا تَأْخُذُ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ

باب ۱۳: جہنم کی آگ کی شدت اور اس کی گہرائی کی مسافت اور عذاب دیئے گئے، لوگوں کی کیفیت

[7164] ۲۹۔(۲۸۴۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدِ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا))

[7163] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب: خلق آدم وذریته برقم (۳۳۲۶) وفی الاستئذان باب: بدء السلام برقم (۶۲۲۷) انظر (التحفة) برقم (۱۴۷۰۲)

[7164] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی صفة جهنم باب: ما جاء فی صفة النار برقم (۲۵۷۳) وبرقم (۲۵۷۳م) انظر (التحفة) برقم (۹۲۹۰)

[7164] ۔حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جہنم کو لایا جائے گا، اس دن، اس کی ستر (۷۰) لگامیں ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر (۷۰) ہزار فرشتے ہوں گے، جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔''

فائدہ:...... قیامت کے واقعات کی کیفیت اور حقیقت کو اس جہان میں سمجھنا ممکن نہیں ہے، اجمالی طور پر ایمان لانا ضروری ہے۔

[7165] ۳۰۔(۲۸۴۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْئًا مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ)) قَالُوا وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْئًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا))

[7165] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہاری دنیا کی یہ آگ، جسے آدم کا بیٹا (انسان) جلاتا ہے، جہنم کی گرمی کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا، واللہ! یہ کافی تھی، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''دوزخ کی آگ، دنیا کی آگ پر انہتر درجہ بڑھا دی گئی ہے اور ہر درجہ کی حرارت، دنیا کی آگ کی حرارت کے برابر ہے۔''

فائدہ:...... اس دنیا کی آگ کی قسموں میں بھی درجہ حرارت میں بہت تفاوت وفرق ہے، گھاس پھوس کی آگ، لکڑی کی آگ، پتھر کے کوئلوں کی آگ، بموں اور ایٹم بم کی آگ، اس طرح آخرت میں دوزخ کی آگ کا درجہ حرارت عام آگ کے مقابلہ میں انہتر درجہ زیادہ ہوگا اور اس کی حکمت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ اس نے اس کی حرارت میں اتنا اضافہ کیوں فرمایا ہے، ہمیں تو اللہ کے قہر وجلال سے ڈرنا اور دوزخ کی آگ سے بچنے کی فکر کرنی چاہیے، اعاذنا اللّٰہ منها بکرمه وفضله.

[7166] (...)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا))

[7166] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد کی سند سے بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ آپ نے کلها کی جگہ کُلّهن فرمایا، مقصد یکساں ہے۔

[7165] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۰۷)

[7166] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤۷۸۸)

[7167] ٣١-(٢٨٤٤) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((تَدْرُونَ مَا هٰذَا)) قَالَ قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَى قَعْرِهَا))

[7167]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ نے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جانتے ہو، یہ کیا ہے؟'' ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''یہ ایک پتھر ہے، جو ستر (۷۰) سال پہلے آگ میں پھینکا گیا تھا، چنانچہ وہ اب تک گر رہا تھا، حتی کہ اب اس کی گہرائی تک پہنچ گیا ہے۔''

فائدہ :......جہنم میں پتھر کے گرنے کی آواز خرق عادت کے طور پر سنا دی گئی تھی۔

[7168] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((هٰذَا وَقَعَ فِي أَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا))

[7168]۔یہی روایت امام صاحب دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، ''یہ پتھر اس کی تہہ میں گرا ہے، چنانچہ تم نے اس کے گرنے کی آواز سنی ہے۔''

[7169] ٣٢-(٢٨٤٥) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى عُنُقِهِ))

[7169]۔حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''دوزخیوں میں بعض وہ ہوں گے، جنہیں آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور ان میں سے بعض کو کمروں تک پکڑے گی اور بعض کو آگ گردن تک پکڑے گی۔''

[7167] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٤٥٠)
[7168] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٤٥٠)
[7169] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٦٣٤)

فائدہ :...... دوزخ میں سب لوگ ایک ہی درجہ اور ایک ہی حال میں نہیں ہوں گے، بلکہ ان کے گناہوں اور جرائم کی نوعیت کے اعتبار سے ان کے عذاب میں کمی وبیشی ہوگی، آگ لوگوں کے ٹخنوں سے لے کر ان کی گردنوں تک جرائم کے مطابق پکڑے گی۔

[7170] ٣٣-(. . .) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((**مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ**))

[7170] ۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، "بعض لوگوں کو آتش دوزخ، ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور بعض کو آگ ان کے زانوؤں تک پکڑے گی اور ان میں سے بعض کو ان کی کمر تک پکڑے گی اور ان میں سے بعض کو آگ ان کی ہنسلی تک پکڑے گی۔

[7171] (. . .) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ حُجْزَتِهِ حِقْوَيْهِ

[7171] ۔ یہی روایت امام صاحب دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں اور اس میں، حُجْزَتِهِ کی جگہ حِقْوَيْهِ ہے، دونوں پہلوؤں تک، جہاں چادر (تہبند) باندھی جاتی ہے۔

١٤...... بَابُ: النَّارُ يَدْخُلُهَا الْجَبَّارُونَ، وَالْجَنَّةُ يَدْخُلُهَا الضُّعَفَاءُ

باب ١٤: آگ میں جبار (مغرور وسرکش) اور جنت میں کم حیثیت والے لوگ داخل ہوں گے

[7172] ٣٤-(٢٨٤٦) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ هَذِهِ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهَذِهِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَرُبَّمَا قَالَ أُصِيبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَقَالَ لِهَذِهِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا**))

[7170] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٦٣٤)

[7171] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٦٣٤)

[7172] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٧١٦)

[7172] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوزخ اور جنت میں جھگڑا ہوا، چنانچہ آگ نے کہا، مجھ میں سرکش اور متکبر لوگ داخل ہوں گے، (تاکہ میں انہیں سبق سکھاؤں) اور جنت نے کہا، مجھ میں کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے، (تاکہ میں ان کی شان و مقام بلند کروں) چنانچہ اللہ عزوجل جہنم کو فرمائے گا تو میرا عذاب ہے، تیرے ذریعہ میں جسے چاہوں گا، دکھ دوں گا، یا مصیبت پہنچاؤں گا اور جنت سے فرمائے گا تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعہ میں جس پر چاہوں گا، رحمت نازل کروں گا اور تم میں سے ہر ایک کو بھر دوں گا۔''

فائدہ:...... جنت اور دوزخ کا یہ مکالمہ یا مباحثہ حقیقی معنوں میں ہوگا، اللہ تعالیٰ ہر چیز کی زبان کو سمجھتا ہے، گویا زبان قال سے مباحثہ ہوگا، زبان حال سے نہیں اور جنت میں اکثریت ان لوگوں کی ہوگی، جو اہل دنیا کی نظر میں کم مرتبہ لوگ تھے، اگرچہ اللہ کے ہاں ان کا مقام و مرتبہ بہت بلند تھا۔

[7173] ۳۵۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ))

[7173] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دوزخ اور جنت میں جھگڑا ہوا تو آگ نے کہا، مجھے متکبروں اور سرکشوں کے لیے ترجیح دی گئی ہے اور جنت نے کہا تو مجھے کیا ہوا ہے، مجھ میں صرف کمزور، کم مرتبہ اور بے بس لوگ داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعہ، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا، رحم کروں گا اور آگ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے، تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا، عذاب دوں گا اور تم میں سے ہر ایک بھر دیا جائے گا، لیکن آگ پر نہیں ہوگی تو اللہ اس پر اپنا قدم رکھے گا تو وہ پکار اٹھے گی، بس، بس، تب وہ بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ بعض کی طرف سکڑے گا۔''

[7174] (. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ

[7173] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۲۵)
[7174] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٤٤٥۳)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ ((احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)) وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اَبِیالزِّنَادِ

[7174]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا'' آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[7175] ۳۶۔(...)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِی لَا يَدْخُلُنِی اِلَّا ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِی اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِی وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِی اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِی وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رِجْلَهٗ تَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا))

[7175]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حضرت امام ابن منبہ رحمہ اللہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک حدیث یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ میں مکالمہ ہوا تو آگ نے کہا، مجھے متکبروں اور سرکشوں کے لیے ترجیح دی ہے (کہ میں ان کے کس بل نکالوں) اور جنت نے کہا تو مجھے کیا ہے، مجھ میں صرف کمزور، حقیر اور سادہ لوح لوگ داخل ہوں گے، (میں ان کو بلند کروں گی) اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا تو تو بس میری رحمت ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا، تیرے ذریعہ رحم کروں گا اور آگ سے فرمایا تو تو بس میرا عذاب ہے، تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا، عذاب دوں گا اور تم میں سے ہر ایک بھر دیا جائے گا، لیکن وہ تو نہیں بھرے گی، حتی کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں رکھے گا، وہ کہے گی، بس بس، تب وہ بھر جائے گی اور اس کا بعض حصہ، دوسرے بعض کی طرف سکڑے گا اور اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا، لیکن جنت تو اس کے لیے، مخلوق پیدا کرے گا۔''

[7176] (۲۸۴۷)وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ

[7175] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التفسير باب: (وتقول هل من مزيد) برقم (٤٨٥٠) انظر (التحفة) برقم (١٤٧٠٤)

[7176] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٠٠٩) وقد رقم هذا الحديث فی تحفة الاشراف خطا حيث وقع فی (٤٠٠٢) وكذلك وضع تحت رقم (٤٠٠٩) ولكن الصحيح انه تحت رقم (٤٠٠٩) فقط۔

عَنْ اَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَّتْ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ اِلَى قَوْلِهِ وَلِكِلَيْكُمَا ((عَلَيَّ مِلْؤُهَا)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ

[7176] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت اور دوزخ میں مباحثہ ہوا۔'' آگے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح یہاں تک ہے، ''اور تم دونوں کو میں بھر کر رہوں گا۔'' اس کے بعد والا اضافہ بیان نہیں کیا۔

[7177] ۳۷۔(۲۸۴۸)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ **((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ))**

[7177] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جہنم یہی کہتی رہے گی، کیا اور ہے، حتی کہ رب العزت تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھ دیں گے تو وہ کہہ اٹھے گی، بس، بس، تیری عزت کی قسم! اور اس کا بعض حصہ، بعض کی طرف سکڑ جائے گا۔''

[7178] (. . .)وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ شَيْبَانَ

[7178] ۔امام صاحب کے ایک اور استاد سے اوپر والی روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7179] ۳۸۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ فَاَخْبَرَنَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ **((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقٰى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتّٰى يُنْشِئَ اللّٰهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ))**

[7177] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الايمان والنذور باب: الحلف بعزة الله وصفاته وكلماته برقم (٦٦٦١) والترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة ق برقم (٣٢٧٢) انظر (التحفة) برقم (١٢٩٥)

[7178] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٣٦)

[7179] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التوحيد باب قوله تعالی (وهو العزيز الحكيم) برقم (٧٣٨٤) انظر (التحفة) برقم (١١٧٧)

[7179] ۔امام صاحب اللہ عزوجل کے فرمان، اس وقت کا خیال کرو، جب ہم جہنم سے کہیں گے، کیا تو بھر گئی ہے اور وہ کہے گی، کیا اور مل جائے گا، (ق آیت نمبر ۳۰) کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جہنم میں مسلسل لوگ جھونکے جائیں گے اور وہ کہے گی، کیا اور ہیں، حتی کہ رب العزت، اس میں اپنا قدم رکھ دیں گے تو اس کا بعض حصہ بعض کی طرف سمٹے گا اور وہ کہے گا، بس، بس، تیری قوت اور کرم کی قسم! اور جنت کا حصہ بچا رہے گا، حتی کہ اللہ اس کے لیے اور مخلوق پیدا فرمائے گا اور اس کو جنت کے فاضل حصہ میں آباد کیا جائے گا۔''

فائدہ:...... **ان حدیثوں میں اللہ کے قدم کا تذکرہ ہے، اللہ کا قدم مخلوق کے قدم کی طرح نہیں ہے وہ اس کے شایان شان ہے اس لئے اس کی کیفیت یا شکل وصورت کو نہیں جانا سکتا۔**

[7180] ۳۹۔(. . .)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ قَالَ سَمِعْتُ

اَنَسًا يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ **((يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْقَى ثُمَّ يُنْشِئُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ))**

[7180] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کا جس قدر حصہ منظور ہو گا، بچا رہے گا پھر اللہ تعالیٰ، اس کے لیے جیسی مخلوق چاہے گا پیدا کرے گا۔

[7181] ٤٠۔(٢٨٣٩)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ زَادَ اَبُو كُرَيْبٍ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيثِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ))** قَالَ وَيُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا قَالَ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ

[7180] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٧١)

[7181] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (وانذرهم يوم الحسرة) برقم (٤٧٣٠) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة مريم برقم (٣١٥٦) انظر (التحفة) برقم (٤٠٠٢)

قَالَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِىَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِىْ غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا

[7181] ۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا، گویا کہ وہ سرمئی مینڈھا ہے، ابوکریب نے یہ اضافہ کیا، چنانچہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کیا جائے گا، (باقی حدیث میں ابن ابی شیبہ اور ابوکریب متفق ہیں) تو کہا جائے گا، اے جنتیو! کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ چنانچہ وہ سر اوپر اٹھائیں گے اور دیکھ کر کہیں گے، ہاں، یہ موت ہے، اور کہا جائے گا، اے دوزخیو! کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے اور کہیں گے، ہاں، یہ موت ہے، تو اس کے ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا، چنانچہ اسے ذبح کر دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا، اے اہل جنت! ہمیشگی ہے، موت نہیں آئے گی اور اے اہل دوزخ! ہمیشگی ہے، موت نہیں ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی، ''انہیں، حسرت کے دن سے ڈرائیے، جب ہر کام کا فیصلہ کیا جائے گا، جبکہ اب یہ لوگ غفلت میں ہیں اور ایمان نہیں لا رہے۔'' (مریم آیت ۳۹) اور اپنے، اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف اشارہ کیا۔

فائدہ:......موت بھی ایک مخلوق ہے، اللہ نے فرمایا:

﴿الَّذِىْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾ (الملك: ۲)

قیامت کے دن اللہ موت کو مینڈھے کی شکل دے گا اور یہ چیز اللہ کی قدرت سے بعید نہیں ہے، اس سے کوئی محال اور ناممکن چیز لازم نہیں آتی، یا کہہ کر کہ انقلاب حقائق محال ہے، اس کی تاویل کرنا درست نہیں ہے، آخرت کو دنیا پر قیاس کرنا، قدرت کو انسانی سانچہ میں ڈھالنا ہی درحقیقت گمراہی کا منبع اور سرچشمہ ہے۔

[7182] ۴۱۔(. . .)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اَبِى مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ)) وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ اَيْضًا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا

[7182] ۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اہل جنت کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور اہل دوزخ کو آگ میں کہا جائے گا، اے اہل جنت!'' پھر مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کی، ہاں اتنا فرق ہے کہ آپ نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کے اس قول میں اس کو بیان کیا گیا ہے۔'' یہ نہیں کہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے پڑھا اور اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف اشارہ کرنا، بھی بیان نہیں کیا۔

[7182] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (۷۱۱۰)

[7183] ٤٢-(٢٨٥٠)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ

عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ((يُدْخِلُ اللّٰهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيمَا هُوَ فِيهِ))

[7183] ۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ، اہل جنت کو جنت میں داخل کرے گا اور اہل دوزخ کو دوزخ میں داخل کر دے گا، پھر ان کے درمیان ایک اعلان کرنے والا کھڑا ہوگا اور کہے گا، اے اہل جنت! موت نہیں ہے اور اے اہل دوزخ! موت نہیں آئے گی، جو شخص جہاں ہے، وہیں ہمیشہ رہے گا۔

فائدہ:...... ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جنت اور دوزخ اور ان کے باشندے، ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گے، ان میں سے کوئی چیز فنا پذیر نہیں ہے۔

[7184] ٤٣-(...)حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ اَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ اُتِيَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ))

[7184] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جنتی، جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخی، دوزخ میں پہنچ جائیں گے، موت کو لایا جائے گا حتی کہ اسے جنت اور دوزخ کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا، پھر اعلان کرن والا، پکارے گا، اے اہل جنت! اب موت نہیں آئے گی اور اے دوزخیو! اب موت نہیں ہے، چنانچہ اہل جنت کی مسرت میں مسرت کا اضافہ ہوگا اور اہل دوزخ کے غم وحزن میں، غم وحزن کا اضافہ ہوگا۔''

[7183] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الرقاق یدخل سبعون الفا بغیر حساب (٦٥٤٤)

[7184] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الرقاق باب: صفة الجنة والنار برقم (٦٥٤٨) انظر (التحفة) برقم (٧٤٢٤)

[7185] ٤٤۔(٢٨٥١)حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((ضِرْسُ الْكَافِرِ أَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ))

[7185] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کافر کی ڈاڑھ یا کافر کی کچلی، احد پہاڑ کی مانند ہوگی اور اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔''

فائدہ :...... جب کافر، دوزخ میں پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے کافر کے ہر عضو اور ہر چیز کو خوب موٹا تازہ کر کے اس کی جسامت اور قد کاٹھ میں بہت اضافہ کر دے گا، تاکہ اس کے جسم کے ہر حصہ کو خوب خوب عذاب ہو اور یہ کام اللہ کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے کہ وہ جسم کے حقیقی اور اصلی اجزاء کو پھلا کر ان کا حجم اتنا بڑا کر دے کہ ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر ہو جائے اور کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہو جائے اور کھال کے جلنے کے بعد، وہ اس کھال کو دوبارہ لے آئے، جیسا کہ جسم کے گلنے، سڑنے کے بعد یا جلانے کے بعد دوبارہ اس جسم اور انہیں اجزاء کو زندہ کر کے حساب کتاب لے گا اور آج جب بعض خصوصی قسم کے جہاز اوپر بہت بلندی پر جاتے ہیں تو ان کے جسم بہت زیادہ پھول جاتے ہیں۔

[7186] ٤٥۔(٢٨٥٢)حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ((مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكِيعِيُّ فِي النَّارِ

[7186] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''آگ میں کافر کے دو کندھوں کا درمیانی فاصلہ، تین دن کی مسافت کے بقدر ہوگا، جبکہ اس کو تیز رفتار سوار طے کرے۔'' وکیع نے فی النار، آگ میں، بیان نہیں کیا۔

[7185] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٤٣٧)

[7186] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: صفة الجنة والنار برقم (٦٥٥١) انظر (التحفة) برقم (١٣٤٢٠)

[7187] ٤٦-(٢٨٥٣) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّهُ سَمِعَ

حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلٰى قَالَ ﷺ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلٰى قَالَ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ

[7187]۔ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' صحابہ کرام نے کہا، ضرور۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کمزور شخص، جس کو ضعیف خیال کیا جاتا ہو، اگر وہ اللہ کے اعتماد پر قسم کھالے تو وہ اس کو پورا کردے۔'' پھر فرمایا: ''کیا میں تمہیں اہل دوزخ کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' انہوں نے عرض کیا، کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: ''ہر وہ شخص جو بدخو، بھاری بھرکم، پیٹو اور متکبر ہو۔''

مفردات الحدیث ❶ **عُتُلّ**: بہت کھانے والا، سخت مزاج، بدخو، سرکش، بدگو گناہ گار، جھگڑالو۔ ❷ **جَوَّاظ**: تکبر سے چلنے والا، مغرور، اجڈ، اکھڑ، بسیار خور، بھاری بھرکم۔

فائدہ: ...... جنت میں اکثریت ان لوگوں کی ہوگی، جو ضعیف، کم دست، متواضع اور گم نام ہوں گے، لوگ ان کو کم تر اور حقیر خیال کریں گے، لیکن اللہ کے ہاں ان کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہوگا، اس وجہ سے اگر وہ اللہ کے کرم پر اعتماد کرتے ہوئے، کسی چیز پر قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پورا کردے گا، یا کسی چیز کا سوال کر کے کہہ دے، اللہ کی قسم، ایسے ہی ہوگا تو اللہ اس کی دعا قبول فرمالے گا۔

[7188] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((اَلَا اَدُلُّكُمْ))

[7188]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ یہاں اَلَا اُخْبِرُكُمْ کی جگہ اَلَا اَدُلُّكُم ہے، کیا میں تمہاری راہنمائی نہ کروں۔''

[7187] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (عتل بعد ذلك زنيم) برقم (٤٩١٨) وفي الادب باب: الكبر برقم (٦٠٧١) وفي الايمان والنذور باب: قول الله تعالىٰ: ﴿واقسموا بالله جهد ايمانهم﴾ برقم (٦٦٥٧) والترمذي في (جامعه) في صفة جهنم باب: من هل اهل الجنة ومن اهل النار برقم (٢٦٥٠) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: من لا يوبه له برقم (٤١١٦) انظر (التحفة) برقم (٣٢٨٥)

[7188] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١١٦)

[7189] ٤٧-(. . .)وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ

حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((اَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ))

[7189] ۔حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں خبر نہ دوں؟'' ہر کم حیثیت، جس کو حقیر خیال کیا جاتا ہے، اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم اٹھا دے تو اللہ اس کو پورا کردے، کیا میں تمہیں، اہل دوزخ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر بسیار خور، بداصل اور متکبر۔''

مفردات الحدیث ❊ زَنِيم: کمینہ، لئیم، بداصل، دوسرے خاندان میں اپنے آپ کو داخل کرنے والا۔

[7190] ٤٨-(٢٨٥٤)حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ))

[7190] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بعض دفعہ، پراگندہ بال، جس کو در، در سے ٹھکرا دیا جاتا ہے، اگر وہ اللہ کے اعتماد پر قسم کھا لے تو اللہ اس کو پورا کر دیتا ہے۔''

مفردات الحدیث ❊ ❶ اَشْعَث: پراگندہ اور بکھرے ہوئے بالوں والا۔ ❷ مَدْفُوع: جس کو دھتکار دیا جائے۔

[7191] ٤٩-(٢٨٥٥)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

[7189] تقدم تخريجه برقم (٧١١٦)

[7190] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠١١)

[7191] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿والى ثمود اخاهم صالحا﴾ برقم (٣٣٧٧) وفي التفسير باب: سورة (والشمس وضحاها) برقم (٤٩٤٢) وفي النكاح باب: ما يكره من ضرب النساء برقم (٥٢٠٤) وفي الادب باب: قوله تعالى: ﴿يا ايها الذين آمنوا لا يسخر قوم من قوم عسى ان يكونوا خيرا منهم ـ الى قوله ـ فاولئك هم الظالمون﴾ برقم (٦٠٤٢) والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة الشمس وضحاها برقم (٣٣٤٣) وابن ماجه في (سننه) في النكاح باب: ضرب النساء برقم (١٩٨٣) انظر (التحفة) برقم (٥٢٩٤)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ ((إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا انْبَعَثَ بِهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ)) ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِيهِنَّ ثُمَّ قَالَ إِلَامَ يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ ((جَلْدَ الْأَمَةِ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ ((جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ)) ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ ((إِلَامَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ))

[7191]۔ حضرت عبد اللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے خطاب فرمایا اور اس میں (حضرت صالح کی) اونٹنی کا ذکر کیا اور اس کی کونچیں کاٹنے والے کا تذکرہ کیا، چنانچہ فرمایا: ''جب قوم کا سب سے بڑا بدبخت اٹھا، یعنی اس کے لیے وہ شخص اٹھا، جو غالب، سرکش و مفسد اور اپنے خاندان کی پناہ وحفاظت رکھنے والا اٹھا، جیسے ابوزمعہ ہے۔'' پھر آپ نے عورتوں کا ذکر کیا اور ان کو نصیحت فرمائی، پھر فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو کیوں مارتا ہے؟'' ابوبکر کی روایت میں ہے، ''لونڈی کی مار۔'' اور ابوکریب کی روایت میں ہے، ''غلام کو مارنے کی طرح، شاید اس دن کے آخر میں، وہ اسے تعلقات قائم کرنے کی ضرورت محسوس کرے۔'' پھر انہیں آواز سے ہوا خارج کرنے پر ہنسنے کے سلسلہ میں نصیحت فرمائی، سو فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص، اپنے فعل پر کیوں ہنستا ہے؟''

مفردات الحدیث ❶ عَزِیز، طاقت ور، سب پر غالب، معزز۔ ❷ عَارِم: بدخلق، شریر، مفسدہ پرداز، ❸ مَنِیع: مضبوط، قوی جس پر کوئی قابو نہ پا سکے، یہ آدمی قدار بن سالف نامی تھا۔

[7192] ٥٠۔(٢٨٥٦) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبَا بَنِي كَعْبٍ هٰؤُلَاءِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ))

[7192]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ان بنو کعب کے باپ، عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف کو آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے ہوئے دیکھا۔''

فائدہ ......عمرو بن لحی، پہلا شخص ہے جس نے دین ابراہیمی میں تبدیلی کی اور بتوں کی پوجا پاٹ شروع کی اور شام کے بنو عمالقہ سے، ہبل نامی بت لا کر مکہ مکرمہ میں کعبہ کے قریب گاڑ دیا۔

[7192] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٦٠٩)

[7193] ٥١ـ(. . .)حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ اِنَّ الْبَحِيرَةَ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْلُبُهَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَاَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السُّيُوبَ))

[7193]۔حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، بحیرہ وہ جانور ہے، جس کا دودھ بتوں کے لیے روک لیا جاتا ہے، چنانچہ ان کو کوئی شخص اپنے لیے نہیں دوہتا تھا اور سائبہ وہ جانور ہے، جسے لوگ اپنے معبودان باطلہ کے لیے چھوڑ دیتے تھے اور ان پر کوئی چیز نہیں لادی جاتی تھی، ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے ہوئے دیکھا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے حیوانوں کو بتوں کے لیے چھوڑا تھا۔''

مفردات الحدیث ❊ سُيُوب، سائبة کی جمع ہے۔

[7194] ٥٢ـ(٢١٢٨)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَاِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا))

[7194]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل نار کے دو گروہ میں نے نہیں دیکھے، ایک ایسے لوگ جن کے پاس گائیوں کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے، جن سے لوگوں کو ماریں گے، دوسرا گروہ ایسی عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود عریاں ہوں گی، وہ دوسروں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود ان کی طرف مائل ہوں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے۔''

[7193] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: ما جعل الله من بحيرة ولا سائبة ولا وصيلة ولا حام برقم (٤٦٢٣) انظر (التحفة) برقم (١٣١٧٧)

[7194]تقدم تخريجه في اللباس والزينة باب: النساء الكاسيات العاريات المائلات المميلات برقم (٥٥٤٧)

مفردات الحدیث ❶ کاسِیات عارِیات: (۱) اللہ کی نعمتوں سے ملبوس اور شکر سے عاری۔ (۲) کپڑوں میں ملبوس، اچھی کاموں، آخرت کی فکر اور اطاعت کے اہتمام و توجہ سے عاری و خالی۔ (۳) تنگ چست اور کسا ہوا لباس پہنیں گی، جس سے ان کے اعضاء کا ابھار نظر آئے گا۔ (۴) باریک اور نیم عریاں پہننے والی جس کے اندر ان کا جسم نمایاں ہوگا، ❷ مائِلاتٌ: اللہ کی عبادت واطاعت، اپنی عزت و شرم گاہ کی حفاظت اور پردہ سے بے رخی اختیار کرنے والی، ناز ونخرے سے چلنے والی، مردوں کی طرف جھکنے اور مائل ہونے والی، ❸ مُمِیلات: دوسری عورتوں کو اپنی طرح بے راہ روی پر ڈالنے والی، اپنے کندھوں کو جھکا دینے والی، مردوں کو اپنی زیب وزینت سے دعوت نظارہ دے کر اپنی طرف راغب کرنے والی، ❹ رُؤُسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبخت: ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوں گے، یعنی وہ اپنے سروں پر کوئی چیز باندھ کر اس کو بڑا بنائیں گی، یا مردوں کی طرف سر جھکائیں گی اور نظر نیچی نہیں کریں گی، یا اپنے بالوں کو سر کے درمیان اکٹھا کرلیں گی، جس سے وہ ایک طرف جھکیں گے۔

فائدہ :...... نبی اکرم ﷺ کی پیشین گوئی پوری ہو چکی ہے، ڈنڈا فورس مختلف شکلوں میں ظلم وزیادتی کے لیے وجود میں آ چکی ہے اور فیشن پرست، حسن و جمال کا اظہار کرنے کے لیے شمع محفل بننے والی رنگ برنگ قسم کی عورتیں سامنے آ چکی ہیں، عریانی و فحاشی نت نئے رنگ اختیار کر رہی ہے، بیوٹی پارلر، نئے نئے انداز سامنے لا رہے ہیں۔

[7195] ٥٣ـ(٢٨٥٧) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ حُبَابٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُوشِكُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرٰى قَوْمًا فِي اَيْدِيهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ))

[7195]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے طویل عمر پائی تو جلدی ایسے لوگ دیکھو گے، یعنی پولیس، جن کے ہاتھوں میں گائیوں کی دموں جیسے کوڑے یا ڈنڈے ہوں گے، وہ صبح اللہ کے غضب میں کریں گے اور شام اللہ کی ناراضی میں کریں گے۔''

[7196] ٥٤ـ(. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَوْشَكْتَ اَنْ تَرٰى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي اَيْدِيهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ))

[7195] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٥٥٨)

[7196] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٥٥٨)

[7196] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اگر تم نے طویل زندگی پائی تو عنقریب تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے، جو صبح اللہ کی ناراضی میں کریں گے اور شام اس کی لعنت میں، ان کے ہاتھوں میں گائیوں کی دموں جیسی چیز ہوگی۔

فائدہ:...... آج کل پولیس وغیرہ اس کا مصداق ہیں جو لوگوں کو ظلم وستم کا نشانہ بناتی ہیں۔

۱۵...... بَاب :فَنَاءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب ۱۵: دنیا کے فناء اور قیامت کے دن کے حشر (اجتماع) کا بیان

[7197] ۵۵۔(۲۸۵۸)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا مُوسٰى بْنُ اَعْيَنَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا اَخَا بَنِي فِهْرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ هٰذِهٖ وَاَشَارَ يَحْيٰى بِالسَّبَّابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ))وَفِيْ حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا غَيْرَ يَحْيٰى سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ ذٰلِكَ وَفِيْ حَدِيثِ اَبِي اُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ اَخِي بَنِي فِهْرٍ وَفِيْ حَدِيثِهٖ اَيْضًا قَالَ وَاَشَارَ اِسْمٰعِيلُ بِالْاِبْهَامِ

[7197] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے بنوفہر کے فرد حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! دنیا کی آخرت کے مقابلہ میں مثال بس ایسی ہے، جیسا کہ تم میں سے کوئی اپنی ایک انگلی دریا میں ڈال کر نکال لے، یحییٰ نے شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کیا، پھر دیکھ لے، پانی کی کتنی مقدار اس کے ساتھ لگ کر آئی ہے، اسامہ کی حدیث میں ہے، اسماعیل نے انگوٹھے سے اشارہ کیا۔

فائدہ:......مطلب یہ ہے کہ دنیا کی مدت اور لذات آخرت کے دوام وہیشگی اور اس کی نعمتوں کے مقابلہ میں اتنی ہی بے حقیقت اور بے وقعت ہیں، جتنا کہ دریا کے مقابلہ میں انگلی پر لگا پانی اور یہ مثال بھی درحقیقت صرف سمجھانے کے لیے دی گئی ہے، ورنہ دراصل دنیا کو آخرت کے مقابلہ میں یہ نسبت بھی نہیں ہے، کیونکہ یہ دنیا اور

[7197] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الزهد باب منه برقم (۲۳۲۳) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: مثل الدنيا برقم (۴۱۰۸) انظر (التحفة) برقم (۱۱۲۵۵)

اس کی ہر چیز محدود اور متناہی، یعنی فانی اور عارضی ہے اور آخرت لامحدود اور غیر متناہی، یعنی دائمی اور ابدی ہے اور ریاضی کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ محدود و متناہی کو لامحدود اور غیر متناہی کے ساتھ کوئی نسبت نہیں دی جا سکتی، اب اس شخص سے زیادہ محروم اور خسارہ والا کون ہو سکتا ہے، جو دنیا کو حاصل کرنے کے لیے تو خوب جدوجہد کرتا ہے، مگر آخرت کی تیاری کی طرف سے بالکل غافل، بے نیاز اور لاپرواہ ہے۔

[7198] ٥٦-(٢٨٥٩) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ ﷺ ((يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ))

[7198]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے جمع کیا جائے گا۔'' میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! عورتوں اور مردوں کو، جبکہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! معاملہ اس سے سنگین ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھیں۔''

مفردات الحدیث ❶ حُفَاة، حافٍ کی جمع ہے، ننگے پیر۔ ❷ عُرَاة: عَارٍ کی جمع ہے، برہنہ بدن، بےلباس، ❸ غُرْلٌ: اَغْرَل کی جمع ہے، غیر مختون۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، لوگوں کا حشر، اس انداز سے ہوگا، جس انداز سے وہ دنیا میں آئے تھے، اعمال کے سوا، ان کے پاس دنیا کی کوئی چیز نہیں ہوگی، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے، ''جس طرح ہم نے تمہاری تخلیق کی ابتدا کی تھی، اس طرح اس کا اعادہ کریں گے، انبیاء، آیت نمبر ۱۰۴ اور حالات کی دہشت اور خطرناکی کی بنا پر کوئی کسی کی طرف دیکھے گا نہیں، اس کے بعد لباس پہنایا جائے گا۔

[7199] (...) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ ((غُرْلًا))

[7199]۔ امام صاحب یہی حدیث دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں غیر مختون ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

[7198] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: الحشر برقم (٦٥٢٧) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: البعث برقم (٢٠٨٣) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: ذكر البعث برقم (٤٢٧٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٦١)

[7199] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٢٧)

[7200] ۵۸-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ **((اِنَّكُمْ مُلَاقُو اللّٰهِ مُشَاةً حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا))** وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ يَخْطُبُ

[7200]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے ہوئے سنا، ''یقیناً تم اللہ کو ملو گے، ننگے پیر، ننگے جسم، غیر مختون، پیدل چل کر۔'' زہیر کی حدیث میں خطبہ کا ذکر نہیں ہے۔

[7201] ۵۸-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ **((يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ اِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلَا وَاِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُولُ يَا رَبِّ اَصْحَابِي فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَاَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ))** وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ **((قَالَ فَيُقَالُ لِي اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ))** وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَمُعَاذٍ **((فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ))**

[7200] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الرقاق باب: الحشر برقم (٦٥٢٤) وبرقم (٦٥٢٥) والنسائی فی (المجتبى) فی الجنائز باب: البعث برقم (٢٠٨٠) انظر (التحفة) برقم (٥٥٨٣)

[7201] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿واتخذ الله ابراهيم خليلا﴾ وقوله ﴿ان ابراهيم كان امة قانتا﴾ برقم (٣٣٤٩) ﷺ وفی باب: قول الله ﴿واذكر فی الكتاب مريم اذ انتبذت من اهلها﴾ برقم (٣٤٤٧) وفی التفسير باب: (وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتنی كنت انت الرقيب عليهم وانت على كل شی شهيد) برقم (٤٦٢٥) وفی باب: (ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك انت العزيز الحكيم) برقم (٤٧٤٠) وفی باب (كما بدانا اول خلق نعيده وعدا علينا) برقم (٤٧٤٠) وفی الرقاق باب: الحشر برقم (٦٥٢٦) والترمذی فی (جامعه) فی صفة يوم القيامة باب: ما جاء فی شان الحشر برقم (٢٤٢٣) وفی التفسير

[7201] ۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہم میں وعظ و نصیحت کے لیے خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، چنانچہ فرمایا، ''اے لوگو! تمہارا اللہ تعالیٰ کی طرف حشر، ننگے پاؤں، برہنہ بدن اور بلا ختنہ ہوگا، جس طرح ہم نے تمہاری پیدائش کی ابتدا کی ہے، اس طرح اس کا اعادہ کریں گے، یہ ہمارے ذمہ ایک وعدہ ہے اور ہم اسے پورا کر کے رہیں گے۔'' (انبیاء آیت نمبر ۱۰۴) خبردار، قیامت کے دن، تمام مخلوق سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا، خبردار! بے شک، میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، چنانچہ انہیں بائیں طرف روانہ کر دیا جائے گا تو میں کہوں گا، اے میرے رب! میرے ماننے والے ہیں تو جواب دیا جائے گا، آپ کو معلوم نہیں ہے، انہوں نے آپ کے بعد کیا، نئے کام کیے تو میں کہوں گا، جیسا کہ نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا، میں ان کا نگران تھا، جب تک میں ان میں موجود رہا، پھر تو نے مجھے واپس بلا لیا، پھر تو ہی ان پر نگران تھا اور تو ہر چیز پر شاہد ہے، اگر تو ان کو سزا دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف فرما دے تو بلاشبہ تو غالب اور دانا ہے۔'' (المائدہ آیت نمبر ۱۱۷ اور ۱۱۸) آپ نے فرمایا، مجھے جواب دیا جائے گا، جب سے آپ ان سے جدا ہوئے ہیں، تب سے یہ مسلسل اپنی ایڑیوں کے بل دین سے پھرتے رہے ہیں۔'' وکیع اور معاذ کی حدیث میں ہے، ''چنانچہ کہا جائے گا، آپ کو معلوم نہیں ہے، انہوں نے آپ کے بعد نئی باتیں دین کے اندر پیدا کر لیں تھیں۔''

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے لباس حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنایا جائے گا، کیونکہ انہیں برہنہ کر کے آگ کے الاؤ میں پھینکا گیا تھا اور یہ ایک جزئی فضیلت ہے، جس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر برتری لازم نہیں آتی، اس لیے کسی تاویل کی ضرورت نہیں ہے۔ حدیث کی توضیح و تفسیر پیچھے گزر چکی ہے۔

[7202] ۵۹۔(۲۸۶۱) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا))

← باب: ومن سورة الانبياء عليهم السلام برقم (٣١٦٧) والنسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: البعث برقم (٢٠٨١) وفي باب: ذكر اول من يكسى برقم (٢٠٨٦) انظر (التحفة) برقم (٥٦٢٢)

[7202] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: الحشر برقم (٦٥٢٢) والنسائي في ←

[7202] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”لوگوں کا حشر تین گروہوں یا تین جماعتوں کی شکل میں ہو گا، ایک قسم، رغبت رکھنے والے (اللہ کی رحمت کی) ڈرنے والے (اپنے گناہوں کے مواخذہ سے) دوسری قسم، دو ایک اونٹ پر، تین ایک اونٹ پر، چار ایک اونٹ پر، حتی کہ دس ایک اونٹ پر، تیسری قسم، باقی لوگ جن کو آگ جمع کرے گی، جہاں وہ رات بسر کریں گے، وہ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی، جہاں وہ قیلولہ کریں گے، وہیں وہ آرام کرے گی، جہاں وہ صبح کریں گے، ان کے ساتھ ہی وہ صبح کرے گی اور جہاں وہ شام کریں گے، ان کے ساتھ وہیں آگ شام کرے گی۔“

فائدہ :...... اس حدیث سے مراد، لوگوں کا قیامت کے قریب آگ کے ڈر سے محفوظ جگہ کی طرف جانا ہے، یہ آگ قعر عدن سے نکلے گی، لوگ اس سے بچنے کے لیے، محفوظ جگہوں کی طرف بھاگیں گے، خوش حال اور آسودہ لوگ اچھے زاد راہ اور سواریوں کے ساتھ، محفوظ جگہ کی رغبت رکھتے ہوئے اور اپنی جگہ رہنے سے ڈر کر نکلیں گے، دوسرا گروہ سواریوں کی قلت کی بنا پر، دو، دو، تین، تین، حتی کہ، دس ساتھی مل کر ایک اونٹ پر باری باری سوار ہو کر چل پڑیں گے، تیسرے گروہ کو کوئی سواری نہ مل سکے گی، وہ پیدل بھاگ کھڑے ہوں گے، آگ ان کا پیچھا نہیں چھوڑے گی، ہر وقت، ہر جگہ ان کے ساتھ رہے گی۔

۱۶...... بَاب :فِیْ صِفَةِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ

باب ۱٦: قیامت کے ہولناک مناظر کا بیان

[7203] ٦٠-(٢٨٦٢) حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَعُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا یَحْیٰی یَعْنُوْنَ ابْنَ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ قَالَ ((یَقُوْمُ اَحَدُهُمْ فِیْ رَشْحِهٖ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْهِ)) وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَ ((یَقُوْمُ النَّاسُ)) لَمْ یَذْكُرْ یَوْمَ

[7203] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، جس دن لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے، (المطففین، آیت نمبر ٦) آپ نے فرمایا: ”ان میں سے بعض، اپنے نصف کانوں تک پسینہ میں کھڑے ہوں گے۔“ ابن المثنیٰ کی روایت میں یقوم الناس سے پہلے یَوْم کا لفظ نہیں ہے۔

← (المجتبی) فی الجنائز باب: البعث برقم (٢٠٨٤) انظر (التحفة) برقم (١٣٥٢١)
[7203] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨١٨٣)

[7204] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَعِيسٰى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنِي أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ **((حَتّٰى يَغِيبَ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ))**

[7204]۔امام صاحب مذکورہ بالا روایت، اپنے بہت سے اساتذہ کی سندوں سے، نافع رحمہ اللہ کے واسطہ ہی سے بیان کرتے ہیں، موسیٰ بن عقبہ اور صالح کے الفاظ یہ ہیں، ''ان میں سے بعض اپنے نصف کانوں تک پسینہ میں غائب ہو جائے گا۔''

[7205] ٦١۔(٢٨٦٣)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ

[7204] طريق محمد بن اسحاق المسيبي تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٨٩) وطريق سويد بن سعيد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٤٨٩) وطريق ابى بكر بن ابى شيبة اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الرقاق باب: قوله تعالى: ﴿الا يظن اولئك انهم مبعوثون﴾ برقم (٦٥٣١) والترمذى فى (جامعه) ى الزهد باب: ما جاء فى شان الحساب والقصاص برقم (٢٤٢٢م) وفى التفسير باب ومن سورة المطففين برقم (٣٣٣٦) وابن ماجه فى (سننه) فى الزهد باب: ذكر البعث برقم (٤٢٧٨) انظر (التحفة) برقم (٧٧٤٣) وطريق عبدالله بن جعفر بن يحيى اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى التفسير باب (يوم يقوم الناس لرب العالمين) برقم (٤٩٣٨) انظر (التحفة) برقم (٨٣٧٩) وطريق ابى نصر التمار اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الزهد باب: ما جاء فى شان الحساب والقصاص برقم (٢٤٢٢) وفى التفسير باب: ومن سورة المطففين برقم (٣٣٣٠) انظر (التحفة) برقم (٧٥٤٢) وطريق الحلوانى وعبد بن حميد تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٦٨٤)

[7205] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الرقاق باب: قوله تعالى: ﴿الا يظن اولئك انهم مبعوثون﴾ برقم (٦٥٣٢) انظر (التحفة) برقم (١٢٩١٩)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِی الْاَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا وَاِنَّهُ لَيَبْلُغُ اِلَی اَفْوَاهِ النَّاسِ اَوْ اِلَی آذَانِهِمْ)) يَشُكُّ ثَوْرٌ اَيَّهُمَا قَالَ

[7205] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن پسینہ، ستر (۷۰) باع تک زمین میں چلایا جائے گا اور وہ لوگوں کے مونہوں یا ان کے کانوں تک پہنچے گا۔'' ثور کو شک ہے کہ استاد نے کون سا لفظ کہا۔

فائدہ:......دونوں ہاتھ پھیلائے جائیں تو ایک باع بنتا ہے۔

[7206] ٦٢۔(٢٨٦٤)حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰی اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِی سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِی

الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((تُدْنَی الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ)) قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِی مَا يَعْنِی بِالْمِيلِ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيلَ الَّذِی تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ ((فَيَكُونُ النَّاسُ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِی الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ اِلٰی كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ اِلٰی رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ اِلٰی حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا)) قَالَ وَاَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ اِلٰی فِيهِ

[7206] ۔حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''قیامت کے دن، سورج مخلوق سے قریب کیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ ان سے ایک میل کے بقدر رہ جائے گا۔'' سلیم بن عامر رحمہ اللہ کہتے ہیں، اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا، میل سے ان کی مراد کیا تھی، کیا زمین کی مسافت یا وہ میل جس سے آنکھوں میں سرمہ ڈالا جاتا ہے، آپ نے فرمایا: ''لوگ اپنے اعمال کے بقدر پسینہ میں شرابور ہوں گے (یعنی جس قدر اعمال زیادہ برے ہوں گے، اس قدر پسینہ زیادہ چھوٹے گا) ان میں بعض ٹخنوں تک پسینہ میں ہوں گے اور ان میں سے بعض کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا ان کے کولہوں کے اوپر تک (یعنی کمر تک) اور بعض وہ ہوں گے، جن کا پسینہ ان کے منہ کا اچھی طرح لگام بن رہا ہوگا۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کر کے دکھایا۔

[7206] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزهد باب: ما جاء فی شان الحساب والقصاص برقم (٢٤٢١) انظر (التحفة) برقم (١١٥٤٣)

فائدہ:...... قیامت میں پیش آنے والے ان واقعات و مناظر کی واقعی اور حقیقی صورت کا صحیح تصور اس دنیا میں مکمل طور پر نہیں کیا جا سکتا، پورا انکشاف بس اس وقت ہوگا، جب انسان حقائق سے دوچار ہوگا اور یہ مناظر اس کی آنکھوں کے سامنے آجائیں گے، کیونکہ آخرت کے امور کو دنیا پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

١٧...... بَاب: الصِّفَاتِ الَّتِي يُعْرَفُ بِهَا فِي الدُّنْيَا اَهْلُ الْجَنَّةِ وَاَهْلُ النَّارِ

باب ١٧: وہ صفات و خصائل، جن سے دنیا میں لوگوں کے جنتی اور دوزخی ہونے کی شناخت ہو جاتی ہے

[7207] ٦٣-(٢٨٦٥) حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي غَسَّانَ وَابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ ((اَلَا اِنَّ رَبِّي اَمَرَنِي اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوا بِي مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا يَثْلَغُوا رَاْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَاَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُونَ اَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو غَسَّانَ فِي حَدِيثِهِ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ))

[7207] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٠١٤)

[7207] ۔ حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے خطاب میں فرمایا: ''خبردار! مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں ان باتوں کی تعلیم دوں، جن سے تم ناواقف ہو اور اللہ تعالیٰ نے آج کے دن مجھے ان کی تعلیم دی ہے، (اللہ کا فرمان ہے کہ) جو مال میں نے اپنے کسی بندہ کو عنایت کیا ہے، وہ اس کے لیے حلال ہے، (کسی کو اپنے طور پر کسی چیز کے حرام ٹھہرانے کا حق حاصل نہیں ہے) اور میں نے اپنے تمام بندوں کو حنیف (اللہ کے لیے یکسو ہونے والے) پیدا کیا ہے اور ان کے پاس شیطان آئے، انہوں نے اللہ کے دین (ضابطہ حیات) سے پھیر دیا یا ہٹا دیا اور جو چیزیں میں نے بندوں کے لیے حلال ٹھہرائی تھیں، انہوں نے وہ ان کے لیے حرام ٹھہرا دیں اور شیطانوں نے انہیں حکم (مشورہ) دیا کہ میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرائیں جس کے بارے میں، میں نے کوئی دلیل و برہان نہیں اتاری اور اللہ تعالیٰ نے اہل زمین پر نظر دوڑائی تو ان میں سے اہل کتاب کے، چند صحیح دین پر باقی رہنے والوں کے سوا تمام عرب اور عجم کے لوگوں سے ناراض ہوا، (کیونکہ وہ عقیدہ اور عمل کے فساد و بگاڑ میں مبتلا تھے) (اور مجھے) فرمایا، میں نے تمہیں مبعوث کیا ہے، تا کہ تیرا (تیرے صبر و شکیب کا) امتحان لوں اور تیرے ذریعہ لوگوں کو آزماؤں (کہ وہ تیری تصدیق کرتے ہیں یا نہیں) اور میں نے تجھ پر ایسی کتاب اتاری ہے، جسے پانی دھو نہیں سکتا، (یعنی وہ سینوں میں محفوظ ہو گی) تم اس کو نیند اور بیداری میں (یعنی ہر حالت میں) پڑھو گے اور اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں قریش کو جلا دوں، (ان کو جنگ کی بھٹی میں جھونکوں) تو میں نے عرض کیا، اے میرے رب! تب تو وہ میرا سر کچل دیں گے اور اس کو روٹی کی طرح بنا چھوڑ دیں گے، (کوٹ کوٹ کر روٹی کی طرح پھیلا دیں گے) اس نے فرمایا، ان کو اس طرح نکال دو، جس طرح انہوں نے تمہیں نکال دیا، (یعنی اعلان کر دو کہ جزیرۃ العرب میں کوئی کافر اور مشرک نہیں رہ سکتا) ان سے جنگ لڑو، ہم تجھے اسباب و وسائل مہیا کریں گے، خرچ کرو، ہم تم پر خرچ کریں گے، لشکر بھیجو، ہم اس سے پانچ گنا لشکر بھیجیں گے (فرشتوں سے مدد کریں گے) اور اپنے اطاعت گزاروں کو لے کر اپنے نافرمانوں سے جنگ لڑو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اہل جنت تین قسم کے لوگ ہیں، صاحب اختیار و اقتدار جو عادل، صدقہ کرنے والا اور نیکی کی توفیق دیا گیا ہو، وہ انسان جو اپنے تمام رشتہ داروں اور مسلمانوں کے لیے مہربان اور نرم دل ہو، وہ انسان جو پاک دامن ہو اور عیال دار ہونے کے باوجود سوال کرنے سے بچتا ہو، یا حرام کمانے سے پرہیز کرتا ہو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پانچ قسم کے انسان دوزخی ہیں، کم زور جس کے پاس عقل نہ ہو، (جو اسے غلط اور ناجائز امور سے روکے) جو تمہارے زیر دست بن کر رہیں، نہ اہل چاہتے ہیں اور نہ مال (اپنی کوئی رائے اور سوچ نہیں ہے)، وہ خائن جس کی حرص

چھپ نہ سکے، معمولی چیز میں بھی خیانت کرے، یا وہ خائن کہ اگر اس پر طمع والی چیز بھی ظاہر ہو جائے تو وہ خیانت کرے اور وہ انسان جو صبح وشام ہر دم تمہیں، تمہارے اہل اور مال کے بارے میں دھوکا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بخل یا جھوٹ کا بھی ذکر فرمایا، (یعنی بخیل اور جھوٹے کا) اور شنظیر، بدگو یا فحش گو کہتے ہیں۔'' ابو غسان نے اپنی حدیث میں، (خرچ کرو، میں تم پر خرچ کروں گا) بیان نہیں کیا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، (۱) ہمیں آپ نے ان باتوں کی تعلیم دی ہے، جن کے ہم محتاج تھے، لیکن ان سے ناواقف تھے۔ (۲) حلال وحرام ٹھہرانا اللہ کا حق ہے، بندوں کو اپنے طور پر کسی چیز کے حرام ٹھہرانے کا حق حاصل نہیں ہے۔ (۳) اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو حنیف یعنی اللہ کے لیے یکسو ہونے والے، اس کی اطاعت وفرمانبرداری کی استعداد رکھنے والے بنایا ہے۔ (۴) انسان کفر وشرک اور معصیت ونافرمانی کا راستہ شیطان کے پیچھے لگ کر اختیار کرتا ہے، وہی اس کو دین سے برگشتہ کرتا ہے۔ (۵) رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت تمام عرب وعجم چند اہل کتاب کے سوا عقیدہ اور عمل کے فساد کا شکار تھے اور اللہ کی ناراضی کا مستحق تھے، ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا، جس میں آپ کا اور لوگوں کا امتحان ہے کہ کون اپنا اپنا فرض اور ذمہ داری کس انداز میں ادا کرتا ہے۔ (۶) اللہ تعالیٰ نے آپ پر ایسی کتاب نازل فرمائی، جو لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہو جانے والی ہے، جس کی محبت دلوں میں اس قدر جاگزین ہے کہ اس سے محبت کرنے والے ان کو سوتے اور جاگتے دونوں حالتوں میں پڑھتے ہیں۔ (۷) اللہ تعالیٰ گرم وسرد تمام حالات میں اپنے نبی کی مدد فرماتا ہے اور اس کو ضرورت کے تمام اسباب ووسائل مہیا فرماتا ہے۔ (۸) جنتیوں اور دوزخیوں کے خصائل اور عادات کو بیان کیا، اس آئینہ میں ہر انسان اپنا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔

[7208] (. . .) وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ ((**كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ**))

[7208]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں ''جو مال میں نے کسی بندے کو عطا کیا ہے، حلال ہے،'' کا ذکر نہیں ہے۔

[7209] (. . .) حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

[7208] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٠١٤)

[7209] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٠١٤)

هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيٰى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

[7209] ۔حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطاب فرمایا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے اور قتادہ کے اس حدیث کے مطرف سے سماع کی تصریح ہے۔ (قتادہ مدلس راوی ہے)

[7210] ٦٤ـ(. . .)وَحَدَّثَنِي اَبُو عَمَّارٍ حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَطَرٍ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيبًا فَقَالَ((اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي))وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيهِ ((وَاِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ)) وَلَا يَبْغِ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ ((وَهُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْغُونَ اَهْلًا وَلَا مَالًا)) فَقُلْتُ فَيَكُونُ ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهِ اِلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطَؤُهَا

[7210] ۔حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ جو قبیلہ مجاشع کے فرد ہیں، بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک دن ہم میں خطاب فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے، سوفرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے،'' آگے حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ ہے، ''اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی ہے، تواضع اور عاجزی اختیار کرو، حتی کہ کوئی شخص دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی شخص دوسرے پر زیادتی کرے۔'' اور اس حدیث میں ہے، ''وہ تمہارے تابع ہیں اور اہل اور مال کے خواہاں یا متلاشی نہیں۔'' قتادہ کہتے ہیں، میں نے اپنے استاد مطرف سے پوچھا، اے ابو عبداللہ! ایسا بھی ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں، میں نے ایسے لوگوں کو جاہلیت کے دور میں پایا ہے، ایک شخص قبیلہ کی بکریوں کو صرف اس پر چراتا ہے کہ وہ ان کی لونڈی سے تعلقات قائم کرتا ہے، (اس کے سوا کوئی اور مزدوری یا اجرت نہیں چاہتا)۔

[7210] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١١٠١٤)

۱۸..... بَاب: عَرْضِ مَقْعَدِ الْمَيِّتِ مِنَ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ عَلَيْهِ وَإِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ

باب ۱۸: میت پر اس کا جنت یا دوزخ کا ٹھکانا پیش کرنا، قبر کے عذاب کے اثبات اور اس سے پناہ چاہنے کا بیان

[7211] ٦٥۔(٢٨٦٦)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ((إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[7211]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی جب مرجاتا ہے تو ہر صبح و شام اس کے سامنے اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے، اگر وہ جنتیوں میں سے ہے تو جنتیوں کے مقام سے اور اگر دوزخیوں میں سے ہے تو دوزخیوں کے مقام سے اور کہا جاتا ہے، یہ تیرا ہونے والا ٹھکانا ہے، حتی کہ قیامت کے دن، اللہ تجھے اس کی طرف اٹھائے گا۔''

فائدہ:...... قبر میں صبح و شام (روزانہ) جنتیوں کو اپنا مقام دیکھ کر، جو مسرت و شادمانی حاصل ہوگی اور دوزخیوں کو اپنی جگہ دیکھ کر جو رنج و کلفت ہوگی، اس کا اس دنیا میں کوئی اندازہ نہیں ہو سکتا اور نہ اس کی کیفیت کو جاننا ہمارے لیے ممکن ہے، کیونکہ اس کا تعلق ایک ایسے جہاں (برزخ) سے ہے، جس کا مشاہدہ ہم نے نہیں کیا ہے۔

[7212] ٦٦۔(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ((إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[7211] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجنائز باب الميت يعرض على مقعده بالغداة والعشی برقم (١٣٧٩) والنسائی فی (المجتبى) فی الجنائز باب: وضع الجريدة على القبر برقم (٢٠٧١) انظر (التحفة) برقم (٨٣٦١)

[7212] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٩٥٧)

[7212] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو صبح و شام اس پر اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے، اگر وہ جنتی ہے تو جنت اور اگر دوزخی ہے تو آگ، آپ نے فرمایا: ''پھر کہا جاتا ہے، یہ تیرا وہ ٹھکانا ہے جس کی طرف تمہیں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔''

[7213] ٦٧ ۔ (٢٨٦٧) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ وَلَمْ اَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ اِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ اَوْ اَرْبَعَةٌ قَالَ كَذَا كَانَ يَقُولُ الْجُرَيْرِيُّ فَقَالَ ((مَنْ يَعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ)) فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ ((فَمَتٰى مَاتَ هٰؤُلَاءِ)) قَالَ مَاتُوا فِي الْاِشْرَاكِ فَقَالَ ((اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي اَسْمَعُ مِنْهُ)) ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)) قَالُوا ((نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ)) قَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ)) قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

[7213] ۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ حدیث بیان کرتے وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر نہیں تھا، لیکن یہ مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سنائی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قبیلہ بنو نجار کے ایک باغ سے، اپنی خچر پر سوار ہو کر گزر رہے تھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ تھے، اچانک آپ کی خچر راستہ سے ہٹی، قریب تھا کہ وہ (بدکنے کی وجہ سے) آپ کو گرا دے، اچانک نظر پڑی تو وہاں، چھ، پانچ یا چار قبریں تھیں، (جریری راوی ایسے ہی بیان کرتے تھے) تو آپ نے پوچھا، ''ان قبروں کے مردوں سے کون واقف ہے؟'' چنانچہ ایک آدمی نے کہا، میں (جانتا ہوں) آپ نے فرمایا: ''تو یہ لوگ کب مرے تھے؟'' اس شخص نے کہا، یہ مشرک (شرک کرتے) مرتے تھے، (یعنی زمانہ شرک میں) سو آپ نے فرمایا: ''اس امت کی ان قبروں میں آزمائش کی

[7213] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٧١٦)

جاتی ہے، یا یہ لوگ عذاب میں مبتلا ہیں، اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن نہ کر سکو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ قبر کے عذاب سے جتنا کچھ میں سن رہا ہوں، وہ تم کو بھی سنا دے۔'' پھر آپ نے اپنا رخ ہماری طرف کیا، (ہماری طرف متوجہ ہوئے) اور فرمایا: ''آگ کے عذاب سے، اللہ سے پناہ طلب کرو۔'' سب نے کہا، ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو'' سب نے کہا، ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا، ''سب فتنوں سے، ظاہری فتنوں سے بھی اور باطنی فتنوں سے بھی، (کھلے اور چھپے) اللہ کی پناہ مانگو، سب نے کہا، ہم سب ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، آپ نے فرمایا'' دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو، سب نے کہا، ہم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

فائدہ:...... احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے برزخ کے عذاب کو جن وانس سے مخفی رکھا ہے، ان کو اس کا پتہ بالکل نہیں چلتا، لیکن ان کے علاوہ دوسری مخلوقات کو اس کا کچھ ادراک واحساس ہو جاتا ہے، بنونجار کے باغ میں جن لوگوں کی قبریں تھیں، ان پر عذاب ہو رہا تھا، آپ جس خچر پر سوار تھے، اس کو اس کا احساس ہوا اور اس پر اثر پڑا لیکن آپ کے اصحاب ورفقاء کو اس کا کوئی احساس نہیں ہوا اور آپ اس عذاب کو سن رہے تھے، اس لیے آپ نے ساتھیوں کو فرمایا، ''قبر کے عذاب کی جو کیفیت اللہ تعالیٰ نے مجھ پر منکشف فرما دی ہے، اگر اللہ تعالیٰ وہ کیفیت تم پر منکشف کر دے اور تمہیں بھی مردوں کی چیخ و پکار سنا دے تو اس کا خطرہ ہے کہ تمہیں موت سے اتنی وحشت ہو جائے کہ تم ان کو دفن بھی نہ کر سکو، اس لیے میں اللہ سے یہ دعا نہیں کرتا کہ وہ تمہیں بھی سنا دے، حقیقت یہ ہے کہ مرنے والوں پر مرنے کے بعد جو کچھ گزرتا ہے، اگر ہم سب اس کو دیکھ لیں یا سن لیں تو ہم کوئی کام کاج نہ کر سکیں اور دنیا کا نظام درہم برہم ہو جائے، اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ان چیزوں کی طرف متوجہ فرمایا، جن سے بچنے کی ہمیں فکر کرنی چاہیے، چونکہ ہر قسم کے عذاب اور فتنہ سے بچانے والا، بس اللہ ہی ہے، اس لیے ہمیں ہمیشہ اس سے پناہ کی درخواست کرنا چاہیے کہ وہ ہمیں دوزخ کے عذاب، قبر کے عذاب اور ہر قسم کے ظاہری و باطنی کھلے اور پوشیدہ فتنوں سے پناہ دے۔

[7214] ٦٨ ـ (٢٨٦٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ))

[7214] ـ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن نہیں کر سکو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنا دے۔''

[7214] تفرد به مسلم. انظر (التحفة) برقم (١٢٨٣)

[7215] ٦٩-(٢٨٦٩) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِی جُحَيْفَةَ ح و حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيٰى الْقَطَّانِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِی عَوْنُ بْنُ اَبِی جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ

عَنْ اَبِی اَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ ((يَهُودُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُورِهَا))

[7215]۔ امام صاحب اپنے بہت سے اساتذہ کی سندوں سے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد باہر تشریف لے گئے تو ایک آواز سنی، چنانچہ فرمایا، ''یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔''

[7216] ٧٠-(٢٨٧٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ يَاْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُولَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ قَالَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهٗ قَالَ فَيُقَالُ لَهٗ انْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا)) قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهٗ يُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُمْلَاُ عَلَيْهِ خَضِرًا اِلٰی يَوْمِ يُبْعَثُونَ

[7216]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ (مرنے کے بعد) جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے پشت پھیر کر چل دیتے ہیں، یقیناً وہ ان کی جوتیوں کی آواز

[7215] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجنائز باب: التعوذ من عذاب القبر برقم (١٣٧٥) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: عذاب القبر برقم (٢٠٥٨) انظر (التحفة) برقم (٣٤٥٤)

[7216] اخرجه النسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: المسالة فی القبر برقم (٢٠٤٩) انظر (التحفة) برقم (١٣٠٠)

سنتا ہے۔'' آپ نے فرمایا: 'اس وقت، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اس کو بٹھاتے ہیں، پھر اس سے پوچھتے ہیں، تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے تھے؟' آپ نے فرمایا: ''پس جو سچا مومن ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے، میں گواہی دیتا ہوں، (کیونکہ وہ دنیا میں گواہی دیتا رہا ہے) کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''اسے کہا جاتا ہے، (ایمان نہ لانے کی صورت میں) دوزخ میں جو جگہ تمہاری ہونی تھی اس کو دیکھ لو، اللہ تعالیٰ نے اب تمہیں اس کی جگہ، جنت میں ایک ٹھکانا دے دیا ہے۔'' نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چنانچہ وہ ان دونوں ایک ساتھ دیکھ لے گا۔'' قتادہ بیان کرتے ہیں اور ہمیں بتایا گیا، اس کے لیے، اس کی قبر ستر (۷۰) ہاتھ وسیع کر دی جاتی ہے اور اسے دوبارہ اٹھائے جانے تک تر و تازہ نعمتوں سے بھر دیا جاتا ہے۔

فائدہ:...... عرب لوگ اپنے مردوں کو قبروں میں دفن کرتے تھے اور وہ عام طور پر اسی طریقہ سے آگاہ تھے، اس لیے عام رواج کے مطابق آپ نے قبر میں رکھنے کا ذکر کیا، وگرنہ اللہ کے فرشتے سوال و جواب ہر مرنے والے سے کرتے ہیں، خواہ اس کا جسم قبر میں دفن کیا جائے یا دریا میں بہایا جائے، خواہ آگ میں جلایا جائے، یا گوشت خور درندے کھا جائیں، کیونکہ یہ سب کچھ براہ راست اور اصلی طور پر روح کے ساتھ ہوتا ہے اور جسم خواہ کہیں بھی ہو اور کسی حال میں ہو، وہ تبعاً اس سے متاثر ہوتا ہے، جس طرح دنیا میں تکلیف و مصیبت یا راحت و آرام اور لذت کی کیفیت براہ راست جسم پر طاری ہوتی ہے اور روح اس سے تبعاً متاثر ہوتی ہے، آخرت میں اس کے برعکس ہوگا، وہاں براہ راست روح متاثر ہوگی اور جسم اس سے تبعاً متاثر ہوگا۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے، کسی صحیح حدیث سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ قبر میں میت کے سامنے نبی اکرم ﷺ ہوتے ہیں اور هذا سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ سامنے ہوتے ہیں، اس کے لیے، ذہن میں موجود ہونا کافی ہے، (تکملہ ج ۶ ص ۲۴۱۔ بخاری شریف کی روایت میں یہ تصریح موجود ہے کہ فرشتہ پوچھتا ہے ما تقول فی هذا الرجل محمد تم اس آدمی محمد ﷺ کے بارے میں کیا رائے رکھتے تھے بعض روایات میں الرجل الذی یبعث فیکم جس آدمی کو تمھارے اندر بھیجا گیا تھا۔

[7217] ۷۱۔(. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

[7217] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجنائز باب: الميت يسمع خفق النعال برقم (١٣٧٤) وابو داود فی (سننه) فی الجنائز باب: المشی فی النعل بين القبور برقم (٣٢٣١) وفی السنة: باب فی المسالة فی القبر وعذاب القبر برقم (٤٧٥٢) والنسائی فی (المجتبى) فی الجنائز باب: التسهيل فی غير السبتية برقم (٢٠٤٨) وفی باب: مسالة الكافر برقم (٢٠٥٠) انظر (التحفة) برقم (١١٧٠)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوا))

[7217] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میت کو جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو وہ واپس جانے والوں کی واپسی کے وقت، ان کی جوتیوں کی آہٹ سنتا ہے۔''

[7218] ۷۲۔(. . .)حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ)) فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ

[7218]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ (مرنے کے بعد) جب قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی، اس کے پاس سے واپس پھرتے ہیں۔'' آگے حدیث نمبر ۷۰ کی طرح ہے۔

[7219] ۷۳۔(۲۸۷۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ قَالَ ((نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَيُقَالُ لَهٗ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ ﷺ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ))

[7219] ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ ایمان لائے، اللہ انہیں قول ثابت (کلمہ طیبہ) سے ثابت قدم رکھتا ہے۔ (ابراہیم، ۲۷)

[7218] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (۷۱٤٦)

[7219] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الجنائز باب: ماجاء فى عذاب القبر برقم (۱۳٦۹) بمعناه وفى التفسير باب: (يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت) برقم (٤٦۹۹) وابو داود فى (سننه) فى السنة باب: عذاب القبر برقم (٤۷٥۰) والترمذى فى (جامعه) فى التفسير باب: ومن سورة ابراهيم عليه السلام برقم (۳۳۲۰) والنسائى فى (المجتبى) فى الجنائز باب: عذاب القبر برقم (۲۰٥٦) وابن ماجه فى (سننه) فى الزهد باب: ذكر القبر برقم (٤۲٦۹) انظر (التحفة) برقم (۱۷٦۲)

آپ نے فرمایا: یہ آیت عذاب قبر کے بارے میں اتری ہے، اس سے پوچھا جاتا ہے، تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے، میرا رب، اللہ ہے اور میرے نبی (محمد ﷺ) ہیں، اللہ عزوجل کے اس قول میں اس کی طرف اشارہ ہے، (جو لوگ ایمان لائے، انہیں اللہ قول ثابت (کلمہ طیبہ) سے دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا۔"

[7220] ٧٤-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنُونَ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَيْثَمَةَ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِى عَذَابِ الْقَبْرِ

[7220]۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ "جو لوگ ایمان لائے، انہیں اللہ قول ثابت (کلمہ شہادت) سے دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا۔" قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

فائدہ: ......قرآن وسنت کی نصوص سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عذاب قبر کا تعلق بدن اور روح دونوں سے ہے، لیکن بقول حافظ ابن حجر، عذاب کا تعلق، روح اور جسد دونوں سے ہے، لیکن اصلی اور حقیقی تعلق روح سے ہے اور تبعاً جسد بھی اس کے ساتھ دکھ، درد اور لذت ونعمت سے متاثر ہوتا ہے، لیکن اہل دنیا کو اس کا پتہ نہیں چلتا، اگر قبر کھود کر مردہ کو دیکھ بھی لیا جائے تو پھر بھی احساس نہیں ہوتا، (تکملہ ج ٦ ص ٢٤١)

جس طرح خواب میں لذت یا تکلیف براہ راست دراصل روح کے لیے ہوتی ہے اور جسم تبعاً اس سے متاثر ہوتا ہے، اس طرح خواب میں جو لذت یا تکلیف خواب دیکھنے والے کو ہوتی ہے، اس کے ساتھ لیٹنے والا، اس کو محسوس نہیں کرتا، جمہور اہل سنت کا موقف یہی ہے، مزید اقوال مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) خوارج اور بعض معتزلہ کے نزدیک، قبر میں عذاب نہیں ہوتا ہے، یہ قول صریح نصوص کے خلاف ہے۔

(۲) قبر کا عذاب صرف کافروں کو ہوتا ہے، لیکن یہ قول جو بعض معتزلہ کا ہے، احادیث کے خلاف ہے۔

(۳) سوال وعذاب کا تعلق صرف روح سے ہے، یہ ابن حزم کا نظریہ ہے، جو صحیح نہیں ہے، کیونکہ فرشتے سوال بٹھا کر کرتے ہیں اور اس کا تعلق جسد سے ہے۔

[7220] اخرجه النسائى فى (المجتبى) فى الجنائز باب: عذاب القبر برقم (٢٠٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٥٤)

(۴) عذاب صرف بدن کو ہوتا ہے، ابن جریر اور بعض علماء کا یہی نظریہ ہے، لیکن جب اطاعت و معصیت بدن اور روح دونوں نے مل کر کی ہے تو عذاب و ثواب صرف ایک کو کیوں۔

[7221] ۷۵۔(۲۸۷۲) حَدَّثَنِی عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیرِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ حَدَّثَنَا بُدَیْلٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیقٍ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ ((اِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ یُصْعِدَانِهَا)) قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِیبِ رِیحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ ((وَیَقُولُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوحٌ طَیِّبَةٌ جَآئَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكِ وَعَلَی جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِینَهُ فَیُنْطَلَقُ بِهِ اِلَی رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ یَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ اِلَی آخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَیَقُولُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوحٌ خَبِیثَةٌ جَآئَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَیُقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ اِلَی آخِرِ الْاَجَلِ)) قَالَ اَبُو هُرَیْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَیْطَةً كَانَتْ عَلَیْهِ عَلَی اَنْفِهِ هٰكَذَا

صحیح مسلم مترجم اردو — جلد ہشتم

[7221]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب مومن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اس کو وصول کر کے، اسے اوپر لے جاتے ہیں۔'' حماد کہتے ہیں، آپ نے روح کی خوشبو اور مشک کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ''آسمان والے کہتے ہیں، پاکیزہ روح ہے، جو زمین کی طرف سے آئی ہے، اللہ تجھ پر رحمت فرمائے اور اس بدن پر بھی جسے تو آباد کیے ہوئے تھی، پھر اسے اس کے رب عزوجل کی طرف لے جایا جاتا ہے، پھر وہ فرماتا ہے، اسے وقت مقررہ (برزخ) تک کے لیے لے جاؤ، آپ نے فرمایا: ''اور کافر جب اس کی روح نکلتی ہے، حماد کہتے ہیں، آپ نے اس کی بدبو اور لعنت کا ذکر کیا اور آسمان والے کہتے ہیں، پلید روح، زمین کی طرف سے آئی ہے، سو کہا جاتا ہے، اس کو آخر مدت کے لیے (سجین) لے جاؤ۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے (بدبو کے ذکر پر) اپنی چادر کا پلو اس طرح اپنی ناک پر ڈال لیا۔

فائدہ:...... ہر انسان کی دو اجلیں ہیں، ایک دنیا میں، اجل موت، دوسری موت کے بعد، برزخی، اجل، جس کے بعد حساب کتاب کے لیے اٹھایا جائے گا، اس کے نتیجہ میں انسان جنت یا دوزخ میں داخل ہو گا۔ اس حدیث میں مومن اور کافر انسان کی روح کی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے اور ان کے ٹھکانے کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

[7221] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۵۶۸)

[7222] ٧٦-(٢٨٧٣) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَائَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي قَالَ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ **((هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ)) قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَئُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ ((يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا)) فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللّٰهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا قَالَ ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا))**

[7222]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ، مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے، ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی۔ میں تیز نظر انسان تھا، اس لیے میں نے چاند دیکھ لیا اور میرے سوا کوئی یہ نہیں کہتا تھا کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے تو میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہنے لگا کہ آپ اسے دیکھ نہیں رہے ہیں؟ تو وہ انہیں نظر نہیں آ رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں بھی اپنے بستر پر لیٹ کر دیکھ لوں گا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اہل بدر کے بارے میں بتانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے دن سے ایک دن پہلے ہمیں اہل بدر کے (مقتولین مشرکین کے) مرنے کی جگہیں بتانے لگے، فرماتے تھے، ''اگر اللہ نے چاہا تو کل اس جگہ فلاں گرے گا۔'' چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں، اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا، جن جگہوں

[7222] اخرجه النسائي في (المجتبى) في الجنائز باب: ارواح المومنين وغيرهم برقم (٢٠٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٠٤١٠)

کی حضور نے تعیین فرما دی تھی، وہ اس سے نہیں چوکے، (وہیں وہیں گرے، جہاں جہاں آپ نے نشان دہی فرمائی تھی۔'' پھر انہیں ایک کنویں میں ایک دوسرے پر ڈال دیا گیا، سو رسول اللہ ﷺ چل کر، ان کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: ''فلاں بن فلاں، اے فلاں کے بیٹے! کیا اللہ اور اس کے رسول نے تمہیں جو دھمکی دی تھی، اسے تم نے ٹھیک ٹھیک پا لیا؟ کیونکہ اللہ نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا تھا، میں نے اس میں موجود ہوتا پا لیا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ ان جسموں سے کس طرح بات کر رہے ہیں، جن میں روح (زندگی) نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں ان سے جو کچھ کہہ رہا ہوں، تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو، مگر ان کے بس میں نہیں ہے کہ وہ مجھے کوئی جواب دے سکیں۔''

فائدہ:......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مقتولین بدر نے آپ کی بات سن لی تھی، وہ جواب کی طاقت نہیں رکھتے تھے، اصل حقیقت یہی ہے کہ مردے سنتے نہیں ہیں اور نہ ہم ان کو سنا سکتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ ان کو کوئی چیز سنانا چاہے تو وہ قادر مطلق ہے، وہ جو چاہے کر سکتا ہے، اس لیے جہاں نصوص (صحیح احادیث) سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ مردوں نے فلاں چیز سن لی ہے، یا فلاں چیز سنتے ہیں، (جیسے جوتیوں کی چھاپ) تو اس کو تسلیم کر لیا جائے گا، لیکن ان کی بنیاد پر قیاسی گھوڑے دوڑا کر ہر بات سننے کا دعویٰ کرنا یا ان سے استغاثہ کرنا درست نہیں ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مخاطب کر کے فرما چکے ہیں ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ﴾ قبروں والوں کو سنانا، آپ کے بس میں بھی نہیں ہے تو دوسرے کیسے سنا سکتے ہیں۔''

[7223] ۷۷-(۲۸۷۴) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ ((يَا أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا)) فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَنَّى يُجِيبُوا وَقَدْ جَيَّفُوا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا)) ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوا فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ

[7223]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دن تک مقتولین بدر کو پڑے

[7223] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۷۲)

رہنے دیا، پھر ان کے پاس آئے اور ان پر کھڑے ہو کر ان کو آواز دی، ''اے ابو جہل بن ہشام، اے امیہ بن خلف، اے عتبہ بن ربیعہ، اے شیبہ بن ربیعہ، کیا اللہ نے تم سے جو وعدہ کیا تھا، اس کو وقوع پذیر ہوتے پا لیا۔'' کیونکہ میں نے تو میرے ساتھ میرے رب نے جو وعدہ کیا تھا، اس کو شدنی (واقع ہوتے) پا لیا۔'' سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا تو عرض کیا، اے اللہ کے رسول! یہ کیسے سنیں گے اور کیسے جواب دے سکیں گے، جبکہ یہ لاش بن چکے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں ان سے جو کہہ رہا ہوں، تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے ہو، لیکن انہیں جواب دینے کی قدرت حاصل نہیں ہے۔'' پھر آپ نے اس ان کے بارے میں کھینچے کا حکم دیا تو انہیں کھینچ کر بدر کے کھڈ میں ڈال دیا گیا۔''

فائدہ ...... **ثُمَّ اَمَرَ بِھِم،** کا یہ مقصد نہیں ہے کہ انہیں آپ کے ان کو مخاطب کرنے کے بعد کھڈ یا کچے کنویں میں ڈالا گیا، بلکہ یہ معنی ہے کہ خطاب کے علاوہ، ان سے یہ سلوک بھی کیا گیا، جیسا کہ سورہ بلد میں اعمال کے تذکرہ کے بعد فرمایا، ﴿ثم کان من الذین آمنوا﴾ کہ یہ بات بھی ہے کہ وہ مومن ہو۔'' اور امیہ بن خلف اگرچہ کھڈ میں نہیں ڈالا گیا تھا، کیونکہ بھاری بھرکم ہونے کی وجہ سے وہ پھول کر پھٹ گیا تھا، لیکن اس کو ان لاشوں کے قریب ہی رکھ کر مٹی اور پتھروں سے چھپا دیا گیا تھا، اس لیے آپ نے اس کو بھی مخاطب فرمایا، نیز اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ کرام یہی سمجھتے تھے کہ مردے سنتے نہیں ہیں، اس لیے انہوں نے حیرت زدہ ہو کر آپ سے سوال کیا کہ آپ ان لاشوں سے کیوں کر مخاطب ہیں۔

[7224] ٧٨۔(٢٨٧٥) حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا وَفِي حَدِيثِ رَوْحٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَأُلْقُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ

[7224] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب من غلب العدو برقم (٣٠٦٥) وفی المغازی باب: قتل ابی جهل برقم (٣٩٧٦) مطولا۔ وابو داود فی (سننه) فی الجهاد باب فی الامام يقيم عند الظهور على العدو بعرصتهم برقم (٢٦٩٥) والترمذی فی (جامعه) فی السیر باب: البیات والغارات برقم (١٥٥١) انظر (التحفة) برقم (٣٧٧٠)

[7224] ۔حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب بدر کا دن پیش آیا اور ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غالب آ گئے تو آپ نے بیس سے اوپر، (روح کی حدیث میں چوبیس آدمی ہیں) قریشی سرداروں کے بارے میں حکم دیا تو انہیں بدر کے کھڈوں (کنوؤں) میں سے ایک کنویں میں ڈال دیا گیا، آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کی۔

١٩......بَابُ :إِثْبَاتِ الْحِسَابِ

باب ١٩: حساب (محاسبہ) کا اثبات، (کہ محاسبہ ہوگا)

[7225] ٧٩۔(٢٨٧٦)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ اِسْمٰعِيلَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ**)) فَقُلْتُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ لَيْسَ ذَاكِ الْحِسَابُ اِنَّمَا ذَاكِ الْعَرْضُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ

[7225] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کا قیامت کے دن مناقشہ ہوا، (تو نے یہ کام کیوں کیا؟) اسے عذاب ہوگا۔'' میں نے عرض کیا، کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں ہے، اس کا جلد ہی آسان محاسبہ کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''یہ مناقشہ نہیں ہے، یہ تو بس پیشی ہے، جس کا قیامت کے دن حساب میں مناقشہ ہوا، اسے عذاب ہوگا۔''

[7226] (. . .)حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[7226]۔اس قسم کی روایت مصنف دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:......محاسبہ یا حساب کی دو صورتیں ہیں، (ا) انسان کے سامنے اس کے گناہ پیش کر کے، اس سے اعتراف

[7225] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التفسير باب: (فسوف يحاسب حسابا يسيرا) برقم (٤٩٣٩) وفی الرقاق باب: من نوقش الحساب عذب برقم (٦٥٣٧) والترمذی فی (جامعه) فی التفسير باب: ومن سورة اذا السماء انشقت برقم (٣٣٣٧م) انظر (التحفة) برقم (١٦٢٣١)

[7226] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٧١٥٤)

واقرار کروا کر، اس کو معاف کر دینا، جیسا کہ حضرت ابن عمر کی روایت، کتاب التوبہ میں، اللہ کی بندہ کے ساتھ سرگوشی کے سلسلہ میں گزر چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومن کو اپنے قریب کرے گا اور اس کو اپنے کنف (پہلو) میں لے کر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور پوچھے گا، هل تعرف، کیا ان کو پہچانتے ہو؟ وہ عرض کرے گا، پہچانتا ہوں، اللہ فرمائے گا، میں نے دنیا میں تیرے ان گناہوں پر پردہ ڈالا اور آج تمہیں معاف کرتا ہوں، اس کو حسابا یسیرا (آسان حساب) سے تعبیر کیا گیا۔ گویا مطلق بلا قید حساب سے مراد مناقشہ ہے اور حساب یسیر جس میں یسیر کی قید ہے اس سے مناقشہ مراد نہیں ہے بلکہ محض پیشی مراد ہے۔

(۲) محاسبہ، مناقشہ کے معنی میں ہے کہ اس سے پوچھا جائے گا اور یہ گناہ کیوں کیا تھا، جس سے یہ سوال ہو گیا، وہ مارا گیا اور دوزخ کا شکار ہو گیا۔

[7227] ۸۰۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ حَدَّثَنَا اَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُولُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ((ذَاكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ))

[7227]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کا محاسبہ ہو گیا وہ مارا گیا'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! کیا اللہ کا یہ فرمان نہیں ہے، حساب یسیر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''وہ محض پیشی ہے، لیکن جس کا محاسبہ کے وقت مناقشہ ہو گیا، ہلاک ہو جائے گا۔''

[7228] (. . .)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ((مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي يُونُسَ

[7227] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (فسوف يحاسب حسابا يسيرا) برقم (٤٩٣٩) تعليقا وفي الرقاق باب: من نوقش الحساب عذب برقم (٦٥٣٧) انظر (التحفة) برقم (١٧٤٦٣)

[7228] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (فسوف يحاسب حسابا يسيرا) برقم (٤٩٣٩) وفي الرقاق باب: من نوقش الحساب عذب برقم (٦٥٣٦) وبرقم (٦٥٣٧) وبرقم (٦٥٣٧) تعليقا والترمذي في (جامعه) في التفسير باب: ومن سورة اذا السماء انشقت برقم (٣٣٣٧) وبرقم (٣٣٣٧م) وفي الزهد باب: منه برقم (٢٤٢٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٢٥٤)

[7228]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتی ہیں، آپ نے فرمایا: ”جس کا حساب کے وقت مناقشہ ہوا ہلاک ہو جائے گا۔“ آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

٢٠ ۔۔۔ باب: الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالٰى عِنْدَ الْمَوْتِ

باب ٢٠: موت کے وقت اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنے کا حکم

[7229] ٨١۔(٢٧٨٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثٍ يَقُولُ ((لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللّٰهِ الظَّنَّ))

[7229]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ سے آپ کی وفات سے تین دن پہلے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”تم میں سے ہر ایک کو موت اس حالت میں آئے کہ اس کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں گمان اچھا ہو۔“

فائدہ ...... زندگی میں انسان پر رجا اور امید کی بجائے خوف و خشیت کا غلبہ ہونا چاہیے تاکہ وہ گناہوں اور بداعمالیوں سے پرہیز کر سکے اور زیادہ سے زیادہ اچھے عمل کر سکے، لیکن جب موت کا وقت آ جائے اور انسان سمجھے کہ اب میرا بچنا مشکل ہے تو پھر اپنے اعمال کی بجائے، اللہ کی رحمت و مغفرت کا امیدوار ہو اور خوف و خشیت پر امید و رجا کا غلبہ ہو، کیونکہ انسان اللہ کی رحمت کا محتاج ہے اور اس کی رحمت کے سبب ہی عمل قبول ہوں گے اور اس کے فضل سے بخشش ملے گی۔)

[7230] (. . .) وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[7230]۔ امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ کی سندوں سے، اعمش ہی کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[7229] اخرجه ابو داود في (سننه) في الجنائز باب ما يستحب من حسن الظن بالله عند الموت برقم (٣١١٣) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب التوكل واليقين برقم (٤١٦٧) انظر (التحفة) برقم (٢٢٩٥)

[7230] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٥٨)

[7231] ۸۲۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُولُ((لَا يَمُوتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))

[7231]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کی اپنی موت سے تین دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے ہر شخص کی موت اس حالت میں ہونی چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل سے حسن ظن رکھتا ہو۔''

[7232] ۸۳۔(۲۸۷۸)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ

[7232]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''ہر بندہ اس حالت پر اٹھایا جائے گا، جس پر وہ فوت ہوا تھا۔''

فائدہ:...... انسان جس عقیدہ اور عمل پر فوت ہوتا ہے، اس عقیدہ اور عمل پر اس کو اٹھایا جائے گا، اور انسان اسی عقیدہ اور عمل پر فوت ہوتا ہے جس پر زندگی بھر قائم رہتا ہے اس لیے انسان کو عقیدہ اور عمل کی درستگی اور صحت کی فکر کرنی چاہیے، کیونکہ معلوم نہیں، زندگی کا چراغ کب گل ہو جائے اور اگر موت کا پہلے احساس ہو جائے تو پھر اللہ سے عفوودرگزر کی امید رکھے۔

[7233] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ۔

[7233]۔ امام صاحب اپنے ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، میں نے سنا، کا ذکر نہیں ہے۔

[7231] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۹۹٤) (۷۱۵۸)

[7232] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: النية برقم (٤٣٢٠) انظر (التحفة) برقم (۲۳۰٦)

[7233] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷۱٦۱)

[7234] ٨٤-(٢٨٧٩) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ))

[7234]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کوعذاب میں گرفتار کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ تمام (اچھے، برے) افراد پر عذاب نازل فرما دیتا ہے، پھر انہیں اپنے اپنے عملوں پر اٹھایا جائے گا۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، بعض دفعہ دنیوی عذاب میں، برے لوگوں کے ساتھ، اچھے لوگ بھی عذاب کا شکار ہو جاتے ہیں، لیکن آخرت میں، ہر انسان کو جزا و سزا اپنے اپنے اعمال کے مطابق ملے گی، گناہ گار عقوبت و سزا کا مستحق ہوگا اور اطاعت گزار، اجر و ثواب کا۔

[7234] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: قول النبي ﷺ للحسن بن علي: (ان ابني هذا لسيد) برقم (٧١٠٩) انظر (التحفة) برقم (٦٧٠٣)

ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب
لغات الحدیث عربی - اُردو
حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ
یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی اُردو زبان میں سب سے جامع لغت ہے۔
یہ کتاب علامہ وحید الزماں کا اُردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جسکی تکمیل مجموعی طور پر پانچ سالوں میں ہوئی۔
یہ منفرد اور جامع کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء کو "انوار اللغۃ ملقب بہ وحید اللغات" کے نام سے شائع کی گئی۔
دوسری مرتبہ علامہ وحید الزماں نے نظر ثانی کر کے مفید اضافوں کے ساتھ بنگلور (انڈیا) سے اسے "اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات" کے نام سے شائع کیا۔
اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن بھی بھارت ہی سے "لغات الحدیث" کے مختصر نام سے شائع ہوا بعد ازاں اسی کا عکسی ایڈیشن پاکستان میں (کراچی) سے شائع ہوتا رہا۔
لغات الحدیث کو اپنی پہلی اشاعت کے تقریباً ایک سو سال کے بعد موجودہ دور میں "نعمانی کتب خانہ" (لاہور پاکستان) سے پہلی مرتبہ نہایت اعلیٰ تحقیقی معیار اور جدید اُسلوب کے ساتھ کمپیوٹر کمپوز شدہ ایڈیشن اپنے باذوق قارئین کی خدمت میں شایان شان انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔
عربی زبان کا کوئی بھی ایسا لفظ جو کسی بھی حدیث کی کتاب میں مذکور ہو خواہ وہ کتاب اہل سنت کی ہو یا اہل تشیع کی، وہ حدیث صحیح ہو یا ضعیف، اُس کا ترجمہ آپکو مذکورہ لغات میں ضرور ملے گا۔ نیز خیر القرون کے معروف لوگوں، عالموں، حاکموں، شاعروں اور ادیبوں وغیرہ کے اقوال مع تراجم بھی کتاب ہذا کی زینت ہیں۔
موجودہ جدید کمپیوٹر کمپوزنگ کے دوران حتی المقدور قدیم الفاظ کو جدید اُردو الفاظ کے ساتھ تبدیل کیا گیا ہے اور بعض جگہوں پر جملوں کی تصحیح کے ساتھ ساتھ حواشی لگانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ اور کتاب میں مذکور تمام فارسی اشعار کا اُردو ترجمہ حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔
لغت کا ترجمہ عالمانہ اور بامحاورہ اُردو میں کیا گیا ہے۔ جس سے عربی لفظ کا اُردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے اور ترجمہ کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔ عربی الفاظ پر اعراب لگ جانے کے باعث اب یہ کتاب مبتدی اور منتہی دونوں افراد کے لیے یکساں موزوں ہو گئی ہے۔ لغات الحدیث میں لفظ کو سمجھانے کے لیے مؤلف نے قدیم و جدید الفاظ اور محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے نیز انہوں نے احادیث، تاریخی واقعات، ذاتی تجربات اور واقعات سے کام لے کر عام قاری کی دلچسپی کا سامان پیدا کر دیا ہے۔
عرب اور ہندوستان کے سماجی و معاشرتی، تاریخی و تمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات کی تاریخ بھی رقم کر دی ہے۔
لغات الحدیث نہ صرف عام اُردو دان طبقے کے لیے مفید بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لغات سے استغنا کا باعث ہے۔
علم و ادب کا یہ سمٹا ہوا دریا چار جلدوں پر محیط ہے۔
لغات الحدیث (چار جلد مکمل سیٹ) مبلغ 00-1620 روپے بذریعہ منی آرڈر ڈاک سے روانہ کر کے گھر بیٹھے حاصل کیا جا سکتا ہے۔
یہ کتاب اپنے ہر قریبی بک سٹال یا ذیلی ایڈریس سے طلب فرمائیں۔
نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@gmail.com
Tel:042-37321865 Mob: 0334-4229127
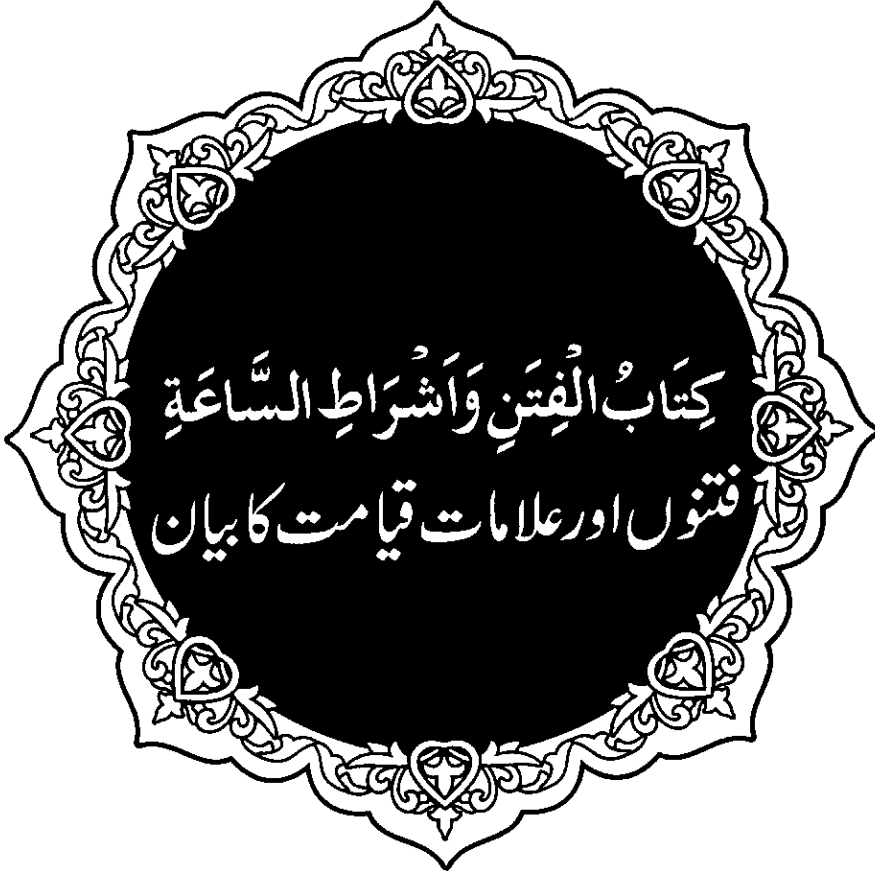
حدیث نمبر 7235 سے 7416 تک

۵۵......كِتَابُ الْفِتَنِ وَاَشْرَاطِ السَّاعَةِ

۵۵. فتنوں اور علامات قیامت کا بیان

۱......بَابُ: اقْتِرَابِ الْفِتَنِ، وَفَتْحِ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

باب ۱: فتنوں کے دور کا قریب آ جانا اور یاجوج ماجوج کے بند کا کھل جانا

[7235] ۱-(۲۸۸۰) حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهٖ وَهُوَ يَقُولُ ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ)) وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ عَشَرَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

[7235]۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی نیند سے یہ فرماتے ہوئے بیدار ہوئے، ''اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے، عربوں کے لیے اس شر سے تباہی ہے، جو قریب آ چکا ہے، اس وقت یاجوج ماجوج کے بند میں اتنا سوراخ ہو چکا ہے۔'' سفیان نے اس کی وضاحت کے لیے، دس کے عدد کی گرہ لگائی، یعنی انگوٹھا اور شہادت کی انگلی سے حلقہ بنایا، میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم نیک بندوں کے موجود ہونے کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں'' جب فسق و فجور کی خباثت و گندگی بڑھ جائے گی۔''

[7235] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قصة ياجوج وماجوج برقم (۳۳٤٦) وفي المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (۳۵۹۸) وفي الفتن باب: قول النبي ﷺ (ويل للعرب من شر قد اقترب) برقم (۷۰۵۹) وفي باب: ياجوج وماجوج برقم (۷۱۳۵) ←

فائدہ:...... یاجوج ماجوج کون ہیں اور بند جوان کو روکے ہوئے ہے، وہ کہاں ہے، اس میں بہت اختلاف ہے، یہ حاشیہ اتنی تفصیل کا متحمل نہیں ہے، تفصیل کے طالب، مولانا آزاد کی تفسیر، سورہ کہف اور مولانا حفظ الرحمٰن کی کتاب، قصص القرآن کا مطالعہ کریں، یا حافظ عبدالسلام بھٹوی ﷾ کی تفسیر دیکھیں حدیث کا مقصود یہ ہے کہ فتنوں کے ظہور کا آغاز قریب آ چکا ہے، کیونکہ بند میں معمولی سا سوراخ ہو چکا ہے، جس سے وہ لوگ باہر نہیں نکل سکتے، لیکن یہ اس بات کی علامت ہے کہ فتنوں کا ظہور ہوا چاہتا ہے، فتنوں کا آغاز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ہوا اور اس میں وسعت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ہوئی اور عام تباہی و ہلاکت اس وقت ہوگی جب فسق و فجور کا دور دورہ ہوگا، چند اچھے لوگ اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکیں گے، اس لیے وہ بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جائیں گے، بعد میں ہر ایک کو جزا و سزا اپنے عملوں کے مطابق ملے گی، بند میں سوراخ معمولی ہوا ہے جس کو بعض نے دس کے عدد کے حلقہ سے تعبیر کیا ہے، جو بڑا ہوتا ہے اور بعض نے نوے یا سو کے عدد کے حلقہ سے جو انتہائی تنگ ہوتا ہے، درمیان میں خلا نہیں ہوتا ہے، مقصود اس کی حقارت وقلت کو بیان کرنا ہے۔

[7236] (. . .) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادُوا فِي الْاِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ

[7236]۔ امام مسلم نے مذکورہ بالا روایت بہت سے اساتذہ کی ایک ہی سند سے بیان کی ہے، فرق یہ ہے کہ اوپر کی سند میں تین صحابیات تھیں اور یہاں چار صحابیات ہیں، جو ایک دوسروں سے بیان کرتی ہیں، یعنی زینب بنت ام سلمہ، حبیبہ، (یہ دونوں آپ ﷺ کی ربیبہ ہیں) ام حبیبہ، زینب بنت جحش (یہ دونوں زوجہ ہیں)۔

[7237] ۲۔(. . .) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ اَبِي سُفْيَانَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ

← والترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء في خروج ياجوج وماجوج برقم (۲۱۸۷) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: ما يكون من الفتن برقم (۳۹۵۳) انظر (التحفة) برقم (۱۵۸۸۰)

[7236] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷۱٦٤)

[7237] تقدم تخريجه برقم (۷۱٦٤)

زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ ((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ)) وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ

[7237] ۔حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا، نبی اکرم ﷺ کی بیوی بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک دن گھبرائے ہوئے نکلے، آپ کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا، آپ فرما رہے تھے، ''لا الہ الا اللہ، عربوں کے لیے اس شر سے ہلاکت ہے، جو قریب آ چکا ہے، آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل چکی ہے،'' آپ نے اپنے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی شہادت سے حلقہ بنایا، میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے، جبکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے۔'' آپ نے فرمایا: ''ہاں، جب گندگی بڑھ جائے گی۔''

فائدہ :......آپ نے عربوں کی تخصیص اس لیے فرمائی کہ اس وقت مسلمانوں میں ان کو اکثریت اور غلبہ حاصل تھا اور حکومت و اقتدار پر وہی متمکن تھے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا، آٹے کے ساتھ گھن بھی پس جاتا ہے، بروں کی اکثریت میں نیک لوگوں کی اقلیت بھی تباہی سے بچ نہیں سکتی، کیونکہ وہ اکثریت کے آگے بند باندھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے، یا ان کی کوشش رائیگاں جاتی ہے۔

[7238] (. . .) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِهٖ

[7238] ۔امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ کی سندوں سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[7239] ۳۔(۲۸۸۱) وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ)) وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهٖ تِسْعِينَ

[7238] تقدم تخريجه برقم (۷۱۶۴)

[7239] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿ويسالونك عن ذي القرنين﴾ برقم (۳۳۴۷) وفي الفتن باب: ياجوج وماجوج برقم (۷۱۳۶) انظر (التحفة) برقم (۱۳۵۲۴)

[7239] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت یاجوج اور ماجوج کے بند میں اتنا سوراخ کھول دیا گیا ہے۔'' وہیب نے اپنے ہاتھ سے نوے کے عدد کی گرہ لگائی۔

فائدہ :...... دس کے عدد کی صورت میں انگوٹھا، شہادت کی انگلی کی اوپر والی لکیر میں رکھا جاتا ہے اور نوے کی صورت میں سب سے نچلی لکیر پر رکھا جاتا ہے، مقصود محض قلت کا نقشہ کھینچنا ہے۔

٢......بَابُ: الْخُسَفِ بِالْجَيْشِ الَّذِیْ یَؤُمُّ الْبَیْتَ

باب ٢: وہ لشکر جو بیت اللہ کا رخ کرے گا، اس کا زمین میں دھنسنا

[7240] ٤-(٢٨٨٢) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ وَاَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَیْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ رُفَیْعٍ

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْقِبْطِیَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِی رَبِیعَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَهُمَا عَلَی اُمِّ سَلَمَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِینَ فَسَاَلَاهَا عَنِ الْجَیْشِ الَّذِی یُخْسَفُ بِهٖ وَکَانَ ذٰلِكَ فِی اَیَّامِ ابْنِ الزُّبَیْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**یَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَیْتِ فَیُبْعَثُ اِلَیْهِ بَعْثٌ فَاِذَا کَانُوا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ**)) یَا رَسُولَ اللّٰهِ فَکَیْفَ بِمَنْ کَانَ کَارِهًا قَالَ ((**یُخْسَفُ بِهٖ مَعَهُمْ وَلٰکِنَّهٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی نِیَّتِهٖ**)) وَقَالَ اَبُو جَعْفَرٍ هِیَ بَیْدَاءُ الْمَدِینَةِ

[7240] ۔ عبید اللہ بن قبطیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان، ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا، انہوں نے ان سے اس لشکر کے بارے میں دریافت کیا، جسے دھنسا دیا جائے گا اور یہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے عہد کی بات ہے تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک پناہ لینے والا، بیت اللہ کی پناہ لے گا، اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا تو جب وہ لشکری ایک چٹیل میدان میں پہنچیں گے، انہیں دھنسا دیا جائے گا،'' تو میں نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! تو جو لوگ مجبوراً شریک ہوں گے، ان کا کیا بنے گا؟ آپ نے فرمایا: ''اس کو بھی ان کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا، لیکن قیامت کے دن اسے اپنے نیت پر اٹھایا جائے گا،'' ابو جعفر کہتے ہیں اس میدان سے مراد مدینہ کا مقام بیداء ہے۔

[7240] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی المهدی: باب (٤٢٨٩) مختصرا برقم (١٨١٩٤)

[7241] ٥-(. . .) حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيتُ اَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ اِنَّهَا اِنَّمَا قَالَتْ بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اَبُو جَعْفَرٍ كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَبَيْدَآءُ الْمَدِينَةِ

[7241] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں یہ ہے کہ میں ابوجعفر یعنی امام باقر کو ملا اور پوچھا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے تو یہ کہا ہے، زمین کا چٹیل میدان، (اور اس میں کسی جگہ کا ذکر نہیں ہے تو ابو جعفر نے کہا، یقیناً اللہ کی قسم! اس سے مراد، مدینہ کا بیداء و مقام ہے۔

[7242] ٦-(٢٨٨٣) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ

اَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((**لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَيْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي اَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقٰى اِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ**)) فَقَالَ رَجُلٌ اَشْهَدُ عَلَيْكَ اَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَشْهَدُ عَلٰى حَفْصَةَ اَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

[7242] ۔حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''بیت اللہ پر حملہ کے ارادے سے ایک لشکر اس کا رخ کرے گا جب یہ لوگ چٹیل زمین میں پہنچیں گے، ان کے درمیانی حصہ کو دھنسا دیا جائے گا اور پہلا حصہ آخری حصے کو آواز دے گا، پھر ان سب کو بھی دھنسا دیا جائے گا، بس وہ بھگوڑا بچے گا، جو ان کے بارے میں جا کر اطلاع دے گا۔''

چنانچہ ایک آدمی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں، تم نے حضرت حفصہ پر جھوٹ نہیں باندھا اور میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں گواہی دیتا ہوں، انہوں نے نبی اکرم ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھا۔

[7243] ٧-(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ

[7241] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٦٩)

[7242] اخرجه النسائي في (المجتبى) في المناسك باب: حرمة الحرم برقم (٢٨٧٩) انظر (التحفة) برقم (١٥٧٩٣)

[7243] تقدم

عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((سَيَعُوذُ بِهَذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ)) قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمَا وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ

[7243]۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بیت اللہ کی پناہ ایسے لوگ لیں گے، ان کا کوئی حامی ومحافظ نہیں ہوگا، نہ عددی طاقت اور نہ ساز وسامان، ان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا، حتی کہ جب لشکر زمین کے ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسے دھنسا دیا جائے گا۔'' عبداللہ بن صفوان کے شاگرد، یوسف رحمہ اللہ کہتے ہیں، ان دنوں اہل شام یعنی یزید کا لشکر مکہ کی طرف جا رہا تھا، چنانچہ عبداللہ نے کہا، (حالانکہ وہ حضرت ابن زبیر کے ساتھ شہید ہوئے) ہاں، اللہ کی قسم! یہ وہ لشکر نہیں ہے، زید بن ابی انیسہ کہتے ہیں، مجھے یہی روایت ایک دوسری سند سے حضرت ام المومنین سے پہنچی ہے، لیکن اس میں اس لشکر کا ذکر نہیں ہے، جس کا ذکر عبداللہ بن صفوان نے کیا ہے۔

[7244] ٨۔(٢٨٨٤) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ عَبَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ ((الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي يَؤُمُّونَ بِالْبَيْتِ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَأَ بِالْبَيْتِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ)) فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ ((نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ))

[7244]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نیند میں اپنے جسم کو حرکت دی یا ہاتھ پیر ہلائے، چنانچہ ہم نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنی نیند میں ایسا کام کیا، جو آپ پہلے نہیں کرتے

[7244] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦١٩٢)

تھے، سو آپ نے فرمایا: ''حیرت انگیز بات ہے، میری امت کے کچھ لوگ، ایک قریشی آدمی کی خاطر جو بیت اللہ کی پناہ لے چکا ہوگا، بیت اللہ کا رخ کریں گے، حتی کہ جب وہ زمین کے ایک چٹیل میدان میں پہنچیں گے، انہیں دھنسا دیا جائے گا۔'' چنانچہ ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! راستہ تو ہر قسم کے لوگوں کو جمع کر دیتا ہے، آپ نے فرمایا: ''ہاں، ان میں معاملہ سے آگاہ، اس کی بصیرت رکھنے والے، مجبور اور مسافر بھی ہوں گے، سب اکٹھے ہلاک ہو جائیں گے اور الگ الگ حیثیت سے اٹھیں گے، اللہ ان کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھائے گا۔

مفردات الحدیث ❶ عَبِثَ: جسم کو جنبش دی، ہاتھ پیر ہلائے، اَلْمُسْتَبْصِر، معاملہ کی بصیرت رکھنے والا۔ ❷ يَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰى: الگ الگ اور متفرق طور پر واپسی ہوگی، ہر ایک سے اس کی نیت و عمل کے مطابق سلوک ہوگا۔

٣...... بَابُ: نُزُوْلِ الْفِتَنِ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ

باب ٣: فتنوں کا بارش کے قطروں کی طرح اترنا

[7245] ٩-(٢٨٨٥) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِى عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِى شَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ أُسَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَشْرَفَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ **((هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى اِنِّى لَاَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ))**

[7245]۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر چڑھے، پھر فرمایا، ''کیا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں، تم دیکھ رہے ہو؟ میں تمہارے گھروں کے اندر فتنوں کے گرنے کی جگہ اس طرح دیکھتا ہوں، جس طرح بارش کے قطرے گرتے ہیں۔

[7246] (. . .) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[7245] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فضائل المدینة باب: آطام المدینة برقم (١٨٧٨) وفی المظالم باب: الغرفة والعلیة المشرفیة برقم (٢٤٦٧) وفی المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (٣٥٩٧) وفی الفتن باب: قول النبی ﷺ (ویل للعرب من شر قد اقترب) برقم (٧٠٦٠) انظر (التحفة) برقم (١٠٦)

[7246] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٧١٧٤)

[7246]۔ امام صاحب اس کے ہم معنی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... جب بارش برستی ہے تو وہ عام ہوتی ہے، اس سے کوئی گھر نہیں بچتا، اس طرح تمہارے گھروں میں فتنے، کثرت سے پیدا ہونے والے ہیں، تم سب ان کا شکار ہو گے، کوئی بھی ان سے متاثر ہوئے بغیر رہ نہیں سکے گا، اس طرح آپ کی اس پیشین گوئی کا ظہور، حضرت عثمان کے خلاف بغاوت اور ان کی شہادت سے ہوا اور اس کی بارش میں، جنگ جمل، جنگ صفین، واقعہ حرہ وغیرہا پیش آئے۔

[7247] ١٠ ـ (٢٨٨٦) حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً فَلْيَعُذْ بِهِ))**

[7247]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جلد ہی فتنوں کا آغاز ہوگا، بیٹھنے والا، ان میں کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں کھڑا ہونے والا، چلنے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو بھی ان کو دیکھنے کی کوشش کرے گا وہ اس کو اپنی طرف کھینچ لیں گے، جس شخص کو ان سے پناہ مل سکے، وہ اس پناہ کو حاصل کر لے۔''

فائدہ :...... حضور اکرم ﷺ کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو فتنوں سے دور رہنا چاہیے، ان کو دیکھنا یا ان کا جائزہ لینا بھی تباہی و ہلاکت میں گرفتار ہونے کا باعث بن سکتا ہے، انسان ان سے جس قدر زیادہ دور رہے گا اور ان سے بچنے کی کوشش کرے گا، اتنا ہی اس کے حق میں بہتر ہوگا اور جتنا ان کے قریب ہوتا جائے گا، اتنا ہی زیادہ نقصان اٹھائے گا۔

[7248] ١١ ـ (. . .) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ **((مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ))**

[7247] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٦٠١) انظر (التحفة) برقم (١١٧١٦)

[7248] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٧٦)

[7248] ۔امام صاحب اپنے تین اساتذہ کی ایک ہی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں، مگر اس میں یہ اضافہ ہے، ''نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے، جس کی وہ رہ جائے، گویا اس کا اہل اور مال دونوں لٹ گئے۔''

[7249] ۱۲۔(. . .)حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((**تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ**))

[7249] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''فتنہ ہوگا، سونے والا اس میں بیدار سے بہتر ہوگا اور بیدار کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں کھڑا ہونے والا، (اس کی طرف) دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، چنانچہ جو شخص ٹھکانا یا پناہ گاہ پائے، وہ پناہ حاصل کر لے۔''

[7250] ۱۳۔(۲۸۸۷)حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ إِلَى مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ فِي أَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((**إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ أَلَا ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي فِيهَا وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ**)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ ((**يَعْمِدُ إِلَى سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ**)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ أَوْ إِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي قَالَ ((**يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ**))

[7249] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الفتن باب: تكون فتنة القاعد فيها خير من القائم برقم (۷۰۸۱) انظر (التحفة) برقم (۱٤۹٥۳)

[7250] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الفتن باب: فی النهی عن السعی فی الفتنة برقم (٤۲٥۷) انظر (التحفة) برقم (۱۱۷۰۲)

[7250] ۔عثمان شحام رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور فرقد سنجی، مسلم بن ابی بکرہ کی طرف چلے، وہ اپنی زمین میں تھے، چنانچہ ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ آپ نے اپنے باپ سے فتنوں کے بارے میں، کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں، میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صورت حال یہ ہے، جلد ہی فتنے رونما ہوں گے، خبردار، پھر ایک فتنہ ہوگا، اس میں بیٹھنے والا، اس کی طرف، چلنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں چلنے والا، اس کی طرف دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، خبردار، جب یہ فتنہ اترے یا واقعہ ہو تو جس شخص کے (جنگل میں) اونٹ ہوں تو وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ جا ملے اور جس کی بکریاں ہوں، وہ اپنی بکریوں کے پاس چلا جائے اور جس کی زمین (کھیت) ہو وہ اپنی زمین پر چلا جائے۔'' سو ایک آدمی نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! فرمائیں جس کے پاس، اونٹ، بکریاں اور زمین میں سے کچھ بھی نہ ہو؟'' آپ نے فرمایا: ''وہ اپنی تلوار کا رخ کرے اور اس کی دھار پتھر سے کوٹ دے، یعنی ہتھیار ضائع کر دے، تاکہ وہ لڑائی میں حصہ نہ لے سکے، پھر اگر بچ سکتا ہو تو بچ جائے، اے اللہ! میں نے حق پہنچا دیا؟ اے اللہ، کیا میں نے حق کی تبلیغ کر دی اے اللہ! کیا میں نے حق کی تلقین کو دی چنانچہ ایک آدمی نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! فرمائیے، اگر مجھے مجبور کر کے ایک صف یا ایک پارٹی کی طرف لے جایا جائے، سو ایک آدمی مجھے اپنی تلوار مار دے یا کوئی تیر آ کر مجھے قتل کر دے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ اپنے گناہ اور تیرے گناہ لے کر لوٹے گا اور دوزخی ہوگا۔''

فائدہ :......اس فتنہ سے مراد وہ فتنہ ہے، جس میں انسان پر حق واضح نہ ہو، یا فتنہ میں حصہ لینے سے اس کا مزید بڑھکنا لازم آتا ہو، فائدہ کی بجائے نقصان زیادہ ہوتا ہو، لیکن اگر حق واضح ہو اور زیادتی کرنے والے فرد یا افراد کو روکنا ضروری ہو، یا فتنہ فرو ہو سکتا ہو تو پھر حق والے گروہ کا ساتھ دے کر، فتنہ کا دروازہ بند کرنا چاہیے۔

[7251] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا

عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ إِلَى آخِرِهِ وَانْتَهَى حَدِيثُ وَكِيعٍ عِنْدَ قَوْلِهِ ((إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

[7251] ۔امام مذکورہ حدیث تین اساتذہ کی دو سندوں سے، عثمان شحام کی مذکورہ بالا سند سے بیان کرتے ہیں، وکیع کی حدیث ''ان استطاع النجاء، اگر وہ بچ سکتا ہو'' تک ہے، اس میں بعد والا حصہ نہیں ہے اور ابن ابی عدی کی روایت آخر تک ہے۔

[7251] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٧٩)

۴......بَابُ: إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

باب ٤ : اگر دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے سامنے آ جائیں

[7252] ١٤ ـ(٢٨٨٨)حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُوبَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَحْنَفُ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)) قَالَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ ((إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ))

[7252] ـ احنف بن قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں اس آدمی (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کے لیے نکلا تو مجھے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ملے، کہنے لگے، کہاں کا ارادہ ہے اے احنف؟ میں نے کہا، رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کرنا چاہتا ہوں تو انہوں نے مجھے کہا، اے احنف! واپس لوٹ جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''جب دو مسلمان تلواریں سونت کر ایک دوسرے کے مقابلہ میں آ جاتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی بنتے ہیں، میں نے پوچھا یا پوچھا گیا، اے اللہ کے رسول! یہ قاتل ہے، (اس کا جہنمی ہونا تو ٹھیک ہے) تو مقتول کی یہ حالت کیوں؟ آپ نے فرمایا: ''وہ بھی تو اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔''

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اگر دو آدمی بلاضرورت ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہیں تو دونوں ہی اگر اللہ نے انہیں معاف نہ فرمایا تو سزا بھگتنے کے لیے دوزخ میں جائیں گے، لیکن اگر ان میں سے ایک محض اپنے دفاع کے لیے تلوار اٹھاتا ہے، دوسرے کو قتل کرنا مقصود نہیں ہے تو پھر وہ معذور ہوگا، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ چونکہ حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کی باہمی جنگ، جنگ جمل کو خانہ جنگی اور نقصان کا باعث سمجھتے تھے، اس لیے انہوں نے احنف کو کسی ایک کا ساتھ دینے سے روکا، لیکن احنف چونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حق پر خیال کرتے تھے، اس لیے وہ بعد میں ان کے ساتھ شریک ہو گئے تھے۔

[7252] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان باب: (وان طائفتان من المومنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما) برقم (٣١) وفي الديات باب: قوله تعالى: ﴿ومن احياها﴾ برقم (٦٨٧٥) وفي ←

[7253] ١٥-(. . .)وَ حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ وَيُونُسَ وَالْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ

عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ))

[7253]۔حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب دو مسلمان، اپنی تلواریں لے کر آمنے سامنے آ جاتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوتے ہیں۔''

[7254] (. . .)وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ كِتَابِهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ اِلَى آخِرِهِ

[7254]۔امام صاحب ایک اور استاد سے حدیث نمبر ۱۴ کی طرح مکمل حدیث بیان کرتے ہیں۔

[7255] ١٦-(. . .)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((اِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى اَخِيهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلَى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا))

[7255]۔حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھاتے ہیں تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں تو جب ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے تو دونوں جہنم میں پہنچ جاتے ہیں۔''

← الفتن: باب: اذا التقى المسلمان بسيفيهما برقم (٧١٨٣) وابو داود في (سننه) في الفتن والملاحم باب: في النهي عن القتال في الفتنة برقم (٤٢٦٨) وبرقم (٤٢٦٩) والنسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: تحريم القتل برقم (٤١٣٣) وبرقم (٤١٣٤) انظر (التحفة) برقم (١١٦٥٥)

[7253] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٨١)

[7254] تقدم تخريجه برقم (٧١٨١)

[7255] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: اذا التقى المسلمان بسيفيهما برقم (٧٠٨٣م) تعليقا والنسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: تحريم القتل برقم (٤١٢٧) ←

[7256] ۱۷۔(۱۵۷)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ**))

[7256]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک دو بڑی جماعتیں نہیں لڑیں گی، ان کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوگی اور ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔''

فائدہ:......ان دو عظیم گروہوں سے مراد حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے گروہ ہیں، جو دونوں ہی مسلمان تھے اور دونوں ہی اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تھے اور ان کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوئی۔ جس میں ہزاروں لوگ قتل ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا کہ میں خلیفہ ہوں اس لیے اللہ کے احکام کی تنفیذ کا تقاضا یہ ہے کہ سب لوگ میری اطاعت وفرماں برداری میں داخل ہوں جو اس سے باز رہتے ہیں ان سے جنگ کرنا درست ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم شہید ہوئے ہیں ان سے قصاص لینا دین وشریعت کا تقاضا ہے اور قاتلین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پناہ لیے ہیں لہٰذا جب تک وہ ان سے عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص نہیں لیتے اس وقت تک ان کی اطاعت ضروری نہیں ہے۔

[7257] ۱۸۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ**)) قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((**الْقَتْلُ الْقَتْلُ**))

[7257]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک قتل وغارت عام نہیں ہوتا۔'' صحابہ کرام نے پوچھا، ہرج سے کیا مراد ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا:''قتل، قتل''، یعنی قتل کا عام ہونا۔

← وبرقم (٤١٢٧) موقوفا وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: اذا التقى المسلمان بسيفيهما برقم (٣٩٦٥) انظر (التحفة) برقم (١١٦٧٢)

[7256] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٦٠٩) انظر (التحفة) برقم (١٤٧٠٦)

[7257] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٨٥)

فائدہ:......آج کل قتل و غارت عام ہو رہی ہے اور قتل کی سنگینی دن بدن کم ہو رہی ہے، اس کو کوئی بڑا جرم تصور نہیں کیا جاتا۔

۵......بَابُ: هَلَاكِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ

باب ۵: اس امت کے لوگوں کی ایک دوسرے کے ذریعہ ہلاکت و بربادی

[7258] ۱۹۔(۲۸۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا))

[7258]۔حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا، چنانچہ میں نے اس کے مشرقی اور مغربی کناروں کو دیکھ لیا اور یقیناً میری امت کا اقتدار و حکومت وہاں تک پہنچے گی، جہاں تک اس کو میرے لیے سمیٹ دیا گیا اور مجھے دو خزانے سرخ و سفید عنایت کیے گئے (یعنی قیصر و کسریٰ کے خزانے) اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لیے دعا کی کہ وہ اس قحط عام کے ذریعہ ہلاک نہ کرے اور ان پر ان کے اپنے سوا دشمن کو غلبہ اور تسلط نہ دے، (تمام مسلمانوں پر کافر غالب نہ آ جائیں) کہ وہ ان کے اقتدار و جمعیت کو پامال کر دے اور مجھے میرے رب نے فرمایا، اے محمد! میں جب کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو اس کو ٹالا نہیں جا سکتا اور میں نے تجھے تیری امت کے بارے میں یہ وعدہ دے دیا ہے کہ میں انہیں قحط عام

[7258] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الفتن باب: ذکر الفتن ودلائلها برقم (۴۲۵۲) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی سوال النبی ﷺ ثلاثا فی امته برقم (۲۱۷۶) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: ما یکون من الفتن برقم (۳۹۵۲) انظر (التحفة) برقم (۲۱۰۰)

سے ہلاک نہیں کروں گا اور میں، ان پر ان کے سوا کوئی ایسا دشمن مسلط نہیں کروں گا، جو ان سب کی عزت واقتدار کو ختم کر دے، اگر چہ تمام روئے زمین کے لوگ ان کے خلاف اکٹھے ہو جائیں، ہاں وہ خود ہی ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے۔"

مفردات الحدیث ❶ احمر اور ابیض، یعنی دینار ودرہم (سونا، چاندی) کیونکہ کسریٰ کا عام سکہ دینار تھا اور قیصر کا درہم اور ان دونوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہوا، ❷ سَنَةٌ عَامَّةٌ: ایسی خشک سالی، جو تمام امت مسلمہ کو گھیر لے اور سب اس کا شکار ہوں، آج تک مسلمان ممالک میں ایسا قحط نہیں پڑا۔ ❸ **يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ**، ان کی تمام جمعیت کو اپنے لیے مباح سمجھے، تمام مسلمانوں پر غالب آ جائے، آج تک ایسا نہیں ہوا کہ تمام مسلمان اقتدار سے محروم ہو گئے ہوں، ہاں مسلمان باہمی طور پر ایک دوسرے کو قتل کرتے رہتے ہیں اور ایک دوسری کی قید و بند کا باعث بن بنتے ہیں، دشمن انہیں آپس میں لڑاتے رہتے ہیں۔

[7259] (. . .)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ

عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَوٰى لِي الْاَرْضَ حَتّٰى رَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ

[7259]۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے میرے لیے روئے زمین کو سمیٹ دیا، حتی کہ میں نے اس کے مشرقی اور مغربی کناروں کو دیکھ لیا اور اللہ نے مجھے دو سرخ اور سفید خزانے عنایت فرمائے۔" آگے مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔

[7260] ٢٠ـ(٢٨٩٠)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِّنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى اِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْنَا فَقَالَ ﷺ ((سَاَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَاَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّي اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا))

[7259] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٨٧)

[7260] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٨٨٦)

[7260] ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مدینہ کی بلند بستیوں کی طرف سے تشریف لائے، حتی کہ جب بنو معاویہ کی مسجد سے گزرے تو اس میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھیں اور آپ نے اپنے رب سے طویل دعا فرمائی، پھر ہماری طرف رخ پھیر کر فرمایا، ''میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگی ہیں، چنانچہ اس نے میری دو درخواستیں قبول فرما لی ہیں اور ایک دعا قبول نہیں کی، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے تو اللہ نے اس کو قبول کر لیا اور میں نے اس سے درخواست کی، وہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے تو اس نے یہ بھی قبول کر لی اور میں نے اس سے درخواست کی، ان کو آپس میں نہ لڑائے تو اس نے یہ قبول نہیں کی۔''

[7261] ۲۱۔(. . .)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْاَنْصَارِيُّ اَخْبَرَنِي

عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ اَبِيهِ اَنَّهُ اَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

[7261] ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے ساتھیوں کے ایک گروہ میں آئے تو آپ کا بنو معاویہ کی مسجد سے گزر ہوا'' آگے مذکورہ بالا روایت ہے۔

فائدہ:...... بنو معاویہ سے مراد انصار کا ایک قبیلہ ہے۔ اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا نماز سے فراغت کے بعد دعا کرنے کی قبولیت کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔

۶...... بَابُ: إِخْبَارِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَكُونُ إِلَىٰ قِيَامِ السَّاعَةِ

باب ۶: قیام قیامت تک ہونے والے واقعات سے نبی اکرم ﷺ کا آگاہ فرمانا

[7262] ۲۲۔(۲۸۹۱)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ كَانَ يَقُولُ قَالَ

حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي اِلَّا اَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَسَرَّ اِلَيَّ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا اَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ

[7261] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۸۸۶)

[7262] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۳۶۳)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ)) قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ أُولٰئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي

[7262] ۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ کی قسم، میں سب لوگوں سے زیادہ، ہر اس فتنہ سے آگاہ ہوں، جو میرے اور قیامت کے درمیان واقع ہونے والا ہے اور یہ حالت صرف اس بنا پر ہے، میری رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلہ میں کچھ راز کی باتیں صرف مجھے بتائیں، میرے سوا کسی اور کو وہ باتیں نہیں بتائیں، لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں کہ آپ نے ایک مجلس میں فتنوں کے بارے میں فرمائیں اور میں بھی اس مجلس میں موجود تھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کا شمار کرتے ہوئے فرمایا،''ان میں سے تین فتنے ایسے ہیں، جو تقریباً کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے اور ان میں سے کچھ فتنے گرمیوں کی آندھیوں کی طرح ہیں، (جو انتہائی تکلیف دہ ہوں گے، جس طرح گرمی کی آندھی جھلس کر رکھ دیتی ہے) ان میں سے کچھ چھوٹے ہوں گے اور کچھ بڑے۔'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرے سوا اس مجلس کے تمام حاضرین فوت ہو چکے ہیں۔

فائدہ: ......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے فتنوں سے زیادہ آگاہ ہونے کے دو وجہیں ہیں، (۱) کچھ راز کی باتیں تو ایسی تھیں کہ آپ نے ان سے صرف حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو آگاہ فرمایا تھا۔ (۲) کچھ فتنوں سے آپ نے دوسروں کو بھی آگاہ فرمایا تھا، لیکن کچھ لوگوں نے یاد رکھا اور کچھ نے بھلا دیا، پھر آہستہ آہستہ وہ سب فوت ہو گئے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی باقی رہ گئے۔

[7263] ۲۳۔(. . .)وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا و قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ

[7263] ۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور قیامت کے قائم ہونے تک کے تمام اہم واقعات اس میں بیان کر دیئے، جس نے انہیں یاد رکھا، اس نے یاد رکھا

[7263] اخرجه البخاري في (صحيحه) في القدر باب: (وكان امر الله قدرا مقدورا) برقم (٦٦٠٤) وابو داود في (سننه) في الفتن باب: ذكر الفتن ودلائلها برقم (٤٢٤٠) انظر (التحفة) برقم (٣٣٤٠)

اور جس نے انہیں بھلا دیا، اس نے بھلا دیا، میرے ان ساتھیوں کو بھی اس واقعہ کا علم ہے، اور صورت حال یہ ہے، ان میں سے بعض چیزیں میں بھول چکا ہوں اور جب وہ واقع ہوتی ہیں تو وہ مجھے یاد آ جاتی ہیں، جس طرح انسان کو ایک غیر حاضر ہو جانے والے آدمی کا چہرہ یاد ہوتا ہے، پھر وہ جب سامنے آتا ہے تو وہ اسے پہچان لیتا ہے۔

[7264] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

[7264]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے، نَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، جو اس واقعہ کو بھول گیا، وہ بھول گیا، تک بیان کرتے ہیں، اس کے بعد والا حصہ بیان نہیں کرتے۔

[7265] ٢٤-(. . .) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي اَبُوبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا قَدْ سَاَلْتُهُ اِلَّا اَنِّي لَمْ اَسْاَلْهُ مَا يُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ

[7265]۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے قیامت برپا ہونے تک کے واقعات سے آگاہ فرمایا اور میں نے آپ سے ان میں سے ہر چیز کے بارے میں سوال کیا، مگر میں نے آپ سے یہ سوال نہیں کیا کہ اہل مدینہ کو مدینہ سے کون سی چیز نکالے گی؟ یعنی اہل مدینہ، مدینہ سے کیوں نکل جائیں گے۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، ایک ایسا وقت آئے گا، جس میں اہل مدینہ، مدینہ چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں گے، لیکن اس کا سبب کیا ہوگا، یہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ آپ سے پوچھ نہیں سکے۔

[7266] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[7266]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے اس قسم کی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7267] ٢٥-(٢٨٩٢) وَحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ جَمِيعًا عَنْ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ اَخْبَرَنَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ حَدَّثَنِي

[7264] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧١٩٢)
[7265] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٣٧٠)
[7266] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣٣٧٠)
[7267] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٠٩٦٠)

اَبُو زَيْدٍ يَعْنِي عَمْرو بْنَ اَخْطَبَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْر وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا

[7267]۔ حضرت ابوزید یعنی عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر چڑھ کر ہمیں خطاب فرمایا، حتی کہ ظہر کی نماز کا وقت ہوگیا تو آپ نے اتر کر نماز پڑھائی، پھر منبر پر چڑھ کر ہمیں خطاب فرمایا، حتی کہ عصر کا وقت ہو گیا، پھر آپ نے اتر کر نماز پڑھائی، پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا، حتی کہ سورج غروب ہو گیا، چنانچہ آپ نے ہمیں ان باتوں سے آگاہ فرمایا، جو ہو چکی تھیں اور جو ہونے والی تھیں، سو ہم میں سے زیادہ جاننے والا وہی ہے جس نے زیادہ یاد رکھا۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، کبھی کبھار طویل خطاب بھی کیا جا سکتا ہے، کیونکہ آپ نے دن بھر میں صرف نمازوں کے لیے وقفہ فرمایا اور دنیا میں پیش آنے والے تمام اہم واقعات سے (جو ہو چکے تھے اور جو ہونے تھے) آگاہ فرمایا، جو زیادہ عالم تھے، انہوں نے ان کو زیادہ یاد رکھا۔

۷...... بَابُ: فِي الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ

باب ۷: وہ فتنہ جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا، یعنی بہت شدید اور عام ہوگا

[7268] ۲۶۔(۱۴۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ

[7267] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۰۹۶۰)

[7268] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مواقيت الصلاة باب: الصلاة كفارة برقم (۵۲۵) وفي الزكاة باب: الصدقة تكفر الخطيئة برقم (۱۴۳۵) وفي الصوم باب: الصوم كفارة برقم (۱۸۹۵) وفي المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (۳۵۸۶) وفي الفتن باب: الفتنة التي تموج كموج البحر برقم (۷۰۹۶) والترمذي في (جامعه) في باب: الفتنة التي تموج كموج البحر برقم (۲۲۵۷) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: ما يكون من الفتن برقم (۳۹۵۵) انظر (التحفة) برقم (۳۳۳۷)

كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ اَنَا قَالَ اِنَّكَ لَجَرِیءٌ وَكَيْفَ قَالَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ((فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْكَرِ)) فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هٰذَا اُرِيْدُ اِنَّمَا اُرِيْدُ الَّتِیْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ اَفَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذٰلِكَ اَحْرٰی اَنْ لَا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ اِنِّیْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ قَالَ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ

[7268]۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے، چنانچہ انہوں نے پوچھا تم میں سے کس کو فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث اسی طرح یاد ہے، جس طرح آپ نے فرمائی تھی؟ تو میں نے کہا، مجھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، تم اس سلسلہ میں بڑے جرأت مند ہو، آپ نے کیسے فرمایا تھا؟ میں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''انسان کی اس کے اہل، مال، جان، اولاد اور پڑوسی کے بارے میں آزمائش، اس کا کفارہ، روزہ، نماز، صدقہ، بھلائی کا حکم اور برائی سے روکنا بن جاتا ہے۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یہ میرا مطلوب نہیں ہے، میرا مطلوب تو وہ فتنہ ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا تو میں نے کہا، آپ کا اس سے کیا تعلق، یا آپ کو کیا خطرہ؟ اے امیر المؤمنین! آپ کے اور اس کے موقعہ کے درمیان بند دروازہ ہے، انہوں نے پوچھا، کیا دروازہ توڑا جائے گا، یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا، کھولا نہیں، بلکہ توڑا جائے گا، انہوں نے کہا تو پھر وہ اس قابل ہے کہ اس کو کبھی بند نہ کیا جا سکے تو ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس دروازے کا علم تھا؟ انہوں نے کہا، ہاں، جس طرح انہیں علم تھا کہ کل سے پہلے رات ہے، کیونکہ میں نے انہیں حدیث سنائی تھی جو پہیلی یا معمہ نہیں تھی، شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں، ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کرنے میں ہیبت محسوس کی کہ دروازہ کون سا ہے؟ چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا، ان سے پوچھیے، سو انہوں نے ان سے پوچھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، عمر رضی اللہ عنہ۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک مسلمان اور مومن بندے سے اپنے متعلقین کے سلسلہ میں جو کوتاہیاں اور قصور سرزد ہوتے ہیں، اپنی فرائض نماز، روزہ وغیرہ ان کا کفارہ بن جاتے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ امت اسلامیہ کے فتنوں میں مبتلا ہونے کے سامنے ایک بند دروازہ تھے، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے یہ

دروازہ ٹوٹ گیا، ان کی طبعی موت سے دروازہ نہ کھلا تو اس کے بعد مسلمان یا امت اسلامیہ فتنوں سے دوچار ہو گئی، جواب وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں، کبھی ان کی شدت کم ہوتی اور کبھی زیادہ اور آج امت شدید فتنوں میں مبتلا ہے، ہر طرف نام کے مسلمانوں کا تسلط اور غلبہ ہے، جو ذہنی اور فکری طور پر غیر مسلموں سے مرعوب بلکہ ان کے غلام ہیں۔

[7269] ۲۷۔(. . .)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدِ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عِيسٰى كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِی مُعَاوِيَةَ وَفِی حَدِيثِ عِيسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ

[7269]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[7270] (. . .)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِی رَاشِدٍ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اَبِی وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

[7270]۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کون ہمیں فتنہ کے بارے میں حدیث سنائے گا؟ آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[7271] ۲۸۔(۲۸۹۳)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ

قَالَ جُنْدُبٌ جِئْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لَيُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هَاهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنِيهِ قُلْتُ بِئْسَ الْجَلِيسُ لِی اَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِی اُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَا تَنْهَانِی ثُمَّ قُلْتُ مَا هٰذَا الْغَضَبُ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَاَسْاَلُهُ فَاِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ

[7269] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۷۱۹۷)

[7270] تقدم تخريجه برقم (۷۱۹۷)

[7271] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۳۰۶)

[7271] ۔حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں واقعہ جرعہ کے دن آیا تو وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، چنانچہ میں نے کہا، آج یہاں خون ریزی ہوگی تو اس آدمی نے کہا، ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! میں نے کہا، کیوں نہیں، اللہ کی قسم! اس نے کہا، ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! میں نے کہا، ضرور ہوگی، اللہ کی قسم! اس نے کہا، ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! کیونکہ آپ کی حدیث ہے، جو آپ نے مجھے سنائی ہے، میں نے کہا، آپ آج کے میرے بہت برے ہم نشین ہیں، آپ سن رہے ہیں، میں آپ کی ایسی چیز میں مخالفت کر رہا ہوں، جو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکے ہیں، اس کے باوجود آپ مجھے روکتے نہیں ہیں؟ پھر میں نے دل میں کہا، اس غصہ کا کیا فائدہ؟ اس لیے میں ان سے پوچھنے کے لیے ان کی طرف بڑھا تو وہ آدمی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے۔

فائدہ :...... يَوْمَ الْجَرْعَةِ سے مراد وہ دن ہے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ پر ایک آدمی کو گورنر مقرر کر کے بھیجا تو لوگ، کوفہ کے قریب جگہ، جرعہ تک پہنچ گئے کہ یہ گورنر ہمیں قبول نہیں ہے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہماری درخواست یہ ہے کہ وہ ہم پر حضرت ابوموسیٰ اشعری کو والی مقرر کریں، اس بنا پر، حضرت جندب رضی اللہ عنہ کو خطرہ محسوس ہوا کہ یہاں باہمی جنگ وجدل ہوگا، جس سے خون ریزی ہوگی، کیونکہ اہل کوفہ بہت ضدی لوگ تھے، اپنی بات پر اڑ جاتے تھے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ حضرت عثمان حلیم اور بردبار ہیں، اس لیے خون ریزی نہیں ہوگی، کیونکہ حضرت حذیفہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے یہ سمجھتے تھے کہ خون ریزی کا دروازہ حضرت عثمان کی شہادت سے کھلے گا اور حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے غیر شعوری اور لاعلمی کی صورت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کو پسند نہیں کیا، اس لیے حضرت حذیفہ کو نہ پہچانتے ہوئے، ان پر ناراضی کا اظہار کیا۔

٨...... بَابُ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

باب٨: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک دریائے فرات سے ایک سونے کا پہاڑ نمایاں نہ ہو

[7272] ٢٩-(٢٨٩٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو))

[7272] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٧٨٦)

[7272]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی، جب تک دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر نہ ہو، جس پر لوگ لڑیں گے، چنانچہ ہر سو (۱۰۰) میں سے ننانویں قتل کر دیئے جائیں گے، ان میں سے ہر آدمی جی میں کہے گا، شاید بچنے والا میں ہی ہوں“، یعنی گھمسان کی جنگ کی صورت میں بھی حرص کی بنا پر ہر انسان اس میں گھسے گا۔

[7273] (. . .) وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فَقَالَ أَبِي إِنْ رَأَيْتَهُ فَلَا تَقْرَبَنَّهُ

[7273]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں یہ اضافہ ہے، سہیل کہتے ہیں، چنانچہ میرے والد نے کہا، اگر تو اس کو دیکھ لے تو ہرگز اس کے قریب نہ جانا۔

[7274] ۳۰۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم **((يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا))**

[7274]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قریب ہے کہ دریائے فرات سے سونے کا خزانہ (پہاڑ کی شکل میں) ظاہر ہو تو جو شخص وہاں موجود ہو، وہ اس سے کچھ لینے کی کوشش نہ کرے۔“

[7275] ۳۱۔(. . .) حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم **((يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا))**

[7273] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۴۹)

[7274] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الفتن باب: خروج النار برقم (۷۱۱۹) وابو داود فی (سننه) فی الملاحم والفتن باب: حسر الفرات عن كنز برقم (۴۳۱۳) والترمذی فی (جامعه) فی صفة الجنة باب: يوشك الفرات يحسر عن كنز من ذهب برقم (۲۵۶۹) انظر (التحفة) برقم (۱۲۲۶۳) وبرقم (۱۳۷۹۵)

[7275] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۷۲۰۳)

[7275]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہو جائے تو جو شخص، وہاں موجود ہو، وہ ہرگز اس سے کچھ لینے کی کوشش نہ کرے،'' یا کچھ نہ لے۔''

[7276] ۳۲۔(۲۸۹۵)حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِي مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً اَعْنَاقُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ اَجَلْ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((يُوشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَاِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا اِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَاْخُذُونَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ قَالَ فَيَقْتَتِلُونَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ)) قَالَ اَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَفْتُ اَنَا وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي ظِلِّ اُجُمِ حَسَّانَ

[7276]۔عبداللہ بن حارث بن نوفل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا تو انہوں نے کہا، لوگوں کی گردنیں، دنیا کی طلب میں ہمیشہ مختلف رہیں گی، میں نے کہا، ہاں، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''قریب ہے، فرات سے ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہو جائے، سو لوگ جب یہ بات سنیں گے، اس کی طرف چل پڑیں گے، پہاڑ کے قریب کے لوگ کہیں گے، اگر ہم لوگوں کو اس کے لینے کے لیے کھلا چھوڑ دیں تو یہ سارا لے جائیں گے، اس وجہ سے اس پر لڑ پڑیں گے، چنانچہ ہر سو میں سے ننانویں قتل کر دیے جائیں گے۔'' ابو کامل کی حدیث میں ہے، میں اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حسان رضی اللہ عنہ کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے ہوئے۔

مفردات الحدیث ❶ اُجُم، قلعہ، جمع آجام ہے۔ ❷ اُعناق، عُنُق (گردن) کی جمع ہے، اس سے مراد، لوگوں کی حرص و آز کو بیان کرنا ہے کہ عام طور پر لوگ حصول دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی چیز ان میں باہمی رنجش داختلاف کا باعث بنتی ہے۔

[7277] ۳۳۔(۲۸۹۶)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ

[7276] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۷)

[7277] اخرجه ابو داود في (سننه) في الخراج والامارة والفتن باب: في ايقاف ارض السواد وارض العنوة برقم (۳۰۳۵) انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۵۲)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ)) شَهِدَ عَلَى ذٰلِكَ لَحْمُ اَبِی هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ

[7277]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عراق، اپنے درہم اور قفیز کو روک لے گا، شام اپنے مدی اور دینار کو روک لے گا اور مصر اپنے اردب اور دینار کو روک لے گا اور تم جہاں سے شروع ہوئے تھے، ادھر ہی لوٹ آؤ گے اور تم نے جہاں سے ابتدا کی تھی، وہیں لوٹ آؤ گے اور تم نے جہاں سے آغاز کیا تھا، ادھر ہی آ جاؤ گے۔'' ابو ہریرہ کا اس حدیث پر گوشت اور خون گواہ ہے۔

مفردات الحدیث ❶ قَفِيز، ۸کلو کا، ایک کلو ۲/۱۔۱، صاع کا ہوتا ہے۔ ❷ مُدْی، ۱۵کلو۔ ❸ إِرْدَب: ۲۴ صاع، ایک صاع تقریباً، ۲/۱۔۲ کیلو۔

فائدہ ......اس حدیث میں مستقبل کے لیے، اس کے وقوع کے قطعی اور یقینی ہونے کی بنا پر ماضی کا صیغہ استعمال ہوا کہ یہ کام ہو کر رہے گا، آخری زمانہ میں، عراق، شام اور مصر کے کافروں کی قوت وشوکت بڑھ جائے گی، مسلمان کمزور ہو جائیں گے اور ان علاقوں کے لوگوں سے جزیہ یا خراج، غلہ اور رقم حاصل نہیں کر سکیں گے اور مسلمان جس طرح آغاز اسلام میں غریب تھے، تعداد بھی کم تھی اور اسلحہ وہتھیار اور ساز وسامان بھی کم تھا، آخری زمانہ میں بھی اس طرح اجنبی ہو جائیں گے۔

۹......بَابُ: فِي فَتْحِ قُسْطُنْطِينِيَّةَ وَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ وَ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

باب ۹: قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا ظہور اور عیسیٰ بن مریم کا نزول (اترنا)

[7278] ۳۴۔(۲۸۹۷) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ

[7278] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۶۷۲)

اللّٰهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ اِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَآؤُا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ اِذْ اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيسٰى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِيْ حَرْبَتِهٖ))

[7278]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک رومی (شام کے علاقہ) اعماق یا دابق تک نہ پہنچ جائیں، چنانچہ ان کی طرف مدینہ سے اس وقت کے بہترین لوگوں کا ایک لشکر روانہ ہوگا، جب وہ ایک دوسرے کے مقابلہ میں صف بندی کر لیں گے، رومی کہیں گے، ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے نکل جاؤ، جنہوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا، ہم ان سے لڑیں گے تو مسلمان کہیں گے، نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہارے اور اپنے بھائیوں کے درمیان سے نکل نہیں سکتے، چنانچہ مسلمان رومیوں سے لڑیں گے اور ان (مسلمانوں) کا ایک تہائی حصہ شکست کھا جائے گا، اللہ تعالیٰ کبھی ان کو توبہ کی توفیق نہیں دے گا، (وہ توبہ کیے بغیر ہی فوت ہو جائیں گے) اور ایک تہائی حصہ قتل کر دیا جائے گا، جو اللہ کے نزدیک بہترین شہدا ہوں گے اور ایک تہائی فتح یاب ہو جائیں گے، جو کبھی فتنہ میں مبتلا نہیں ہوں گے، چنانچہ وہ قسطنطنیہ فتح کر لیں گے، اس اثناء میں کہ وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے اور وہ اپنی تلواریں زیتون کے درخت پر لٹکا چکے ہوں گے کہ شیطان ان میں چیخ کر کہے گا، تمہارے گھر والوں میں، مسیح دجال پہنچ چکا ہے، چنانچہ مسلمان وہاں سے چل پڑیں گے، حالانکہ یہ بات غلط ہوگی اور جب وہ شام پہنچ جائیں گے تو مسیح دجال نکلے گا، اس اثناء میں کہ وہ اس سے لڑنے کی تیاری کر رہے ہوں گے، صف بندی کر لیں گے، کہ نماز کھڑی ہو جائے گی، چنانچہ حضرت عیسیٰ ابن مریم اتریں گے اور ان کی امامت کرائیں گے، سو جب ان کو (عیسیٰ کو) اللہ کا دشمن (دجال) دیکھ لے گا تو گھلنے لگے گا، جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے، چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام اس کو چھوڑ دیں تو وہ گھل کر ہلاک ہو جائے، لیکن اللہ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کروائے گا، سو وہ لوگوں کو اپنے نیزہ میں اس کا خون دکھائیں گے۔''

مفردات الحدیث ❀ خَلُّوا بَيْنَنَا وبين الذين سَبَوا مِنَّا: رومی عیسائی مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اپنا کام

نکالنے کے لیے کہیں گے کہ ہمیں ان لوگوں سے لڑنے دو، جنہوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایا، دوسرے لوگوں سے ہماری کوئی لڑائی نہیں ہے، اس طرح دھوکا دہی اور فریب سے کام نکالنا چاہیں گے، لیکن مسلمان ان کے فریب میں نہیں آئیں گے، لیکن بدقسمتی آج کل عیسائیوں کا یہ حربہ کارگر ہے، وہ مسلمانوں میں تفریق اور پھوٹ ڈال کر اپنا الو سیدھا کر رہے ہیں اور جیش من المدینہ کے بارے میں دو قول ہیں۔ (۱) اس سے مراد، مدینہ النبی ﷺ ہے، (۲) اس سے مراد شام کا شہر دمشق یا حلب ہے، اعماق اور دابق، حلب کے قریب واقع ہیں۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں قسطنطنیہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل جائے گا، پھر مسلمان اس پر غالب آ جائیں گے، اس کے بعد مسیح دجال اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہو گا اور دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچے گا، اس لیے اللہ اس کو گھلنے نہیں دے گا، اگرچہ وہ گھلنا شروع ہو جائے گا۔

۱۰......بَابُ: تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ

باب ۱۰: قیام قیامت کے وقت روم یعنی عیسائیوں کی اکثریت ہوگی

[7279] ۳۵۔(۲۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُوسٰى بْنُ عُلَيٍّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ اَكْثَرُ النَّاسِ)) فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو اَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ اَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ اِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا اَرْبَعًا اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَاَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ وَاَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ

[7279]۔ حضرت مستورد قرشی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''قیامت قائم ہو گی، جبکہ رومی (عیسائی) سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے۔'' تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، سوچ لو، کیا کہہ رہے ہو، انہوں نے کہا، وہی کہتا ہوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا، گر تم یہ کہتے ہو تو اس (کثرت) کا سبب یہ ہے کہ ان میں چار خوبیاں ہیں، وہ مصیبت و آزمائش کے وقت سب لوگوں سے بردبار ہیں اور سب سے زیادہ جلد آزمائش سے ہوش

[7279] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۲۵۹)

میں آتے ہیں اور سب سے جلد شکست کے بعد حملہ کرتے ہیں، (بد دل ہو کر اور حوصلہ ہار کر بیٹھ نہیں جاتے) اور مسکین، یتیم اور کمزور کے حق میں سب سے بہتر ہیں اور ان میں ایک پانچویں صفت ہے، جو انتہائی اچھی اور خوب ہے اور سب سے زیادہ بادشاہوں کے ظلم سے بچانے والے ہیں یا سب سے زیادہ بادشاہوں کو ظلم سے روکنے والے ہیں۔

فائدہ:...... اس حدیث میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ان خصائل اور خوبیوں کو بیان کیا، جن کی بنا پر کوئی قوم ترقی اور عروج حاصل کرتی ہے، اور ان کو اکثریت حاصل ہو جاتی ہے اور یہ وہ خوبیاں ہیں جو مسلمانوں میں ہونی چاہیے، لیکن بدقسمتی سے مسلمان ان سے محروم ہو رہے ہیں، اس لیے انحطاط و زوال کا شکار ہیں اور عیسائی بڑھ رہے ہیں۔

[7280] ٣٦-(. . .) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اَبُو شُرَيْحٍ اَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ

اَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ الْقُرَشِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ اَكْثَرُ النَّاسِ)) قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْاَحَادِيثُ الَّتِي تُذْكَرُ عَنْكَ اَنَّكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَقَالَ عَمْرٌو لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَضُعَفَائِهِمْ

[7280]۔ حضرت مستورد قرشی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''قیامت قائم ہو گی، جبکہ رومیوں کی اکثرت ہو گی،'' یہ حدیث حضرت عمرو بن عاص تک پہنچی تو انہوں نے حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے کہا، یہ کیسی احادیث ہیں، جو تیرے واسطہ سے رسول اللہ ﷺ سے بیان کی، جا رہی ہیں؟ تو حضرت مستورد رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا، میں وہی بات بیان کرتا ہوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، سو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر تم یہ بات کہتے ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فتنہ و آزمائش کے وقت سے سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں، سب سے زیادہ مصیبت کا تدارک اور ازالہ کرنے والے ہیں اور اپنے مسکینوں اور کمزوروں کے حق میں سب لوگوں سے بہتر ہیں۔

[7280] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١١٢٥٩)

۱۱......بَابُ: إِقْبَالِ الرُّومِ فِي كَثْرَةِ الْقَتْلِ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَّالِ

باب ۱۱: دجال کے خروج کے وقت، رومیوں کا کثیر تعداد مقتولوں میں بڑھنا

[7281] ۳۷۔(۲۸۹۹)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَعَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِى قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَآءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرٰى اِلَّا يَاعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاۤئَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ الرُّومَ تَعْنِى قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِىءُ هٰۤؤُلَاۤءِ وَهٰۤؤُلَاۤءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِىءُ هٰۤؤُلَاۤءِ وَهٰۤؤُلَاۤءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى يُمْسُوا فَيَفِىءُ هٰۤؤُلَاۤءِ وَهٰۤؤُلَاۤءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً اِمَّا قَالَ لَا يُرٰى مِثْلُهَا وَاِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى اِنَّ الطَّآئِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهٗ بَقِىَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَىِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَىُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوا بِبَاْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَآئَهُمُ الصَّرِيخُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِىْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِىْ اَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ

[7281] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۶۰۰)

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنِّی لَاَعْرِفُ اَسْمَائَهُمْ وَاَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ)) قَالَ ابْنُ اَبِی شَيْبَةَ فِی رِوَايَتِهِ عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ))

[7281]۔ یسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کوفہ میں سرخ آندھی اٹھی تو ایک آدمی جس کی عادت اور تکیہ کلام تھا، اے عبد اللہ بن مسعود! قیامت آ گئی تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ وہ ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے، بیٹھ گئے اور فرمانے لگے، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، حتی کہ نہ وراثت تقسیم ہوگی اور نہ غنیمت ملنے پر خوشی ہوگی، پھر ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کیا اور کہا، مسلمانوں پر حملہ کے لیے دشمن جمع ہو جائیں گے اور اہل اسلام ان کے مقابلہ کے لیے اکٹھے ہوں گے، میں نے پوچھا، آپ کی مراد رومی دشمن ہیں؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں اور اس لڑائی کے وقت، انتہائی شدید حملہ ہوگا، یا بہت سے لوگ بھاگ کھڑے ہوں گے، چنانچہ مسلمان ایک ڈیٹھ گروپ، (موت کا دستہ) تیار کریں گے، جو غالب آئے بغیر واپس نہیں آئے گا، چنانچہ لڑ پڑیں گے، حتی کہ درمیان میں رات حائل ہو جائے گی، دونوں لشکر اس حال میں لوٹیں گے کہ کوئی بھی غلبہ حاصل نہ کر سکے گا اور اگلا دستہ (موت کا دستہ) ہلاک ہو جائے گا، پھر مسلمان موت کے لیے ایک اور دستہ آگے کریں گے، جو غالب آئے بغیر واپس نہیں آئے گا، چنانچہ لڑائی شروع ہو جائے گی، حتی کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی، چنانچہ یہ دونوں لشکر غلبہ حاصل کیے بغیر لوٹ آئیں گے اور اگلا دستہ ختم ہو جائے گا، مسلمان پھر ایک اور دستہ موت کے لیے آگے کریں گے، جو غلبہ پائے بغیر زندہ واپس نہیں آئیں گے، شام تک لڑائی جاری رہے گی اور دونوں لشکر غلبہ حاصل کیے بغیر لوٹ آئیں گے اور اگلا دستہ ہلاک ہو جائے گا، چنانچہ جب چوتھا دن ہوگا تو تمام بچ جانے والے مسلمان دشمن کی طرف بڑھیں گے تو اللہ دشمن کو شکست دے دے گا، چنانچہ اس قدر شدید جنگ ہوگی، جس کی مثال دیکھی نہ جا سکے گی، یا جیسی دیکھی نہیں ہوگی، حتی کہ پرندے ان کے پہلوؤں سے گزریں گے تو وہ ان سے گزر نہیں سکیں گے، حتی کہ مر کر گر پڑیں گے، یعنی اتنی طویل مسافت میں مقتول بکھرے پڑے ہوں گے کہ پرندے بھی اس مسافت کو طے نہیں کر سکیں گے، (اور لاشوں کی بدبو سے مر کر گر پڑیں گے) اور ایک باپ کی اولاد ایک دوسرے کو گنیں گے، جو سو (۱۰۰) ہوں گے، چنانچہ ان میں سے ایک آدمی ہی بچ سکے گا تو پھر کس غنیمت پر خوشی ہوگی؟ یا کون سی وراثت تقسیم ہوگی؟ وہ اس حالت میں ہوں گے کہ وہ اس سے بڑی مصیبت کے بارے میں سن لیں گے، ان تک ایک چیخ پہنچے گی کہ ان کے پیچھے ان کی اولاد میں دجال آ چکا ہے تو وہ جو کچھ ان

کے پاس ہوگا، اس کو چھوڑ دیں گے اور اس کی طرف بڑھیں گے اور ہراول دستہ کے طور پر دس گھوڑ سوار بھیجیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان کے نام، ان کے باپوں کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ جانتا ہوں، وہ اس وقت روئے زمین کے بہترین گھوڑ سوار ہوں گے، یا اس وقت کے روئے زمین کے بہترین گھوڑ سواروں میں سے ہوں گے۔'' ابن ابی شیبہ کی روایت میں یُسیر کی بجائے، اُسیر بن جابر ہے۔

مفردات الحدیث ❶ هِجِّيرَىٰ: عادت، تکیہ کلام، ❷ لا يُقْسَمُ، میراث، ❸ ولا يُفْرَحُ بِغَنِيمَة: اس قدر شدید جنگ ہوگی کہ اس میں اس کثرت سے لوگ مریں گے کہ کوئی وارث باقی نہیں بچے گا اور مقتولوں کی کثرت کی بنا پر کوئی غنیمت اور فتح پر خوش نہیں ہو سکے گا، غم وحزن کا دور دورہ ہوگا۔ ❹ رَدَّة شَدِيدَة: شدید حملہ، بھاگ کر پلٹنا۔ ❺ شُرْطَة لِلْمَوْت، ڈیتھ گروپ، آگے بڑھنے والا، وہ دستہ جو غلبہ حاصل کیے بغیر زندہ واپس نہیں آئے گا۔ ❻ نَهَدَ اليهم، ان کی طرف بڑھیں گے۔ ❼ دَبْرَة: ہزیمت وشکست۔ ❽ جَنَبَات، پہلو، اطراف۔ ❾ يَتَعَادُّ: شمار کریں گے، گنیں گے، ❿ بَأس، فتنہ، مصیبت، ⓫ يَرْفُضُون ما فِي أيْدِيهِم، ہاتھوں میں جو مال غنیمت ہوگا، اہل وعیال کے بارے میں پریشان ہوکر پھینک دیں گے۔ ⓬ فَوَارِس، فارس کی جمع، گھوڑ سوار، ⓭ طَلِيعَة: حالات کا جائزہ لینے کے لیے آگے جانے والا دستہ۔

[7282] (...) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُلَيَّةَ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ

[7282]۔ حضرت یسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ لال آندھی چلی، آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی بیان کی، لیکن ابن علیہ کی اوپر والی روایت زیادہ کامل اور سیر حاصل ہے۔

[7283] (...) وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْبَيْتُ مَلْآنُ قَالَ فَهَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ

[7282] تقدم
[7283] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۶۰۰)

[7283]۔حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر پر تھا اور گھر بھرا ہوا تھا کہ کوفہ میں سرخ آندھی چلی، آگے حدیث نمبر ۳۷ کی طرح (ہم معنی) روایت بیان کی۔

۱۲...... بَابُ: مَايَكُونُ مِنْ فُتُوحَاتِ الْمُسْلِمِينَ قَبْلَ الدَّجَّالِ

۱۲: دجال کے ظہور سے پہلے مسلمانوں کو فتوحات حاصل ہوں گی

[7284] ۳۸۔(۲۹۰۰)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ فَوَافَقُوهُ عِنْدَ أَكَمَةٍ فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِي نَفْسِي ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ ((**تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ**)) قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ

[7284]۔حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مغرب کی طرف سے ایک قوم آئی، جن کے کپڑے اونی تھے، انہوں نے آپ کو ایک ٹیلہ کے پاس پایا، چنانچہ وہ کھڑے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، میرے جی میں آیا، ان کے پاس جا کر ان کے اور آپ کے درمیان کھڑا ہو جا، وہ دھوکے سے آپ پر حملہ نہ کر دیں، پھر میں نے سوچا، شاید آپ ان سے سرگوشی فرما رہے ہوں، (راز کی بات کر رہے ہوں) چنانچہ میں ان کے پاس آ کر ان کے اور آپ کے درمیان کھڑا ہو گیا، سو میں نے آپ سے چار بول یاد کیے، جنہیں میں انگلیوں پر گن رہا تھا، آپ نے فرمایا: ''تم جزیرۃ العرب میں جہاد کرو گے اور اللہ تمہیں اس پر فتح عنایت کرے گا، پھر فارس سے جہاد کرو گے، سو اللہ اس پر فتح دے گا، پھر روم کا رخ کرو گے تو اللہ اس پر فتح دے گا، پھر دجال سے جنگ کرو گے، سو اللہ اس پر فتح عطا فرمائے گا۔'' حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے کہا، اے جابر! روم کی فتح سے پہلے ہمارے خیال میں دجال نہیں نکلے گا۔

[7284] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: الملاحم برقم (٤٠٩١) انظر (التحفة) برقم (١١٥٨٤)

مفردات الحدیث ❶ لا یَغْتَالُونَهٗ: وہ بے خبری میں، اچانک، دھوکہ سے آپ کو قتل کرنے کی کوشش نہ کریں، ❷ لَعَلَّه نَجِیٌّ معهم: شاید آپ ان سے رازدارانہ بات کر رہے ہوں، لیکن پھر وہ خطرہ کے پیش نظر درمیان میں آ کھڑے ہوئے کہ اگر راز کی بات ہوگی تو آپ مجھے وہاں سے ہٹا دیں گے۔

فائدہ:...... قتل دجال کے سوا، باقی پیشین گوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔

۱۳...... بَابُ: فِي الْآيَاتِ الَّتِي تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ

باب ۱۳: قیامت سے پہلے واقع ہونے والی نشانیاں

[7285] ۳۹۔(۲۹۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ ((مَا تَذَاكَرُونَ)) قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ ((إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتّٰى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ)) فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَيَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ

[7285]۔ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس پہنچے، جبکہ ہم باہمی مذاکرہ (گفتگو) کر رہے تھے، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''کیا گفتگو کر رہے ہو؟'' انہوں نے کہا، ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے، چنانچہ آپ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک ہرگز قائم نہیں ہوگی، حتی کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو۔'' سو آپ نے بتایا، دھواں، دجال، جانور، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا نزول، یاجوج ماجوج، تین خسف یعنی زمین میں دھنسنا، ایک خسف مشرق میں، ایک خسف مغرب میں اور ایک خسف جزیرۃ العرب میں اور آخری نشانی آگ ہوگی، جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کے محشر (جمع ہونے کی جگہ کی طرف ہانکے گی۔

[7285] اخرجه ابو داود في (سننه) في الملاحم باب: اشراط الساعة برقم (٤٣١١) والترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء في الخسف برقم (١٢٨٣أ) وبرقم (٢١٨٣ب) وبرقم (٢١٨٣ج) برقم (٢١٨٣و) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: من اشراط الساعة برقم (٤٠٤١) وفي باب الآيات برقم (٤٠٥٥) انظر (التحفة) برقم (٣٢٩٧)

مفردات الحدیث ❶ الـدُخان، وہ دھواں جس سے مومنوں کو زکام ہوگا اور کافروں کے لیے تباہی کا باعث ہوگا، ❷ دَابة: وہ جانور جو زمین سے نکل کر لوگوں سے ہم کلام ہوگا۔ قرآن مجید میں ﴿اخرجنا لهم دابة من الارض تكلمهم﴾ (النمل آیت ۸۲) ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے گفتگو کرے گا۔

فائدہ:...... اس حدیث میں نشانیوں کا ذکر وقوعی ترتیب کے مطابق نہیں ہے، اس لیے نزول عیسیٰ اور یاجوج ماجوج سے پہلے مغرب سے طلوع شمس کا ذکر ہے، حالانکہ یہ طلوع وقوع قیامت کی علامت ہے۔

[7286] ۴۰-(. . .) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ

عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَاطَّلَعَ اِلَيْنَا فَقَالَ ((مَا تَذْكُرُونَ)) قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ ((إِنَّهَا لَنْ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتّٰى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَآبَّةُ الْاَرْضِ وَيَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ)) قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ اَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَقَالَ الْآخَرُ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ

[7286]۔ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بالا خانہ میں تھے اور ہم آپ سے نیچے تھے، آپ نے ہماری طرف جھانک کر فرمایا: ''تم کس چیز کا تذکرہ کر رہے ہو؟'' ہم نے کہا، قیامت کا، آپ نے فرمایا: ''قیامت، دس نشانیوں کے ظہور سے پہلے نہیں ہوگی، ایک خسف مشرق میں، ایک خسف مغرب میں اور ایک خسف جزیرۃ العرب میں، دھواں، دجال، زمین سے نکلنے والا جانور، یاجوج ماجوج، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، آگ جو عدن کے آخر سے نکلے گی اور لوگوں کو کوچ پر مجبور کر دے گی۔'' شعبہ یہ روایت ایک دوسرے استاد سے کرتے ہیں، جو نبی اکرم ﷺ کا ذکر نہیں کرتے اور دسویں نشانی ایک استاد نے عیسیٰ بن مریم کا نزول بتایا اور دوسرے نے ہوا جو لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی۔

[7286] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷۲۱۴)

[7287] ٤١-(...)وحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ

عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهُ قَالَ تَنْزِلُ مَعَهُمْ اِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ اَحَدُ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نُزُولُ عِيسٰى ابْنِ مَرْيَمَ و قَالَ الْآخَرُ رِيحٌ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ

[7287] - حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک بالا خانہ میں تھے اور ہم اس کے نیچے باہمی بات چیت کر رہے تھے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، شعبہ کہتے ہیں، میرا خیال ہے، آگ ان کے ساتھ پڑاؤ کرے گی، جب وہ پڑاؤ کریں گے اور ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے، شعبہ کہتے ہیں، یہ حدیث مجھے ایک اور آدمی نے بھی سنائی، لیکن اس نے اس کو مرفوع بیان نہیں کیا اور ان دونوں آدمیوں میں سے ایک نے عیسیٰ بن مریم کے نزول کا تذکرہ کیا اور دوسرے نے کہا، ہوا ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔

[7288] (...)وحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَاَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ بِنَحْوِهِ قَالَ وَالْعَاشِرَةُ نُزُولُ عِيسٰى ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ

[7288]- یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد کی سند سے ابوسریحہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم باہمی گفتگو کر رہے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر جھانکا اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔
شعبہ، عبدالعزیز بن رفیع کے واسطہ سے اوپر والی حدیث کے ہم معنی روایت کرتے ہیں، لیکن یہ مرفوع نہیں ہے اور دسویں نشانی، عیسیٰ ابن مریم کا نزول ہے۔

[7287] تقدم تخريجه برقم (٧٢١٤)

[7288] تقدم تخريجه برقم (٧٢١٤)

۱۴......بَابُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ أَرْضِ الْحِجَازِ

باب ١٤: جب تک حجاز کی سرزمین سے آگ نہ نکلے، قیامت قائم نہیں ہوگی

[7289] ٤٢-(٢٩٠٢) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ

اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى))

[7289] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی، جب تک سرزمین حجاز سے ایسی آگ نہ نکلے، جس سے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں چمک اٹھیں گی۔''

فائدہ:......بصریٰ شام کا ایک معروف شہر ہے، تین جمادی الاخریٰ ۶۵۴ بروز منگل صبح کی نماز کے بعد مدینہ منورہ سے بہت بڑی آگ ظاہر ہوئی تھی، جس کی روشنی سے بصری کے اونٹوں کے گردنیں روشن ہوگئی تھیں، (تفصیل کے لیے دیکھئے البدایہ والنہایہ ج ۱۳ ص ۱۸۷۔ دیکھئے تکملہ ج ۶ ص ۳۱۰ تا ۳۱۲ منۃ المنعم ۴ ص ۳۵۶)

۱۵......بَابُ: فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَعِمَارَتِهَا قَبْلَ السَّاعَةِ

باب ١٥: قیامت سے پہلے مدینہ کی رہائش اور آبادی

[7290] ٤٣-(٢٩٠٣) حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يَهَابَ)) قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ فَكَمْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَذَا وَكَذَا مِيلًا

[7290] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مکانات اِهَاب یا یَهَاب جگہ تک پہنچ جائیں گے، (یعنی مدینہ کی آبادی بہت بڑھ جائے گی اور اس کے مکانات بہت دور تک پہنچ جائیں گے)

[7289] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٣٢٢٠) وبرقم (١٣٣٦٦)
[7290] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٢٦٥٣)

زہیر کہتے ہیں، میں نے سہیل رحمہ اللہ سے پوچھا، یہ مدینہ سے کس قدر فاصلہ پر ہے؟ انہوں نے کہا، اتنے اتنے میل دور ہے، (میلوں کی تحدید نہیں مل سکی) اور بقول علامہ صفی الرحمان رحمہ اللہ یہ غربی حرۃ کی طرف وادی عقیق سے ایک میل کے فاصلے پر ہے لیکن آج کل مکانات اس سے بہت آگے جا چکے ہیں۔

[7291] ٤٤ـ(٢٩٠٤) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَا تُمْطَرُوا وَلٰكِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا))

[7291] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خشک سالی یہ نہیں ہے کہ بارش نہ برسے، لیکن قحط یہ ہے کہ مسلسل بارشیں ہوتی رہیں اور زمین سے کوئی پیداوار حاصل نہ ہو سکے۔'' یعنی زمین کوئی چیز نہ اگائے۔''

فائدہ:...... عام طور پر خشک سالی کی صورت یہی ہوتی ہے کہ بارش نہیں ہوتی اور زمین سیراب نہیں ہوتی، اس لیے وہ کوئی چیز نہیں اگاتی، لیکن قیامت کے قریب قحط کی شکل یہ ہوگی کہ بارش خوب خوب برسے گی، جس سے زمین کو کاشت نہیں کیا جا سکے گا اور جو کچھ ہوگا، وہ بارش کی کثرت سے گل سڑ جائے گا۔

١٦...... بَابُ: الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ

باب ١٦: فتنے مشرق کی طرف سے اٹھیں گے، جہاں سے شیطان کے سینگ طلوع ہوتے ہیں

[7292] ٤٥ـ(٢٩٠٥) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ ((اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ))

[7292] ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا، جبکہ آپ کا رخ (مدینہ سے) مشرق کی طرف تھا، ''خبردار! یقیناً فتنہ کی سرزمین ادھر ہے، خبردار، فتنہ ادھر ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔

[7291] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٨٤)

[7292] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الفتن باب: قول النبي ﷺ (الفتنة من قبل المشرق) برقم (٧٩٣) انظر (التحفة) برقم (٨٢٩٠)

فائدہ:...... مدینہ سے مشرق میں عراق واقع ہے اور اسلام کی ابتدائی تاریخ میں تمام بدعتی فرقوں کا ظہور اس سرزمین سے ہوا ہے اور امت میں یہ فرقے اختلاف و انتشار کا باعث بنے ہیں اور نجد بلند علاقہ کو کہتے ہیں، اس لیے علامہ خطابی نے لکھا ہے ''من کان بالمدینة کان نجده بادیة العراق ونواحیها، وهی مشرق اهل المدین (تکملہ ج ۶ ص ۳۱۵)۔ مدینہ میں رہنے والے کا نجد، عراق کا صحراء اور اس کے اطراف ہیں اور یہی اہل مدینہ کا مشرق ہے، اس لیے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت سالم رحمہ اللہ نے اس کا مصداق اہل عراق کو ٹھہرایا، جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے منة المنعم ج ۴ ص ۳۵۷، یہ تفصیل قابل دید ہے)

[7293] ۴۶-(. . .)وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيٰى الْقَطَّانِ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ ((الْفِتْنَةُ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)) قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا و قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي رِوَايَتِهِ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ

[7293]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر کھڑے ہوئے اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، ''فتنہ ادھر ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔'' یہ بات آپ نے دو یا تین دفعہ فرمائی اور عبداللہ بن سعید کی روایت میں ہے، رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر کھڑے ہوئے، (دونوں گھروں کی جہت ایک ہی ہے)

[7294] ۴۷-(. . .)وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

[7294]۔ حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرق کی طرف منہ کر کے فرمایا: ''خبردار، فتنہ ادھر ہے، خبردار، فتنہ ادھر ہے، خبردار، فتنہ ادھر ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔''

[7293] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۱۹۱)
[7294] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۰۱۵)

[7295] ٤٨-(. . .)حدَّثنا ابو بكرِ بنُ ابي شَيْبَةَ حَدَّثنا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ ((**هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا ثَلَاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ**)) يَعْنِي الْمَشْرِقَ.

[7295] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے اور فرمایا: ''کفر کی چوٹی، ادھر ہے، جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے۔'' یعنی مشرق سے۔

[7296] ٤٩-(. . .)وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ ((**رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ**))

[7296] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے، ''خبردار! فتنہ ادھر ہے، خبردار، فتنہ ادھر ہے،'' تین بار فرمایا، ''جہاں سے شیطان کے دو سینگ نمودار ہوتے ہیں۔''

[7297] ٥٠-(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ مَا أَسْأَلَكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ وَأَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيرَةِ سَمِعْتُ أَبِي عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ**)) وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَأً فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ

[7295] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٧٣)
[7296] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٥٧)
[7297] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٩١)

[7297] ۔ فضیل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر کو یہ فرماتے سنا، اے اہل عراق (تم کس قدر ریزہ چھانتے ہو اور اونٹ نگلتے ہو) تم چھوٹے گناہوں کو کریدتے ہو اور بڑے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہو، میں نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر کو یہ کہتے سنا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا، ''فتنہ ادھر سے آئے گا'' اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، ''جہاں سے شیطان کے دو سینگ نمودار ہوتے ہیں،'' اور تم ایک دوسرے کی گردنیں اڑاتے ہو اور موسیٰ علیہ السلام نے تو بس، ایک فرعونی کو چوک کر قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا: ''اور تو نے ایک نفس کو قتل کیا تو ہم نے تجھے اس غم سے نجات دی اور ہم نے تجھے مختلف آزمائشوں سے گزارا۔'' (طہٰ، آیت نمبر ۴۰) احمد بن عمر کی روایت میں سالم نے سمعت نہیں کہا۔

فائدہ:...... موسیٰ علیہ السلام نے صرف ایک قبطی کو غلطی سے غیر شعوری طور پر، بلا عمد قتل کیا تھا، لیکن اس پر غم وحزن میں مبتلا ہو گئے اور تمام مسلمانوں کو شعوری اور ارادی طور پر قتل کرتے ہوئے عار محسوس نہیں کرتے، چھوٹے چھوٹے مسائل کے بارے میں بہت چھان بین کرتے ہوئے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم بہت متقی اور پرہیز گار ہو، لیکن مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنا، فتنے بھڑکانا، ائمہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنا اور بغاوت کا تمہارا معمول ہے، اسی طرح حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ نے مشرق کا مصداق اہل عراق کو قرار دیا ہے۔'' اہل عراق نے مچھر کے خون کے بارے میں سوال کیا تھا، جبکہ وہ حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر چکے تھے، اس سے بھی ثابت ہوا اس حدیث کا مصداق اہل عراق ہیں نہ کہ مقرر کردہ نجدی جن کو احناف اس کا مصداق بنانے کے لیے زور لگاتے ہیں۔

۱۷...... بَابُ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعْبُدَ دَوْسٌ ذَا الْخَلَصَةِ

باب ۱۷: قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ دوس قبیلہ کے لوگ ذوالخلصہ بت کی بندگی کرنے لگیں گے

[7298] ۵۱۔(۲۹۰۶) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلَيَاتُ نِسَآءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ)) وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ

[7298] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تک دوس قبیلہ کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ کے گرد (طواف کرنے میں) حرکت کرنے نہیں لگیں گی، قیامت قائم نہیں ہوگی۔'' ذوالخلصہ تبالہ مقام میں بت تھا، جس کی جاہلیت کے دور میں اس بندگی کرتے تھے۔

[7298] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۷۹۱)

فائدہ:...... قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی، جو بدترین مخلوق ہوں گے، جو شر میں اہل جاہلیت سے بھی بڑھ کر ہوں گے، اس لیے اس وقت بتوں کی عبادت بھی شروع ہو چکی ہوگی اور اہل ایمان اس وقت فوت ہو چکے ہوں گے، جیسا کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے۔

[7299] ٥٢-(٢٩٠٧) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ أَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ **((إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ))**

[7299]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''شب و روز اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے، جب تک لات اور عزیٰ کی بندگی شروع نہیں ہو جائے گی۔'' تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی، ''اللہ ہی وہ ذات ہے، جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا، تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکوں کو یہ چیز ناگوار گزرے۔'' تو میں نے خیال کر لیا ہے، یہ وعدہ مکمل ہے، (اسلام کے سوا اب کوئی دین غالب نہیں ہوگا؛'' آپ نے فرمایا: جب تک اللہ کو منظور ہوگا، یہ غالب ہی رہے گا، پھر اللہ ایک پاکیزہ عمدہ ہوا بھیجے گا تو ہر انسان کی روح قبض ہو جائے گی، جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا، صرف وہی لوگ رہ جائیں گے، جو ایمان سے خالی ہوں گے، چنانچہ، وہ آبائی دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔''

[7300] (...) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[7300]۔ اس قسم کی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[7299] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٦٩٩)

[7300] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٦٩٩)

۱۸...... بَابٌ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ، فَيَتَمَنَّى أَنْ يَكُونَ مَكَانَ الْمَيِّتِ، مِنَ الْبَلَاءِ

باب ۱۸: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتی کہ ایک شخص دوسرے شخص کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور ابتلا و آزمائش کی بنا پر کہے گا، اے کاش! اس میت کی جگہ میں ہوتا

[7301] ۵۳-(۱۵۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِءَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((**لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ**))

[7301]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ ایک شخص، دوسرے شخص کی قبر سے گزرے گا تو کہے گا، اے کاش، اس کی جگہ میں ہوتا۔''

فائدہ:...... قیامت سے پہلے حالات اس قدر سنگین اور تکلیف دہ ہو جائیں گے کہ لوگ مصائب و مشکلات سے بچنے کے لیے موت کی آرزو کرنے لگیں گے، حالانکہ دنیوی مصائب اور تکلیفات سے بچنے کے لیے موت کی آرزو کرنا درست نہیں ہے۔

[7302] ۵٤-(. . .)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْمَعِيلَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((**وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ**))

[7302]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ میں میری جان ہے، دنیا ختم نہیں ہوگی، حتی کہ ایک آدمی قبر سے گزرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا، اے کاش، اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور یہ دین کی خاطر نہیں بلکہ محض مصیبت کی بنا پر ہوگا۔''

[7301] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الفتن باب: لا تقوم الساعة حتى يغبط اهل القبور برقم (۷۱۱۵) انظر (التحفة) برقم (۱۳۸۲٤)

[7302] اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: شدة الزمان برقم (٤٠٣٧) انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۹۳)

[7303] ۵۵-(۲۹۰۸)وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ الْمَکِّیُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ یَزِیدَ وَهُوَ ابْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِی حَازِمٍ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْ اَیِّ شَیْءٍ قَتَلَ وَلَا یَدْرِی الْمَقْتُولُ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ قُتِلَ))

[7303] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا، قاتل کو پتہ نہیں ہوگا، اس نے قتل کیوں، کس سبب کی بنا پر کیا ہے اور نہ مقتول کو پتہ ہوگا، اسے اس وجہ سے قتل کیا گیا ہے۔''

فائدہ: ......اس حدیث سے معلوم ہوا، ایک ایسا وقت ہوگا، جس میں قتل و غارت گری عام ہو جائے گی اور اس کو کوئی عیب یا گناہ نہیں سمجھا جائے گا، بلکہ بلا سبب یا بغیر کسی وجہ سے قتل کا ارتکاب کیا جائے گا، شاید جس دور سے ہم گزر رہے ہیں، اس میں یہ کام شروع ہو چکا ہو، معمولی معمولی اور حقیر باتوں پر قتل ہو رہے ہیں۔

[7304] ۵۶-(. . .)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِی اِسْمٰعِیلَ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیحَازِمٍ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَاْتِیَ عَلَی النَّاسِ یَوْمٌ لَا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِیمَ قُتِلَ)) فَقِیلَ کَیْفَ یَکُونُ ذٰلِکَ قَالَ ((الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِی النَّارِ)) وَفِی رِوَایَةِ ابْنِ اَبَانَ قَالَ هُوَ یَزِیدُ بْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِی اِسْمٰعِیلَ لَمْ یَذْکُرِ الْاَسْلَمِیَّ

[7304] ۔امام صاحب، عبداللہ بن عمر بن ابان اور واصل بن عبدالاعلیٰ سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس کی قسم! دنیا فنا نہیں ہوگی، حتی کہ لوگوں پر ایسا وقت آئے گا، قاتل کو پتہ نہیں ہوگا، اس نے قتل کیوں کیا ہے اور نہ مقتول کو علم ہوگا، اسے کیوں قتل کیا گیا ہے۔'' تو پوچھا گیا، یہ کیوں کر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''قتل و غارت عام ہوگی، قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوں گے۔'' (کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے قتل کے درپے تھے) ابن ابان کی روایت میں ہے، ابو اسماعیل سے مراد یزید بن کیسان ہے اور اس نے ابو اسماعیل کے بعد اسلمی نہیں کہا۔

[7303] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۳٤٥٦)

[7304] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۹۵)

[7305] ۵۷۔(۲۹۰۹)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ سَمِعَ

اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ))

[7305]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے یہ بیان کرتے ہیں، ''کعبہ کو ایک دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا، یمنی گرائے گا۔''

نوٹ:...... یہاں سے محض علامات قیامت کو بیان کرنا شروع کر دیا گیا ہے، قیامت کے قریب مسلمان، بیت اللہ کی حرمت کو پامال کریں گے، جس کے نتیجہ میں وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔'' اس کے بعد حبشی آ کر اس کو ڈھا دیں گے اور وہ آباد نہیں ہو سکے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی۔''

[7306] ۵۸۔(...)وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ))

[7306]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعبہ کو ایک چھوٹی چھوٹی دو پنڈلیوں والا حبشی برباد کرے گا۔''

[7307] ۵۹۔(...)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))

[7307]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی اللہ عز وجل کے گھر کو برباد کرے گا۔''

[7305] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: قوله تعالى: ﴿جعل الله البيت الحرام الى قوله۔ وان الله بكل شي عليم﴾ برقم (۱۵۹۱) والنسائي في (المجتبى) في المناسك باب: بناء الكعبة برقم (۲۹۰۴) انظر (التحفة) برقم (۱۳۱۱٦)

[7306] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: هدم الكعبة برقم (۱۵۹٦) انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۳۰)

[7307] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۹٤)

[7308] ٦٠۔(٢٩١٠)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِى ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِى الْغَيْثِ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ**))

[7308]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ ایک قحطانی ظاہر ہوگا، جو لوگوں کو اپنے ڈنڈے سے ہانکے گا۔''

فائدہ: ......امام قرطبی کے نزدیک یہ قحطانی اگلی حدیث میں آنے والا جہجاہ نامی انسان ہے، جو بکریوں کے ریوڑ کی طرح، اپنی رعایا کو قابو میں رکھے گا، اس کا ابھی تک ظہور نہیں ہوا۔

[7309] ٦١۔(٢٩١١)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِى حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ**)) قَالَ مُسْلِم هُمْ اَرْبَعَةُ اِخْوَةٍ شَرِيكٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُالْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ

[7309]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''دن اور راتیں ختم نہیں ہوں گی، حتی کہ ایک جہجاہ نامی آدمی بادشاہ بنے گا۔''

امام مسلم فرماتے ہیں، عبدالکبیر بن عبدالمجید کے تین بھائی اور ہیں، شریک، عبیداللہ اور عمیر۔

[7310] ٦٢۔(٢٩١٢)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِيعُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِى عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ

عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((**لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ**))

[7308] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: ذكر قحطان برقم (٣٥١٧) وفي الفتن باب: تغير الزمان حتى تعبد الاوثان برقم (٧١١٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٩١٨)

[7309] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ملك الرجل من الموالي يقال له: جهجاه برقم (٢٢٢٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٦٧)

[7310] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: قتال الذين ينتعلون الشعر ←

[7310] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ تم سے ایسی قوم جنگ کرے گی، جن کے چہرے گویا کہ دوہری ڈھال ہیں اور قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے، جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی۔''

مفردات الحدیث ❶ مَجَانٌ ، مِجَنّ کی جمع ہے۔ ❷ مُطْرَقَه: جن پر چمڑا چڑھایا گیا ہو، یعنی ان کے چہرے گول مٹول اور بھرپور ہوں گے۔ ❸ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ، ان کے جوتے بالوں کی رسیوں سے بنے ہوں گے۔

فائدہ:...... حدیث میں بیان کردہ، قوم سے مراد، ترک ہیں، جن سے ان کے کفر کے دور میں جنگیں ہوئیں، یہ بالوں کے جوتے اور لباس پہنتے تھے اور ایک دوسری قوم، بابک خرمی کے ساتھی بھی بالوں کے جوتے پہنتے تھے، یہ ۲۰۱ھ میں نکلا اور ۲۲۲ھ میں قتل کر دیا گیا۔

[7311] ٦٣۔(. . .)وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ

اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم **((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلَكُمْ اُمَّةٌ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ وُجُوهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ))**

[7311] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ تمہارے ساتھ ایسے لوگ لڑیں گے، جو بالوں کے جوتے پہنتے ہیں اور ان کے چہرے، دوہری ڈھالوں جیسے ہیں۔''

[7312] ٦٤۔(. . .)وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ **((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْاٰنُفِ))**

← برقم (٢٩٢٩) وابو داود فی (سننه) فی الملاحم والفتن باب: فی قتال الترك برقم (٤٣٠٤) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی قتال الترك برقم (٤٢١٥) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: الترك برقم (٤٠٩٦) انظر (التحفة) برقم (١٣١٢٥)

[7311] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٣٦٥)

[7312] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد والسیر باب: قتال الذین ینتعلون الشعر برقم (٢٩٢٩) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: الترك برقم (٤٠٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٣٦٧٧)

[7312] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ تم ایسی قوم سے جنگ لڑو گے، جن کے جوتے بالوں کے ہیں اور قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ تم ایک ایسی قوم سے لڑو گے، جن کی آنکھیں چھوٹی اور ناک چپٹی ہوگی۔

مفردات الحدیث ❋ ذُلف ، اَذلُف کی جمع ہے، چپٹی اور چھوٹی ناک۔

[7313] ٦٥۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ **((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ وَيَمْشُونَ فِي الشَّعَرِ))**

[7313] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ مسلمان، ترک قوم سے لڑیں گے، جن کے چہرے گویا کہ تہہ در تہہ ڈھال ہیں، ان کا لباس بالوں کا ہوگا اور بالوں میں چلیں گے، یعنی جوتے بھی بالوں کے ہوں گے۔“

[7314] ٦٦۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((تُقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ))**

[7314] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم قیامت سے پہلے ایسی قوم سے جنگ کرو گے، جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے، ان کے چہرے گویا تہہ در تہہ ڈھال ہیں، سرخی مائل چہرے اور چھوٹی آنکھیں۔“

[7315] ٦٧۔(٢٩١٣)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ

[7313] اخرجه ابو داود في (سننه) في الملاحم والفتن باب: في قتال الترك برقم (٤٣٠٣) والنسائي في (المجتبى) في الجهاد باب: غزوة الترك والحبشة برقم (٣١٧٧) انظر (التحفة) برقم (١٢٧٦٦)

[7314] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (٣٥٩١) انظر (التحفة) برقم (١٤٢٩٢)

[7315] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٣١٠٧)

عَنْ اَبِی نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ يُوشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُونَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدْيٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((يَكُونُ فِي آخِرِ اُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا))** قَالَ قُلْتُ لِاَبِی نَضْرَةَ وَاَبِی الْعَلَاءِ اَتَرَيَانِ اَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا لَا

[7315] ۔ ابونضرہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، چنانچہ انہوں نے فرمایا: ''قریب ہے کہ اہل عراق کے پاس کوئی قفیز لایا جائے اور نہ کوئی درہم، ہم نے پوچھا، یہ کس بنا پر ہوگا، کن کی طرف سے ہوگا؟ کہنے لگے، عجمیوں کی طرف سے، وہ ان چیزوں کو روک لیں گے، پھر کہنے لگے، ہوسکتا ہے، اہل شام کے پاس دینار اور مدی نہ لایا جائے، ہم نے کہا، یہ کیوں ہوگا؟ کہنے لگے، رومیوں کی طرف سے، پھر وہ تھوڑی دیر چپ رہے، پھر کہنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے آخری لوگوں میں ایک خلیفہ ہوگا، جو لپ بھر بھر کر مال دے گا، اس کو گنے یا شمار نہیں کرے گا۔'' راوی کہتے ہیں، میں نے ابونضرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا، کیا تمہاری رائے میں، یہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔

[7316] (. . .) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي الْجُرَيْرِيَّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

[7316] ۔ امام صاحب ایک اور استاد سے اس کے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

فائدہ: ...... امام مہدی کے دور میں مال و دولت کی فراوانی ہوگی، لوگوں میں حرص و آرزو کم ہوگی، اس لیے وہ محتاجوں کو خوب خوب مال دیں گے اور جن دنوں کافروں کا غلبہ ہوگا، وہ اہل عراق اور اہل شام کو غلہ اور جزیہ کی رقم اور لگان ادا نہیں کریں گے۔

[7317] ۶۸ ـ (۲۹۱۴) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ

[7316] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۱۰۷)

[7317] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۳۴۹)

عَنْ اَبِی سَعِیدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مِنْ خُلَفَآئِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا)) وَفِی رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ ((يَحْثِي الْمَالَ))

[7317] ۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے خلیفوں میں ایک خلیفہ ہوگا، جو مال خوب لپ بھر بھر کر دے گا، اسے بالکل شمار نہیں کرے گا۔'' ابن حجر کی روایت میں یَحْثُو کی بجائے یحثی سے ہے، (دونوں کا معنی ایک ہے)

[7318] ٦٩۔(٢٩١٤/ ٢٩١٣)وَحَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ

عَنْ اَبِی سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ))

[7318] ۔حضرت ابوسعید اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانہ میں ایک خلیفہ مال تقسیم کرے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔''

[7319] (. . .)وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِی هِنْدٍ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ عَنْ اَبِی سَعِيدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[7319] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[7320] ٧٠۔(٢٩١٥)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ

عَنْ اَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِی مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّی اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَاْسَهُ وَيَقُولُ ((بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ))

[7320] ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے مجھ سے بہتر شخص نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ سے جب وہ خندق کھود رہے تھے، فرمایا اور آپ ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرما رہے تھے، ''ہائے سمیہ کے بیٹے کی مصیبت، تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔''

[7318] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٢١)
[7319] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٢١)
[7320] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢١٣٤)

[7321] ۷۱۔(...)وَحَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَنْبَرِیُّ وَهُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالُوا اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِی حَدِيثِ النَّضْرِ اَخْبَرَنِی مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّی اَبُو قَتَادَةَ وَفِی حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اُرَاهُ يَعْنِی اَبَاقَتَادَةَ وَفِی حَدِيثِ خَالِدٍ وَيَقُولُ وَيْسَ اَوْ يَقُولُ ((يَا وَيْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ))

[7321]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی دوسندوں سے بیان کرتے ہیں،خضر کی حدیث میں ہے، مجھے مجھ سے بہتر شخص ابوقتادہ نے بتایا اور خالد بن حارث کی حدیث میں ہے،حضرت ابوسعید نے کہا،میرا خیال وہ ابو قتادہ ہیں اور خالد کی حدیث میں یہ بھی آپ ”وَيْس“ یا ”يا وَيْسَ ابن سمّية“ فرمارہے تھے،یعنی اے حسرت وافسوس،یہ صَرْيح کی جگہ آتا ہے۔

فائدہ :......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو مصر کے حالات کا جائزہ لینے روانہ فرمایا تھا اور وہ مصری باغیوں کے بھرا میں آ گئے تھے اور انہیں کے ساتھ مل گئے تھے اور جنگ صفین میں ان کے ساتھ شہید ہوئے،اس لیے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے،ان کے قاتلین وہی ہیں،جو ان کو لے کر آئے ہیں،اس بنا پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت کو اپنے لیے دلیل نہیں بنایا۔

اور امت کی اکثریت نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گروہ میں شہادت کو حضرت علی کے حق پر ہونے کی دلیل بنایا ہے اور ان کی خلافت کے حق ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے اور نہ ہی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے مقابلہ میں اپنے خلافت کا دعویٰ کیا تھا،قابل توجہ بات تو ان کی باہمی لڑائی ہے جس کی اساس وبنیاد،حضرت عثمان کے قاتلین سے قصاص لینے کا مسئلہ ہے،حضرت معاویہ اس کے لیے تلوار اٹھانے کو جائز سمجھتے تھے،کیونکہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب حضرت عثمان کی شہادت کی افواہ پھیل گئی تو آپ نے ان کے خون کا بدلہ لینے کے لیے صحابہ کرام سے لڑنے مرنے پر بیعت لی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خیال تھا،معاویہ پہلے میری بیعت کر کے،میرے ہاتھ مضبوط کریں،اس کے بغیر قاتلین عثمان پر قابو نہیں پایا جا سکتا،کیونکہ وہ اپنے تحفظ کے لیے،حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریبی ساتھیوں میں گھس چکے تھے اور انہیں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کی بنا پر،حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کسی سمجھوتہ پر پہنچ نہ سکے،وگرنہ دونوں ہی جنگ سے گریز کرتے تھے۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ

[7321] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۱۳٤)

کو قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ نے شہید کیا ہے اور نام حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کا لگایا ہے، اس لیے وہ ان کی شہادت کو اپنے حق میں دلیل خیال کرتے تھے۔ (دیکھئے طبقات ابن سعد ج۳ ص۲۵۳، بحوالہ منۃ المنعم ج۴ ص۳۶۳)

[7322] ۷۲۔(۲۹۱۶)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَابُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ عُقْبَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ ابُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِ

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ ((**تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ**))

[7322]۔امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ کو فرمایا، "تمہیں باغی جماعت قتل کرے گی۔"

[7323] (. . .)وَ حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ وَالْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِمَا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[7323]۔امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[7324] ۷۳۔(. . .)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

[7324]۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔"

[7325] ۷۴۔(۲۹۱۷)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**يُهْلِكُ اُمَّتِي هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ**)) قَالُوا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ ((**لَوْ اَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ**))

[7322] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۲۵٤)
[7323] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۲۵٤)
[7324] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۲۵٤)
[7325] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام برقم (۳٦۰٤) انظر (التحفة) برقم (۱٤۹۲٦)

[7325] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کی ہلاکت و بربادی اس قریشی خاندان کے ہاتھوں ہوگی۔'' صحابہ کرام نے پوچھا تو آپ کا ہمارے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا ''اے کاش! لوگ ان سے الگ رہیں۔''

[7326] وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ مَعْنَاهُ

[7326] ۔ امام صاحب دو اساتذہ سے مذکورہ روایت کہ ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قریشی خاندان کے نوخیز اور نوجوان اس ہلاکت و تباہی کے باعث بنیں گے اور حضرت ابو ہریرہ کی ایک اور روایت کی رو سے اس کا آغاز ۶۰ھ سے ہوا، جب یزید بن معاویہ خلیفہ بنا، اس کے بعد خلافت و حکومت پر قبضہ کے لیے باہمی خانہ جنگی شروع ہوئی۔

[7327] ۷۵۔(۲۹۱۸) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِی عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((قَدْ مَاتَ كِسْرٰی فَلَا كِسْرٰی بَعْدَهُ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ))

[7327] ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسریٰ مر چکا، اب اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد قیصر نہیں ہوگا اور اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ ہوں گے۔''

[7328] وَ حَدَّثَنِی حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُونُسُ ح و حَدَّثَنِی ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنٰی حَدِيثِهٖ

[7326] تقدتخرجه فی الحدث السابق برقم (۷۳۵٤)

[7327] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء اذا ذهب كسری فلا كسری بعده برقم (۲۲۱٦) انظر (التحفة) برقم (۱۳۱٤۳)

[7328] طريق حرملة بن يحيی: اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (۳٦۱۸) انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۳٤) وطريق ابن رافع تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۳۰۰)

[7328] ۔امام صاحب، تین اساتذہ سے مذکورہ روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ :...... قریش تجارت کے لیے، شام اور عراق کا سفر کرتے تھے، مسلمان ہو جانے کے بعد انہیں خطرہ پیدا ہو گیا کہ ہمارا یہ تجارتی سفر بند ہو جائے گا، کیونکہ یہ دونوں علاقے کافروں کے قبضہ میں تھے تو آپ نے انہیں خوش خبری سنائی کہ خطرہ کی کوئی بات نہیں ہے، ان علاقوں پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگا، عراق میں کسریٰ کی حکومت تھی، وہ پہلے ختم ہوئی، وہ تباہ و برباد ہوا اور اس کا نام ونشان جلد ہی مٹ گیا، اس لیے آپ نے اس کی ہلاکت کو ماضی سے تعبیر کیا اور قیصر روم جس کا شام پر قبضہ تھا، اس کی سلطنت اور اقتدار آہستہ آہستہ ختم ہوا، اس لیے اس کے لیے آپ نے آئندہ کا زمانہ بیان فرمایا اور دونوں کے خزانے مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور جہادی ضرورتوں پر صرف ہوئے۔

[7329] ٧٦-(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))**

[7329] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی، ہمام بن منبہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسریٰ ہلاک ہو گیا، پھر اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا اور قیصر بھی یقیناً ہلاک ہو کر رہے گا،'' پھر اس کے بعد قیصر نہیں ہوگا، (ان کی یہ سلطنتیں نہیں رہ سکیں گی) اور ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں صرف ہو کر رہیں گے۔''

[7330] ٧٧-(٢٩١٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ))** فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِيهُرَيْرَةَ سَوَاءً

[7330] ۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا، (جو اس کی سلطنت بحال کر سکے) اس طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی مکمل روایت بیان کی۔

[7329] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الجهاد والسير باب: الحرب خدعة برقم (٣٠٢٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٧٠١)

[7330] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فرض الخمس باب: قول النبي ﷺ (احلت لكم الغنائم) برقم (٣١٢١) وفي المناقب باب: علامات النبوة في الاسلام (٣٦١٩) وفي الايمان والنذور باب: كيف كانت يمين النبي ﷺ برقم (٦٦٢٩) انظر (التحفة) برقم (٢٢٠٤)

[7331] ۷۸-(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرٰى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ)) قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشُكَّ

[7331]۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''مسلمانوں یا مومنوں کی ایک جماعت کسریٰ خاندان کا قصر ابیض (سفید محل) والا خزانہ ضرور فتح کرے گی۔'' قتیبہ نے بغیر شک کے مسلمانوں کی جماعت کہا۔

[7332] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ

[7332]۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے اوپر والی روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7333] (۲۹۲۰)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ)) قَالُوا نَعَمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحٰقَ فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُوا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ))

[7333]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس شہر کے بارے میں

[7331] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۱۹۹)

[7332] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۱۸۸)

[7333] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۹۲۳)

سنا، ''جس کا ایک کنارہ خشکی میں ہے اور ایک کنارہ سمندر میں ہے؟'' صحابہ کرام نے جواب دیا، جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ اس پر بنو اسحاق کے ستر ہزار افراد حملہ آور ہوں گے، چنانچہ جب وہ اس کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے تو وہ ہتھیاروں سے جنگ نہیں کریں گے اور نہ کوئی تیر پھینکیں گے، وہ کہیں گے، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو اس کا ایک کنارہ گر جائے گا، یعنی ایک جانب تباہ ہو جائے گی،'' ثور کہتے ہیں، میرے علم میں یہی ہے کہ انہوں نے کہا، (سمندر والا حصہ، پھر وہ دوبارہ کہیں گے، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو اس کا دوسرا کنارہ بھی گر جائے گا، پھر وہ تیسری دفعہ کہیں گے، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو ان کے لیے راستہ کھل جائے گا، سو وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور غنیمت حاصل کریں گے اور جبکہ وہ غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے تو ان کے پاس چیخ پہنچے گی، وہ کہے گا، دجال نکل چکا ہے، چنانچہ وہ سب کچھ چھوڑ کر (اپنے علاقہ کی طرف) لوٹ آئیں گے۔''

[7334] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

[7334]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: ......اس شہر سے مراد قسطنطنیہ ہے، اس کے باہر بڑی زوردار جنگ ہوگی، جس میں مسلمانوں کا ایک ثلث راہ فرار اختیار کرے گا، دوسرا تہائی شہید ہوگا اور تیسرا تہائی جس میں بنو اسحاق کے افراد کی تعداد زیادہ ہوگی، کیونکہ اس میں شامی لوگ ہوں گے جو بنو اسحاق سے ہیں۔ شہر کے قریب پہنچ جائے گا تو وہاں کسی قسم کی مزاحمت اور جنگ نہیں ہوں گی اور اس حدیث والا واقعہ پیش آئے گا، اس لیے فتح قسطنطنیہ کے تحت جو روایت گزر چکی ہے، اس میں اور اس میں کوئی تعارض یا اختلاف نہیں ہے، کیونکہ وہ جنگ اعماق یا وابق میں لڑی گئی ہے، جو شام کے علاقہ حلب کے قریب واقع ہے اور اس میں جانثاری کے نتیجہ میں اس کرامت کا ظہور ہوگا کہ محض لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنے سے، قسطنطنیہ کے دونوں جانب گر جائیں گے اور تیسری دفعہ کہنے پر شہر میں داخلہ کے لیے راستہ مل جائے گا اور یہ قیامت کے قریب ہوگا۔

[7335] ۷۹۔(۲۹۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُودَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ**))

[7334] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۹۲۳)
[7335] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۱۰۵)

[7335] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری یہودیوں سے یقیناً جنگ ہو گی اور تم ان کو قتل کرو گے، حتی کہ پتھر بول کر بتائے گا، اے مسلمان! ادھر یہودی کھڑا ہے، آ، اس کو قتل کر دو۔''

[7336] (. . .)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِیْ حَدِيثِهِ ((هٰذَا يَهُودِیٌّ وَرَآئِی))

[7336] ۔امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، اس میں ہے، ''یہ یہودی میرے پیچھے ہے۔''

فائدہ:...... یہودی دجال کا ساتھ دیں گے، جن کی تعداد ستر ہزار ہوگی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کر دیں گے اور یہودی شکست کھا جائیں گے اور ادھر ادھر چھپنے کی کوشش کریں گے تو غرقد درخت کے سوا ہر شجر، حجر اور دیوار اور جانور بول کر یہودی کی نشاندہی کرے گا، اللہ تعالیٰ ہر چیز کو قوت گویائی دے دے گا۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر ۴۱۲۸)

[7337] ۸۰۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ اَخْبَرَنِی عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ اَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((تَقْتَتِلُونَ اَنْتُمْ وَيَهُودُ حَتّٰی يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِیٌّ وَرَآئِی تَعَالَ فَاقْتُلْهُ))

[7337] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہاری یہودیوں کے ساتھ جنگ ہوگی حتی کہ پتھر بول کر بتائے گا، اے مسلمان! یہ یہودی، میرے پیچھے ہے، آ ؤ اور اس کو قتل کر دو۔''

[7338] ۸۱۔(. . .)حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِی سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتّٰی يَقُولَ الْحَجَرُ يَامُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِیٌّ وَرَآئِی فَاقْتُلْهُ))

[7338] ۔حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہودی تمہارے ساتھ جنگ کریں گے، چنانچہ تمہیں ان پر غلبہ دیا جائے گا، حتی کہ پتھر کہے گا، اے مسلمان! یہ یہودی میرے پیچھے ہے، اس کو قتل کر دے۔''

[7336] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۲۰۵)
[7337] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٦٧٧٧)
[7338] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٠١٤)

[7339] ٨٢-(٢٩٢٢)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَّرَآءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ اَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ**))

[7339]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ مسلمان یہودیوں سے لڑیں گے، چنانچہ مسلمان انہیں قتل کریں گے، حتی کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپے گا تو پتھر یا درخت کہے گا، اے مسلمان، اے اللہ کے بندے! یہ یہودی میرے پیچھے ہے، آؤ، اس کو قتل کر دو، مگر غرقد کا درخت نہیں بتائے گا، کیونکہ یہ یہودی دوست درخت ہے۔''

فائدہ:......غرقد ایک کانٹے دار درخت ہے، جو بیت المقدس کے علاقہ میں عام ہے، اہل مدینہ کا قبرستان بقیع غرقد، اس لیے کہلایا کہ وہاں بھی یہ درخت تھا اور اس کو کاٹ دیا گیا۔

[7340] ٨٣-(٢٩٢٣)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ**)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ

[7340]۔امام صاحب مختلف اساتذہ سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ نمودار ہوں گے۔'' ابو الاحوص کی روایت میں ہے، سماک نے پوچھا، کیا آپ نے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔

[7341] (...)وَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكٌ وَسَمِعْتُ اَخِي يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوهُمْ

[7341]۔امام صاحب مذکورہ بالا حدیث دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، سماک کہتے ہیں، میں نے اپنے بھائی کو یہ کہتے سنا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ان سے بچ کر رہنا۔''

[7339] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٧٨٧)
[7340] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١٧٢) وبرقم (٢٢٠١)
[7341] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢١٨٩)

فائدہ :......جھوٹوں سے مراد وہ لوگ ہیں، جو اپنے اپنے مفادات کے لیے حدیثیں گھڑیں گے اور انہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کریں گے، یا اپنی بدعتوں کی نسبت آپ کی طرف کریں گے۔

[7342] ٨٤-(١٥٧)حَدَّثَنِى زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِّنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُولُ اللّٰهِ))

[7342]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہیں ہو گی، حتی کہ بہت بڑے دھوکے باز، انتہائی جھوٹے، تقریباً تیس (۳۰) کی تعداد میں اٹھائے جائیں گے، ان میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہوگا، وہ اللہ کا رسول ہے۔''

[7343] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ يَنْبَعِثَ

[7343]۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، صرف اتنا فرق ہے کہ یہاں یُبْعَثَ کی بجائے یَنْبَعِثَ ہے، اٹھیں گے۔

فائدہ :......اس حدیث سے مراد، وہ مدعیان نبوت ہیں، جن کو جعلی نبوت کے پیروکار مل جائیں گے اور ان کو کچھ شان و شوکت حاصل ہو جائے گی، جیسا کہ آپ کے آخری زمانہ میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی تھے، بعد میں طلیحہ بن خویلد اسدی تھا، جس کو بعد میں توبہ نصیب ہو گئی تھی اور اس دور میں مرزا قادیانی ہے، جس کے بہت سے پیروکار موجود ہیں، جو مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اعاذنا اللّٰہ تعالیٰ من شرھم۔

[7342] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٨٥٦)

[7343] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی المناقب باب: علامات النبوة فی الاسلام برقم (٣٦٠٩) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء لا تقوم الساعة حتی یخرج کذابون برقم (٢٢١٨) انظر (التحفة) برقم (١٤٧١٩) هذا الحدیث سهی عنه الامام المزی ولم یذکر فیه ان الامام مسلم قد اخرجه لذلك اذا عدت الی هذا الرقم (١٤٧١٩) فی التحفة فلا تجد لمسلم فیه ذکر والصحیح ما اثبتناه انه موجود ایضا عند مسلم والله اعلم۔

١٩..... بَاب: ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

باب ١٩: ابن صیاد کا تذکرہ

[7344] ٨٥-(٢٩٢٤) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيهِمُ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ **((تَرِبَتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ))** فَقَالَ لَا بَلْ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَتّٰى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ **((إِنْ يَكُنِ الَّذِي تَرٰى فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ))**

[7344]۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، چنانچہ ہمارا گزر بچوں کے پاس سے ہوا، جن میں ابن صیاد بھی تھا تو بچے بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھا رہا، سو گویا رسول اللہ ﷺ نے اس کے فعل کو پسند نہ کیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا، ''تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' تو اس نے کہا، نہیں، بلکہ کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ سو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیجیے، تاکہ میں اس کو قتل کر دوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ وہی ہے، جو تم سمجھتے ہو، یعنی دجال ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکتے؛'' (کیونکہ دجال کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قتل کرنا ہے۔)

فائدہ:..... ابن صیاد جس کا نام صاف ہے، اس کی ولادت اور ہیئت کذائی عام بچوں سے الگ تھلگ تھی اور بعض صفات، دجال کی صفات سے ملتی جلتی تھیں، اس لیے بعض صحابہ کو اس سے دجال ہونے کا شبہ پڑتا تھا اور آپ نے اس کو قتل اس لیے نہیں کروایا کہ وہ یہودی تھا اور یہودیوں کے ساتھ آپ نے معاہدہ کیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ امن و سلامتی سے رہیں گے، بعد میں ان کی ریشہ دوانیوں اور شرارتوں کی بنا پر، ان کو مدینہ منورہ سے نکال دیا گیا۔

[7345] ٨٦-(...) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ

[7344] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٩٢٧٠)
[7345] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٩٢٧٠)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا)) فَقَالَ دُخٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ)) فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((دَعْهُ فَإِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ))

[7345] ۔حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے کہ آپ کا گزر ابن صیاد کے پاس سے ہوا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''میں نے تیرے (امتحان کے) لیے ایک چیز دل میں پوشیدہ رکھی ہے۔'' اس نے کہا، وہ دُخ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ذلیل وخوار رہ تو ہرگز اپنی حیثیت سے تجاوز نہیں کر سکے گا۔'' چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے چھوڑیئے کہ میں اس کی گردن ماردوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دیئے، اگر یہ وہ ہے، جس کا تمہیں اندیشہ ہے تو تم اسے قتل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔''

فائدہ:......آپ نے اپنے ذہن میں یہ آیت رکھی تھی:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ (الدخان: ١٠)

لیکن کاہنوں کی طرف اسے شیطانی الہام سے ایک نامکمل لفظ کا پتہ چل سکا اس لیے آپ نے فرمایا، تم کاہن کی حیثیت سے تجاوز نہیں کرسکو گے۔

مفردات الحدیث ❶ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا: میں نے تیرے لیے دل میں ایک چیز چھپائی ہے۔ ❷ اِخْسَأْ: ذلیل وخوار ہو کر رہ، ذلیل ہو کر دور ہو جا۔

[7346] ٨٧۔(٢٩٢٥) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ)) فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرٰى)) قَالَ أَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَآءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((تَرٰى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرٰى)) قَالَ أَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لُبِسَ عَلَيْهِ دَعْوَهُ))

[7346] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء في ذكر ابن صائد برقم (٢٢٤٧) انظر (التحفة) برقم (٤٣٢٩)

[7346] ۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی مدینہ کے کسی راستہ میں ابن صیاد سے ملاقات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' تو اس نے جواباً آپ کا سوال دہرایا، کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اللہ، اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں پر ایمان رکھتا ہوں، تجھے کیا نظر آتا ہے؟'' اس نے کہا، مجھے پانی پر تخت نظر آتا ہے، سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے سمندر پر ابلیس کا تخت نظر آتا ہے تو اور کیا دیکھتا ہے؟'' اس نے کہا، میں دو سچے ایک جھوٹا یا دو جھوٹے اور ایک سچا دیکھتا ہوں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر اس کا معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے، اسے چھوڑ دو۔''

فائدہ:...... ابن صیاد نے آپ ہی کا سوال دہرایا، صراحتاً اپنی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا، اس لیے آپ نے بھی صراحتاً اس کی نبوت کا انکار نہیں کیا، ایک اصولی بات فرمائی اور اس کو نظر انداز کر دیا۔

[7347] ۸۸۔(۲۹۲۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَقِيَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ابْنَ صَائِدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْجُرَيْرِيِّ

[7347] ۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ، ابن صیاد کو ملے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ کے ساتھ تھے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[7348] ۸۹۔(۲۹۲۷)حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَائِدٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي أَمَا قَدْ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ**)) قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِي أَوَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((**لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ**)) قُلْتُ بَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِينَةِ وَهٰذَا أَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِي

[7347] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۱۰۸)

[7348] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۳۱۹)

[7348] ۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ جاتے ابن صیاد کا ساتھی بنا تو اس نے مجھے کہا، ہاں، مجھے لوگوں سے تکلیف پہنچی ہے، وہ خیال کرتے ہیں، میں دجال ہوں، کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا ''کہ اس کی اولاد نہیں ہوگی۔'' میں نے کہا، کیوں نہیں، (میں نے سنا ہے) اس نے کہا تو میری تو اولاد ہے، کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا، ''وہ مدینہ میں داخل ہوگا نہ مکہ میں۔'' میں نے کہا، ضرور سنا ہے، اس نے کہا، میں مدینہ میں پیدا ہوا ہوں اور اب میں مکہ جانا چاہتا ہوں، پھر اس نے اپنی باتوں کے آخر میں مجھے کہا، ہاں، اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں، اس کا مولد (جائے پیدائش) کہاں ہے اور اب وہ کہاں ہے، اس طرح اس نے مجھے شک وشبہ میں ڈال دیا۔

فائدہ: ......معلوم ہوتا ہے، ابن صیاد ہی دجال اکبر ہے، آخری زمانہ میں جب وہ اپنی اصلیت میں ظاہر ہوگا تو پھر نہ مدینہ میں داخل ہو سکے گا اور نہ مکہ میں، اور نہ اس کی اولاد ہوگی، اپنے ابتدائی دور میں اس کے اندر دجل و فریب کا ملکہ تھا، لیکن ابھی پوری صفات کا ظہور نہ ہوا تھا، اس لیے وہ شک وشبہ اور التباس میں ڈالنے والی باتیں کرتا تھا اور اچانک وہ غائب ہوگیا۔

[7349] ۹۰۔(. . .)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ وَاَخَذَتْنِي مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَا لِي وَلَكُمْ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ اَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنَّهُ يَهُودِيٌّ)) وَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ ((وَلَا يُولَدُ لَهُ)) وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ)) حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَاْخُذَ فِيَّ قَوْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ

[7349] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن صائد نے مجھے ایک بات کہی، اس سے مجھے شرم و حیاء آ گئی، اس مسئلہ میں میں لوگوں کو معذور سمجھتا ہوں، لیکن اے محمد کے ساتھیو! تم میرے بارے میں ایسی باتیں کیوں کرتے ہو، کیا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہا ہے، ''وہ یہودی ہے،'' اور میں تو اسلام کا اظہار کر چکا ہوں، آپ نے فرمایا: ''اور اس کی اولاد نہیں ہوگی،'' اور میری اولاد ہے اور آپ نے فرمایا: ''اللہ نے اس پر مکہ کا داخلہ حرام

[7349] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٣٥٤)

قرار دیا ہے۔'' اور میں حج کر چکا ہوں، وہ اس قسم کی باتیں کرتا رہا، حتی کہ قریب تھا کہ مجھ پر اس کی باتیں اثر انداز ہو جائیں، (میں اس سے متاثر ہو جاؤں) چنانچہ اس نے حضرت جابر سے کہا، ہاں، اللہ کی قسم! میں خوب جانتا ہوں، اب وہ کہاں ہے اور میں اس کے باپ اور اس کی ماں کو بھی جانتا ہوں اور اسے پوچھا گیا، کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ تم ہی وہ آدمی (دجال) ہو؟ تو اس نے کہا، اگر مجھے اس کی پیش کش کی جائے، میں ناپسند نہیں کروں گا۔

فائدہ:...... دعویٰ اسلام کے باوجود، اس قسم کی باطل باتیں کرنا اور دجال ہونے کو ناپسند نہ کرنا، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے، آخری دور میں یہی دجال کا روپ دھارے گا، ابھی یہ پردہ اخفاء میں ہے۔

[7350] ۹۱-(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ اَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا اَوْ عُمَّارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيتُ اَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعُسٍّ فَقَالَ اشْرَبْ اَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَا بِي اِلَّا اَنِّي اَكْرَهُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ اَوْ قَالَ آخُذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ اَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آخُذَ حَبْلًا فَاُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ اَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُولُ لِي النَّاسُ يَا اَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتَ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((هُوَ كَافِرٌ))** وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((هُوَ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَهُ))** وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ))** وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَاَنَا اُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ اَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيُّ حَتّٰى كِدْتُ اَنْ اَعْذِرَهُ ثُمَّ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ وَاَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَاَيْنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ

[7350]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حج یا عمرہ کرنے کے لیے نکلے اور ابن صائد بھی ہمارے ساتھ تھا تو ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا، چنانچہ لوگ بکھر گئے اور میں اور وہ ہی رہ گئے، اس کے بارے میں

[7350] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الفتن باب: ما جاء في ذكر ابن صائد برقم (٢٢٤٦) انظر (التحفة) برقم (٤٣٢٨)

جو کچھ کہا جاتا تھا، اس کی وجہ سے میں نے اس سے شدید وحشت و بیگانگی محسوس کی، وہ اپنا سامان لے آیا اور میرے سامان کے ساتھ رکھ دیا، میں نے کہا، گرمی بہت سخت ہے، اے کاش! تم اسے اس درخت کے نیچے رکھ دو، تو اس نے ایسے ہی کیا، چنانچہ ہمیں کچھ بکریاں نظر آئیں تو وہ گیا اور ایک بڑا پیالہ بھر لایا اور کہنے لگا، پیجئے، اے ابوسعید! سو میں نے کہا، سخت گرمی ہے اور دودھ گرم ہے، اصل وجہ یہ تھی کہ میں اس کے ہاتھ سے پینا یا کہا، اس کے ہاتھ سے لینا، پسند نہیں کرتا تھا، چنانچہ اس نے کہا، اے ابوسعید، میں ارادہ کر چکا ہوں، رسی لے کر کسی درخت سے لٹکا دوں، پھر ان باتوں کی بنا پر جو لوگ میرے بارے میں کہتے ہیں، گلا گھونٹ لوں، اے ابوسعید! جن لوگوں سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مخفی ہے، ان کی بات نہیں ہے، اے انصار کی جماعت، تم پر تو احادیث مخفی نہیں ہیں، کیا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو، جن کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث کا علم سب سے زیادہ ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ہے، "وہ کافر ہے،" اور میں تو مسلمان ہوں؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ہے،" وہ بانجھ ہے، اس کی اولاد نہیں ہوگی،" اور میں مدینہ میں اپنی اولاد چھوڑ آیا ہوں؟ کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ہے، "وہ مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہوگا،" اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ جانا چاہتا ہوں؟ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، قریب تھا کہ میں اس کو معذور سمجھ لو، پھر اس نے کہ، ہاں، اللہ کی قسم، میں اس کو جانتا ہوں اور اس کی جائے پیدائش کو جانتا ہوں اور اس کو بھی کہ اب وہ کس جگہ ہے تو میں نے اس کو کہا، تیرے لیے آئندہ کے لیے بھی تباہی ہو۔

[7351] ۹۲۔(۲۹۲۸)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِابْنِ صَائِدٍ ((مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ)) قَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ ((صَدَقْتَ))

[7351] ۔ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے پوچھا، "جنت کی مٹی کیسی ہے؟" اس نے کہا، باریک سفید، کستوری، اے ابوالقاسم! آپ نے فرمایا: "تو نے سچ کہا۔"

مفردات الحدیث ❁ دَرْمَكَة: باریک سفید، ملائم و نرم مٹی۔

[7352] ۹۳۔(. . .)وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ ((دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ))

[7351] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۳٤۸)

[7352] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۴۳۳۸)

[7352] ۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن صیاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی مٹی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''خالص سفید، خالص کستوری۔''

فائدہ:......ابن صیاد نے آپ سے جنت کی مٹی کے بارے میں سوال کیا، آپ نے جواب دے دیا، بعد میں کسی وقت اس سے یہی سوال کیا، تاکہ پتہ چلے وہ کیا کہتا ہے، لیکن اس نے آپ کو وہی جوب دہرا دیا۔

[7353] ۹۴۔(۲۹۲۹)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ اَتَحْلِفُ بِاللّٰهِ قَالَ اِنِّى سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم

[7353] ۔محمد بن منکدر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ اللہ کی قسم اٹھا رہے ہیں کہ ابن صائد، دجال ہے تو میں نے کہا، کیا آپ اللہ کی قسم اٹھاتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس پر قسم اٹھاتے نہیں سنا، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اعتراض نہیں کیا، یا آپ نے اس کا انکار نہ کیا۔

فائدہ:......ابن صیاد کے دجال ہونے میں تو کوئی شک و شبہ نہیں ہے، اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ وہی دجال اکبر یعنی مسیح دجال ہے، یا دجال اصغر ہے، دجال اکبر، آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا، بعض کا خیال ہے، یہی دجال اکبر کی صورت میں ظاہر ہوگا اور بعض کا خیال ہے، آخری دجال اور ہے، جیسا کہ حضرت تمیم داری کی حدیث میں ہے، لیکن اس حدیث سے بھی پتہ چلتا ہے کہ دجال اکبر پیدا ہو چکا ہے، موجود ہے، لیکن اس کا ظہور آخری زمانہ میں ہوگا، اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے۔

[7354] ۹۵۔(۲۹۳۰)حَدَّثَنِى حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِىُّ اَخْبَرَنِى ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ

[7351] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٤٣٤٨)

[7353] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاعتصام بالكتاب والسنة باب: من راى ترك النكير من النبي صلی اللہ علیہ وسلم حجة برقم (٧٣٥٥) وابو داود في (سننه) في الملاحم والفتن باب في خبر ابن صائد برقم (٤٣٣١) انظر (التحفة) برقم (٣٠١٩)

[7354] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿ولقد ارسلنا نوحا الى قومه﴾ برقم (٣٣٣٧) مختصرا وفي الجنائز باب: اذا اسلم الصبي فمات هل يصلى عليه برقم ←

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدَهٗ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ظَهْرَهٗ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِابْنِ صَیَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَیْهِ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((**اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ**)) فَرَفَضَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ ((**آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهٖ**)) ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَذَا تَرٰی قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**خُلِّطَ عَلَیْكَ الْاَمْرُ**)) ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**اِنِّیْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِیْئًا**)) فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ ((**هُوَ الدُّخُّ**)) فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ**)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((**اِنْ یَّكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْهِ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْهُ فَلَا خَیْرَ لَكَ فِیْ قَتْلِهٖ**)) [انظر:۷۳۵۴۷]

[7354] ۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کچھ لوگوں کے ساتھ، آپ کی معیت میں، ابن صیاد کی طرف گئے، حتی کہ اس کو دیکھا کہ وہ بنو مغالہ کے قلعہ کے پاس بچوں کے ساتھ کھیل رہا ہے اور ابن صیاد، ان دنوں قریب البلوغت تھا، اس کو پتہ نہ چلا، حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی پشت پر مارا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے کہ، ''کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔'' تو ابن صیاد نے آپ کو دیکھ کر کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ عربوں کے رسول ہیں، چنانچہ ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا، کیا آپ گواہی دیتے ہیں، میں اللہ کا رسول ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو نظر انداز کرتے ہوئے فرمایا، ''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لا چکا ہوں'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا، ''تجھے کیا نظر آتا ہے۔'' ابن صیاد نے کہا، میرے پاس سچا اور جھوٹا آتے ہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''معاملہ تم پر گڈ مڈ کر دیا گیا،'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''میں نے تیرے لیے دل میں ایک چیز چھپائی ہے،'' تو ابن صیاد نے

←(۱۳۵٤) وفی الفتن باب: ذکر الدجال برقم (۷۱۲۷) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی علامة الدجال برقم (۲۲۳۵) انظر (التحفة) برقم (٦٨٥٩) وبرقم (٦٩٩٠) وبرقم (١٥٦٤٩)

کہا، وہ دُخ ہے، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''ذلیل وخوار ہو رہے تو اپنی حیثیت سے تجاوز نہیں کر سکے گا،'' تو عمر بن خطاب نے کہا، مجھے چھوڑیئے، اے اللہ کے رسول! میں اس کی گردن اڑا دوں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا، ''اگر یہ وہ ہے تو تجھے اس پر غلبہ نہیں دیا جائے گا اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس قتل کرنے میں تیرے لیے کوئی خیر نہیں ہے،'' کیونکہ معاہد کو قتل کرنا درست نہیں ہے۔

[7355] (۲۹۳۱) وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِیُّ اِلَى النَّخْلِ الَّتِی فِیهَا ابْنُ صَیَّادٍ حَتّٰی اِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّخْلَ طَفِقَ یَتَّقِی بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ یَخْتِلُ اَنْ یَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ شَیْئًا قَبْلَ اَنْ یَّرَاهُ ابْنُ صَیَّادٍ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشٍ فِی قَطِیفَةٍ لَهٗ فِیهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَتَّقِی بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَیَّادٍ یَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَیَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ تَرَكَتْهُ بَیَّنَ.

[7355] - حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اس واقعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ حضرت ابی بن کعب انصاری اس نخلستان میں گئے، جہاں ابن صیاد تھا حتی کہ جب رسول اللہ ﷺ نخلستان میں داخل ہو گئے تو کھجوروں کے تنوں کی آڑ (اوٹ) لینے لگے اور آپ کی کوشش یا چارہ جوئی کر رہے تھے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے، آپ ابن صیاد کی کوئی بات سن لیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا، وہ بستر پر ایک چادر میں لیٹا ہوا ہے، وہ گنگنا رہا ہے، سو ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کھجوروں کی اوٹ لے رہے ہیں تو اس نے ابن صیاد کو کہا، اے صاف! (یہ ابن صیاد کا نام ہے) یہ محمد ہیں تو ابن صیاد اچھل پڑا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ اسے رہنے دیتی (اطلاع نہ دیتی) وہ (اپنی اصلیت بیان کر دیتا،'' یعنی اس کی باتوں سے اس کی اصلیت نمایاں ہو جاتی۔

[7356] (۱۶۹) قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّی لَاُنْذِرُكُمُوهُ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَهُ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنْ اَقُولُ لَكُمْ فِیهِ قَوْلًا لَمْ یَقُلْهُ نَبِیٌّ لِقَوْمِهٖ

[7355] تقدم

[7356] تقدم تخریجه

تَعلَّمُوا اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَيْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِي عُمَرُ بْـنُ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ يَـوْمَ حَـذَّرَ النَّاسَ الدَّجَّالَ اِنَّهٗ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهٗ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهٗ اَوْ يَقْرَؤُهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعَلَّمُوا اَنَّهٗ لَنْ يَّرٰی اَحَدٌ مِّنْكُمْ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی يَمُوتَ .

[7356]۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ لوگوں میں خطاب کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ کے شایان شان اس کی تعریف بیان کی، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''میں تمھیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اس سے اپنی قوم کو خبردار کیا ہے، نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے آگاہ کیا، لیکن میں تمھیں اس کے بارے میں ایسی بات بتاتا ہوں، جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی، جان لو! وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ یقیناً کانا نہیں ہے۔'' ابن شہاب کہتے ہیں، مجھے عمر بن ثابت انصاری نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض ساتھیوں نے بتایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس دن لوگوں کو دجال سے ہوشیار کیا، فرمایا ''واقعہ یہ ہے اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے، اسے ہر وہ انسان پڑھے گا، جو اس کے کام کو ناپسند کرتا ہوگا، یا اسے ہر مومن پڑھے گا۔'' اور آپ نے فرمایا: ''جان لو! تم میں سے کوئی ایک ہرگز موت سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکے گا۔''

[7357] ۹۶۔(۲۹۳۰)حَـدَّثَـنَـا الْـحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهٗ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيهِمْ عُمَرُ بْـنُ الْـخَـطَّابِ حَتّٰی وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُـمِ بَـنِي مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ اِلٰی مُنْتَهٰی حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ ثَـابِـتٍ وَفِي الْحَدِيثِ عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ اُبَيٌّ يَعْنِي فِي قَوْلِهٖ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ اُمُّهٗ بَيَّنَ اَمْرَهٗ

[7357]۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ایک گروہ کے ساتھ چلے، ان میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، حتی کہ ابن صیاد کو پایا، وہ ایک قریب البلوغت لڑکا ہے اور بچوں کے ساتھ بنو معاویہ کے قلعہ کے پاس کھیل رہا ہے اور آگے مذکورہ بالا حدیث، عمر بن ثابت کی حدیث کے خاتمہ

[7357] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷۲۸۳)

تک بیان کی اور اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابی نے لو تَرَكَتْهُ بَيَّن، کی وضاحت کی، اگر اس کی ماں اس کو چھوڑ دیتی، (اس کو آگاہ نہ کرتی) وہ اپنا معاملہ واضح کر دیتا۔

فائدہ:...... بنو مغالہ اور بنو معاویہ کے قلعے ایک دوسرے کے سامنے ہیں، اس لیے مشہور یہی ہے کہ وہ بنو مغالہ کے قلعہ کے پاس کھیل رہے تھے، شاید بھاگ کر ایک دوسرے کی طرف جاتے ہوں، اس لیے کبھی ایک کا نام لے دیا، کبھی دوسرے کا۔

[7358] ٩٧-(. . .)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ

[7358]۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ایک گروہ کے ساتھ، بن صیاد کے پاس سے گزرے، ان میں عمر بن خطاب بھی تھے، وہ بنو مغالہ کے قلعہ کے پاس بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور وہ نوجوان تھا، آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے، لیکن شعبہ کی روایت میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نخلستان کی طرف جانے کا ذکر نہیں ہے۔

[7359] ٩٨-(٢٩٣٢)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَائِدٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَائِدٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا))

[7358] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الجهاد باب: کیف یعرض الاسلام علی الصبی برقم (٣٠٥٥) وفی القدر باب: یحول بین المرء وقلبه برقم (٦٦١٨) وابو داود فی (سننه) فی الملاحم والفتن باب: فی خبر ابن صائد برقم (٤٣٢٩) وفی السنة باب: فی الدجال برقم (٤٧٥٧) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی علامة الدجال برقم (٢٢٣٥) وفی باب: ما جاء فی ذکر ابن صائد برقم (٢٢٤٩) انظر (التحفة) برقم (٦٩٣٢)

[7359] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٥٨٠٧)

[7359] ۔حضرت نافع رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مدینہ کے کسی راستہ میں ابن صائد سے ملاقات ہوگئی تو انہوں نے اسے ایسی بات کہی، جس سے وہ ناراض ہوگیا، جس سے وہ اس قدر پھول گیا، حتی کہ اس نے گلی کو بھر دیا، چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور انہیں واقعہ پہنچ چکا تھا تو انہوں نے حضرت ابن عمر سے کہا، اللہ تم پر رحم فرمائے تو نے ابن صائد کو کیوں چھیڑا؟ کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا ظہور کسی غصہ کے آنے پر ہوگا۔''

[7360] ۹۹۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تَحَدَّثُونَ اَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِي وَاللّٰهِ لَقَدْ اَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ اَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتّٰى يَكُونَ اَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذٰلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ فَلَقِيتُهُ لَقْيَةً اُخْرٰى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى قَالَ لَا اَدْرِي قَالَ قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَاْسِكَ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هٰذِهِ قَالَ فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَزَعَمَ بَعْضُ اَصْحَابِي اَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِيَ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ وَاَمَّا اَنَا فَوَاللّٰهِ مَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَآءَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ اِلَيْهِ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّهُ قَدْ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ

[7360] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ابن صیاد کو دو دفعہ ملا ہوں، میں اس کو ملا تو میں نے کسی کو کہا، کیا تم (اس کے ساتھی) یہ کہتے ہو، یہ وہی (دجال) ہے؟ اس نے کہا، نہیں، میں نے کہا، تم مجھے جھوٹ بتاتے ہو، اللہ کی قسم! مجھے تم میں سے ہی بعض نے بتایا ہے کہ وہ ہرگز مرے گا نہیں، حتی کہ تم سب سے زیادہ مال اور اولاد والا ہوگا، آج لوگوں کے خیال میں، وہ ایسا ہی ہے، چنانچہ ہم نے بات چیت کی، پھر میں اس سے الگ ہوگیا، پھر میری اس سے ایک اور ملاقات ہوئی اور اس کی آنکھ سوج چکی تھی، میں نے کہا، جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں، یہ تیری آنکھ نے کب کیا (تیری آنکھ ایسے کب ہوئی) اس نے کہا، مجھے پتہ نہیں ہے، میں نے کہا، تجھے پتہ نہیں، جبکہ یہ تیرے سر میں ہے؟ اس نے کہا، اگر اللہ چاہے تو اسے تیرے اس ڈنڈے میں پیدا کر دے، پھر اس نے گدھے کی انتہائی سخت آواز میں نے جو سنی ہے، نکالی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میرے بعض

[7360] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۷۰۸۰۱)

ساتھیوں کا خیال ہے، میں نے اس کو اس ڈنڈے کے ساتھ پیٹا، جو میرے پاس تھا، حتی کہ وہ ٹوٹ گیا، لیکن میں، اللہ کی قسم! مجھے اس کا پتہ نہیں چلا، پھر وہ آئے حتی کہ ام المؤمنین کے ہاں چلے گئے اور انہیں بتایا تو انہوں نے کہا، تم اس سے کیا چاہتے ہو، کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا ہے، ''پہلی چیز جو اسے لوگوں کے پاس بھیجے گی، وہ ایک غصہ ہے، جس میں وہ مبتلا ہو گا۔''

٢٠.....بَاب: ذِكْرِ الدَّجَّالِ

باب ٢٠: دجال کا ذکر اور جو کچھ اس کے ساتھ ہو گا، اس کی کیفیت ونوعیت

[7361] ١٠٠ـ(١٦٩) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَیِ النَّاسِ فَقَالَ ((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا وَاِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰی كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ))

[راجع: ٤٢٥]

[7361] ـ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے، خبردار! مسیح دجال کی دائیں ہاتھ کانی ہے، گویا اس کی آنکھ پھولا ہوا انگور ہے۔''

فائدہ:..... مسیح دجال کی دونوں آنکھیں عیب دار ہیں، دائیں آنکھ پھولی ہوئی کانی ہے اور بائیں آنکھ ممسوح روشنی سے محروم ہے، اس لیے طافية اگر دائیں ہے تو ''یا'' کے ساتھ ہے اور اگر بائیں ہے تو طافئہ، ہمزہ کے ساتھ ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان ك، ف، ر (کافر) لکھا ہو گا، اس وجہ سے ہر مومن آدمی اس کو شناخت کر لے گا، ابن صیاد میں بھی پھولی ہوئی آنکھ والی بات تھی، اس لیے بعض دفعہ اس کے بارے میں یہی دجال ہونے کا شبہ پیدا ہو جاتا تھا۔

[7362] (. . .) حَدَّثَنِی اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِی ابْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ مُوسٰی بْنِ عُقْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[7362] ـ امام تین اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔

[7361] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٨٦٧) وبرقم (٨٠٩٤)

[7362] تقدم تخريجه فی الايمان باب ذكر المسيح ابن مريم والمسيح الدجال برقم (٤٢٥)

[7363] ۱۰۱ ـ(۲۹۳۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ فَ رَ))

[7363] ـ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر نبی اپنی امت کو کانے دجال سے ڈرا چکا ہے، خبردار! وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور دجال کی آنکھوں کے درمیان، ک، ف، ر لکھا ہوگا۔“

[7364] ۱۰۲ ـ(. . .)حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((الدَّجَّالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ فَ رَ اَيْ كَافِرٌ))

[7364] ـ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک، ف، ر یعنی کافر لکھا ہوگا۔“

[7365] ۱۰۳ ـ(. . .)وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا كَ فَ رَ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ))

[7365] ـ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دجال کی آنکھ مٹی ہوگی (اس لیے اس کو مسیح کہتے ہیں) اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔“ پھر آپ نے اس کے حروف تہجی کو الگ پڑھا، ک، ف، ر (اسے ہر مسلمان پڑھے گا۔)

[7363] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الفتن باب: ذکر الدجال برقم (۷۱۳۱) وفی التوحيد: باب: قوله تعالى: ﴿لتصنع على عينى﴾ برقم (۷۴۰۸) وابو داود فی (سننه) فی الملاحم والفتن باب: خروج الدجال برقم (۴۳۱۶) وبرقم (۷۳۱۷) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی قتل عيسى ابن مريم برقم (۲۲۴۵) انظر (التحفة) برقم (۱۲۴۱)

[7364] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۸۱)

[7365] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الملاحم والفتن باب: خروج الدجال برقم (۴۳۱۸) انظر (التحفة) برقم (۹۱۵)

[7366] ۱۰۴-(۲۹۳٤)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ**))

[7366] - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی، بال گھنے ہوں گے، اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی، اس کی آگ جنت ہوگی اور اس کی جنت آگ ہوگی۔''

مفردات الحدیث ❀ **جُفَال الشَّعر**: گھنے بال۔

فائدہ:...... دجال سے بعض خرق عادت کام نظر آئیں گے، اس لیے لوگ اس کی جعل سازیوں کا شکار ہو جائیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس طرح خرق عادت کے طور پر، اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھ دیا ہوگا، جسے خرق عادت کے طور پر ہر مسلمان پڑھا لکھا ہو یا جاہل ہو پڑھے گا اور کوئی کافر پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ، پڑھ نہیں سکے گا، وہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا، لیکن اپنی آنکھوں کو صحیح نہیں کر سکے گا اور نہ ہی اپنی آنکھوں کے درمیان سے کافر کا لفظ مٹا سکے گا، جس سے اس کا دجل وفریب مسلمان پر واضح ہو جائے گا۔

[7367] ۱۰۵-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**لَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ اَحَدُهُمَا رَاْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ رَاْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَاَجَّجُ فَاِمَّا اَدْرَكَنَّ اَحَدٌ فَلْيَاْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ ثُمَّ لْيُطَاْطِئْ رَاْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ فَاِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ**))

[7367] - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں خوب جانتا ہوں ''دجال کے ساتھ کیا ہوگا، (میں اس کی حقیقت اس سے بھی زیادہ جانتا ہوں) اس کے ساتھ دو بہتی ہوئی نہریں ہوں گی، ان میں سے ایک بھری آنکھوں کے دیکھنے میں (بصیرت کی نظر سے نہیں) سفید پانی ہوگا اور دوسرا آنکھ کے دیکھنے میں

[7366] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج ياجوج وماجوج برقم (٤٠٧١) انظر (التحفة) برقم (٣٣٤٣)

[7367] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: ما ذكر عن بني اسرائيل برقم (٣٤٥٠) وفي الفتن باب: ذكر الدجال برقم (٧١٣٠) مختصرا- وابو داود في (سننه) في الملاحم والفتن باب: خروج الدجال برقم (٤٣١٥) انظر (التحفة) برقم (٣٣٠٩)

(حقیقت کی نظر سے نہیں) بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی، اگر کوئی شخص یہ نظارہ دیکھے تو اس نہر (دریا) میں چھلانگ لگائے، جس کو آگ دیکھے اور آنکھیں بند کر لے، پھر اپنا سر جھکا کر اس سے پانی پی لے، کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال ممسوح العین (مٹی ہوئی آنکھ) ہوگا، اس آنکھ پر گوشت کی گلٹی ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، جسے ہر مومن پڑھا ہوا اور ان پڑھ، پڑھ لے گا۔''

مفردات الحدیث ❶ تَاَجَّجُ یعنی تَتَاَجَّجُ، بڑھکتی ہوئی، ٹلیُغَمِّض: آنکھیں بند کر لے، تا کہ بڑھکتی ہوئی آگ سے خوف زدہ نہ ہو، ❷ ظَفَرَةٌ غَلِيظَة: گوشت کی گلٹی، یا آنکھ کو ڈھانپنے والی موٹی کھال ❸ کاتِب: جس کو لکھنا آتا ہو۔

[7368] ١٠٦-(...) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِی الدَّجَّالِ ((اِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهٗ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا))

[7368]۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دجال کے بارے میں فرمایا: ''اس کے ساتھ آگ اور پانی ہوگا، چنانچہ اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی اور اس کا پانی آگ ہوگا، لہٰذا تم ہلاک نہ ہو جانا۔''

[7369] (٢٩٣٥) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِی الدَّجَّالِ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهٗ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: وَاَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

[7369]۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے دجال کے بارے میں فرمایا: حقیقت یہ ہے اس کے ساتھ پانی اور آگ ہے تو اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہے اور اس کا پانی آگ ہے تو تم ہلاک نہ ہو جانا تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اور میں اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے بھی یہ روایت رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

[7368] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٧٢٩٤)

[7369] تقدم

[7370] ۱۰۷-(۲۹۳۴/ ۲۹۳۵)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الدَّجَّالِ قَالَ ((إِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ)) فَقَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ

[7370] - حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ حذیفہ بن یمان کی طرف چلے، حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا، دجال کے بارے میں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، مجھے سنائیے، انہوں نے آپ سے بیان کیا، دجال نکلے گا، اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، چنانچہ جس کو لوگ پانی دیکھیں گے، وہ جلا دینے والی آگ ہوگی اور جس کو لوگ آگ دیکھیں گے، وہ شیریں، ٹھنڈا پانی ہوگا، لہٰذا تم میں سے جو اس واقعہ کو دیکھے تو وہ اس میں گرے جس کو وہ پانی دیکھے کیونکہ وہ خوش گوار میٹھا پانی ہوگا۔" حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا اور میں بھی آپ سے یہ روایت سن چکا ہوں۔

[7371] ۱۰۸-(. . .)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ ((لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً)) قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ

[7371] - حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہما اکٹھے ہوئے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا، "دجال کے ساتھ جو کچھ ہے میں اس کی حقیقت اس سے زیادہ جانتا ہوں، اس کے ساتھ ایک پانی کا دریا ہوگا، اور ایک دریا آگ کا ہوگا، چنانچہ وہ جس کو تم دیکھو گے کہ وہ آگ ہے، پانی ہوگا اور

[7370] تقدم تخريجه برقم (٧٢٩٤)
[7371] تقدم تخريجه برقم (٧٢٩٤)

رہا وہ جس کو تم دیکھو گے کہ وہ پانی ہے، آگ ہوگی، لہٰذا تم میں سے جو اس واقعہ کو پائے اور پانی پینا چاہے تو اس سے پیے، جس کو آگ دیکھے، کیونکہ وہ اس کو یقیناً پانی پائے گا۔'' حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے، میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح بیان کرتے سنا۔

[7372] ۱۰۹ ـ(۲۹۳۶)حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِيسَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ

اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّي اَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا اَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ))

[7372] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتاؤں، جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی؟ وہ کانا ہوگا اور اس صورت حال میں آئے گا، کہ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی مثل ہوگی، چنانچہ جس کو وہ جنت کہے گا، وہ آگ ہوگی اور میں نے تمہیں دجال سے خبردار کردیا، جیسا کہ اس سے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو متنبہ کیا تھا۔''

[7373] ۱۱۰ ـ(۲۹۳۷)حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَاضِي حِمْصَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا فَقَالَ((مَا شَاْنُكُمْ))

[7372] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿ولقد ارسلنا نوحا الى قومه﴾ برقم (۳۳۳۸) انظر (التحفة) برقم (۱۵۳۷٤)

[7373] اخرجه ابوداود فی (سننه) فی الملاحم والفتن باب: خروج الدجال برقم (٤۳۲۱) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی فتنة الدجال برقم (۲۲٤۰) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: فتنة الدجال وخروج عيسى ابن مريم وخروج ياجوج وماجوج برقم (٤۰۷۵) وبرقم (٤۰۷٦) انظر (التحفة) برقم (۱۱۷۱۱)

قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ ((غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاثْبُتُوا)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ ((أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ ((لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ ((كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ فَرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ

يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ))

[7373]۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ فرمایا اور اس کے معاملہ کو حقیر اور بڑا بیان کیا، حتی کہ ہم نے اسے کھجوروں کے جھنڈ میں خیال کیا، چنانچہ ہم شام کو آپ کے پاس گئے، آپ نے ہمارے تاثر کو یا خیال کو بھانپ لیا تو فرمایا، ''تمہارا کیا حال ہے؟'' ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! آپ نے صبح دجال کا تذکرہ فرمایا اور آپ نے اس کے بارے میں کبھی پست آواز میں گفتگو کی اور کبھی بلند آواز میں، یا اس کو کبھی گھٹا دیا اور کبھی بڑھایا، (یعنی اس کے فتنہ کی کبھی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا قرار دیا) حتی کہ ہم نے اسے کھجوروں کے جھنڈ میں موجود خیال کیا، آپ نے فرمایا: ''دجال سے زیادہ تمہارے بارے میں مجھے اور چیز کا اندیشہ ہے، اگر وہ میری تمہارے اندر موجودگی میں نکلا تو میں تم سے پہلے اس کا مقابلہ کروں گا، (اس پر دلیل سے غالب آؤں گا) اور اگر وہ میری غیر موجودگی میں نکلا تو ہر انسان اپنی طرف سے مقابلہ کرے گا اور ہر مسلمان پر اللہ نگہبان ہے، یا میری طرف سے محافظ ہے، وہ نوجوان گھنگھریالے بال والا ہو گا، اس کی ایک آنکھ مٹی ہوئی ہے، گویا کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن سے مشابہت دیتا ہوں، تم میں سے جو شخص اس کو پائے تو وہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے، بلاشبہ وہ شام اور عراق کے درمیان راستہ سے نکلے گا اور دائیں بائیں فساد مچائے گا، اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔'' ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنی مدت ٹھہرے گا؟ آپ نے فرمایا: ''چالیس دن، ایک دن سال بھر کا ہوگا اور ایک دن مہینہ کا اور ایک دن ہفتہ بھر کا اور باقی دن عام دنوں کی طرح۔'' ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! تو وہ دن جو سال بھر کے برابر ہوگا تو کیا ہمیں اس میں ایک دن کی نمازیں کفایت کر جائیں گی؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، تم دن کا اندازہ کر لینا۔'' ہم نے کہا، اے اللہ کے رسول! زمین میں اس کی تیز رفتاری کتنی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''اس بارش کی

طرح جس کو ہوا دھکیل رہی ہو، چنانچہ وہ ایک قوم کے پاس آ کر، انہیں دعوت دے گا، وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی باتوں کو مان لیں گے، چنانچہ وہ بادلوں کو حکم دے گا، وہ بارش برسائیں گے، زمین اس کے حکم سے اگائے گی، شام کو ان کو چرنے والے مویشی آئیں گے تو ان کی کہانیں پہلے سے لمبی ہوں گی اور تھن بڑے اور کوکھیں دراز ہوں گی، پھر دوسری قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا، وہ اس کی باتوں کی تردید کریں گے تو وہ ان کے پاس سے چلا جائے گا تو وہ صبح قحط کا شکار ہو چکے ہوں گے، ان کے اموال میں سے کچھ بھی ان کے پاس نہیں ہوگا اور وہ ایک بنجر علاقہ سے گزرے گا تو اسے کہے گا، اپنے خزانے نکال دے تو اس کے خزانے اس کے پیچھے چلیں گے، جیسا کہ شہد کی مکھیاں اپنے سردار کے پیچھے چلتی ہیں، پھر وہ ایک بھرپور جوانی والے آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دے گا، جن کے درمیان تیر کے نشانہ کے بقدر فاصلہ ہوگا، پھر وہ اس کو بلائے گا، وہ دمکتے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا بڑھے گا، وہ انہیں حالات میں ہو گا کہ اللہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کو بھیج دے گا تو وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس دو زرد چادروں میں، دو فرشتوں کے پروں پر، اپنی دونوں ہتھیلیاں رکھے ہوئے اتریں گے، جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ بہے گا اور جب وہ اسے اٹھائیں گے تو اس سے موتی جیسے دانوں کی صورت میں قطرے گریں گے تو جو کافر بھی حضرت عیسیٰ کے سانس کی خوشبو پائے گا، وہ زندہ نہیں رہ سکے گا اور ان کا سانس وہاں تک پہنچے گا، جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی تو حضرت عیسیٰ، دجال کو تلاش کریں گے، حتی کہ لد مقام کے دروازہ پر اس کو جا لیں گے اور اسے قتل کر دیں گے، پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک قوم آئے گی، جسے اللہ نے دجال سے بچا لیا ہو گا، (وہ اسے متاثر نہیں ہوں گے) تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور انہیں جنت میں ان کے درجات بتائیں گے، انہیں حالات میں اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کرے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکال دیئے ہیں، کسی کو ان سے جنگ کرنے کا یارا نہیں ہے، لہٰذا میرے بندوں کو طور کی پناہ میں لے جایئے اور اللہ یاجوج ماجوج کو بھیج دے گا اور وہ ہر ٹیلہ سے دوڑ رہے ہوں گے، چنانچہ ان کا پہلا گروہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا اور وہ اس کا سارا پانی پی جائے گا اور ان کا دوسرا گروہ آئے گا اور کہے گا کبھی ادھر پانی رہا ہے، اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے، (جبل طور میں بند ہو جائیں گے) حتی کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے بیل کا سر، آج تمہارے کسی ایک کے نزدیک سو دینار، سے بہتر ہوگا، چنانچہ اللہ کا نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہوں گے، (دعا کریں گے) تو اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے ڈال دے گا تو وہ ایک شخص کی طرح فوراً مر جائیں گے، پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (طور سے) زمین پر اتر آئیں گے تو انہیں

زمین کا ایک بالشت ٹکڑا بھی ایسا نہیں لے گا، جو ان کی چکنائی اور بدبو سے بھرا نہ ہو، چنانچہ اللہ کا نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہوں گے، (دعا کریں گے) چنانچہ اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں جیسے پرندے بھیجے گا، جو انہیں اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا، انہیں پھینک دیں گے، پھر اللہ ایسی بارش بھیجے گا، جس سے کوئی مٹی یا بالوں کا گھر نہیں بچائے گا، بارش زمین کو دھو دے گی، حتی کہ وہ اسے شیشہ کی طرح صاف شفاف بنا کر چھوڑے گی، پھر زمین سے کہا جائے گا، اپنی پیداوار اگا اور اپنی برکت لوٹا تو ان دنوں ایک انار جماعت کو سیر کرے گا اور وہ اس کے چھلکے کے سائے میں بیٹھے گی اور دودھ میں برکت ڈالی جائے گی، حتی کہ انہیں دودھ دینے والی اونٹنی لوگوں کی ایک بڑی جماعت کے لیے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی گائے لوگوں کے ایک قبیلہ کے لیے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی بکری لوگوں کے ایک کنبہ کے لیے کافی ہوگی، انہیں حالات میں اچانک اللہ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا، جو لوگوں کی بغلوں کو چھوئے گی اور وہ ہر مومن اور ہر مسلم کی جان قبض کر لے گی اور بدترین لوگ رہ جائیں گے، جو گدھوں کی طرح کھلم کھلا تعلقات قائم کریں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

مفردات الحدیث ❶ فَخفّض فيه وَرَفّعَ: اس کے بارے میں طویل گفتگو فرماتے ہوئے، آواز کو کبھی پست کیا اور کبھی بلند کیا، یا کبھی اس کے مقام و مرتبہ کی تحقیر کی کہ وہ کانا ہے، اللہ کے نزدیک وہ بہت حقیر ہے، وہ صرف ایک آدمی کو قتل کر سکے گا، بعد میں قتل ہوگا، اس کے ساتھی شکست کھا کر قتل ہو جائیں گے اور کبھی اس کے فتنہ اور آزمائش کو بڑا بیان کیا اور اس سے خرق عادت کام سرزد ہوں گے، اس لیے ہر نبی نے اس کے خطرہ سے ڈرایا ہے۔ ❷ غيرُ الدَّجالِ أخوَفُنِي عليكم یعنی دجال کے سوا فتنے مجھے زیادہ خوفناک محسوس ہوتے ہیں، جیسے باہمی خانہ جنگی، دنیا کی حرص و آز، گمراہ کرنے والے ضلالت پیشہ رہنما۔ ❸ أنَا حَجِيْجُهٗ: میں اس کے ساتھ دلیل و حجت سے بات کروں گا، یہ بات آپ نے محض علی سبیل الفرض کہی تھی، کیونکہ وہ سمجھ رہے تھے شاید وہ نمودار ہو چکا ہے، وگرنہ یہ تو طے ہے، اس کا ظہور آخری زمانہ میں ہوگا، جیسا کہ آگے آرہا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل کریں گے۔ ❹ كأنّي لَمُشَبِّهُهٗ: چونکہ دجال جیسی قبیح اور بدشکل، کسی کی شکل نہیں ہے، اس لیے آپ نے كأنّي، گویا کہ کا لفظ استعمال کیا۔ ❺ فليقرأ عليه فواتح سُوْرة الكهف: اس کے فتنہ سے بچنے کے لیے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، دجال کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لیے ابتدائی تین آیات کا پڑھنا کافی ہے، اگرچہ یاد، دس آیات کرنی چاہییں، کیونکہ بعد والی آیات میں انسان کی آزمائش و ابتلا کا تذکرہ ہے اور زمینی اشیاء کی دلکشی اور رعنائی کا امتحان مقصد کے لیے بیان ہے۔ ❻ خَلَّة: سنگریزوں والا راستہ، راستہ۔ ❼ عَاثَ: ماضی کا صیغہ ہے، کیونکہ اس کے فساد کا وقوع یقینی ہے کہ وہ بہت جلد فساد پھیلائے گا۔ ❽ أقْدُرو اله قَدْرُهٗ: دن کا اندازہ لگاؤ، جتنی

دیر کے بعد ان دنوں نماز پڑھتے ہو، اتنی دیر کے بعد نمازیں پڑھتے رہنا، کیونکہ اللہ خرق عادت کے طور پر، ابتدائی تین دن، سال، مہینہ اور ہفتہ کے برابر کر دے گا، سورج یا زمین کی رفتار انتہائی سست کر دے گا، یا وہ ایسے علاقے سے نمودار ہوگا، جہاں دن رات کا بار بار آنا کم ہوتے ہیں۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، جن علاقوں میں دن رات عام طریقہ کے مطابق نہیں ہیں، وہ نماز اور روزہ کے لیے اندازہ کر لیں گے اور جن علاقوں میں دن اور رات چھ چھ ماہ کے ہیں، وہاں دن، رات میں صرف پانچ نمازیں کافی نہیں ہوں گی، بلکہ چوبیس گھنٹوں میں، پانچ نمازیں پڑھنی ہوں گی اور اس کے مطابق روزہ رکھنا ہوگا، اس کے لیے اپنی قریبی علاقہ کے دن، رات کو سامنے رکھا جائے گا۔ ⑨ كَالْغَيْثِ اِسْتَدْبَرَتْهُ الريح: اس بادل کی طرح جس کو ہوا اڑاتی ہے، یعنی وہ مسافت بہت جلد طے کرے گا، لوگوں کے امتحان اور آزمائش کے لیے اس سے خارق عادت بہت سے کام سرزد ہوں گے اور یہ سب کچھ اللہ کی مشیت اور ارادہ سے ہوگا۔ ⑩ فيصبحون ممحلين: وہ قحط کا شکار ہو جائیں گے۔ ⑪ يَعَاسِيْب، يَعْسُوْب کی جمع ہے، شہد کی مکھیوں کے سردار، جس کے پیچھے وہ اڑتی ہیں۔ ⑫ جَزْلَةٌ، ٹکڑا، ⑬ رَمْيَة الغَرْضِ: تیر کے نشانہ کا فاصلہ، دونوں ٹکڑوں کے درمیان کافی فاصلہ ہوگا۔ ⑭ يَنْزِلُ عِنْدَ المَنَارة البيضاء شَرْقِيَّ دِمَشْق: وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس اتریں گے، ⑮ بَيْنَ مَهْرُوْدَتين: دو زرد چادروں میں، یعنی ان کا جوڑا انتہائی خوبصورت ہوگا، ⑯ جُمَان: چاندی کے دانے یا منکے، بقول حافظ ابن کثیر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھایا گیا ہے تو ان کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے، اس حالت میں وہ اتریں گے، جو اس بات کی علامت ہوگی کہ آپ زندہ رہے ہیں، ⑰ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ ان يَجْدِرِيح نَفَسه الامات، جس کافر تک عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی مہک پہنچے گی، وہ موت سے بچ نہیں سکے گا، اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ وہ فوراً مر جائے گا، بلکہ مقصد یہ ہے کہ اب وہ زندہ نہیں رہ سکے گا اور دجال کو خصوصی طور پر، آپ قتل کریں گے، تاکہ لوگوں کو اس کا خون اپنے بھالے پر دکھائیں، وگرنہ وہ بھی آپ کے سانس کی بو سے ہلاک ہو جاتا، اس لیے کسی تاویل کی ضرورت نہیں ہے۔ ⑱ لُدّ: آج کل اسرائیل کا ہوائی اڈہ ہے اور یہ شہر فلسطین کے علاقہ میں، بیت المقدس کے قریب واقع ہے۔ ⑲ يَمْسَحُ عن وُجُوْهِهِم: عزت و تکریم کے لیے، سفر کی وجہ سے ان کے چہروں پر جو گرد و غبار ہوگی، اس کو صاف کریں گے، یا دجال کے قتل کی خبر دے کر، تبرک و برکت کے لیے، غم و حزن اور خوف دور کرنے کے لیے ہاتھ پھیریں گے۔ ⑳ عِبَادًا لِي: اپنے تکوینی اور تقدیری حکم کو پورا کرنے کے لیے اپنے بندے نکالے ہیں کہ لا يَدَان لِاَحَدٍ بقتالهم، ان سے جنگ کے لیے کسی کے دو ہاتھ یعنی قوت و طاقت نہیں ہے اور جب عباد سے مراد نیک بندے ہوں تو ان کی

اللہ کی طرف بلاصلہ وواسطہ اضافت کی جاتی ہے، جیسے عباد الرحمن ، عَبْدُہٗ ، عبداللہ ، اگر تکوینی حکومت کے پابند مراد ہوں، جو کافر وسرکش ہوتے ہیں تو پھر اضافہ کے لیے لام کا واسطہ لایا جاتا ہے، جیسے فرمایا، "بَعَثْنَا عَلَيْكُم عِبَادًا لنا" اور اس حدیث میں، عِبَادًا لِّیْ ، اور عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کے لیے ہے۔ (21) حَرِّزْ عِبَادِی: میرے بندوں کو محفوظ کرو، پناہ دوں، (طور پر لے جا کر) (22) حَدَبٌ: ٹیلہ، بلند جگہ، (23) يَنْسِلُونَ، دوڑ رہے ہوں گے، (24) بُحَيْرہ طَبَرِيَّة ، اردن کے علاقہ میں ہے۔ (25) كَجَرِيَّة طَبَرِيَّة ، : شہر ہے جس کے قریب یہ بحیرہ واقع ہے اور امام طبرانی، اس شہر کی طرف منسوب ہیں۔ (26) كَانَ بِهٰذِه مَرَّة مَاءً: علامات و نشانات دیکھ کر کہیں گے، کبھی یہاں پانی رہا ہے۔ جبل طور پر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ محصور ہو جائیں گے تو غذائی قلت کی بنا پر، گائے یا بیل کا سر جو عام گوشت سے سستا ہوتا ہے، اس کی قیمت بھی سو (۱۰۰) دینار تک پہنچ جائے گی۔ (27) نَغَف: وہ کیڑا جو اونٹوں اور بکریوں کے ناکوں (نتھنوں) میں پیدا ہوتا ہے۔ (28) فَرسٰی: فَرِیس کی جمع ہے، ہلاک ہونے والے، بیک وقت سب غضب الٰہی کا شکار (فریسہ) ہو جائیں گے۔ (29) زَهَمٌ: چکناہٹ، بدبو کے معنی میں بھی آ جاتا ہے، (30) لا يَكُنُّ مِنه: اس بارش سے کوئی اوٹ یا چھت کسی کو بچا نہیں سکے گی، بارش ہر جگہ، چھت ٹپک کر بھی پہنچ جائے گی، (31) زَلَفَة شيتة: ڈیم۔ (32) فِئَام: گروہ، جماعت، قبیلہ کے نیچے بَطن (خاندان) اور اس کے نیچے، (33) فَخِذ ، کنبہ ایک آدمی کا اہل وعیال۔ (34) تَهَارُج: اختلاط، میل ملاپ، مراد جنسی تعلقات ہیں۔

[7374] ۱۱۱۔(. . .)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ دَخَلَ حَدِيثُ اَحَدِهِمَا فِيْ حَدِيثِ الْآخَرِ

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ((لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَآءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَيْ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ))

[7374]۔ امام ایک اور استاد سے، مذکورہ بالا حدیث میں، ''کبھی یہاں پانی رہا ہے،'' کے بعد یہ اضافہ کرتے ہیں، پھر یاجوج ماجوج کے لوگ چلتے چلتے، جبل الخمر تک جو بیت المقدس میں ایک پہاڑ ہے، پہنچ جائیں گے اور

[7374] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷۲۹۹)

کہیں گے، ہم نے زمین والوں کو توقتل کر دیا ہے، آؤ اب ہم آسمان کے باشندوں (باسیوں) کو قتل کریں، چنانچہ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے، اللہ ان کے تیروں کو ان کی طرف خون آلود لوٹائے گا۔'' اور اس حدیث میں یہ لفظ ہیں، (میں نے اپنے بندے اتارے ہیں،) اُخْرَجْتُ کی جگہ اَنْزَلْتُ ہے اور لا یدان کی جگہ لا یکری ہے، معنی ایک ہی ہے۔

مفردات الحدیث ✲ نُشَّاب، نُشَّابَة کی جمع ہے، تیر۔

۲۱......بَابُ: فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ وَتَحْرِيمِ الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ، وَقَتْلِهِ الْمُؤْمِنَ وَإِحْيَائِهِ

باب ۲۱: دجال کی صورت و کیفیت کہ مدینہ میں اس کا داخلہ ممنوع ہے اور وہ ایک مومن کو قتل کر کے زندہ کرے گا، (پھر کسی کو مار نہیں سکے گا)

[7375] ۱۱۲-(۲۹۳۸)حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ وَالسِّيَاقُ لِعَبْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا قَالَ ((يَأْتِي وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْتَهِي إِلَى بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ أَتَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فِيكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ يُقَالُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَام))

[7375]۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت، امام صاحب اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، سب کے الفاظ ملتے جلتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دجال کے بارے میں طویل حدیث بیان فرمائی، جو کچھ آپ نے ہمیں سنایا، اس میں یہ بھی تھا، ''وہ آئے گا اور مدینہ کے اندرونی راستوں پر اس کا داخلہ ممنوع ہے،

[7375]اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل المدينة باب: لا يدخل الدجال المدينة برقم (۱۸۸۲) وفي الفتن باب: لا يدخل الدجال المدينة برقم (۷۱۳۲) انظر (التحفة) برقم (۴۱۳۹)

چنانچہ وہ مدینہ کے قریبی شور یلے بنجر علاقہ تک پہنچے گا، سو اس دن اس کے پاس سب لوگوں سے بہتر، یا بہترین لوگوں میں سے ایک آدمی جائے گا اور اسے کہے گا، میں گواہی دیتا ہوں تو وہی دجال ہے، جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے بتایا تھا تو دجال کہے گا، اے لوگو! بتاؤ، اگر میں اسے قتل کر دوں، پھر اس کو زندہ کر دوں تو کیا تم میرے بارے میں شک میں رہو گے؟ وہ کہیں گے نہیں تو وہ اس کو قتل کر دے گا، پھر اس کو زندہ کرے گا تو جب اس کو زندہ کر چکے گا، وہ آدمی کہے گا، اللہ کی قسم! آج سے زیادہ میں کبھی تیرے بارے میں بصیرت نہیں رکھتا تھا تو وہ دجال اس کو قتل کرنا چاہے گا تو اسے اس پر قابو نہیں دیا جائے گا، امام مسلم کے شاگرد ابو اسحاق (ابراہیم بن سفیان) کہتے ہیں، یہ آدمی خضر علیہ السلام ہے۔

مفردات الحدیث ❶ نِقَاب، نَقْب کی جمع ہے، درہ، راستہ۔ ❷ سِبَاخ، سَبَخَة کی جمع ہے، شور یلی زمین۔ ❸ يَقُوْلُوْن لِي: اس کے ساتھی یہودی کہیں گے، تیرے معاملہ میں شک نہیں رہے گا، اگر مسلمان مراد ہیں تو معنی ہوگا، تیرے دجل و فریب میں کوئی شک نہیں رہے گا۔ ❹ يُقَالُ هٰذا، هو الخضر: قائل کون ہے، اس کی تعیین نہیں ہے، ہاں، یہ ان لوگوں کا نظریہ ہے، جو حضرت خضر علیہ السلام کو زندہ مانتے ہیں، اس کے سوا کوئی دلیل نہیں ہے۔ جبکہ اگلی حدیث میں آ رہا ہے "رجل من المومنین" وہ اس دور کے مومنوں میں سے ہوگا۔

[7376] (. . .) وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

[7376]۔ امام صاحب ایک اور استاد سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔

[7377] ۱۱۳۔(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ اَهْلِ مَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ

عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُولُونَ لَهُ اَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ اَعْمِدُ اِلَى هٰذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوا اَحَدًا دُونَهُ قَالَ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ

[7376] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷۳۰۱)

[7377] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۹۸۸)

بِهٖ فَيُشَبَّحُ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهٖ إِلٰى تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ)) فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ))

[7377]- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کا ظہور ہو گا تو مومنوں میں سے ایک آدمی اس کا رخ کرے گا تو اس کا مسلح دستہ، دجال کا مسلح دستہ ملے گا، وہ اس سے پوچھیں گے، کس جگہ کا قصد ہے؟ تو وہ کہے گا، اس ظاہر ہونے والے کی طرف جا رہا ہوں، وہ اس سے کہیں گے، کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتا؟ سو وہ جواب دے گا، ہمارا رب پوشیدہ نہیں ہے تو وہ کہیں گے، اس کو قتل کر دو، پھر ایک دوسرے کو کہیں گے، کیا تمہارے رب نے تمہیں، کسی کو اس کی اجازت کے بغیر قتل کرنے سے منع نہیں کیا ہے، چنانچہ وہ اس کو لے کر دجال کی طرف چل پڑیں گے تو جب مؤمن اسے دیکھ لے گا، کہے گا، اے لوگو! یہ وہ دجال ہے، جس کا رسول اللہ نے تذکرہ فرمایا ہے، دجال اس کے بارے میں حکم دے گا تو اس کو پھیلا دیا جائے گا، وہ کہے گا، اسے پکڑو اور اسے زخمی کرو، مار مار کر اس کی پشت اور پیٹ کو وسیع کر دیا جائے گا، دجال کہے گا، کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لائے گا؟ وہ آدمی کہے گا تو ہی جھوٹا مسیح ہے، چنانچہ اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اسے آرے سے چوٹی سے لے کر دونوں پاؤں کے درمیان تک چیر دیا جائے گا، پھر دجال اس کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان گشت کرے گا، پھر اس کو کہے گا، اٹھ کھڑا ہو تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا، پھر اس سے کہے گا، کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ تو وہ جواب دے گا، تیرے بارے میں میری بصیرت ہی میں اضافہ ہوا ہے، پھر وہ آدمی لوگوں کو کہے گا، اے لوگو! یہ میرے بعد کسی ایک انسان کے ساتھ یہ حرکت نہیں کر سکے گا تو دجال اس کو پکڑے گا، تاکہ اس کو ذبح کر دے تو اس آدمی کی گردن اور ہنسلی کے درمیان حصہ کو پیتل کا بنا دیا جائے گا، اس لیے وہ اس کو قتل کرنے کی کوئی راہ نہیں پائے گا تو وہ اس کو اس کے دونوں ہاتھوں اور پیروں سے پکڑ کر پھینک دے گا، لوگ خیال کریں گے، بس اسے آگ میں پھینک دیا ہے، حالانکہ اسے جنت میں ڈالا گیا ہو گا۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ رب العالمین کے ہاں سب سے بڑا (عظیم درجے والا) شہید ہے۔

مفردات الحدیث ❶ مَسَالِح، مَسْلَحة کی جمع ہے، ہتھیار بند۔ مراد دجال کا ہراول دستہ ہے، ❷ يُشْبَحُ: اسے پھیلایا جائے گا، زمین پر چت لٹایا جائے گا، ❸ مِنشَار، چیرنے کا آلہ، آرا۔

۲۲......بَابٌ: فِي الدَّجَّالِ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب ۲۲: دجال، اللہ کے ہاں بہت حقیر ہے

[7378] ۱۱۴ ـ (۲۹۳۹) حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُ قَالَ ((وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَقُولُونَ اِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْاَنْهَارَ قَالَ ((هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ))

[7378] ۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دجال کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت نہیں کیا، آپ نے فرمایا: ''تم اس کے بارے میں کیوں تھکتے ہو؟'' (کیوں فکر مند ہو) وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! ساتھی کہتے ہیں، اس کے ساتھ کھانا اور دریا ہوں گے۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ اللہ کے نزدیک اس سے ہلکا اور حقیر ہے کہ وہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کو گمراہ کر سکے، یا ان پر ان چیزوں کی حقیقت چھپ سکے۔''

[7379] ۱۱۵ ـ (. . .) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهُ قَالَ ((وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ)) قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِّنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَنَهَرٌ مِنْ مَّاءٍ قَالَ ((هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ))

[7379] ۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کسی ایک فرد نے نبی اکرم ﷺ سے دجال کے بارے میں مجھ سے زیادہ دریافت نہیں کیا، آپ نے فرمایا: ''تم کیوں پوچھتے ہو؟'' میں نے کہا، ساتھی کہتے ہیں، اس کے ساتھ روٹی اور گوشت کا پہاڑ ہوگا اور پانی کا دریا ہوگا، آپ نے فرمایا: ''وہ اللہ کے نزدیک اس سے کم تر اور حقیر ہے کہ اس سے وہ گمراہ کر سکے۔''

[7378] تقدم تخريجه في الاداب باب: جواز قوله لغير ابنه يا بني واستحبابه للملاطفة برقم (۵۵۸۹)

[7379] تقدم تخريجه في الاداب باب: جواز قوله لغير ابنه يا بني واستحبابه للملاطفة برقم (۵۵۸۹)

[7380] (. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح و حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِى حَدِيثِ يَزِيدَ فَقَالَ لِى ((اَىْ بُنَىَّ))

[7380]۔ امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ کی سندوں سے اسماعیل ہی کی مذکورہ بالا سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں، یزید کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، آپ نے مجھے فرمایا: ''اے میرے پیارے بچے۔''

۲۳...... بَابُ: فِي خُرُوجِ الدَّجَّالِ وَمُكْثِهِ فِي الْأَرْضِ، وَنُزُولِ عِيسٰى وَقَتْلِهِ إِيَّاهُ، وَذَهَابِ أَهْلِ الْخَيْرِ وَالْإِيمَانِ، وَبَقَاءِ شِرَارِ النَّاسِ وَعِبَادَتِهِمُ الْأَوْثَانَ، وَالنَّفْخِ فِي الصُّورِ، وَبَعْثِ مَنْ فِي الْقُبُورِ

باب ۲۳: دجال کا ظہور اور زمین میں اقامت، حضرت عیسیٰ کا نازل ہو کر اس کو قتل کرنا، اہل خیر اور اصحاب ایمان کا ختم ہو جانا، شریر لوگوں کا رہ جانا اور بتوں کی پرستش کرنا، صور میں پھونکنا اور قبروں سے لوگوں کا اٹھنا

[7381] ۱۱۶۔(۲۹۴۰)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِى تُحَدِّثُ بِهِ تَقُولُ اِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ اِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَوْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُحَدِّثَ اَحَدًا شَيْئًا اَبَدًا اِنَّمَا قُلْتُ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ اَمْرًا عَظِيمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِى اُمَّتِى فَيَمْكُثُ اَرْبَعِينَ لَا اَدْرِى اَرْبَعِينَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِينَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيسٰى

[7380] تقدم تخريجه فى الآداب باب: جواز قوله لغير ابنه يا بنى اواستحبابه للملاطعة برقم (۵۵۹۰)
[7381] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۹۵۲)

ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّأْمِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهُ)) قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغٰى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرٰى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَاكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ))

[7381] ۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور پوچھا، یہ کیسی حدیث ہے، جو آپ بیان کرتے ہیں، آپ کہتے ہیں، فلاں، فلاں، وقت تک قیامت قائم ہو جائے گی، انہوں نے سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا ان جیسا کوئی اور کلمہ کہہ کر کہا، میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ کسی کو کوئی بات کبھی بھی نہ بتاؤں، میں نے تو بس کہا تھا، تم تھوڑے عرصہ بعد ایک بہت بڑا ناگوار واقعہ دیکھ لو گے، بیت اللہ جلا دیا جائے گا، یہ ہوگا، یہ ہوگا، پھر کہنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال کا میری امت میں ظہور ہوگا تو وہ چالیس کی مدت رہے گا، مجھے معلوم نہیں، چالیس دن، یا چالیس ماہ، یا چالیس سال! چنانچہ اللہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا، گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہیں تو وہ اس کو تلاش کر کے قتل کر دیں گے، پھر لوگ سات سال اس طرح ٹھہریں گے کہ دو انسانوں میں بھی دشمنی نہیں ہوگی، پھر اللہ شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا تو زمین میں کوئی ایسا انسان زندہ نہیں بچے گا، جس کے دل میں، ذرہ کے برابر خیر یا ایمان ہوگا، حتی کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے جگر میں یعنی درمیان میں داخل ہو جائے گا تو وہ ہوا، وہاں پہنچ کر اس کی روح قبض کر لے گی۔'' میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، آپ

نے فرمایا: ''چنانچہ بدترین لوگ رہ جائیں گے، جو پرندوں کی طرح ہر کام میں جلد باز اور درندوں کی عقل والے ہوں گے نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے اور نہ بری بات کو برا خیال کریں گے، شیطان ان کے پاس (بھیس بدل کر) کوئی شکل اختیار کر کے آئے گا اور کہے گا، کیا تم میری بات نہیں مانو گے؟ تو وہ کہیں گے تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ چنانچہ، وہ انہیں بت پرستی کا حکم دے گا، وہ انہیں حالات میں ہوں گے، ان کی روزی کشادہ ہو گی، اچھی زندگی گزار رہے ہوں گے، پھر صور پھونکا جائے گا تو اس کو جو بھی سنے گا، گردن ایک طرف سے جھکا دے گا اور دوسری جانب سے اٹھالے گا یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑے گا اور اس کو سب سے پہلے وہ انسان سنے گا، جو اپنے اونٹوں کے حوض کو لیپ رہا ہوگا، (مٹی لگا کر درست کر رہا ہوگا) تو وہ بے ہوش ہو جائے گا، سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، پھر اللہ بارش بھیجے یا اتارے گا، گویا کہ وہ شبنم یا سایہ ہے، یعنی پھوار ہے، (نعمان کو شک ہے) اس سے لوگوں کے جسم اگ پڑیں گے، پھر صور میں دوبارہ پھونکا جائے گا تو فوراً ہی سب لوگ کھڑے ہو کر دیکھ رہے ہوں گے، پھر کہا جائے گا، اے لوگو! اپنے رب کی طرف چلو اور (فرشتو!) ان کو کھڑا کرو ان سے پوچھ گچھ ہوگی، پھر کہا جائے گا، آگ کی پارٹی نکالو، پوچھا جائے، کتنے لوگوں میں سے؟ تو کہا جائے گا، ہر ہزار میں نو سو ننانوے (۹۹۹) اور یہ وہ دن ہوگا، جو دہشت سے بچوں کو بھی بوڑھا کر دے گا اور اس دن پنڈلی ننگی کی جائے گی۔''

مفردات الحدیث ❶ يُحَرَّقُ الْبَيْتُ: بیت اللہ جلایا جائے، حجاج کی منجنیقوں سے بیت اللہ جل چکا ہے۔ ❷ يبعث الله عيسىٰ ابن مريم: احادیث صحیحہ کی بنا پر اہل سنت کے نزدیک، حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخری دور میں آسمان سے اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے، آپ کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے، بعض معتزلہ اور جہمیہ نے اللہ کے فرمان، خاتم النبيين اور آپ کے قول، لا نبي بعدي ، سے ان احادیث کا انکار کیا ہے، حالانکہ آیت اور حدیث کا مطلب تو یہ ہے، میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا، (اور عیسیٰ علیہ السلام آپ کے بعد تو پیدا نہیں ہوئے، ان کو تو نبوت آپ سے پہلے مل چکی ہے، آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی، آپ کے بعد آنے والا ہر مدعی نبوت جھوٹا ہوگا۔ ❸ كَبَد جَبَل: پہاڑ کے درمیان، کیونکہ کسی چیز کا کبد اس کا درمیان ہوتا ہے، ❹ في خِفَّة الطير، واحلام السباع، احلام، حُلُم کی جمع ہے، عقل، مقصد یہ ہے کہ وہ شر و فساد اور خواہشات نفس کے پورا کرنے میں بڑے تیز اور جلد باز ہوں گے اور ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی کرنے میں درندہ صفت ہوں گے۔ ❺ اصغى: جھکانا، ❻ لِيْت، گردن کی جانب، ❼ دَآر: موسلا دھار، بہنے والا، یعنی رزق وافر ہوگا۔ ❽ يُكْشَفُ سَاقٌ، اللہ تعالیٰ اپنے پنڈلی ظاہر کرے گا، اس کی حقیقت اور کیفیت کو جاننا اس دنیا میں ممکن نہیں ہے۔

[7382] ۱۱۷۔(. . .)وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اِنَّكَ تَقُولُ اِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ اِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ اِنَّمَا قُلْتُ اِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ اَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقَ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هٰذَا اَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي اُمَّتِي))** وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ **((فَلَا يَبْقَى اَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ))** قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ

[7382]۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے پوچھا، آپ کہتے ہیں، فلاں، فلاں، واقعات تک قیامت قائم ہو جائے گی، انہوں نے جواب دیا ہے، میں نے ارادہ کیا ہے، تمہیں کوئی چیز نہ بتاؤں، (کیونکہ بات کو صحیح طور پر سمجھتے نہیں ہو) میں نے تو کہا تھا، تم تھوڑی مدت کے بعد ایک بڑا حادثہ دیکھ لو گے تو بیت اللہ کو جلا دیا گیا، (شعبہ نے یہ یا اس قسم کا لفظ کہا)، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں دجال نکلے گا۔'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے اور اس حدیث میں، مثقال ذرة من ایمان، ہے، خیر کا لفظ نہیں ہے، شعبہ نے یہ حدیث، محمد بن جعفر کو کئی دفعہ سنائی اور اس نے بھی ان پر پیش کی۔

[7383] ۱۱۸۔(۲۹۴۱)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ اَبِي حَيَّانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ اَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ **((اِنَّ اَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرَى عَلَى اِثْرِهَا قَرِيبًا))**

[7383]۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی حدیث سنی ہے، جس کو میں ابھی تک بھولا نہیں ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''وقوع قیامت کی سب سے پہلے جو نشانی ظاہر ہو گی، وہ سورج کا مغرب سے نکلنا ہے اور دابة لوگوں کے سامنے چاشت کے وقت نکل چکا ہو گا، ان دونوں میں سے جو بھی نشانی اپنے ساتھ والی سے پہلے ہو، دوسری جلد ہی اس کے پیچھے نکل آئے گی۔

[7382] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۸۹۵۲)

[7383] اخرجه ابو داود في (سننه) في الملاحم والفتن باب: امارات الساعة برقم (۴۳۱۰) وابن ماجه في (سننه) باب: طلوع الشمس من مغربها برقم (۴۰۶۹) انظر (التحفة) برقم (۸۹۵۹)

[7384] (. . .)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ اِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْآيَاتِ اَنَّ اَوَّلَهَا خُرُوجًا الدَّجَّالُ فَقَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ اَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

[7384]۔ ابوزرعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، مدینہ میں مروان بن حکم کے پاس تین مسلمان افراد بیٹھے، انہوں نے اس سے سنا کہ وہ نشانیوں کے بارے میں بیان کر رہا ہے، اس نے کہا، سب سے پہلی نشانی، دجال کا نکلنا ہے تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا، مروان نے کوئی وزنی بات نہیں کہی، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث یاد کی ہے، جسے میں ابھی تک بھولا نہیں ہوں، آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

[7385] (. . .)وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي حَيَّانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضُحًى

[7385]۔ ابوزرعہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے مروان کے سامنے قیامت کے بارے میں باہمی گفتگو کی تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، لیکن اس میں چاشت کا ذکر نہیں ہے۔

فائدہ:...... دجال کا نکلنا قرب قیامت کی علامت ہے اور سورج کا مغرب سے نکلنا، یہ وقوع قیامت کی علامت ہے، وقوع علامت کے لیے خروج دجال کو پہلی نشانی قرار دینا درست نہیں ہوگا۔

۲۴...... بَاب: قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ

باب ۲۴: جسّاسة (تجسس کرنے والی) کا واقعہ

[7386] ۱۱۹۔(۲۹۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي

[7384] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷۳۰۹)

[7385] تقدم تخريجه برقم (۷۳۰۹)

[7386] اخرجه ابو داود في (سننه) في الملاحم والفتن باب: في خبر الجساسة برقم (۴۳۲۶)←

عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ شَعْبُ هَمْدَانَ أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِينِي حَدِيثًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسْنِدِيهِ إِلَى أَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَأَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا أَجَلْ حَدِّثِينِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَأُصِيبَ فِي أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا تَأَيَّمْتُ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَأُمُّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ فَقَالَ **((لَا تَفْعَلِي إِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ))** وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ **((لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ))** ثُمَّ قَالَ **((أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ))** قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى مَغْرِبِ

← وبرقم (٤٣٢٧) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب (٦٦) برقم (٢٢٥٣) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: فتنة الدجال وخروج عیسی ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج برقم (٤٠٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٨٠٢٤)

الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هٰذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يُدْرَى مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا

اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ ((هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ)) وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

[7386]۔ امام عامر بن شراحیل شعبی، جس کا تعلق ہمدان کے شعب سے ہے، بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی بہن فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے جو ابتدا میں ہجرت کرنے والیوں میں سے ہیں، دریافت کیا کہ مجھے ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، اسے کسی اور کی طرف منسوب نہ کریں، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اگر آپ چاہتے ہیں، تو میں ایسا ہی کروں گی، تو اس نے ان سے کہا، ہاں، آپ مجھے سنائیں، تو انہوں نے کہا، میں نے مغیرہ کے بیٹے سے شادی کی، وہ ان دنوں قریش کے بہترین نوجوانوں میں سے تھے، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں، پہلے جہاد میں شہید ہو گئے، سو جب میں بیوہ ہو گئی، تو رسول اللہ ﷺ کے چند ساتھیوں میں، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بھی مجھے شادی کا پیغام بھیجا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے آزاد کردہ غلام اسامہ بن زید کے لیے پیغام دیا اور مجھے یہ بات بتائی جا چکی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، ''جو مجھ سے محبت کرتا ہے، وہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے محبت کرے، تو جب رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلہ میں میرے ساتھ گفتگو کی تو میں نے کہا، میرا معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے، (جہاں چاہیں شادی کر دیں) تو آپ نے فرمایا: ''ام شریک کے ہاں منتقل ہو جاؤ'' اور ام شریک انصاری ایک مالدار عورت تھی، اللہ کی راہ میں بہت خرچ کرتی تھیں، ان کے ہاں مہمان آتے رہتے تھے، سو میں نے کہا، میں ایسے ہی کروں گی، پھر آپ نے فرمایا: ''ایسا نہ کر، کیونکہ ام شریک کے پاس مہمان بہت آتے ہیں، چنانچہ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ تیرا دوپٹہ گر جائے یا تیری پنڈلی، تیرے کپڑے سے کھل جائے، تو لوگ تیرا وہ بعض حصہ دیکھ لیں، جو تجھے ناگوار ہو، لیکن اپنے چچازاد، عبداللہ بن عمرو، ابن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جاؤ، جو قریش کے فہر خاندان سے تھے، جس سے وہ تھیں) چنانچہ وہ ان کے ہاں چلی گئیں، جب میری عدت ختم ہو گئی، میں نے نداء کرنے والے کی آواز سنی، جو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آواز لگا رہا تھا، نماز کے لیے جمع ہو جاؤ، سو میں مسجد چلی گئی اور رسول اللہ ﷺ

کے پیچھے نماز پڑھی، میں عورتوں کی اس صف میں تھی، جو لوگوں کی پشتوں سے متصل تھی، سو جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز ادا کر لی، ہنستے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''ہر انسان اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہے، پھر آپ نے فرمایا: ''کیا جانتے ہو، میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟'' صحابہ کرام نے کہا، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''میں نے اللہ کی قسم، تمہیں کسی ترغیب یا ترہیب (ڈرانے) کے لیے جمع نہیں کیا، لیکن میں نے تمہیں اس لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری، ایک عیسائی آدمی تھا، اس نے آ کر بیعت کر لی ہے اور مسلمان ہو گیا ہے، اور اس نے مجھے ایسی بات بتائی ہے، جو اس بات کے مطابق ہے، جو میں تمہیں مسیح دجال کے بارے میں بتاتا تھا، اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ لخم اور جذام کے تیس افراد کے ساتھ ایک سمندر میں کشتی میں سوار ہوا، چنانچہ ایک ماہ تک سمندری موجیں ان کے ساتھ اٹھکیلیاں کرتی رہیں (وہ موجوں کے تھپیڑوں کا شکار رہے) پھر وہ ایک سمندری جزیرہ میں غروب آفتاب کے وقت لنگر انداز ہوئے تو وہ چھوٹی کشتیوں میں سوار ہو کر، جزیرہ میں داخل ہو گئے، تو انہیں گھنے بالوں والا ایک جانور ملا، انہیں اس کے بالوں کی کثرت کی بنا پر آگے پیچھے کا پتہ نہیں چل رہا تھا، سو انہوں نے کہا، تو مرے، تو کیا بلا ہے؟ اس نے کہا، میں جساسہ ہوں، ساتھیوں نے کہا، جساسہ کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا، اے لوگو! کہ دیر (گرجا یا محل) میں اس آدمی کی طرف چلو، کیونکہ وہ تمہارے حالات جاننے کا بہت شوق رکھتا ہے، جب اس نے ہمارے سامنے ایک آدمی کا نام لیا، تو ہم اس (جانور) سے ڈر گئے کہیں یہ جنی نہ ہو، چنانچہ ہم جلدی جلدی چلے، حتی کہ ہم دیر میں داخل ہو گئے، تو اچانک اس میں ایک بہت بڑا انسان تھا، بناوٹ و جسامت کے لحاظ سے، جو ہم نے کبھی دیکھا اور اسے بڑی مضبوطی سے باندھا گیا، اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ، اس کے دونوں گھٹنوں اور ٹخنوں کے درمیان لوہے سے جکڑے ہوئے تھے، ہم نے کہا، اے کم بخت! تو کیا ہے؟ اس نے کہا، تم نے میرے حالات جاننے کی قدرت حاصل کر لی ہے، (میں تمہیں ابھی بتاؤں گا) پہلے تم مجھے بتاؤ، تم کون ہو؟ ساتھیوں نے کہا، ہم کچھ عرب لوگ ہیں، ہم ایک سمندری کشتی میں سوار ہوئے، ہم سمندر پر اس وقت پہنچے، جب وہ بڑھکا ہوا تھا، (ٹھاٹھیں مار رہا تھا) اس لیے موجیں ہمارے ساتھ ایک ماہ تک کھیلتی رہیں، پھر ہم تمہارے اس جزیرہ پر لنگر انداز ہوئے اور ہم اس کے ڈونگوں میں بیٹھے اور جزیرہ میں داخل ہوئے، تو ہمیں ایک گھنے، بہت بالوں والا جانور ملا، تو ہم نے کہا، تو مرے، تو کیا بلا ہے؟ کیونکہ اس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے اور پیچھے کا پتہ نہیں چل رہا ہے، اس نے کہا، میں جساسہ (جاسوس) ہوں، ہم نے پوچھا، جساسہ کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا، اس آدمی کا رخ کرو، جو محل میں ہے، کیونکہ وہ

تمہارے حالات سے آ گاہی کا بہت شوقین ہے، اس لیے ہم جلدی جلدی تیری طرف بڑھے ہیں اور ہم اس سے خوف زدہ ہو گئے تھے اور ہم اس سے بے خوف نہیں تھے کہ وہ جنی ہو، اس نے کہا، مجھے بیسان کے نخلستان کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا، تم اس کے بارے میں کیا پوچھنا چاہتے ہو، اس نے کہا، میں تم سے اس کے کھجور کے درختوں کے بارے میں پوچھتا ہوں، کیا وہ پھل دیتے ہیں، ہم نے اس سے کہا، ہاں، اس نے کہا، ہاں، قریب ہے کہ وہ پھل نہ دیں، اس نے کہا، مجھے طبریہ کے بحیرہ (چھوٹا سمندر) کے بارے میں بتاؤ، ہم نے کہا، تم اس کی کون سی حالت کے بارے میں پوچھتے ہو؟ اس نے کہا، کیا اس میں پانی ہے، ساتھیوں نے کہا، اس میں بہت پانی ہے، اس نے کہا، ہاں، اس کا پانی قریب ہے کہ ختم ہو جائے، اس نے کہا، مجھے زغر کے چشمہ کے بارے میں بتاؤ، ساتھیوں نے کہا، تم اس کے بارے میں کیا جاننا چاہتے ہو؟ اس نے کہا، کیا اس چشمہ میں پانی ہے؟ اور کیا وہاں کے باشندے، اس چشمہ کے پانی سے کاشت کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا، ہاں، اس میں بہت پانی ہے اور اس کے باسی اس کے پانی سے کاشت کرتے ہیں، اس نے کہا، مجھے امیوں (عربوں) کے نبی کے بارے میں بتاؤ، اس کا کیا بنا؟ انہوں نے کہا، وہ مکہ سے نکل کر یثرب میں اتر چکا ہے، اس نے کہا، کیا عربوں نے اس سے جنگ لڑی ہے، ہم نے کہا، ہاں، اس نے کہا، اس نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا، تو ہم نے اسے بتایا، وہ اپنے قریبی عربوں پر غالب آ چکا ہے، انہوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی ہے، اس نے ان سے کہا، یہ کام ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا، ہاں، اس نے کہا، ہاں، ان کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت کریں اور میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں، میں ہی مسیح (دجال) ہوں اور مجھے، جلد ہی نکلنے کی اجازت دے دی جائے گی، چنانچہ میں نکلوں گا، مکہ و مدینہ دونوں میں میرا داخلہ ممنوع ہے، جب میں ان میں سے ایک یا دونوں میں سے ایک میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا، تو ایک فرشتہ اپنے ہاتھ میں تلوار سونت کر میرے سامنے آ جائے گا، مجھے اس میں داخل ہونے سے روکے گا اور اس کے ہر ناکہ (راستہ) پر اس کی حفاظت کے لیے فرشتے موجود ہوں گے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چھڑی سے منبر کو کچوکا لگاتے ہوئے فرمایا، ''یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے،'' یعنی مدینہ طیبہ ہے، ''کیا میں نے تمہیں یہ بات بتائی تھی؟'' تو لوگوں نے کہا، جی ہاں، صورت حال یہ ہے، مجھے تمیم کی بات بہت اچھی لگی ہے، کیونکہ وہ (واقعاتی طور پر) اس کے مطابق ہے جو میں تمہیں اس کے بارے میں اور مدینہ اور مکہ کے بارے میں بتاتا تھا، خبردار، وہ شام کے یا یمن کے سمندر (جزیرہ) میں ہے، نہیں بلکہ وہ مشرق کی جانب ہے، یقیناً وہ مشرق کی جانب ہے، یقیناً وہ مشرق کی جانب ہے، یقیناً

وہ،" اور آپ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا، چنانچہ میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے براہ راست یاد کیا۔

مفردات الحدیث ❶ جَسَّاسہ: جاسوسی کرنے والی، کیونکہ وہ دجال کے لیے جاسوسی کرتی ہے۔
❷ فَأُصِيبَ فِي أوّل الجهاد: وہ پہلے جہاد میں شہید ہو گیا، یہ راوی کا وہم ہے، کیونکہ وہ حضرت علی کے ساتھ یمن گیا تھا، وہ وہاں فوت ہوا اور بقول بعض حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوا، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کے ساتھ پہلے جہاد میں زخمی ہوا ہو، لیکن فوت بعد میں ہوا ہو اور آپ کے ساتھ جنگ میں حصہ لینا قابل قدر عمل ہے اور اس نے حضرت فاطمہ کو وقتاً فوقتاً تین طلاقیں دے دی تھیں، اس لیے عدت کے ختم ہونے کے بعد، حضرت معاویہ، ابوجہم اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم نے شادی کا پیغام بھیجا تھا اس لیے یہ کہنا کہ میں اس کی بیوہ ہوگئی درست نہیں، اس نے اسے وقتاً فوقتاً تین طلاقیں دی تھی اور یمن سے آخری طلاق بھیجی تھی اور حضرت علی دس ہجری میں یمن گئے تھے حضرت عبداللہ کے باپ کا نام عمرو ہے اور ماں کا نام ام مکتوم ہے، اس لیے ابن ام مکتوم، عبداللہ کی صفت ہے، عمرو کی صفت نہیں ہے۔

چونکہ وہ بھی ان کے قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے، اس لیے ان کو چچا زاد کا نام دیا گیا۔ ❸ الصلاة جامعة: دونوں لفظ منسوب ہیں، پہلا فعل محذوف کا مفعول ہے اور دوسرا حال ہے، یا دونوں مرفوع ہیں، یعنی هذه الصلاة جامِعَةٌ ، یا هذه الصلاة مرفوع ہے اور جامعة حال ہے اور اس حدیث سے تھویب پر (اذان کے بعد پھر اعلان) استدلال درست نہیں ہے، کیونکہ یہ کلمات اس وقت کہے جاتے ہیں، جب لوگوں کو ایسے وقت میں مسجد میں جمع کرنا ہو، جو نماز کا وقت نہیں ہے اور حضرت تمیم داری ۹ ھ کو مسلمان ہوئے تھے، جو اہل فلسطین سے راہب اور عابد انسان تھے اور انھی کو یہ شرف حاصل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے حدیث جساسہ روایت کی ہے۔ ❹ أرْفَأوا: وہ لنگر انداز ہوئے، مَرْفَأ ، بندرگاہ، ❺ أقْرُب: قَارِب کی جمع ہے، جو قیاسی رو سے قعرابُ ہے، ڈونگا، چھوٹی کشتی ❻ أهْلَب ، بہت بالوں والا، اس لیے کثیر الشعر اس کی تفسیر ہے۔ ❼ دیر: راہب کی کٹیا، یہاں مراد محل ہے، ❽ الاَشْوَاق: شوقین، بہت شوق رکھنے والا۔ ❾ وِثَاق: قید و بند، بندھن، ❿ اِغْتَلَم: حد سے تجاوز کر جانا، یعنی وہ طوفان خیز تھا۔ ⓫ بَيْسان: یمامہ کا ایک علاقہ جہاں نخلستان بہت ہیں، اردن کا ایک علاقہ بھی ہے، لیکن وہاں اتنی زیادہ کھجوریں نہیں ہیں۔ ⓬ زُغَر: یہ شام کے علاقہ کی ایک بستی ہے، جو بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت لوط علیہ السلام کی چھوٹی بیٹی کا نام ہے، وہ یہاں دفن ہے۔ ⓭ مَا هُوَ: ما تاکید کے لیے زائدہ ہے کہ مشرق کی جناب ہونا یقینی ہے۔

[7387] ۱۲۰۔(...) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ حَدَّثَنَا

[7387] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷۳۱۲)

الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَأَتْحَفَتْنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهُ رُطَبُ ابْنِ طَابٍ وَأَسْقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَعْتَدَّ فِي أَهْلِي قَالَتْ فَنُودِيَ فِي النَّاسِ إِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فِيمَنْ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَاءِ وَهُوَ يَلِي الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ ((إِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ فَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَهْوٰى بِمِخْصَرَتِهِ إِلَى الْأَرْضِ وَقَالَ ((هٰذِهِ طَيْبَةُ)) يَعْنِي الْمَدِينَةَ

[7387] ۔ امام شعبی ؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت فاطمہ بنت قیس ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے ہماری رُطَب بن طاب، نامی کھجوروں سے تواضع کی اور اچھے جو کے ستو پلائے، چنانچہ میں نے ان سے دریافت کیا، جس کو تین طلاقیں مل چکی ہوں، وہ عدت کہاں گزارے گی؟ انہوں نے جواب دیا، میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دیں، تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے خاندان کے ہاں عدت گزارنے کی اجازت دے دی، چنانچہ لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ، تو میں بھی جانے والے لوگوں کے ساتھ چل پڑی اور میں عورتوں کی پہلی صف میں کھڑی ہوئی، جو مردوں کی پہلی صف سے متصل ہوتی ہے، سو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، جبکہ آپ منبر پر خطاب فرما رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''تمیم داری کے چچا کے خاندان کے لوگ، سمندر پر سوار ہوئے،'' آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی اور اس میں یہ اضافہ کیا، حضرت فاطمہ ؓ نے کہا، گویا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھ رہی ہوں اور آپ نے اپنی چھڑی کو زمین کی طرف جھکایا ہوا تھا اور آپ نے فرمایا: "فهي طيبة" ہے یعنی مدینہ طیبہ ہے۔

[7388] ۱۲۱-(...) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ فَسَقَطَ إِلَى جَزِيرَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَقِيَ إِنْسَانًا يَجُرُّ شَعَرَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَدْ أُذِنَ

[7388] تقدم تخريجه برقم (۷۳۱۳)

لِي فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةَ فَاَخْرَجَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ ((هٰذِهِ طَيْبَةُ وَذَاكَ الدَّجَّالُ))

[7388] ۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت تمیم داری، رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ وہ سمندر پر سوار ہوئے، ان کا جہاز راستہ سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ میں جا نکلا، تو وہ پانی کی تلاش میں، جزیرہ کی طرف چل دیئے اور ایک انسان سے ملے، جو اپنے بال گھسیٹ رہا تھا اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی اور اس میں یہ ہے، پھر اس نے کہا، اگر مجھے نکلنے کی اجازت دی گئی، تو میں طیبہ کے سوا تمام علاقوں کو روند ڈالوں گا، پھر رسول اللہ ﷺ تمیم داری کو لوگوں کے پاس لے آئے اور انہیں واقعہ سنایا، یا فرمایا ''یہ طیبہ ہے اور وہ (مسیح) دجال ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ تَاهَت به سَفِينَتُهُ: ان کی کشتی راستہ سے بھٹک گئی۔ ❷ ذاكَ الدَّجَّال: وہ دجال ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے، وہ ابھی تک کسی جزیرہ میں محبوس ہے اور یاجوج و ماجوج کی طرح ابھی تک اللہ نے اس کو پوشیدہ رکھا ہے، دونوں کا تقریباً ایک دور میں ظہور ہوگا اور آپ نے واقعاتی تصدیق کے طور پر حضرت تمیم داری کا واقعہ لوگوں کو سنایا اور اللہ نے بھی واقعاتی تصدیق کے لیے، اس کو تمیم داری کو دکھایا۔

[7389] ۱۲۲۔(. . .) حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ((اَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيمٌ الدَّارِيُّ اَنَّ اُنَاسًا مِّنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوا اِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ

[7389] ۔ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! مجھے تمیم داری نے بتایا ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ سمندری سفر پر تھے، اپنی کشتی پر سوار تھے اور وہ ٹوٹ گئی، تو ان میں سے بعض کشتی کے تختوں میں سے کسی تختہ پر سوار ہو گئے اور سمندری جزیرہ میں جا نکلے،'' آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

[7390] ۱۲۳۔(۲۹۴۳) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ

[7389] تقدم تخريجه برقم (۷۳۱۳)
[7390] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل المدينة باب: لا يدخل الدجال المدينة برقم (۱۸۸۱) انظر (التحفة) برقم (۱۷۵)

حَدَّثَنِی اَبُو عَمْرٍو یَعْنِی الْاَوْزَاعِیَّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ حَدَّثَنِی اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِینَةَ وَلَیْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَیْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّینَ تَحْرُسُهَا فَیَنْزِلُ بِالسِّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِینَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ یَخْرُجُ اِلَیْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ))

[7390]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دجال، مکہ اور مدینہ کے سوا ہر شہر کو روندے گا اور مدینہ کے ہر راستہ پر فرشتے اس کی حفاظت کے لیے صف بند ہوں گے، چنانچہ وہ ایک شورزدہ جگہ پر اترے گا اور مدینہ تین دفعہ لرزے گا، اس سے ہر کافر اور منافق نکل کر اس کے پاس چلا جائے گا۔''

مفردات الحدیث ☼ تَرْجُفُ المدینه: مدینہ لرز اٹھے گا، یہ لرزہ دجال کے رعب کی وجہ سے نہیں ہوگا، بلکہ مدینہ میں رہنے والے کافروں اور منافقوں کو خوف زدہ کر کے نکالنے کے لیے ہوگا، مومن اس سے متاثر نہیں ہوں گے۔

[7391] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَیْرَ اَنَّهُ قَالَ فَیَاْتِی سِبْخَةَ الْجُرُفِ فَیَضْرِبُ رِوَاقَهُ وَقَالَ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ

[7391]۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت ہے، ہاں اس میں یہ ہے، آپ نے فرمایا: ''وہ علاقہ جُرف کے شوریلے علاقہ میں آئے گا اور وہاں اپنا خیمہ لگائے گا، تو اس کی طرف ہر منافق مرد، عورت نکل کر چلا جائے گا۔

مفردات الحدیث ☼ ❶ جُرف، شام کی سمت میں مدینہ کا قریبی علاقہ ہے، ❷ رُوَاق، خیمہ، یا ساز و سامان۔

۲۵......بَاب: فِی بَقِیَّةٍ مِنْ اَحَادِیثِ الدَّجَّالِ

باب ۲۵: دجال کے متعلقہ باقی احادیث

[7392] ۱۲۴۔(۲۹۴۴) حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِی مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

[7391] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۶۸)

[7392] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۸۰)

عَنْ عَمِّهِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ اَصْبَهَانَ سَبْعُونَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ))

[7392] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اصبہان کے ستر ہزار یہودی طیلسان پہنے ہوئے، دجال کے ساتھ ہوں گے۔'' طیلسان، گون۔

[7393] ۱۲۵ ۔(۲۹۴۵) حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ اَخْبَرَتْنِي اُمُّ شَرِيكٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ)) قَالَتْ اُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ ((هُمْ قَلِيلٌ))

[7393] ۔ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا، بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے، نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''لوگ دجال سے پہاڑوں میں بھاگ جائیں گے،'' ام شریک رضی اللہ عنہا نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! تو اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ بہت تھوڑے ہوں گے،'' یعنی عرب جنگ جو لوگوں کے تحفظ کے لیے نہیں ہوں گے۔

[7394] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[7394] ۔ یہی روایت امام صاحب دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

[7395] ۱۲۶ ۔(۲۹۴۶) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمْ اَبُو الدَّهْمَاءِ وَاَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَاْتِي عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُونِي اِلَى رِجَالٍ مَا كَانُوا بِاَحْضَرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّي وَلَا اَعْلَمَ بِحَدِيثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ))

[7393] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی المناقب باب: مناقب فی فضل العرب برقم (۳۹۳۰) انظر (التحفة) برقم (۱۸۳۳۰)

[7394] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (۷۳۱۹)

[7395] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۱۷۳۲)

[۷۳۹۵] ۔حضرت ابوحماد اور ابوقتادہ، اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ ہم ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے گزر کر حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے، انہوں (ہشام) نے ایک دن کہا، تم میرے پاس گزر کر ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہو، جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے اور نہ ہی وہ مجھ سے زیادہ آپ کی احادیث جانتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ''آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر، قیامت کے وقوع تک کوئی مخلوق دجال سے بڑی نہیں ہے۔'' فتنہ اور ابتلاء میں بڑھ کر بھی مراد ہوسکتا ہے۔

[7396] ۱۲۷۔(. . .) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَيُّوبَ

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ اَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُخْتَارٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ((اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ))

[7396] ۔حمید بن ہلال اپنی قوم کے تین افراد جن میں ابوقتادہ بھی ہیں، سے بیان کرتے ہیں، ہم ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے گزر کر عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے، آگے اوپر والی روایت اس فرق کے ساتھ ہے کہ اس میں خَلْق (مخلوق) کی جگہ امر (معاملہ) ہے، یعنی دجال کے فتنہ سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں ہوگا۔

[7397] ۱۲۸۔(۲۹۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا اَوِ الدُّخَانَ اَوِ الدَّجَّالَ اَوْ الدَّابَّةَ اَوْ خَاصَّةَ اَحَدِكُمْ اَوْ اَمْرَ الْعَامَّةِ))

[7397] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھ چیزوں کے وقوع سے پہلے پہلے نیک اعمال کرلو، مغرب سے سورج کا نکلنا، یا دھواں، یا دجال یا دابہ (جانور) اپنی خصوصی مدت یا خصوصی مصروفیات ومشاغل یا عمومی فتنہ وآزمائش یا سب کی موت (قیامت)۔

مفردات الحدیث ❶ اَمْرَ الْعَامَّةِ: ایسا فتنہ جو سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور سب اس میں مصروف ہوجائیں گے کسی کے پاس خیر واصلاح کے لیے وقت نہیں ہوگا۔ ❷ خَاصَّةَ اَحَدِكُمْ: اپنی شخصی مصروفیت ومشغولیت

[7396] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۷۳۲)

[7397] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۳۹۹۶)

جس کی بنا پر نیکی نہیں کر سکے گا اور دونوں جگہ موت بھی مراد ہو سکتی ہے یعنی قیامت قائم ہو جائے گی اس لیے اس نے اس کے بعد کسی عمل کا فائدہ نہیں ہوگا۔

[7398] ۱۲۹۔(. . .)حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَآبَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ))

[7398]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ”چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک عمل کر لو، دجال، دھواں، زمین سے نکلنے والا جانور، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، سب کا فتنہ یا موت اور اپنی خصوصی مشغولیت۔“

فائدہ :...... قیامت کے وقوع کی نشانی کے ظہور کے بعد، اعمال یا ایمان معتبر نہیں ہوگا، جیسا کہ سورہ انعام کی آیت نمبر ۱۵۹ میں تصریح موجود ہے۔

[7399] (. . .)وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[7399]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

۲۶...... بَاب: فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرْجِ

باب ٢٦ : فتنہ اور آزمائش کے دنوں میں عبادت کی فضیلت

[7400] ۱۳۰۔(۲۹۴۸)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ

[7398] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۰۳)

[7399] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۲۷۰۳)

[7400] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی الهرج والعبادة فیه برقم (۲۲۰۱) وابن ماجه فی (سننه) فی الفتن باب: الوقوف عن الشبهات برقم (۳۹۸۵) انظر (التحفة) برقم (۱۱٤۷٦)

سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَدَّهُ إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ))

[7400] ۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''فتنہ و آزمائش کے دنوں میں عبادت کرنا، میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔''

فائدہ: ...... مصروفیت اور مشاغل سے وقت نکال کر عبادت کرنا بڑا مشکل ہے، فتنہ میں ابتلاء کی صورت میں انسان عبادت سے غافل ہو جاتا ہے، ایسے وقت میں عبادت کرنا ہجرت کی طرح بہت بڑی نیکی ہے۔

[7401] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

[7401] ۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، جو معناً اس جیسی ہے۔

٢٧ ...... بَاب: قُرْبِ السَّاعَةِ

باب ٢٧: قیامت کا قریب ہونا

[7402] ١٣١ ۔ (٢٩٤٩) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ))

[7402] ۔ حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''قیامت صرف شریر لوگوں پر قائم ہوگی،'' (کیونکہ اہل ایمان فوت ہو جائیں گے)۔

[7403] ١٣٢ ۔ (٢٩٥٠) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ

عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَهُوَ يَقُولُ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا))

[7401] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٣٢٦)

[7402] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩٥٠٣)

[7403] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٧٢٩) وبرقم (٤٧٨٩)

[7403] ۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ انگوٹھے سے متصل اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے فرما رہے تھے، ''مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔''

فائدہ :..... جس طرح شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے درمیان فاصلہ نہیں ہے، اس طرح میرے اور قیامت کے درمیان کا فاصلہ نہیں ہے، میری نبوت کے دور میں قیامت آئے گی۔

[7404] ۱۳۳۔(۲۹۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا

اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِيْ قَصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهُ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ

[7404] ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور قیامت ان انگلیوں کی طرح متصل بھیجے گئے ہیں،'' شعبہ کہتے ہیں، قتادہ اپنے بیان میں کہتے تھے، جس طرح ایک دوسری سے (معمولی) زائد ہے، تو مجھے معلوم نہیں، قتادہ یہ تفسیر حضرت انس سے نقل کرتے تھے یا اپنی طرف سے بیان کرتے تھے، یعنی ہمارے درمیان کی مدت، انسانوں کی پوری مدت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔

[7405] ۱۳۴۔(...) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ وَاَبَا التَّيَّاحِ يُحَدِّثَانِ اَنَّهُمَا سَمِعَا

اَنَسًا يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا)) وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى يَحْكِيهِ

[7405] ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں اور قیامت کو اس طرح متصل بھیجا گیا ہے۔'' شعبہ نے نقل کرتے ہوئے، اپنی دونوں انگلیوں، شہادت کی اور درمیانی کو ملایا۔

[7404] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الرقاق باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: (بعث انا والساعة كهاتين) برقم (٦٥٠٤) والترمذی فی (جامعه) فی الفتن باب: ما جاء فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: (بعثت انا والساعة كهاتين) يعنی السبابة والوسطى برقم (٢٢١٤) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٣)

[7405] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٧٣٣٠)

[7406] (. . .)وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا

[7406] ۔امام صاحب دو اور اساتذہ کی سندوں سے، ابو تیاح سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

[7407] (. . .)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمْزَةَ يَعْنِى الضَّبِّىَّ وَاَبِى التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

[7407] ۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے حمزہ ضبی اور ابو تیاح سے بیان کرتے ہیں۔

[7408] ۱۳۵۔(. . .)وَحَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِىُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ))** قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى

[7408] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح متصل بھیجے گئے ہیں،'' اور آپ نے شہادت کی انگلی کو درمیان والی انگلی سے ملایا۔

[7409] ۱۳۶۔(۲۹۵۲)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْاَعْرَابُ اِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَاَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتٰى السَّاعَةُ فَنَظَرَ اِلَى اَحْدَثِ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ فَقَالَ **((اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ))**

[7406] اخرجه البخارى فى (صحيحه) فى الرقاق باب: قول النبى ﷺ: (بعثت انا والساعة كهاتين) برقم (٦٥٠٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٩٨)

[7407] طريق حمزة تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٥٦) وحديث ابى تياح تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٧٣٣٢)

[7408] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٠١)

[7409] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٣٥)

[7409] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، بدو، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے، تو آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے، قیامت کب ہوگی؟ تو آپ ان میں سے سب سے نوخیز (عمر) انسان کو دیکھ کر فرماتے، ''اگر یہ زندہ رہا، تو اس کو بوڑھا ہونے سے پہلے، تمہاری قیامت یعنی موت واقع ہو جائے گی۔''

فائدہ:...... ہر انسان کے لیے مدت عمل، اس کی زندگی ہے، اس کی موت سے اس کی قیامت قائم ہوگئی، حساب وکتاب کا آغاز ہوگیا اور یہی قیامت ہے۔

[7410] ۱۳۷۔(۲۹۵۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَالَ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَتٰى تَقُومُ السَّاعَةُ وَعِنْدَهٗ غُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهٗ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((اِنْ يَّعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ))

[7410] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، قیامت کب قائم ہو گی؟ آپ کے پاس محمد نامی ایک انصاری لڑکا تھا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر یہ نوعمر زندہ رہا، تو ممکن ہے، یا بوڑھا نہ ہو سکے، حتی کہ (اس نسل کی) قیامت قائم ہو جائے گی۔

[7411] ۱۳۸۔(...)وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَالَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَتٰى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هُنَيْهَةً ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ اَزْدِ شَنُوئَةَ فَقَالَ ((اِنْ عُمِّرَ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ)) قَالَ قَالَ اَنَسٌ ذَاكَ الْغُلَامُ مِنْ اَتْرَابِي يَوْمَئِذٍ

[7411] ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کہا، قیامت کب قائم ہوگی؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کچھ دیر خاموش رہے، پھر آپ کے سامنے ازدشنوءہ کا ایک لڑکا تھا، اس کی طرف

[7410] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۳۷۳)

[7411] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (۱۶۰۰)

دیکھ کر فرمایا، ''اگر اس کو عمر ملی، تو یہ بوڑھا نہیں ہو سکے گا کہ (تمہاری نسل کی) قیامت قائم ہو جائے گی۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، وہ لڑکا اس وقت میرا ہم عمر (سترہ ۱۷ سال) کا تھا۔''

[7412] ۱۳۹۔(. . .) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنْ يُؤَخَّرْ هٰذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ))

[7412]۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام جو میرا ہم عمر تھا، گزرا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس کی موت مؤخر ہوئی، تو اسے بڑھاپا نہیں پا سکے گا، حتی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔''

[7413] ۱٤۰۔(۲۹٥٤) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْإِنَاءُ إِلَى فِيهِ حَتّٰى تَقُومَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتّٰى تَقُومَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِي حَوْضِهِ فَمَا يَصْدُرُ حَتّٰى تَقُومَ))

[7413]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''قیامت قائم ہو جائے گی اور جو آدمی دودھیاری اونٹنی دوہ رہا تھا، اس کا برتن اس کے منہ تک نہیں پہنچ سکے گا کہ وہ قائم ہو جائے گی اور دو آدمی کپڑے کی خرید و فروخت کر رہے ہوں گے اور وہ اس کا سودہ مکمل نہیں کر سکیں گے کہ اچانک قیامت قائم ہو جائے گی اور ایک آدمی اپنا حوض لیپ پوچ رہا ہوں گا کہ اس کی واپسی سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی۔

مفردات الحدیث ❀ يَلِطُ، يلِيط، يَلُوط، يَلِطُ: سب کا معنی لیپنا پوچنا ہے۔

فائدہ:...... اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ قیامت اچانک قائم ہو جائے گی اس کے وقوع میں کوئی دیر نہیں لگے گی جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وما امر الساعة الا كلمح البصر او هو اقرب﴾ (نحل، ص۷۷) اور قیامت کا معاملہ نہیں ہے مگر آنکھ جھپکنے کی یا وہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔

[7412] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: ما جاء في قول الرجل ويلك برقم (٦١٦٧) انظر (التحفة) برقم (١٤٠٤)

[7413] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٧٠٧)

۲۸......بَاب :مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ

باب ۲۸: دونفخوں کا درمیانی فاصلہ یا وقفہ ومدت

[7414] ۱٤۱۔(۲۹۵۵)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُونَ)) قَالُوا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوا اَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوا اَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ((ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ)) قَالَ ((وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ اِلَّا يَبْلَى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

[7414]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوبارہ صور پھونکنے کا درمیانی فاصلہ چالیس ہوگا،'' لوگوں نے پوچھا، اے ابو ہریرہ! چالیس دن؟ انہوں نے کہا، میں نہیں کہہ سکتا، لوگوں نے کہا، چالیس ماہ؟ انہوں نے کہا، یہ کہنے سے بھی میں انکار کرتا ہوں، لوگوں نے کہا، چالیس سال؟ انہوں نے کہا، میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا، ''پھر اللہ آسمان سے بارش برسائے گا، جس سے لوگ سبزیوں کی طرح اگ آئیں گے،'' یعنی کھیتی کی طرح پانی سے نشوونما پالیں گے، آپ نے فرمایا: ''انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جاتی ہے، مگر ایک دمچی کی ہڈی، اس سے قیامت کے دن انسانوں کی (مخلوق کی) تخلیق ہوگی۔''

[7415] ۱٤۲۔(...)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ))

[7415]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان کے ہر حصہ کو مٹی کھا جاتی ہے، مگر دمچی کی ہڈی، اس سے انسان پیدا کیا گیا ہے اور اس سے جوڑا جائے گا۔''

[7414] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التفسير باب: (يوم ينفخ فی الصور) برقم (٤٩٣٥) انظر (التحفة) برقم (١٢٥٠٨)

[7415] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی السنة باب: ذكر البعث والصور برقم (٤٧٤٣) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: ارواح المومنين وغيرهم برقم (٢٠٧٦) انظر (التحفة) برقم (١٣٨٨٤)

[7416] ١٤٣ـ(. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا

اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ فِي الْاِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَاْكُلُهُ الْاَرْضُ اَبَدًا فِيهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا اَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ عَجْبُ الذَّنَبِ))

[7416]۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ کو سنائی ہوئی حدیثوں میں سے ایک یہ حدیث ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''انسان میں ایک ہڈی ہے، اس کو زمین کبھی بھی کھا نہیں سکے گی، اس سے قیامت کے دن جوڑا جائے گا،'' لوگوں نے پوچھا، وہ کون سی ہڈی ہے؟ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''دمچی۔''

فائدہ:...... عَجَبُ الذَّنَب: جانور کے دم پر ایک انتہائی چھوٹی سی ہڈی ہے، جس سے انسان کی تخلیق کا آغاز ہوتا ہے اور اس سے اس کا اعادہ ہوگا۔

[7416] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٨٩)
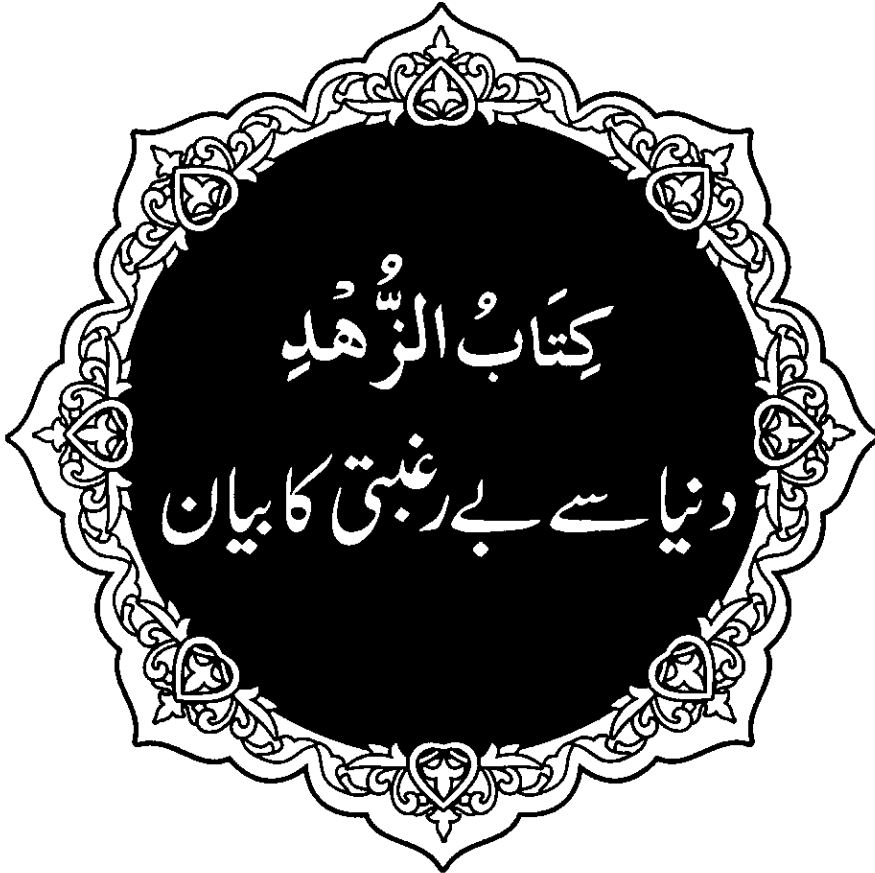
حدیث نمبر 7417 سے 7522 تک

٥٦...... كِتَابُ الزُّهْدِ

٥٦. دنیا سے بے رغبتی کا بیان

١...... بَابُ: اَلدُّنْيَا سِجْنٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَجَنَّةٌ لِّلْكَافِرِ

باب.١: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے

[7417] ١ـ(٢٩٥٦)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ))

[7417] ـ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔‘‘

فائدہ:...... قید خانہ میں، انسان اپنی زندگی میں آزاد نہیں ہوتا، بلکہ ہر چیز میں جیل کے قوانین اور اس کے کارندوں کے حکم کا پابند ہوتا ہے، کھانے، پینے، اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے اور میل ملاپ میں، وہ اپنی مرضی نہیں چلا سکتا، بلکہ چار و ناچار، ہر معاملے میں دوسروں کے حکم کی پابندی کرنا ہی پڑتی ہے، اس طرح کوئی انسان جیل خانہ میں جی نہیں لگاتا اور اس کو اپنا گھر نہیں سمجھتا، بلکہ ہر وقت اور ہر قیمت پر اس سے نکلنے کا خواہش مند اور خواہاں رہتا ہے، جبکہ جنت میں کسی قانون کی پابندی نہیں رہے گی اور ہر جنتی اپنی مرضی کی زندگی گزار سکے گا اور اس کی ہر آرزو اور خواہش پوری ہوگی، ہر چیز میں آزاد ہوگا اور وہ جنت کو اپنا مستقل گھر بنائے گا، کبھی بھی اور کسی حالت میں بھی اس سے نکلنے کی خواہش اور تمنا نہیں کرے گا، اس لیے دنیا میں ایک مومن کو حکم و قانون کی پابندی میں قید خانہ والی زندگی گزارنی چاہیے، شریعت کے کسی حکم و قانون کی نافرمانی نہیں کرنا چاہیے اور کافر کی طرح شتر

[7417] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الزهد باب: ما جاء ان الدنيا سجن المومن وجنة الكافر برقم (٢٣٢٤) انظر (التحفة) برقم (١٤٠٥٢)

بے مہار ہو کر زندگی نہیں گزارنی چاہیے اور نہ دنیا میں جی لگانا اور اس کو مستقل ٹھکانا بنانا چاہیے، اس لیے محدثین کتاب الزهد والرقاق میں انھی حدیثوں کو درج کرتے ہیں، جن سے دل میں رقت ونرمی اور گداز کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، دنیا سے وابستگی کم ہوتی ہے، آخرت کی فکر موجزن ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور اخروی فلاح کو ہی نصب العین قرار دیتا ہے۔

[7418] ٢۔(٢٩٥٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِّنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ فَمَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَاَخَذَ بِاُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ ((اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ)) فَقَالُوا مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ ((اَتُحِبُّونَ اَنَّهُ لَكُمْ)) قَالُوا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِاَنَّهُ اَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ ((فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ))

[7418]۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عوالی (بلند حصہ) کی طرف سے آتے ہوئے، بازار سے گزرے اور لوگ دونوں طرف سے آپ کو گھیرے ہوئے تھے، چنانچہ آپ بکری کے ایک بوچے (چھوٹے یا کٹے کان) مردہ بچے سے گزرے، تو اس کو اس کے کان سے پکڑ کر فرمایا، ”تم میں سے کون اس کو ایک درہم کے عوض لینا پسند کرتا ہے؟“ سو صحابہ کرام نے جواب دیا، ہم تو اس کو معمولی چیز کے عوض لینا بھی پسند نہیں کرتے اور ہم اس کو لے کر کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ”کیا تم اس کو لینا پسند کرتے ہو؟“ انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! اگر یہ زندہ ہوتا، تو پھر بھی عیب دار ہوتا کیونکہ یہ بوچا ہے، تو اب اس کی کیا صورت ہو گی، جبکہ یہ مردہ ہے، چنانچہ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! دنیا اللہ کی نظر میں اس سے زیادہ حقیر ہے، جتنا یہ تمہاری نظر میں حقیر ہے۔“

مفردات الحدیث ✵ اَسَكُّ: جس کے کان چھوٹے یا کٹے ہوں، بوچا۔

فائدہ :...... جس طرح مردار اور بوچا بچہ انسان کے نزدیک حقیر اور ذلیل ہے، اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر اور بے وقعت ہے، اس لیے دنیا کو اپنی طلب وفکر کا مرکز بنانے کی بجائے، ہمیں آخرت کو اپنی توجہ اور اہتمام کا مرکز بنانا چاہیے اور دنیا سے بقدر ضرورت ہی فائدہ اٹھانا چاہیے، دنیا کے سلسلہ میں افراط و تفریط کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

[7418] اخرجه ابو داود فی (سننه) فی الطهارة باب: ترك الوضوء من مس الميتة برقم (١٨٦) انظر (التحفة) برقم (٢٦٠١)

[7419] (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِيَانِ الثَّقَفِيَّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هٰذَا السَّكَكُ بِهِ عَيْبًا

[7419]۔ امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی حدیث اس فرق سے بیان کرتے ہیں، (سو گر یہ زندہ ہوتا تو تب بھی یہ بوچا پن اس کے لیے عیب ونقص ہوتا۔"

[7420] ۳۔(۲۹۵۸) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ((ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ))

[7420]۔ مطرف رحمہ اللہ اپنے باپ (حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ آپ سورۃ الھاکم التکاثر (تمہیں کثرت کی چاہت ورغبت نے مشغول کردیا) پڑھ رہے تھے، آپ نے فرمایا، "آدم کا بیٹا کہتا ہے، میرا مال، میرا مال، (فرمایا) اور کیا تیرے لیے، اے آدم کے بیٹے! تیرے مال سے اس کا سوا کچھ حصہ ہے، جو تو نے کھا کر ختم کردیا، یا تو نے پہن لیا، سو پرانا کر ڈالا یا تو نے صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔"

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا، انسان کے لیے حقیقتاً اور واقعتاً کام آنے والا مال وہی ہے، جو اس نے اللہ کی راہ میں صدقہ کیا اور جو مال دنیا میں کھانے پینے یا پہننے کی ضروریات یا اس قسم کی اور دنیوی ضروریات میں خرچ کیا، اس کا نفع محدود اور عارضی ہے، یہیں ختم ہو جائے گا، ابدی اور دائمی زندگی میں کام نہیں آئے گا۔

[7421] (. . .) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى

[7419] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷۳۴۴)

[7420] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الزهد باب: سنه برقم (۲۳۴۲) وفي التفسير باب: ومن سورة التكاثر برقم (۳۳۵۴) والنسائي في (المجتبى) في الاحباس باب: الكراهية في تاخير الوصية برقم (۳۶۱۵) انظر (التحفة) برقم (۵۳۴۶)

[7421] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷۳۴۶)

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَمَّامٍ

[7421]۔امام صاحب اپنے تین اور اساتذہ سے مذکورہ بالا حدیث بیان کرتے ہیں اور اس میں اَتَیْتُ کی جگہ اِنْتَهَيْتُ (آپ تک پہنچا) ہے۔

[7422] ٤-(٢٩٥٩)حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ))

[7422]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ کہتا ہے، میرا مال، میرا مال، حالانکہ اس کے مال میں سے اس کا بس تین مدوں میں خرچ ہونے والا ہے، جو اس نے کھا کر ختم کر دیا، جو پہن کر پرانا کر ڈالا اور اللہ کی راہ میں دے کر ذخیرہ کر لیا اور اس کے سوا جو کچھ ہے تو وہ اسے لوگوں کے لیے چھوڑ کر یہاں سے جانے والا ہے۔''

مفردات الحدیث ✲ اِقْتَنٰی: جمع کر لیا، ذخیرہ بنا لیا۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوا، حدیث میں مذکور تین مدوں کے سوا جو مال وہ جمع کرتا ہے، وہ درحقیقت اس کا نہیں ہے، بلکہ ان وارثوں کا ہے جن کے لیے وہ اس کو چھوڑ جانے والا ہے۔

[7423] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

[7423]۔امام صاحب نے یہی روایت ایک اور استاد سے سنی ہے۔

[7424] ٥-(٢٩٦٠)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ))

[7422] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠١٢)

[7423] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠٩٣)

[7424] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: سكرات الموت برقم (٦٥١٤) والترمذي ←

[7424]۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، چنانچہ دولوٹ آتی ہیں اور ایک اس کے پاس رہ جاتی ہے، اس کا اہل، اس کا مال اور عمل اس کے ساتھ جاتے ہیں، پھر اس کا اہل اور مال لوٹ آتے ہیں اور اس کا عمل رہ جاتا ہے۔''

فائدہ:...... انسان کے ساتھ اس کے بعض اہل اور کچھ مال، نوکر چاکر، غلام، چارپائی وغیرہ جاتے ہیں، جو درحقیقت اب اس کے نہیں ہیں، اس کے وارثوں کے ہیں، جاتے ہیں اور دفن کرنے کے بعد واپس آ جاتے ہیں، نیک عمل قبر میں انسان کے پاس ایک خوبرو خوش پوش اور خوشبودار جوان کی شکل میں آتا ہے اور برا عمل اس کے برعکس آتا ہے۔

[7425] ٦-(٢٩٦١) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ ((أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ)) فَقَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ((فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ))

← فی (جامعه) فی الزهد باب: ما جاء مثل ابن آدم واهله وولده وماله وعمله برقم (٢٣٧٩) والنسائی فی (المجتبی) فی الجنائز باب: النهی ن سب الاموات برقم (١٩٣٦) انظر (التحفة) برقم (٩٤٠)

[7425] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی الجزية والموادعة باب: الجزية والموادعة مع اهل الذمة والحرب برقم (٣١٥٨) وفی المغازی باب (١٢) برقم (٤٠١٥) وفی الرقاق ←

[7425] ۔حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنو عامر بن لوئ کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین، وہاں کا جزیہ لانے کے لیے بھیجا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین کے باشندوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو گورنر مقرر فرمایا تھا، چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آ گئے، چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کی خبر انصار نے بھی سن لی تھی، وہ آپ کے ساتھ صبح کی نماز میں شریک ہوئے، تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوکر پھرے، تو وہ آپ کے سامنے ہوئے، سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر مسکرائے، پھر فرمایا: ''تمہارے بارے میں میرا خیال ہے کہ تم نے سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ مال لے آئے ہیں؟'' انہوں نے کہا، جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ اور خوش کن چیز کی امید رکھو، کیونکہ اللہ کی قسم! میں تم پر فقر و ناداری کے آنے سے نہیں ڈرتا، لیکن مجھے تمہارے بارے میں یہ ڈر ہے کہ تم پر دنیا وسیع کر دی جائے گی، جیسے کہ تم سے پہلے لوگوں پر وسیع کر دی گئی تھی، پھر تم اس کو بہت زیادہ چاہنے لگو گے، جیسے انہوں نے اس کو بہت زیادہ چاہا تھا اور وہ تم کو برباد کر دے گی، جس طرح ان لوگوں کو برباد کیا تھا۔''

مفردات الحدیث

❶ فَوَافَوا صَلَاةَ الفجر: انہوں نے نماز فجر کو پایا، اس میں حاضر ہوئے، کیونکہ عام حالات میں وہ اپنے اپنے محلوں کی مساجد میں نماز پڑھتے تھے، کسی اجتماعی ضرورت کے لیے، سارے آپ کی مسجد میں حاضر ہوتے تھے۔ ❷ تَنَافَسُوهَا: یعنی تتنافسوھا: اس میں رغبت اور چاہت کرو گے، زیادہ سے زیادہ سمیٹنے کی کوشش کرو گے۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔

فائدہ :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو امت کے فقر و ناداری میں مبتلا ہونے کا زیادہ خطرہ نہیں تھا، بلکہ زیادہ خطرہ اس بات کا تھا کہ زیادہ دولت مندی آئے گی، جس سے دنیوی حرص اور دولت کی رغبت و چاہت میں اضافہ ہوگا، لوگ دنیا کے دیوانے اور متوالے ہوکر مقصد زندگی کو بھلا بیٹھیں گے، دنیا کی عیش و عشرت میں مگن ہوکر، باہمی حسد و بغض کا شکار ہوں گے اور دنیا پرستی میں مبتلا ہوکر تباہ و برباد ہوں گے اور آج کل ہم سر کی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔

[7426] (. . .) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ

← باب: ما یحذر من زهرة الدنیا والتنافس فیها برقم (٦٤٢٥) والترمذي في (جامعه) في الزهد باب: (٢٨) برقم (٢٤٦٢) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: فتنة المال برقم (٣٩٩٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٧٨٤)

[7426] تقدم تخریجه في الحدیث السابق برقم (٧٣٥١)

بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ ((**وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ**))

[7426]۔ امام صاحب یہی حدیث اپنے تین اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، مگر صالح کی حدیث میں تُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ کی جگہ ہے، "تُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ" تم کو غافل کر دے گی، جس طرح ان کو غافل کیا تھا۔

مفردات الحدیث ☆ تُلْهِيَكُمْ: إِلْهَاء کا معنی ہوتا ہے، کسی کام میں مگن یا مشغول و منہمک ہو کر دوسرے کاموں سے غافل ہو جانا۔

[7427] ۷۔(۲۹۶۲) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ رَبَاحٍ هُوَ أَبُو فِرَاسٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللّٰهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ**))

[7427]۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جب تمہارے لیے فارس اور روم فتح کر دیے جائیں گے، تم کس حالت میں ہو گے، کس قسم کی قوم ثابت ہو گے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم اللہ کے حکم کے مطابق، کلمات حمد و شکر کہیں گے،" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یا اس کے سوا کچھ اور ہو گا، تم رغبت و چاہت کرو گے، پھر ایک دوسرے سے حسد کرو گے، ایک دوسرے کو پشت دکھاؤ گے، یعنی ایک دوسرے سے اعراض اور قطع تعلقی کرو گے، پھر ایک دوسرے سے بغض و نفرت کرو گے، یا ایسی ہی صورت ہو گی، پھر تم مسکین و کمزور مہاجرین میں جاؤ گے اور ان کے بعض کو بعض کی گردنوں پر سوار کر دو گے،" یعنی ان کو عہدے اور مناصب حاصل ہوں گے۔

فائدہ :...... مال و دولت کی کثرت اور اس کی رغبت و چاہت کے نتائج بالترتیب وہ نکلتے ہیں اور نکل رہے ہیں، جن کی آپ نے نشان دہی فرمائی تھی، اللہ محفوظ فرمائے۔

[7427] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في فتنة المال برقم (٣٩٩٦) انظر (التحفة) برقم (٨٩٤٨)

[7428] ٨-(٢٩٦٣)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((**إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ**))

[7428]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کی نظر ایسے انسان پر پڑے جسے مال و دولت اور شکل وصورت میں اس پر برتری دی گئی ہے، تو اسے چاہیے، ایسے انسان پر نظر ڈال لے، جو ان فضیلت و برتری والی چیزوں میں اس سے کم تر ہو۔''

[7429] (. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ سَوَآءً

[7429]۔ امام صاحب کو ایک اور استاد نے یہی حدیث، اسی طرح سنائی۔

فائدہ:...... انسان کی نظر جب اپنے سے زیادہ مال و دولت والے پر پڑتی ہے، یا اپنے سے زیادہ حسین وجمیل انسان کو دیکھتا ہے، تو دل میں کہتری اور کم تری کا احساس نمایاں ہوتا ہے، جس سے اللہ کی نعمتوں کے احساس کا جذبہ ماند پڑتا ہے اور شکر گزاری کا جذبہ نہیں ابھرتا، بلکہ بسا اوقات ناشکرگزاری اور نمک حرامی کے جذبات پرورش پانے لگتے ہیں، اس کے برعکس جب مال و دولت اور حسن و جمال میں کم شخص پر نظر پڑتی ہے، تو اس کے اندر اپنی برتری اور بلندی کا احساس پیدا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر محسوس ہوتی اور جذبہ سپاس و شکرگزاری ابھرتا ہے، جیسا کہ اگلی حدیث میں وضاحت کر دی گئی ہے، انسان اگر راحت وسکون کی زندگی چاہتا ہے، غم وفکر اور پریشانی سے بچنا چاہتا ہے، تو اسے اپنے سے کم تر پر نظر رکھنی چاہیے، کبھی بھی اپنے سے بالاتر کو دیکھ کر احساس محرومی میں مبتلا نہ ہو۔

[7430] ٩-(. . .)وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ**)) قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ ((عَلَيْكُمْ))

[7428] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٨٩٠)

[7429] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٧٩٠)

[7430] طريق زهير بن حرب تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٣٥٤) وطريق ابي كريب ←

[7430] ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے سے کم حیثیت کی طرف دیکھو اور اپنے سے بالاتر کی طرف نہ دیکھو، تو یہ طرز عمل زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ کی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھو گے۔'' ابو معاویہ نے نعمة اللّٰه کے بعد عَلَيكم (تم پر) کا اضافہ کیا ہے۔

مفردات الحدیث ✲ اَنْ لَا تَـزْدَرُوا: حقیر اور کم تر خیال نہ کرو، کیونکہ ازدراء کا معنی ہوتا ہے، کسی کو حقیر و ناقص قرار دینا، عیب لگانا۔

[7431] ١٠ ـ(٢٩٦٤)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى طَلْحَةَ حَدَّثَنِى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى عَمْرَةَ اَنَّ

اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِىَّ ﷺ يَقُولُ ((اِنَّ ثَلَاثَةً فِىْ بَنِى اِسْرَآئِيلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَىُّ شَىْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّى الَّذِى قَدْ قَذِرَنِى النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَاُعْطِىَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَىُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ اَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ اِلَّا اَنَّ الْاَبْرَصَ اَوِ الْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِىَ نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَىُّ شَىْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّى هٰذَا الَّذِى قَدْ قَذِرَنِى النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَاُعْطِىَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَاَىُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِىَ بَقَرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ اَىُّ شَىْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَىَّ بَصَرِى فَاُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَاَىُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِىَ شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا قَالَ فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِىْ صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِىَ الْحِبَالُ فِىْ سَفَرِى

← وابی معاویة اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزهد باب (٥٨) برقم (٢٥١٣) وابن ماجه فی (سننه) فی الزهد باب القناعة برقم (٤١٤٢) انظر (التحفة) برقم (١٢٤٦٧)

[7431] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب: حدیث ابرص واعمی واقرع فی بنی اسرائیل برقم (٣٤٦٤) وفی الایمان والنذور باب: لا یقول ما شاء الله شئت برقم (٦٦٥٣) تعلیقا۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٦٠٢)

فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هٰذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ))

[7431]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ’’بنی اسرائیل کے تین افراد، برص والا، گنجا اور اندھا تھے، تو اللہ نے ان کو آزمائش میں ڈالنے کا ارادہ فرمایا، اس کی خاطر، ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، تو وہ برص والے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا، تمہیں سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے؟ اس نے کہا، حسین رنگ اور خوشنما جلد (کھال) اور مجھ سے (برص کا وہ داغ دور ہو جائے) جس کی بنا پر لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، تو فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اس سے قابل نفرت داغ زائل ہو گئے اور اسے حسین رنگ اور جمیل جلد (چمڑی) دے دی گئی (پھر اس سے) کہا، تمہیں کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا، اونٹ (یا گائے، اسحاق کو شک ہے) ہاں یہ بات ہے، برص والے اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے کہا، چنانچہ اسے دس ماہ کی گابھن اونٹنی دے دی گئی اور فرشتے نے دعا دی، اللہ تمہیں اس میں برکت (بڑھوتری) دے، (پھر وہ) فرشتہ گنجے کے پاس آیا) اور پوچھا، تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے جواب دیا، خوبصورت بال اور یہ گنجا پن جس سے لوگ مجھ سے کراہت محسوس کرتے ہیں، دور ہو جائے، تو فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا، جس سے اس کا گنجا پن ختم ہو گیا اور اسے خوبصورت بال دے دیئے گئے، پھر پوچھا، تمہیں کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا، گائے، تو اسے حاملہ گائے عنایت کر دی گئی اور فرشتے نے دعا دی، اللہ تمہیں اس میں برکت دے، پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور پوچھا، تمہیں کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا، یہ کہ اللہ میری نظر لوٹا دے، تاکہ میں اس سے لوگوں کو دیکھ سکوں، چنانچہ فرشتے

نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اللہ نے اس کی نظر اس کو لوٹا دی، پھر پوچھا، تمہیں کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا، بکریاں، تو اسے بچہ جننے والی بکری دے دی گئی، چنانچہ، ان دونوں (اونٹنی، گائے) نے اپنا پھل دیا اور اس (بکری) نے بچہ جنا، (آہستہ آہستہ) اس کے پاس اونٹوں کا ریوڑ تھا، اس کے پاس گائیوں کا جنگل اور اس کے پاس بکریوں کی وادی تھی، پھر (کچھ عرصہ کے بعد) وہ فرشتہ برص والے کے پاس گیا، اس کی شکل و ہیئت میں آیا اور کہا، ایک مسکین آدمی ہوں اور میرے سفر میں میرا سفری سامان و اسباب ختم ہو گئے ہیں، سو میرے لیے آج اللہ کی توفیق، پھر تیری مدد کے بغیر گھر پہنچنا ممکن نہیں ہے، میں تم سے اس اللہ کے واسطہ سے جس نے تمہیں اچھا رنگ و روغن دیا اور خوبصورت جلد اور مال دیا، ایک اونٹ مانگتا ہوں، جس پر میں اپنے سفر میں اپنی منزل پر پہنچ سکوں، اس نے کہا، میرے ذمے بہت سے حقوق ہیں، (اس لیے میرے پاس تجھے اونٹ دینے کی گنجائش نہیں ہے) تو فرشتے نے اسے کہا، گویا کہ میں تمہیں پہچانتا ہوں، کیا تم برص والے نہیں تھے، لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے؟ ایک محتاج تھا، سو اللہ تعالیٰ نے تمہیں نوازا؟ اس نے کہا، یہ مال تو مجھے اپنے بڑوں سے نسل در نسل حاصل ہوا ہے، تو فرشتے نے کہا، اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری پہلی حالت پر کر دے (اس کے بعد) وہ گنجے کے پاس اس کی شکل میں آیا اور اس سے وہی کہا، جو کچھ اس برص والے کو کہا تھا اور اس نے اس قسم کا جواب دیا، جو اس برص والے نے دیا تھا، تو فرشتے نے کہا، اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ تمہیں اسی حالت کی طرف لوٹا دے، جس پر تم پہلے تھے، پھر وہ اندھے کے پاس اس کی شکل و ہیئت میں آیا اور کہا، ایک مسکین و مسافر آدمی ہوں، میرے سفر میں میرے ذرائع سفر ختم ہو گئے ہیں، سو آج اللہ کی توفیق اور پھر تیری مدد کے بغیر، میرے لیے پہنچنا ممکن نہیں ہے، میں تجھ سے اس ذات کے نام پر جس نے تمہیں تمہاری بینائی لوٹائی، ایک بکری مانگتا ہوں، جو میرے سفر میں میرے لیے کفایت کرے، اس نے کہا، میں واقعی اندھا تھا، چنانچہ اللہ نے مجھے میری بینائی لوٹائی، تو جو چاہو لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو، سو اللہ کی قسم! میں تمہیں آج کسی چیز کی واپسی کی تکلیف نہیں دوں گا، جو تم اللہ کے نام لے لو گے، تو فرشتے نے کہا، اپنا مال اپنے پاس رکھو، تم ساتھیوں کو بس آزمایا گیا تھا، چنانچہ تمہیں رضامندی وخوشنودی حاصل ہو گئی اور تیرے ساتھیوں کو ناراضی ملی۔

مفردات الحدیث ❶ قَذِرَ: نفرت اور کراہت کی۔ ❷ نَاقَةٌ عَشرا: دس ماہ کی گابھن اونٹنی۔ ❸ شَاةٌ وَالِدًا: بچے والی بکری، یعنی جو بچہ جننے کے بالکل قریب تھی، جننا ہی چاہتی تھی۔ ❹ أُنتِجَ هٰذَان: ان دونوں یعنی اونٹنی اور گائے والے کو ان کا پھل ملا۔ ❺ وَلَّدَ هٰذا: اس اندھے سے بچہ حاصل کیا۔ ❻ حِبَال: حَبَل کی جمع ہے، اسباب و ذرائع سفر مراد ہیں، ❼ أَتَبَلَّغُ علیه: اس کو (بُلغه کفایت) بنا سکوں، اس پر اکتفا کروں۔

8 کابر اعن کبر، ہر بڑا صاحب عزت وشرف، اپنے بڑے کا وارث بنتا آ رہا ہے، 9 لا أجهدك: تمہیں مشقت اور تکلیف میں نہیں ڈالوں گا۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جب انسان اپنی اصلیت بھول جاتا ہے، اپنے ماضی کو نظرانداز کر کے ڈینگوں اور فخر ومباہات کا شکار ہو کر یہ سمجھنے لگتا ہے کہ میں تو سونے کا چمچہ منہ میں لے کر پیدا ہوا ہوں، تو اس کے لیے اللہ کی راہ میں جینا مشکل ہو جاتا ہے اور بسا اوقات وہ ناشکرگزاری کی بھینٹ چڑھ کر سب کچھ سے محروم ہو جاتا ہے، لیکن جو انسان اپنے ماضی کو یاد رکھتا ہے، وہ اللہ کا شکرگزار رہتا ہے اور لئن شکرتم لازيدنكم کے مژدہ جانفزا سے متمتع ہوتا ہے، اللہ اپنا شکرگزار بننے کی توفیق بخشے۔

[7432] ۱۱-(۲۹۶۵) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ قَالَ عَبَّاسٌ حَدَّثَنَا وقَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي إِبِلِهِ فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ أَنَزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُم فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ))

[7432]۔ عامر رحمہ اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، اپنے اونٹوں میں تھے، تو ان کے پاس ان کے بیٹے عمر حاضر ہوئے، تو جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ان پر نظر پڑی، کہنے لگے، میں اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، سو وہ اپنی سواری سے اترے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا، کیا آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں میں اتر چکے ہیں اور لوگوں کو باہمی اقتدار و بادشاہت کے لیے جھگڑتے چھوڑ دیا ہے؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عمر کے سینہ پر ہاتھ مارا اور کہا، خاموش رہ، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''اللہ اس بندے کو پسند فرماتا ہے، جو اس کی حدود کا پابند ہو، (دنیوی مفادات سے) بے نیاز اور گمنام ہو۔''

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، جب فتنہ وفساد کا دور دورہ ہو، لوگ دنیوی مفادات کی خاطر ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں اور ان پر وعظ ونصیحت کارگر نہ ہو تو ایسی صورت میں، سب سے الگ تھلگ ہو کر اللہ کی عبادت اور ذکر وفکر میں مشغول رہنا، اس سے بہتر ہے کہ انسان خود بھی مفادات کی جنگ میں شریک ہو جائے، ہاں اگر وہ لوگوں کے درمیان رہ کر مؤثر کردار ادا کرسکتا ہو، تو پھر ان کے درمیان رہنا بہتر ہے۔

[7432] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۳۸۷٤)

[7433] ١٢ ـ (٢٩٦٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ نُمَيْرٍ إِذًا

[7433] ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، واللہ! میں پہلا عرب انسان ہوں، جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور ہم (بعض دفعہ) رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جہاد کے لیے نکلتے اور ہمارے پاس کھانے کے لیے جنگلی درختوں، حُبْلَہ کے پتے یا کیکر کے تکلے اور ببول کے سوا کچھ نہ ہوتا، حتیٰ کہ ہم قضائے حاجت بکریوں کی مینگنیوں کی صورت میں کرتے، پھر اب بنو اسد کے لوگ مجھے دین کی تعلیم دیتے ہیں یا دین سے آگاہ کرتے ہیں، ایسی صورت میں تو میں نامراد اور ناکام ہو گیا اور میرے عمل رائیگاں گئے، ابن نمیر کی روایت میں، خِبْتُ میں ناکام ہو گیا، کے بعد اذاً کا لفظ نہیں ہے۔

نوٹ:...... بنو اسد سے مراد، اسد بن خزیمہ بن مدرکہ کے لوگ ہیں، جو آپ کی وفات کے بعد مرتد ہو کر طلیحہ بن خویلد اسدی کی نبوت کے قائل ہو گئے اور طلیحہ کی توبہ کے بعد ان میں سے اکثر کوفہ میں آباد ہو گئے تھے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت سعد بن ابی وقاص پر الزامات لگائے تھے، ان میں سے ایک الزام یہ تھا کہ انہیں صحیح طور پر نماز پڑھنی نہیں آتی، نماز کو ہی حضرت سعد رضی اللہ عنہ دین کا نام دے رہے ہیں کہ اگر مجھے نماز بھی ان لوگوں سے سیکھنے کی ضرورت ہے، تو میں نے آج تک رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے ساتھ رہ کر کیا سیکھا، اگر میری نماز ہی درست نہیں ہے، تو میرا کون سا کام درست ہو سکتا ہے، اس کا معنی تو یہ ہوا کہ میرے سارے کام رائیگاں گئے۔

[7433] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل الصحابة باب: مناقب سعد بن ابي وقاص برقم (٣٧٢٨) وفي الاطعمة باب: ما كان النبي ﷺ واصحابه ياكلون برقم (٥٤١٢) وفي الرقاق باب: كيف كان عيش النبي ﷺ واصحابه تخليهم عن الدنيا برقم (٦٤٥٣) والترمذي في (جامعه) في الزهد باب: ما جاء في معيشة اصحاب النبي ﷺ برقم (٢٣٦٥) وبرقم (٢٣٦٦) وابن ماجه في (سننه) في المقدمة باب: في فضائل اصحاب رسول الله ﷺ برقم (١٣١) انظر (التحفة) برقم (٣٩١٣)

[7434] ١٣-(. . .)وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَـنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا يَخْلِطُهُ بِشَيْءٍ

[7434]-امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں اس میں ہے، حتیٰ کہ ہم سے کوئی پاخانہ کرتا تو بکری کی مینگنی کی طرح کرتا، جس میں کسی چیز کی آمیزش نہ ہوتی، یعنی جس طرح وہ خشک اور الگ الگ ہوتی ہیں، یہی کیفیت ہماری قضائے حاجت کی ہوتی۔

[7435] ١٤-(٢٩٦٧)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَـنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَ وَاللَّهِ لَتُمْلَأَنَّ أَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتَخْبُرُونَ وَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا

[7435]-خالد بن عمیر عدوی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہمیں حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطاب فرمایا، اللہ تعالیٰ

[7434] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٧٣٥٩)

[7435] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى صفة جهنم باب: ما جاء فى صفة قعر جهنم برقم (٢٥٨٥) وابن ماجه فى (سننه) فى الزهد باب: معيشة اصحاب النبى ﷺ برقم (٤١٥٦) انظر (التحفة) برقم (٩٧٥٧)

کی حمد وثناء بیان کی، پھر کہا، حمد وصلوٰۃ کے بعد، دنیا اپنے اختتام یا خاتمہ کا اعلان کر رہی ہے اور بڑی تیزی سے پیچھے کو جا رہی ہے اور اس کا صرف برتن کے آخری قطرہ کی طرح معمولی سا حصہ باقی رہ گیا ہے، جس کو پینے والا پی رہا ہے اور تم اس سے ایسے جہان کی طرف منتقل ہونے والے ہو، جو لازوال (دائمی) ہے، تو یہاں سے بہترین توشہ لے کر منتقل ہو، یعنی اچھے عمل لے کر جاؤ، کیونکہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ جہنم کے کنارے سے پتھر پھینکا جائے گا، چنانچہ وہ جہنم میں ستر سال گرتا رہے گا، اور اس کی تہ (پیندے) کو نہ پا سکے گا اور اللہ کی قسم! اس کو بھرا جائے گا، کیا تمہیں اس پر تعجب ہے؟ اور ہمیں یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ جنت کے دروازوں کے دو پٹوں کے درمیان کا فاصلہ چالیس سال کی مسافت ہے اور اس پر یقیناً ایسا دن آئے گا کہ وہ لوگوں کے رش سے بھری ہوگی اور میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتواں فرد پایا، ہم ساتوں کے پاس کھانے کے لیے درخت کے پتوں کے سوا کچھ نہ تھا، حتی کہ (پتے کھا کر) ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں، میں نے ایک دھاری دار چادر اٹھائی اور اسے اپنے اور سعد بن مالک (ابی وقاص) کے درمیان بانٹ لیا، آدھی کی تہہ بند میں نے بنا لی اور آدھی کو سعد رضی اللہ عنہ نے تہہ بند بنا لیا، لیکن آج یہ صورت حال بن چکی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کسی نے کسی شہر کا امیر بن چکا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نفس میں بڑا ہوں، (اپنے آپ کو بڑا سمجھوں) اور اللہ کے نزدیک چھوٹا (حقیر) ہوں اور ہر دور میں نبوت کا زمانہ ختم ہو رہا ہے، حتی کہ انجام کار انبیاء کے پیروکاروں نے اسے بادشاہت بنا دیا ہے، تم جلد ہی آگاہ ہو جاؤ گے یعنی ہمارے بعد کے امراء کے تجربات کر لو گے۔

مفردات الحدیث ❶ آذَنَتْ بِصَرْمٍ: اس نے انقطاع وخاتمہ کا اعلان کر دیا ہے اور ❷ وَلَّتْ حَذَّاء، تیز رفتاری سے پیچھے کو بھاگ رہی ہے ❸ صُبَابَة: برتن میں بچ رہ جانے والا اور آخری قطرہ۔ ❹ يَتَصَابُهَا: آخری قطرہ کو پی رہا ہے، ❺ مَا بِحَضْرَتِكُمْ: جو تمہارے پاس ہے، ❻ كَظِيظ: بھری ہوئی۔ ❼ قَرِحَتْ، چھل گئے، زخمی ہو گئے۔ ❽ اَشْدَاقِ، شِدْق کی جمع ہے، باچھیں (پتوں کی خشکی اور حرارت وگرمی سے زخمی ہو گئے تھے) ❾ لم تكن نَبُوّة قط الّا تنا سَخَتْ، نبوت، خلافت نبوت سے گزر کر، بادشاہت کی شکل اختیار کر گئی، نبی کے ماننے والے، اس کے خلفاء کے خاتمہ کے بعد بادشاہ بن گئے اور بادشاہوں والا وطیرہ اختیار کیا اور تم ❿ سَتَخْبُرُوْن، اس تبدیلی کا تجربہ اور مشاہدہ کر لو گے، جب ہمارے بعد آنے والے امراء سے تمہیں واسطہ پڑے گا۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کی موجودگی میں جو سیرت وکردار بنتا ہے، دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کا رجحان نمایاں ہوتا ہے، وہ نبی کی وفات کے بعد آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے، خلافت

تک اس کے اثرات باقی رہتے ہیں، پھر ان میں نمایاں تبدیلی ہو جاتی ہے اور امت میں بادشاہت کے اثرات نمایاں ہو جاتے ہیں۔

[7436] (. . .)وَ حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ

[7436]۔ خالد بن عمیر، جنہوں نے جاہلیت کا دور پایا ہے، بیان کرتے ہیں، حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطاب کیا، جبکہ وہ بصرہ کے گورنر تھے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[7437] ۱۵۔(. . .)وَ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا

[7437]۔ خالد بن عمیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے سات ساتھیوں میں ساتواں فرد دیکھا، ہمارا کھانا صرف حبلہ درخت کے پتے تھے، حتی کہ ہماری باچھیں چھل گئیں۔

مفردات الحدیث ❋ حبلہ: کانٹوں والا درخت۔

[7438] ۱۶۔(۲۹۶۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ **((فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ أَيْ فُلْ**

[7436] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٣٦١)

[7437] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٣٦١)

[7438] اخرجه ابو داود في (سننه) في السنة باب: في الروية برقم (٤٧٣٠) انظر (التحفة) برقم (١٢٦٦٦)

اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرَاْسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلٰى اَىْ رَبِّ فَيَقُولُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَاِنِّي اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ يَارَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَاهُنَا اِذًا)) قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

[7438]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، صحابہ کرام نے پوچھا، اے اللہ کے رسول! کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”کیا تم دوپہر کے وقت جب سورج بادلوں میں نہ ہو، اس کے دیکھنے میں بھیڑ کرتے ہو؟“ ساتھیوں نے کہا، نہیں، آپ نے فرمایا: ”تو کیا، چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں جب وہ بادلوں میں نہ ہو، ایک دوسرے کو ضرر (تکلیف) پہنچاتے ہو؟“ ساتھیوں نے کہا، نہیں، آپ نے فرمایا: ”تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اپنے رب کے دیکھنے میں بھیڑ کے سبب اتنی ہی ایک دوسرے کو تکلیف دو گے جتنی تکلیف باہمی ان سے کسی ایک کو دیکھنے میں پہنچاتے ہو، آپ نے فرمایا، چنانچہ، اللہ، بندے سے کہے گا اور فرمائے گا، اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہ دی، تجھے سردار نہ بنایا، تجھے بیوی نہ دی اور تیرے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مطیع نہ کیا اور تجھے اس حالت میں نہ چھوڑا کہ اپنی قوم کا سردار بنو اور ان سے غنیمت کا چوتھا حصہ وصول کرو؟ وہ کہے گا، کیوں نہیں، تو اللہ فرمائے گا، کیا تیرا یہ گمان تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ وہ کہے گا، نہیں، تو اللہ فرمائے گا، سو میں نے تجھے بھلا دیا، جس طرح تو نے مجھے بھلایا، پھر اللہ دوسرے انسان سے ملے گا اور فرمائے گا، اے فلاں! کیا میں نے تمہیں، عزت، سرداری اور بیوی نہ دی اور میں نے تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ پابند نہ کیے اور تجھے اس مرتبہ پر نہ چھوڑا کہ قوم کے رئیس (سردار) بنو اور راحت وآرام کی زندگی بسر کرو؟ وہ کہے گا، ضرور، اے میرے رب! تو وہ فرمائے گا، کیا تیرا یہ گمان تھا کہ تو مجھ سے ملنے والا ہے؟ سو وہ کہے گا، نہیں، سو وہ فرمائے گا، تو میں تمہیں بھلاتا ہوں، جس طرح تو نے مجھے بھلایا، (جس طرح تو نے اطاعت کر کے یاد نہیں رکھا، ہم نے بھی اپنی رحمت کر کے تجھے یاد نہیں رکھا) پھر اللہ تیسرے انسان سے ملے گا اور اسے بھی یہی باتیں فرمائے گا، تو وہ انسان کہے گا، اے میرے رب! میں تجھ پر ایمان لایا، تیری کتاب اور تیرے

رسولوں پر ایمان لایا، میں نے نماز پڑھی، روزے رکھے اور صدقہ کیا اور جس قدر ہو سکے گا، اپنی خودستائی کرے گا، چنانچہ اللہ فرمائے گا، اب یہاں خاموش ہو جا، پھر اسے کہا جائے گا، اب ہم تم پر اپنے گواہ بھیجتے ہیں، (قائم کرتے ہیں) اور وہ اپنے دل میں سوچے گا، میرے خلاف کون گواہی دے گا، چنانچہ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران، گوشت اور ہڈیوں سے کہا جائے گا کہ ہر عضو بولے، سو اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے عمل بتائیں گے اور یہ اس لیے ہوگا، تاکہ اللہ اس کی طرف سے اس کا بہانہ اور عذر ختم کر دے گا اور یہ منافق انسان ہوگا اور یہ وہ فرد ہوگا، جس پر اللہ ناراض ہوگا۔''

مفردات الحدیث ❶ هَلْ تضارون: یہ باب مفاعلہ اور باب تفاعل دونوں سے بن سکتا ہے اور اس کا مادہ ضرر ہے، یعنی باہمی بھیڑ اور ٹکراؤ سے تکلیف نہیں ہوگی۔ ❷ تَرَأَّسُ: تو قوم کا رئیس اور چودھری بنے، ❸ تَرْبَعُ: جاہلیت کے دور کے قانون کے مطابق، ان سے غنیمت (لوٹا ہوا مال) کا چوتھا حصہ وصول کرے یا بقول قاضی عیاض، راحت و آرام کی زندگی گزارے۔ ❹ يُثْنِي بَخِير ما اسْتَطَاع: مقدور بھر اپنی نیکیاں بیان کرے گا، اپنے منہ میاں مٹھو بنے گا۔ ❺ لِيَعْذِرَ مِن نَفسه: تاکہ اس کی طرف اس کا عذر اور بہانہ ختم کر دے، وہ کوئی عذر پیش نہ کر سکے۔

فائدہ:...... اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انسان کے ہر قسم کے عذر اور بہانے ختم کر دے گا اور انسانوں کے اعمال کی گواہی، عمل کرنے والے اعضاء بھی دیں گے، تاکہ انسان اپنی گواہی سے ہی مجرم ثابت ہو جائے۔

[7439] ۱۷-(۲۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ الْمُكْتِبِ عَنْ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ ((هَلْ تَدْرُونَ مِمَّ أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ فَيُقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ))

[7439] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۳۸)

[7439] ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، تو آپ ہنسے اور فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو، میں کیوں ہنس رہا ہوں؟'' ہم نے کہا، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''مجھے، بندے کی اپنے رب سے گفتگو پر ہنسی آتی ہے، بندہ کہے گا، اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ (تحفظ) نہیں دی ہے؟ اللہ فرمائے گا، ضرور، چنانچہ بندہ کہے گا، تو میں اپنے بارے میں اپنے نفس کے سوا کسی گواہ کی اجازت نہیں دیتا (کسی کی گواہی کو صحیح نہیں سمجھتا) تو اللہ فرمائے گا، آج کے دن تو خود ہی اپنے بارہ میں گواہ کافی ہے اور کراماً کاتبین بطور گواہ کافی ہوں گے، سو اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء وارکان (جوارح) سے کہا جائے گا ہر عضو (اپنے عمل کے بارے میں) بولے، تو وہ اس کے عملوں کی گواہی دیں گے، پھر اس کو کلام کرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے گا، تو وہ کہے گا، تمہارے لیے دوری اور تباہی ہو، تمہاری طرف سے تو میں دفاع کر رہا تھا،'' یعنی تمہیں ہی آگ سے بچانے کی کوشش کر رہا تھا۔

مفردات الحدیث ❶ اَرْکَان: اعضاء جوارح ❷ اُنَاضِلُ: میں تمہارا دفاع اور بچاؤ کر رہا تھا۔

[7440] ۱۸۔(۱۰۵۵) حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِی زُرْعَةَ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم **((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا))** [راجع ۲۴۲۷]

[7440] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! آل محمد کا رزق بقدر کفایت کر دے۔''

[7441] ۱۹۔(. . .) وَحَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو کُرَیْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَکِیعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِی زُرْعَةَ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم **((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا))** وَفِی رِوَایَةِ عَمْرٍو **((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ))**

[7441] ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، ''اے اللہ! آل محمد (خاندان محمد) کا رزق بقدر کفایت فرما۔'' اور عمرو کی روایت میں اللھم ارزق ہے، یعنی اِجْعَلْ کی جگہ اُرْزُقْ ہے، مقصد ایک ہی ہے۔

[7440] تقدم تخریجه فی الزکاة باب: فی الکفاف والقناعة برقم (٢٤٢٤)
[7441] تقدم تخریجه فی الزکاة باب: فی الکفاف والقناعة برقم (٢٤٢٤)

فائدہ:...... آل سے مراد یہاں آپ کا اہل وعیال ہے، آپ نے دعا فرمائی کہ ہمیں روزی بس اتنی دے کہ اس سے زندگی کا نظام چلتا رہے، نہ اتنی تنگی ہو کہ فاقہ کشی اور پریشان حالی کی وجہ سے، اپنے متعلقہ امور اور فرائض بھی سرانجام نہ دیئے جا سکیں اور کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا پڑے اور نہ اتنی فراغت ہو کہ ذخیرہ کر کے رکھا جا سکے، کیونکہ امت اکثریت غربت وناداری کی شکار ہے، اس لیے آپ نے امت کے غرباء اور ان مساکین ومحتاجوں کے لیے اپنا نمونہ چھوڑا، تا کہ وہ اپنے حالات اور گزر بسر پر صبر وقناعت کر سکیں اور دوسروں کو دیکھ کر حرص وطمع یا حسد وکینہ کا شکار نہ ہوں۔

[7442] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ ذَكَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا

[7442]۔ امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں قوت کی جگہ کفاف بقدر گزران ہے۔

[7443] ۲۰۔(۲۹۷۰) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ

[7443]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ محمد ﷺ کے گھر والے، جب سے آپ مدینہ تشریف لائے ہیں، کبھی مسلسل تین راتیں گندم کی خوراک وغذا سے سیر نہیں ہوئے، حتی کہ آپ کی وفات ہوگئی۔

فائدہ:...... حضور اکرم کی پوری زندگی میں ایسا نہیں ہوا کہ آپ نے مسلسل اور متواتر دو یا تین دن راتیں گندم یا جو کی روٹی پیٹ بھر کر کھائی ہو، بعض دنوں میں صرف کھجوروں یا دودھ پر گزارا کرنا پڑتا تھا، اگرچہ اگر آپ چاہتے تو آپ کو ہر قسم کی فراوانی اور سہولت میسر آ سکتی تھی۔

[7444] ۲۱۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ

[7442] تقدم تخريجه في الزكاة باب: في الكفاف والقناعة برقم (٢٤٢٤)
[7443] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الاطعمة باب: ما كان النبي ﷺ واصحابه ياكلون برقم (٥٤١٦) وفي الرقاق باب: كيف كان عيش النبي ﷺ واصحابه وتخليهم عن الدنيا برقم (٦٤٥٤) وابن ماجه في (الاطعمة) باب: خبز البر برقم (٣٣٤٤) انظر (التحفة) برقم (١٥٩٨٧)
[7444] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٥٩٦٢)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ

[7444] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ متواتر تین دن گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، حتی کہ فوت ہو گئے۔

[7445] ۲۲۔(...)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[7445] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ محمد ﷺ کا کنبہ (بیوی بچے) متواتر دو دن، جو کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، حتی کہ رسول اللہ ﷺ کی روح قبض کر لی گئی۔

[7446] ۲۳۔(...)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ فَوْقَ ثَلَاثٍ

[7446] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ محمد ﷺ کا خاندان، تین دن سے زائد گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوا۔

[7447] ۲۴۔(...)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ

عَنْ عَائِشَةُ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ ثَلَاثًا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ

[7445] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاطعمة باب: بما كان السلف يدخروج فی بیوتهم واسفارهم من الطعام واللحم وغيره برقم (٥٤٢٣) وفی باب: القديد برقم (٥٤٣٨) وفی الايمان والنذور باب: اذا حلف ان لا ياتدم فاكل تمرا بخبز برقم (٦٦٨٧) والترمذی فی (جامعه) فی الاضاحی باب: ما جاء فی الرخصة فی اكلها بعد ثلاث برقم (١٥١١) والنسائی فی (المجتبی) فی الضحايا باب: الادخار من الاضاحی برقم (٤٤٤٤) وبرقم (٤٤٤٥) مختصرا وابن ماجه فی (سننه) فی الاضاحی باب: ادخار لحوم الاضاحی برقم (٣١٥٩) وفی الاطعمة باب: القديد برقم (٣٣١٣) مختصرا۔ انظر (التحفة) برقم (١٦١٦٥)

[7446] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٧٩١)

[7447] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الزهد باب: ما جاء فی معيشة النبی ﷺ واهله برقم (٢٣٥٧) وابن ماجه فی (سننه) فی الاطعمة باب: خبز الشعير برقم (٣٣٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٠١٥)

[7447] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں، آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن بھی گندم کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا، حتی کہ آپ نے اپنی راہ لی۔

[7448] ٢٥ ۔(٢٩٧١) حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ

[7448] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کنبہ دو دن بھی گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوا، مگر ان میں ایک دن کھجوریں تھیں۔

[7449] ٢٦ ۔(٢٩٧٢) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ وَيَحْيٰى بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ

[7449] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یقیناً ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ، مہینہ گزر جاتا اور ہم اپنے گھروں میں چولہا نہ جلاتے، بس صرف کھجوروں اور پانی پر گزارا ہوتا۔

[7450] (. . .) وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ وَلَمْ يَذْكُرْ آلَ مُحَمَّدٍ وَزَادَ اَبُو كُرَيْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيَنَا اللُّحَيْمُ

[7450] ۔امام صاحب دو اور اساتذہ سے یہی روایت نقل کرتے ہیں، اس میں اِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ، ہم ٹھہرتے تھے، ہے، درمیان میں آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں ہوا اور ابوکریب، ابن نمیر سے یہ اضافہ بیان کرتے ہیں، الا یہ کہ کہیں سے تھوڑا سا گوشت ہمیں مل جاتا۔

[7448] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: كيف كان عيش النبي ﷺ واصحابه برقم (٦٤٥٥) انظر (التحفة) برقم (١٧٣٤٧)

[7449] طريق عمرو الناقد عن عبدة بن سليمان اخرجه الترمذي في (جامعه) في الزهد باب (٣٤) برقم (٢٤٧١) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٦٥) وطريق يحيى بن يمان تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٣٣٥)

[7450] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: معيشة آل محمد ﷺ برقم (٤١٤٤) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٢٣) وبرقم (١٦٩٨٩)

[7451] ۲۷-(۲۰۷۳)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَاْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ

[7451] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور میرے طاقچہ یا دیوار کے آلہ میں جاندار کے کھانے کی کوئی چیز نہ تھی،صرف میرے طاقچہ میں کچھ جو تھے،سو میں وہی کھاتی رہی،حتی کہ طویل مدت گزر گئی،تو میں نے ان تمام کو ماپ لیا اور وہ ختم ہو گئے۔"

فائدہ:......طویل مدت کھانے کے بعد، جب باقی کو ماپ لیا،تو دل میں اس کے خاتمہ کے لیے ایک اندازہ مقرر کرلیا،جس سے اس کی برکت ختم ہوگئی۔

[7452] ۲۸-(۲۹۷۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ اُخْتِي اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا اُوقِدَ فِي اَبْيَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَارٌ قَالَ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ قَالَتْ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ فَكَانُوا يُرْسِلُونَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَلْبَانِهَا فَيَسْقِينَاهُ

[7452] ۔حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں اللہ کی قسم!اے میری بہن کے بیٹے!یقیناً چاند دیکھتے،پھر چاند دیکھتے،پھر چاند دیکھتے،اس طرح دو ماہ میں تین چاند دیکھ لیتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں چولہا گرم نہ ہوتا(آگ نہ جلتی)،میں نے عرض کیا،اے خالہ!تو آپ لوگوں کو کیا چیز زندہ رکھتی تھی؟انہوں نے کہا،دو سیاہ چیزیں،کھجوریں اور پانی،ہاں،البتہ رسول اللہ ﷺ کے انصاری پڑوسی تھے جن کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے،وہ آپ کے لیے دودھ بطور ہدیہ بھیجا کرتے تھے،تو ہم وہ پی لیا کرتے تھے۔

[7451] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی فرض الخمس باب: نفقة نساء النبی ﷺ بعد وفاته برقم (۳۰۹۷) وفی الرقاق باب: فضل الفقر برقم (٦٤٥١) وابن ماجه فی (سننه) فی الاطعمة باب: خبر الشعیر برقم (۳۳٤٥) انظر (التحفة) برقم (١٦٨٠٠)

[7452] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الهبة باب (۱) برقم (۲٥٦٧) انظر (التحفة) برقم (۱۷۳٥۲)

فائدہ:...... دوسرے ماہ کے اختتام پر تیسرے ماہ کا چاند نظر آ جاتا ہے، اس طرح دو ماہ میں تین چاند نظر آ جاتے ہیں اور پانی کو کھجور کی مناسبت وغلبہ سے سیاہ کہہ دیا ہے۔

[7453] ٢٩ ـ (٢٩٧٤) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَزَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

[7453] ـ نبی اکرم ﷺ کی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ نے ایک دن میں دو دفعہ پیٹ بھر کر روٹی اور زیتون نہیں کھایا۔

[7454] ٣٠ ـ (٢٩٧٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيُّ الْعَطَّارُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيُّ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ

[7454] ـ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ اس وقت فوت ہوئے جب صحابہ کرام کو پیٹ بھر کر دو سیاہ چیزیں، کھجوریں اور پانی میسر تھا۔

[7455] ٣١ ـ (. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ الْمَاءِ وَالتَّمْرِ

[7455] ـ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی، جبکہ ہمیں پیٹ بھرنے کے لیے دو سیاہ چیزیں، پانی اور کھجوریں دستیاب تھیں۔

فائدہ:...... آپ کے خاندان کو پیٹ بھر کر یہ دونوں چیزیں فتح خیبر کے بعد میسر آ گئی تھیں، لیکن آپ بعض دفعہ اپنی مرضی سے نہیں کھاتے تھے، (لیکن آپ کو میسر تھیں)

[7453] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٧٣٦٤)

[7454] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الاطعمة باب: من اكل حتى شبع برقم (٥٣٨٢) وفی باب: الرطب والتمر برقم (٥٤٤٢) انظر (التحفة) برقم (١٧٨٦٠)

[7455] تقدم تخريجه فی الحديث السابق برقم (٧٣٨٠)

[7456] (. . .) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ

[7456]۔ امام صاحب دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم دو سیاہ چیزوں سے بھی سیر نہیں ہوئے۔

[7457] ۳۲۔(۲۹۷۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ و قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا أَشْبَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا

[7457]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! ابن عباد کی روایت میں ہے، ابو ہریرہ کی جان جس کے ہاتھ میں ہے! رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنے اہل کو متواتر تین دن پیٹ بھر گندم کی روٹی نہیں کھلائی، حتی کہ دنیا چھوڑ گئے۔

[7458] ۳۳۔(. . .) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ مِرَارًا يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا

[7458]۔ ابو حازم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بار بار انگلی کا اشارہ کرتے دیکھا وہ کہہ رہے تھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے نبی اکرم ﷺ اور آپ کے گھر والے مسلسل تین دن گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے حتی کہ آپ نے دنیا کو چھوڑ دیا۔

[7459] ۳٤۔(۲۹۷۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ

[7456] تقدم تخريجه برقم (۷۳۸۰)

[7457] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الزهد باب: ما جاء فى عيشة النبى ﷺ واهله برقم (۲۳۵۸) وابن ماجه فى (سننه) فى الاطعمة باب: خبز البر برقم (۳۳٤۳) انظر (التحفة) برقم (۱۳٤٤۰)

[7458] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (۷۳۸۳)

[7459] اخرجه الترمذى فى (جامعه) فى الزهد باب: ما جاء فى معيشة اصحاب النبى ﷺ برقم (۲۳۸۲) انظر (التحفة) برقم (۱۱٦۲۱)

لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ وَقُتَيْبَةُ لَمْ يَذْكُرْ بِهِ

[7459] ۔حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے، کیا تم اپنی مرضی کا کھاتے پیتے نہیں ہو؟ میں تمہارے نبی ﷺ کو ان حالات سے گزرتے دیکھ چکا ہوں کہ آپ کو سیر ہونے کے لیے (پیٹ بھرنے کے لیے) ردی کھجوریں بھی میسر نہ تھیں، قتیبہ نے يَمْلَا به کے بعد نہیں کہا۔

[7460] ٣٥۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَمَا تَرْضَوْنَ دُونَ أَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ

[7460] ۔امام صاحب اپنے دو اساتذہ کی مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں اور زہیر کی روایت میں یہ اضافہ ہے اور تم رنگ برنگ کھجوروں اور مکھن کے بغیر مطمئن ہی نہیں ہوتے ہو۔

[7461] ٣٦۔(٢٩٧٨)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ دَقَلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ

[7461] ۔سماک بن حرب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے نعمان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں یہ بیان کرتے سنا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں نے جس قدر دنیا حاصل کر لی ہے، اس کا ذکر کر کے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دن بھر بھوک سے پیچ وتاب کھاتے دیکھا، آپ کو پیٹ بھرنے کے لیے ردی کھجوریں بھی دستیاب نہ تھیں۔

[7462] ٣٧۔(٢٩٧٩)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ سَمِعَ

أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنَّ لِي خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ

[7460] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٣٨٥)

[7461] اخرجه ابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: معيشة آل محمد ﷺ برقم (٤١٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٠٦٥٢)

[7462] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٨٨٥٧)

[7462]۔ ابوعبدالرحمٰن حبلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، جبکہ انہیں ایک آدمی نے پوچھا تھا، اس نے کہا، کیا ہم فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہیں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کہا، کیا تیری بیوی ہے جس کے پاس تم رہتے ہو؟ اس نے کہا، ہاں، انہوں نے پوچھا، کیا تیرے پاس گھر ہے، جس میں آباد ہو؟ اس نے کہا، ہاں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، تم اغنیاء یعنی مالداروں میں سے ہو، اس نے کہا، میرا خادم بھی ہے، پھر تو تم بادشاہوں میں سے ہو، (جن کو یہ سہولت میسر ہوتی ہے)

[7463] (. . .) قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَأَنَا عِنْدَهُ، فَقَالُوْا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّا، وَاللّٰهِ! مَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ لَّا نَفَقَةٍ، وَلَا دَابَّةٍ، وَّلَا مَتَاعٍ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا شِئْتُمْ، إِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ، وَإِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((**فَإِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَى الْجَنَّةِ، بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا**)) قَالُوا: فَإِنَّا نَصْبِرُ، لَا نَسْأَلُ شَيْئًا.

[7463]۔ ابوعبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، تین انسان، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور میں بھی ان کے پاس موجود تھا، انہوں نے کہا، اے ابومحمد! ہم اللہ کی قسم! کچھ نہیں پاتے، نہ خرچ نہ سواری اور نہ ساز وسامان، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، تم کیا چاہتے ہو؟ اگر چاہو، تو ہمارے پاس آ جاؤ، تو ہم تمہیں وہ عطا کریں گے، جو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے میسر فرمائے گا، اگر چاہو، تو ہم تمہارا معاملہ سلطان (والی، گورنر) کے سامنے پیش کر دیتے ہیں اور اگر چاہو تو (ان حالات پر) صبر کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''فقراء (محتاج) مہاجرین، قیامت کے دن، مالداروں سے چالیس سال پہلے، جنت میں چلے جائیں گے۔'' انہوں نے کہا، تو ہم صبر کریں گے، کچھ مانگیں گے نہیں۔

فائدہ: ...... چالیس سال کا عدد تعیین اور تحدید کے لیے نہیں، محض طویل مدت بیان کرنے کے لیے ہے، اس لیے بعض روایات میں پانچ سو سال کا عرصہ آیا ہے، یا صحابہ کرام کے فقراء اور اغنیاء کا فرق چالیس کا ہوگا اور عام فقراء اور مالداروں کا پانچ سو سال کا، کیونکہ مال دار اپنے مال و متاع اور آسائش و آرام کا حساب کتاب دینے کے لیے روک لیے جائیں گے، جبکہ فقراء کا لمبا چوڑا محاسبہ نہیں ہوگا اور ظاہر ہے عام اغنیاء اور صحابہ اغنیاء کے درمیان حسن عمل اور اخلاص کے اعتبار سے بہت زیادہ فرق ہے۔

[7463] تقدم

٢۔۔۔۔۔بَابُ: لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ

باب ۲: جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، ان کے گھروں (رہائش گاہوں) میں روتے ہوئے ہی داخل ہو

[7464] ٣٨ـ(٢٩٨٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ لَا تَدْخُلُوا عَلَى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِينَ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ))

[7464]۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حجر کے باشندوں کے بارے میں فرمایا: ''ان عذاب دیئے گئے لوگوں کے ہاں داخل نہ ہو، مگر روتے ہوئے، اگر تم رو نہ سکو، تو ان کے ہاں داخل نہ ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی ان جیسے عذاب کا شکار ہو جاؤ۔''

[7465] ٣٩ـ(. . .) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَهُوَ يَذْكُرُ الْحِجْرَ مَسَاكِنَ ثَمُودَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَهُمْ)) ثُمَّ زَجَرَ فَأَسْرَعَ حَتَّى خَلَّفَهَا

[7465]۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حجر سے گزرے، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ''جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا، ان کی رہائش گاہوں میں روتے ہوئے ہی داخل ہو، اس بات کا اندیشہ اور خطرہ محسوس کرتے ہوئے کہ کہیں تم بھی ان جیسے عذاب سے دوچار نہ ہو جاؤ۔'' پھر آپ نے سواری کو تیز کرنے کے لیے ڈانٹا اور جلدی کرتے ہوئے اس جگہ کو پیچھے چھوڑ دیا۔

[7464] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧١٣٤)

[7465] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی احادیث الانبیاء باب: قوله تعالی: ﴿والی ثمود اخاهم صالحا﴾ برقم (٣٣٨٠) انظر (التحفة) برقم (٦٩٩٤)

فائدہ :...... حجر کا علاقہ جہاں قوم ثمود آباد تھی، وہاں سے غزوۂ تبوک کے موقع پر گزرے ہیں، کیونکہ یہ جگہ خیبر اور تبوک کے درمیان واقع ہے، جہاں آج بھی کھنڈرات موجود ہیں، عذاب شدہ قوموں کے علاقہ سے گزرتے ہوئے رونا چاہیے، یا کم از کم رونی صورت ہی بنانی چاہیے کہ کہیں ہم بھی اس عذاب کا شکار نہ ہو جائیں اور ان علاقوں سے صرف ضرورت کے تحت یا عبرت اور سبق آموزی کے لیے ہی جانا چاہیے۔

[7466] ٤٠-(٢٩٨١)حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ أَرْضِ ثَمُودَ فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ

[7466]۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ثمود کے علاقہ حجر میں اترے، تو اس کے کنووں سے پانی کھینچا اور اس سے آٹا گوندھا، تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، جو پانی کھینچا ہے، اس کو بہا دیں اور آٹا اونٹوں کو کھلا دیں اور انہیں اس کنویں سے پانی نکالنے کا حکم دیا، جہاں اونٹنی آیا کرتی تھی۔''

فائدہ :...... جن کنووں سے ثمودی پانی پیتے تھے، وہ نجس یا پلید نہ تھا، صرف ان کی سیرت و کردار سے نفرت و کراہت کے اظہار کے لیے ان کے کنووں سے پانی نکالنے سے منع کیا گیا، حیوانات چونکہ مکلف نہیں ہیں، اس لیے آٹا ان کو کھلا دیا گیا اور جس کنویں پر اونٹنی آتی تھی، اس کا پتہ آپ کو وحی کے ذریعہ چل گیا، یا شہرت سے۔

[7467] (. . .)وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ

[7467]۔ امام صاحب یہ روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، لیکن اس کے الفاظ میں فرق ہے، معنی ایک ہی ہے، یعنی آبار کی جگہ بئار ہے اور عَجَنُوا کی جگہ اِعْتَجَنُوا ہے۔

[7466] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٧٩١٨)
[7467] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب: قوله تعالى: ﴿والى ثمود اخاهم صالحا﴾ برقم (٣٣٧٩) انظر (التحفة) برقم (٧٧٩٩)

٣......بَاب: الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ وَالْيَتِيمِ

باب ۲: بیوہ، مسکین اور یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا

[7468] ٤١ـ(٢٩٨٢)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ))

[7468]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''بیوہ اور مسکین کے لیے محنت و مشقت یا بھاگ دوڑ کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا اور اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہیں، سست نہیں پڑتا اور اس روزے دار کی طرح ہے، جو کبھی روزہ نہیں چھوڑتا۔''

فائدہ:...... وہ انسان جو بغیر طمع و لالچ اور دنیوی مفادات کے محض اللہ کی رضا کے لیے اخلاص کے ساتھ اپنا کمایا ہوا مال بیوہ یا مسکین پر خرچ کرتا ہے، وہ حدیث میں مذکور، اجر وثواب کا حق دار ٹھہرتا ہے۔

[7469] ٤٢ـ(٢٩٨٣)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْغَيْثِ يُحَدِّثُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى

[7469]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے یا دوسرے کے یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔'' مالک نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا۔

فائدہ:......جس طرح درمیانی انگلی، شہادت کی انگلی کے قریب ہے، ان کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہے، اس

[7468] اخرجه البخاري في (صحيحه) ي النفقات باب: فضل النفقة على الاهل برقم (٥٣٥٣) وفي الادب باب: الساعي على الارملة برقم (٦٠٠٦م) وفي باب: الساعي على المسكين برقم (٦٠٠٧) والترمذي في (جامعه) في البر والصلة باب: ما جاء في السعي على الارملة واليتيم برقم (١٩٦٩م) وابن ماجه في (سننه) في التجارات باب: الحث على المكاسب برقم (٢١٤٠) انظر (التحفة) برقم (١٢٩١٤)

[7469] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٢٩٢٥)

طرح اپنے عزیز و رشتہ دار یتیم یا اجنبی یتیم کی پرورش اور کفالت کرنے والا جنت میں آپ کا رفیق ہوگا، اس کو آپ کے قریب رکھا جائے گا، (کفیٰ به شرفًا)

٤......بَاب :فَضْلِ بِنَآءِ الْمَسَاجِدِ

باب ٤: مسجد بنانے کی فضیلت

[7470] ٤٣-(٥٣٣)حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ سَعِيدِ الْاَيْلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيَّ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ اِنَّكُمْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا)) قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ ((بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ)) وَفِي رِوَايَةِ هَارُونَ ((بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ))

[7470] ۔ عبید اللہ خولانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد نئے سرے سے تعمیر کی اور لوگوں نے اس کے انداز تعمیر پر نکتہ چینی کی، اس وقت ان سے میں نے سنا، تم بہت باتیں بناتے ہو اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''جس نے مسجد تعمیر کی، بکیر کہتے ہیں، میرے خیال میں انہوں نے کہا، اللہ کی رضامندی چاہتے ہوئے، اللہ اس کے لیے ویسا (مکان) جنت میں بنائے گا'' ہارون کی روایت میں ہے، ''جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی، اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔''

فائدہ:...... دنیا میں مسجد بنانے والا، مسجد کی تعمیر میں جس قدر اعلیٰ اور عمدہ سامان تعمیر استعمال کرے گا، اللہ اس کے لیے جنت میں اعلیٰ اور عمدہ سامان تعمیر سے گھر بنائے گا، اس لیے میں نے عمدہ اور اچھا سامان تعمیر استعمال کیا ہے، لیکن دوسرے صحابہ کرام کا خیال تھا، وہی سامان تعمیر استعمال کیا جائے، جو آپ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استعمال کیا تھا، تفصیل گزر چکی ہے۔

[7471] ٤٤-(. . .)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى كِلَاهُمَا عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ اَنَّ

[7470] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: فضل بناء المساجد والحث عليها برقم (١١٨٩)

[7471] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: فضل بناء المساجد والحث عليها برقم (١١٩٠)

عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ وَاَحَبُّوا اَنْ يَّدَعَهُ عَلٰى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ))

[7471] ۔محمود بن لبید کہتے ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد کو نئے سرے سے تعمیر کرنے کا ارادہ کیا، تو لوگوں نے اس کو ناپسند کیا اور چاہا کہ وہ اسے اس کی شکل وصورت میں رہنے دیں، تو انہوں نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، ''جو اللہ کے لیے مسجد بنائے گا، اللہ اس کے لیے ویسا ہی جنت میں (گھر) بنائے گا۔''

فائدہ:...... مِثْلَهُ، ویسا ہی کا یہ معنی نہیں ہے، اس حجم اور پیمائش کا، یا اس جیسے مسالہ کا، بلکہ مراد ہے، جس حسن نیت اور عمدگی سے بنائے گا، اس طرح اس کو اعلیٰ اور عمدہ جنت کا گھر ملے گا، کیونکہ جنت کی نظیر و تمثیل تو دنیا میں ہے ہی نہیں اور نہ ہو سکتی ہے۔

[7472] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيثِهِمَا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

[7472] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں بیت (گھر) کا لفظ صراحتاً موجود ہے۔

۵...... بَابُ: فَضْلِ الْاِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ

باب ۵: مساکین اور مسافروں پر خرچ کرنے کی فضیلت

[7473] ۴۵۔(۲۹۸۴) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هٰذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ

[7472] تقدم تخريجه في المساجد ومواضع الصلاة باب: فضل بناء المساجد والحث عليها برقم (۱۱۹۰)

[7473] انظر (التحفة) برقم (۱۴۱۳۱)

فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ))

[7473]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''جبکہ ایک آدمی جنگل و بیابان میں تھا، تو اس نے ایک بادل سے آواز سنی کہ فلاں انسان کے باغ کو سیراب کر، تو وہ بادل ایک رخ پر چل پڑا اور اپنا پانی ایک سنگریزوں والی زمین میں خالی کر دیا، (برسا) تو اس زمین کی نالیوں میں سے ایک نالی نے سارا پانی بھر لیا، چنانچہ وہ آدمی اس پانی کے ساتھ چل پڑا (اس کے پیچھے ہولیا) تو اس نے دیکھا، ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنی کسی سے پانی ادھر ادھر کر رہا ہے (زمین کو سیراب کر رہا ہے) تو اس نے پانی والے سے پوچھا، اے اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا، فلاں ہے، وہی نام جو اس نے بادلوں میں سے سنا تھا، سو اس نے اس سے کہا، اے اللہ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ پوچھنے والے نے کہا، میں نے اس بادل سے جس کا یہ پانی ہے، ایک آواز سنی (ہاتف غیبی) کہہ رہا تھا، فلاں کے باغ کو سیراب کرو، تیرا نام تھا، تو تم اس باغ میں کیا طرز عمل اپناتے ہو؟ باغ کے مالک نے کہا، جب تم نے پوچھ ہی لیا ہے، (تو سن) اس میں سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے، میں اس پر نظر ڈالتا ہوں، چنانچہ اس کا ایک تہائی صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرا اعیال کھا لیتے ہیں اور تیسرا تہائی اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔''

[7474](. . .)وَحَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَأَجْعَلُ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ))

[7474]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، جس میں یہ ہے، ''اور میں اس کا ایک تہائی، مسکینوں، مانگنے والوں اور مسافروں پر خرچ کرتا ہوں۔''

مفردات الحدیث ❶ تَنَحّی: ایک طرف کا رخ کیا، الگ ہو کر چلا گیا۔ ❷ حَرَّة: سیاہ کنکروں والی زمین۔ ❸ شَرجَةٌ: نالی، اس کی جمع شِرَاجٌ ہے۔ ❹ مِسْحَاة: وہ آلہ جس سے زمین کو کھودا جاتا ہے، کسّی۔

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے، زمین یا باغ کی پیداوار کے حاصل ہوتے ہی اس سے کچھ حصہ نیک کاموں کے لیے، فقراء، محتاجوں اور ضرورتمندوں کے لیے الگ کر لینا اور کچھ حصہ زمین کی بہتری اور اصلاح پر نیک نیتی سے خرچ کرنا خیر و برکت کا باعث بنتا ہے اور ایسا زمیندارہ ناپسندیدہ ہونے کی بجائے فضیلت کا باعث ہے اور پیداوار سے عُشر (دسواں حصہ) سے زائد خرچ کرنا پسندیدہ طرز عمل ہے۔

[7474] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤١٣١)

٦......بَاب: تَحْرِيمِ الرِّيَآءِ

باب٦: (جس نے اپنے عمل میں اللہ کے سوا کی رضا بھی چاہی یا) ریا کاری (دکھلاوا) کی حرمت

[7475] ٤٦-(٢٩٨٥) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ))

[7475]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے، میں شریکوں کی شراکت اور حصہ داروں سے بالکل بے نیاز ہوں، جس نے کوئی کام کیا، جس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک کیا، میں اس کو اس کے شریک کے ساتھ چھوڑ دوں گا۔''

فائدہ: ......کوئی انسان، کوئی اچھا اور نیک کام کرتا ہے اور اس کی نیت میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا حصول نہیں بلکہ کسی اور کو خوش کرنا یا کوئی مفاد مطلوب ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو اس کے شریک کے لیے رہنے دیتا ہے، اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت نہیں بخشتا یا اس انسان کو اس کے شرک کے حوالہ کر دیتا ہے اور وہ آدمی آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ سے لوٹ جاتا ہے، یعنی صرف اپنے مفادات کا اور دوسروں کی رضا کا اسیر بن کر رہ جاتا ہے، اس لیے شرک کا لفظ مصدری معنی اور شریک کے معنی دونوں کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔

[7476] ٤٧-(٢٩٨٦) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ رَآءَى رَآءَى اللّٰهُ بِهِ))

[7476]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگوں کو سنا کر (شہرت و ناموری کے لیے) عمل کرتا ہے، اللہ اس کے اس عمل کو (شہرت کی نیت) سنائے گا، (شہرت دے گا) اور جو ریا کاری کرتا ہے، (دکھلاوے کے لیے کام کرتا ہے تاکہ نیک نامی کا چرچا ہو) تو اللہ اس کے ساتھ دکھلاوا کرے گا، (ثواب دکھا کر، اس کو اس سے محروم کر دے گا) یا اس کی ریا کاری کو نمایاں کر دے گا۔''

[7475] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٠١٣)
[7476] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٥٦١٦)

[7477] ٤٨-(٢٩٨٧)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا رضی اللہ عنہ الْعَلَقِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((مَنْ يُّسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ))

[7477]۔ حضرت جندب علقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو لوگوں کو سنائے گا اللہ اس کی حرکت سنا دے گا اور جو ریا کاری کرے گا اللہ اس کی ریا کاری دکھلا دے گا۔''

فائدہ:...... سمعہ یہ ہے کہ ایک نیک کام اللہ کے لیے کرنے کے بعد لوگوں میں اس کا چرچا کیا جائے اور ریاء یہ ہے، لوگوں کو دکھلا کر ہی کیا جائے اور بقول بعض سمعہ لوگوں کے عیوب و نقائص دوسروں کو سنانا اور ان میں پھیلانا ہے، تو اللہ اس کے عیوب و نقائص ظاہر کر دیتا ہے۔

[7478] (. . .)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا غَيْرَهٗ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

[7478]۔ امام صاحب یہ روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں، اس میں سلمہ بن کہیل کے اس قول کا اضافہ ہے، میں نے ان کے سوا یعنی جندب کے سوا کسی کو یہ کہتے نہیں سنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یعنی سلمہ بن کہیل کو صرف جندب رضی اللہ عنہ سے ہی حدیث سننے کا موقع ملا ہے اور کسی صحابی سے حدیث نہیں سنی۔

[7479] (. . .)حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَعِيدٌ اَظُنُّهٗ قَالَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غَيْرَهٗ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

[7479]۔ امام صاحب اپنے استاد، سعید بن عمرو ثقفی سے بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں، میرے استاد، سفیان نے کہا، ولید بن حارث بن ابی موسیٰ نے سلمہ بن کہیل سے سنا کہ میں نے جندب سے سنا اور ان کے سوا کسی کو میں نے یہ کہتے نہیں سنا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

[7477] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الرقاق باب: الرياء والسمعة برقم (٦٤٩٩) وابن ماجه في (سننه) في الزهد باب: الرياء والسمعة برقم (٤٢٠٧) انظر (التحفة) برقم (٣٢٥٧)

[7478] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤٠٢)

[7479] تقدم تخريجه برقم (٧٤٠٢)

[7480] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا الصَّدُوقُ الْاَمِینُ الْوَلِیدُ بْنُ حَرْبٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ

[7480]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

نوٹ:...... ریاء وسمعہ کی تفصیلات اور ان کے درجات ومراتب اور اقسام جاننے کے لیے (احیاء العلوم، ج ۳) دیکھیے۔

۷...... بَاب : حِفْظِ اللِّسَانِ

باب ۷: (ایسا بول بولنا جس سے انسان آگ میں گر جاتا ہے، یا) زبان کی حفاظت

[7481] ۴۹۔(۲۹۸۸) حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا بَکْرٌ یَعْنِی ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْھَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیمَ عَنْ عِیسٰی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ ((اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ یَنْزِلُ بِھَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ))

[7481]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''انسان بعض دفعہ ایسا کلمہ بولتا ہے، جس سے دوزخ میں اتنا نیچے اتر جاتا ہے، جس کا فاصلہ مشرق ومغرب کا درمیانی فاصلہ سے زیادہ ہے۔''

[7482] ۵۰۔(. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عُمَرَ الْمَکِّیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَزِیدَ بْنِ الْھَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیمَ عَنْ عِیسٰی بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مَا یَتَبَیَّنُ مَا فِیھَا یَھْوِی بِھَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ))

[7482]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بندہ ایک ایسا کلمہ بول دیتا ہے، جس کی حقیقت وگہرائی احاطہ پر غور نہیں کرتا، اس کے سبب وہ دوزخ میں اتنا نیچے گر جاتا ہے کہ وہ فاصلہ مشرق ومغرب کے درمیان سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔''

[7480] تقدم تخریجه برقم (۷۴۰۲)

[7481] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الرقاق باب: حفظ اللسان برقم (۶۴۷۷) والترمذی فی (جامعه) فی الزھد باب: فیمن تکلم بکلمة یضحك بھا الناس برقم (۲۳۱۴) انظر (التحفة) برقم (۱۴۲۸۳)

[7482] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۷۴۰۶)

فائدہ :...... بعض دفعہ انسان بلاسوچے سمجھے کسی حکمران کی خوشامد میں کوئی بات کہہ دیتا ہے، یا اس کے سامنے کسی مسلمان کے بارے میں کوئی بات کہہ دیتا ہے، جس سے حکمران کو اس کے قتل کا بہانا مل جاتا ہے، یا بدگوئی اور فحش کلامی کرتا ہے، یا بلاسوچے سمجھے ہنسی مذاق میں کسی دینی حکم پر طعن کر دیتا ہے، اس کا مذاق اڑاتا ہے، تو یہ چیزیں اس کی تباہی و بربادی کا باعث بن جاتی ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے زبان کی حفاظت پر بہت زور دیا ہے اور خاموشی کو نجات قرار دیا ہے۔

٨...... بَاب: عُقُوبَةِ مَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَفْعَلُهُ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهُ

باب ۸: دوسروں کو معروف کا حکم دے کر خود اس پر عمل نہ کرنے اور دوسروں کو برائی سے روک کر اس کے ارتکاب کرنے کی عقوبت وسزا

[7483] ٥١-(٢٩٨٩) حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى وَاِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرُونَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ لَهُ اَلَا تَدْخُلُ عَلٰى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فَقَالَ اَتَرَوْنَ اَنِّي لَا اُكَلِّمُهُ اِلَّا اُسْمِعُكُمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ اَنْ اَفْتَتِحَ اَمْرًا لَا اُحِبُّ اَنْ اَكُونَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا اَقُولُ لِاَحَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ اَمِيرًا اِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحٰى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلٰى قَدْ كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ))

[7483]۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ان سے کہا گیا، کیا آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان سے گفتگو نہیں کریں گے؟ چنانچہ انہوں نے جواب دیا، کیا تمہارا خیال ہے کہ میں تمہیں سنا کر ہی ان سے گفتگو کرتا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں اپنے طور پر راز دارانہ طریقہ سے گفتگو کر چکا ہوں، بغیر اس کے کہ میں ایسے فتنہ کا

[7483] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: صفة النار وانها مخلوقة برقم (٣٢٦٧) وفي الفتن باب: الفتنة تموج كموج البحر برقم (٧٠٩٨) انظر (التحفة) برقم (٩١)

دروازہ کھولوں (کھلم کھلا امراء پر اعتراض کروں) جس کو میں سب سے پہلے کھولنا پسند نہیں کرتا اور میں کسی انسان کے بارے میں، جو میرا امیر (حاکم ہے) یہ نہیں کہتا کہ وہ تمام انسانوں سے بہتر ہے، جبکہ میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سن چکا ہوں، ''قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا، چنانچہ اس کے پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی، سو وہ ان انتڑیوں کے ساتھ اس طرح چکر لگائے گا، جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے، چنانچہ لوگ اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے، اے فلاں انسان! تمہیں کیا ہوا، کیا تم معروف کا حکم نہیں دیتے اور برائی سے روکتے نہیں تھے، وہ جواب دے گا، کیوں نہیں، میں نیکی کا حکم دیتا تھا اور خود نیکی نہیں کرتا تھا اور میں برائی سے روکتا تھا اور خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔''

[7484] (. . .) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ

عَنْ اَبِی وَآئِلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا یَمْنَعُكَ اَنْ تَدْخُلَ عَلٰی عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فِیمَا یَصْنَعُ؟ وَسَاقَ الْحَدِیثَ بِمِثْلِهِ.

[7484]۔ ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے، تو ایک آدمی نے کہا، کون سی چیز تمہیں اس بات سے روکتی ہے کہ آپ عثمان کے پاس جائیں اور ان کے رویہ، طرز عمل کے بارے میں ان سے گفتگو کریں،'' آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

فائدہ:...... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں گفتنی اور ناگفتنی باتیں کی جاتی تھیں اور خصوصی طور پر ان کی اقربا پروری کو اچھالا جاتا تھا، چونکہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ان سے خوش گوار تعلقات و مراسم تھے، اس لیے ان سے یہ کہا گیا کہ آپ ان سے گفتگو کریں اور دوسروں کی باتوں سے آگاہ کریں، تو انہوں نے کہا، میں نے اسلامی اصولوں اور آداب کے مطابق قابل گفتگو معاملات میں ان سے علیحدگی میں گفتگو کی ہے اور امرا و حکام سے گفتگو کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ دینی خیر خواہی اور ہمدردی کے جذبہ کے تحت صورت حال سے آگاہ کر کے نصیحت کی جائے، ان پر کھلم کھلا ناشائستہ اور نازیبا الفاظ میں طعن و تشنیع کرنا اور کیچڑ اچھالنا تو فتنہ کا دروازہ کھولنا ہے، جس سے فائدہ کی بجائے نقصان ہوتا ہے اور ایک امیر سب لوگوں سے بہتر نہیں ہو جاتا کہ اس کو نصیحت و خیر خواہی کی ضرورت ہی نہ رہے، بلکہ وہ تو بعض دفعہ اس حدیث کا بھی مصداق بن سکتا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس کا فرض منصبی ہے، اس کی ادائیگی کی صورت میں ہو سکتا ہے کہ وہ دوسروں کو نیکی کا حکم دے اور خود وہ نیکی نہ کر سکے، دوسروں کو کسی برائی سے روکے، جبکہ خود اس کا مرتکب ہو رہا ہو أَقْتَاب، قِتْب کی جمع ہے، انتڑیاں، جس طرح نیکی کا حکم

[7484] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (۷۴۰۸)

دینا نیک کام ہے اس طرح نیکی نہ کرنا، جبکہ وہ نیکی اسے کرنی چاہیے، گناہ ہے، اس طرح جس طرح برائی سے روکنا نیکی ہے، اس طرح برائی کا ارتکاب کرنا جرم و گناہ ہے، طاقت وقدرت کی صورت میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے قوت استعمال کرنا ضروری ہے اور یہ بات امراء و حکام کو حاصل ہے اور اگر طاقت وقوت کا استعمال ممکن نہ ہو، کیونکہ اختیار و اقتدار حاصل نہیں ہے، تو پھر یہ کام زبان کے ذریعہ کیا جائے گا اور علماء کا یہی فریضہ ہے اور اگر زبان سے یہ کام ممکن نہ رہے، تو دل میں اس کی ادائیگی کے لیے کوئی تدبیر اور حیلہ سوچنا چاہیے، جس کو کام میں لا کر یہ فریضہ ادا ہو سکے۔

٩......بَاب: النَّهْيِ عَنْ هَتْكِ الْإِنْسَانِ سِتْرَ نَفْسِهِ

باب ٩: اپنے گناہوں کا پردہ چاک کرنا یا ان کا اظہار کرنا ناجائز ہے

[7485] ٥٢ ـ(٢٩٩٠)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَاةٌ إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ))

قَالَ زُهَيْرٌ ((وَإِنَّ مِنَ الْهِجَارِ))

[7485] ـ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ''میری تمام امت کو معافی مل جائے گی، مگر ان لوگوں کو جو اپنے گناہوں کو فاش کرتے ہیں، یا کھلم کھلا گناہ کرتے ہیں اور کھلم کھلا گناہ کرنے کی ہی یہ شکل بھی ہے کہ بندہ رات کو ایک گناہ کا کام کرے، پھر صبح کو جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈالا (کسی کو پتہ نہیں چلنے دیا) ہے، وہ کسی کو کہتا ہے، اے فلان! میں شام کو یہ یہ کام کر چکا ہوں، حالانکہ رات بھر اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی اور صبح کو اسی (اللہ) نے جو اس کی پردہ پوشی کی تھی، اس کو چاک کر دیا ہے،'' زہیر کی روایت میں اِجھار کی جگہ ھِجار ہے، دونوں کا معنی کھولنا، ظاہر کرنا ہے، کیونکہ ھُجر جس سے ھِجار ہے، کا معنی ہوتا ہے، بدگوئی یا فحش گوئی۔

[7485] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: ستر المومن على نفسه برقم (٦٠٦٩) انظر (التحفة) برقم (١٢٩١١)

فائدہ :...... اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے جو انسان چھپ کر اور پوشیدہ طور پر گناہ کرتا ہے اس کے اندر شرم و حیاء باقی ہے اور وہ اس کام کو برا ہی سمجھتا ہے، اس لیے وہ اس گناہ سے باز آ سکتا ہے، توبہ کر سکتا ہے، لیکن جو انسان کسی گناہ کا اعلانیہ طور پر ارتکاب کرتا ہے، اس کا معنی یہ ہے، وہ شرم و حیا سے عاری ہے اور گناہ کو گناہ ہی نہیں سمجھتا، بلکہ ڈھٹائی سے کام لے کر اس کو یوں کرتا ہے کہ یہ بھی اچھا کام ہے، یا دوسروں کی غیرت کو للکارتا ہے، یا ان کے جذبات کا خون کرتا ہے، اس لیے اس کام سے باز آنا یا توبہ کرنا ممکن نہیں رہتا۔

۱۰...... بَابُ: تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ

باب ۱۰: چھینک پر دعا دینا اور جمائی کا ناپسندیدہ ہونا

[7486] ۵۳-(۲۹۹۱) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ أَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ

[7486]- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے پاس دو آدمیوں کو چھینک آئی، تو آپ نے ان میں سے ایک کو خیر و برکت کی دعا دی اور دوسرے کے لیے خیر و برکت کی دعا نہ کی، تو جس کو آپ نے دعا نہ دی تھی، اس نے کہا، فلاں کو چھینک آئی تو آپ نے اس کو دعا دی اور مجھے چھینک آئی، تو آپ نے مجھے دعا نہیں دی، آپ نے فرمایا: ''اس نے اللہ کی حمد بیان کی اور تو نے اللہ کی حمد بیان نہیں کی، (الحمد للہ نہیں کہا)''

فائدہ :...... چھینک آنے سے دماغ کے فضلات خارج ہوتے ہیں، جس سے انسان کا دماغ ہلکا ہو جاتا ہے اور اس کا جسم راحت و سکون محسوس کرتا ہے، اس لیے اس پر اللہ کی حمد اور اس کا شکر بجا لاتے ہوئے، الحمد للہ، کہنا چاہیے اور سننے والے کو اس کی خیر و برکت کی دعا دیتے ہوئے، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہنا چاہیے، اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہیں کہتا، تو اس کو دعائے خیر دینا ضروری نہیں ہے۔

[7486] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الادب باب: الحمد للعاطس برقم (٦٢٢١) وفي باب: لا يشمت العاطس اذا لم يحمد الله برقم (٦٢٢٥) وابو داود في (سننه) في الادب باب: فيمن يعطس ولا يحمد الله برقم (٥٠٣٩) والترمذي في (جامعه) في الادب باب: ما جاء في ايجاب التشميت بحمد الله برقم (٢٧٤٢) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: تشميت العاطس برقم (٣٧١٣) انظر (التحفة) برقم (٨٧٢)

[7487] (. . .) وَحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْاَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[7487]۔ امام صاحب کو ایک اور استاد نے یہی حدیث سنائی۔

[7488] ٥٤۔(٢٩٩٢) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى اَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ بِنْتِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ اِلَى اُمِّي فَاَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَائَهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ اِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَمْ اُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللّٰهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ **((اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوهُ فَاِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ))**

[7488]۔ حضرت ابو بردہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں (اپنے باپ) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ وہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی بیٹی کے گھر میں تھے، مجھے چھینک آئی تو انہوں نے مجھے دعا نہ دی اور اس عورت کو چھینک آئی تو اسے دعا دی، میں واپس اپنی ماں کے پاس آیا تو اسے اس واقعہ کی خبر دی، تو جب وہ میری ماں کے پاس آئے، اس نے کہا، آپ کے پاس میرے بیٹے کو چھینک آئی تو آپ نے اسے دعا نہ دی اور اس عورت کو چھینک آئی، تو آپ نے اسے دعا دی، تو انہوں نے جواب دیا، تیرے بیٹے کو چھینک آئی، تو اس نے الحمد للہ نہ کہا، اس لیے میں نے اس کو دعا نہ دی اور اس عورت کو چھینک آئی، تو اس نے الحمد للہ کہا، تو میں نے بھی اسے دعا دی، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا، ہے،''جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے، تو تم بھی اسے دعا دو اور اگر وہ اللہ کی حمد بیان نہ کرے، تو تم بھی اس کو دعا نہ دو۔''

فائدہ: ....حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی بیٹی، ام کلثوم، حضرت ابو موسیٰ اشعری کی دوسری بیوی تھی اور ابو بردہ کی ماں کی سوکن تھی، اس لیے اس کو غصہ آیا اور اس نے سبب پوچھا،

[7489] ٥٥۔(٢٩٩٣) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ

[7487] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤١١)

[7488] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٩١٠٥)

[7489] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب كم مرة يشمت العاطس برقم (٥٠٣٧) ←

عَنْ اِیَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ عَنْ اَبِیهِ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِکْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِی

اِیَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ ((یَرْحَمُکَ اللّٰهُ)) ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰی فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((الرَّجُلُ مَزْکُومٌ))

[7489]۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سنا، جبکہ آپ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی، "یَرْحَمُكَ اللّٰه" اللہ تم پر رحم فرمائے، پھر اس کو دوبارہ چھینک آئی، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا: ''اس آدمی کو زکام ہے۔''

فائدہ:...... زکام کی وجہ سے چھینکیں آئیں، تو ایک بار دعا کافی ہے، عام حالات میں آپ نے تین دفعہ دعا دی ہے۔

[7490] ٥٦۔(٢٩٩٤) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَیُّوبَ وَقُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیلُ یَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیهِ

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَثَائَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ))

[7490]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمائی شیطانی چیز ہے، تو جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے، تو مقدور بھر (جہاں تک ہو سکے) اس کو روکے۔''

مفردات الحدیث ✲ **فَلْیَکْظِمْ**: اس کو روکے، کظم روکنے کو کہتے ہیں۔

فائدہ:...... جمائی بسیار خوری یا پرخوری اور کاہلی و سستی کی علامت ہے، اگر اس کو روکا نہ جائے، تو انسان کے منہ کی ہیئت و شکل بدنما نظر آتی ہے اور منہ کھلنے سے اس میں مکھی وغیرہ داخل ہو جاتی ہے، اس لیے اس کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے اور اسے روکنے کی تاکید کی گئی ہے، اس لیے شیطان کو خوش ہونے اور ہنسنے کا موقع نہیں دینا چاہیے، منہ کو بند کر لینا چاہیے، یا اس پر ہاتھ رکھ لینا چاہیے۔

← والترمذی فی (جامعه) فی الاستئذان باب: ما جاء کم یشمت العاطس برقم (٢٧٤٣) وابن ماجه فی (سننه) فی الادب باب: تشمیت العاطس برقم (٣٧١٤) انظر (التحفة) برقم (٤٥١٣)

[7490] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی الصلاة باب: ما جاء فی کراهیة التثائوب فی الصلاة برقم (٢٧٠) انظر (التحفة) برقم (١٣٩٨٢)

[7491] ۵۷۔(۲۹۹۵)حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنًا لِأَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ يُحَدِّثُ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ))**

[7491]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے، تو وہ اپنے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دے، کیونکہ کھلے منہ میں شیطان داخل ہو جاتا ہے۔''

[7492] ۵۸۔(. . .)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ **((إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ))**

[7492]۔ حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے، تو وہ اپنے ہاتھ سے اس کو روکے، کیونکہ شیطان داخل ہو جاتا ہے۔''

[7493] ۵۹۔(. . .)حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ))**

[7493]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آئے، تو مقدور بھر اس کو روکے، کیونکہ (منہ میں) شیطان داخل ہو جاتا ہے۔''

فائدہ:...... عام حالات میں جمائی آنے پر، اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے، لیکن نماز کی حالت میں اس کی تاکید زیادہ ہے۔

[7494] (. . .)حَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ

[7491] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: ما جاء في التثاؤب برقم (۵۰۲۶) وبرقم (۵۰۲۷) انظر (التحفة) برقم (۴۰۱۱) وبرقم (۴۱۱۹)

[7492] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷۴۱۶)

[7493] تقدم تخريجه برقم (۷۴۱۶)

[7494] تقدم تخريجه برقم (۷۴۱۶)

[7494]۔یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

۱۱......بَاب :فِيْ اَحَادِيث مُتفرّقة

باب ۱۱: متفرق احادیث

[7495] ٦٠۔(٢٩٩٦)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَّخُلِقَ الْجَآنُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ**))

[7495]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا، جنوں کو آگ کے شعلہ سے اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہیں بتا دی گئی ہے، یعنی مٹی سے۔''

۱۲......بَابُ:فِي الْفَاْرِ وَاَنَّهُ مَسْخٌ

باب ۱۲: چوہا اور وہ مسخ شدہ ہے

[7496] ٦١۔(٢٩٩٧)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((**فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِنْ بَنِي اِسْرَآئِيلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَلَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَاْرَ اَلَا تَرَوْنَهَا اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّآءِ شَرِبَتْهُ**)) قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ كَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذٰلِكَ مِرَارًا قُلْتُ اَاَقْرَاُ التَّوْرَاةَ و قَالَ اِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ ((**لَا نَدْرِي مَا فَعَلَتْ**))

[7496]۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنو اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا، پتہ نہیں اس کا کیا بنا اور میں یہی خیال کرتا ہوں، ان کو مسخ کر کے چوہا بنا دیا گیا، کیا تم اسے دیکھتے نہیں ہو،

[7495] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٦٥٥)

[7496] اخرجه البخاري في (صحيحه) في بدء الخلق باب: خير مال المسلم غنم ينجع بها شعف الجبال برقم (٣٣٠٥) انظر (التحفة) برقم (١٤٤٦٣)

جب ان کے سامنے اونٹوں کا دودھ رکھا جاتا ہے، تو وہ اسے پیتے نہیں ہیں اور جب ان کے سامنے بکری کا دودھ رکھا جاتا ہے، تو پی جاتے ہیں؟'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے یہ حدیث کعب (احبار) کو سنائی، تو انہوں نے پوچھا، کیا آپ نے براہ راست رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ میں نے کہا، ہاں، انہوں نے بار بار یہی پوچھا، تو میں نے کہا، کیا میں تورات پڑھتا ہوں؟'' یعنی رسول اللہ ﷺ کے سوا میرے پاس کوئی اور ذریعہ علم نہیں ہے، اسحاق کی روایت میں لا یُدْرٰی کی جگہ لا ندری ہے، ہم نہیں جانتے۔

فائدہ:...... یہ بات آپ نے اس وقت فرمائی تھی، جبکہ آپ کو وحی کے ذریعہ یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ مسخ شدہ حیوان کی نسل وذریت نہیں ہوتی۔

[7497] ٦٢۔(. . .)وَ حَدَّثَنِي اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ((**الْفَارَةُ مَسْخٌ وَ آيَةُ ذٰلِكَ اَنَّهُ يُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهُ وَيُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْاِبِلِ فَلَا تَذُوقُهُ**)) فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَفَاُنْزِلَتْ عَلَيَّ التَّوْرَاةُ

[7497]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، چوہیا مسخ شدہ جاندار ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے سامنے بکریوں کا دودھ رکھا جاتا ہے، تو یہ اسے پی لیتی ہے اور اس کے سامنے اونٹ کا دودھ رکھا جاتا ہے، تو یہ اس کو منہ ہی نہیں لگاتی، اس کو چکھتی ہی نہیں،'' تو ان سے کعب احبار نے پوچھا کہ یہ بات آپ نے رسول اللہ ﷺ سے براہ راست سنی ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو کیا مجھ پر تورات اتری ہے؟ میں تورات سے آگاہ نہیں ہوں کہ اس سے کوئی چیز بیان کر دوں۔''

۱۳...... بَابٌ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

باب ۱۳: مومن ایک بل سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا

[7498] ٦٣۔(٢٩٩٨)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((**لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ**))

[7497] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٤٥٦٣)

[7498] اخرجه ابو داود في (سننه) في الادب باب: لا يلدغ المومن من جحر مرتين برقم (٦١٣٣) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في الحذر من الناس برقم (٤٨٦٢) وابن ماجه في (سننه) في الفتن باب: العزلة برقم (٣٩٨٢) انظر (التحفة) برقم (١٣٢٠٥)

[7498]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''مومن ایک بل (سوراخ) سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔''

[7499] (. . .) وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِمِثْلِهِ

[7499]۔ یہی روایت امام صاحب اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... حدیث کے الفاظ خبر پر ہیں، لیکن معنی و مفہوم کے اعتبار سے ارشاد و ہدایت ہے کہ مومن کو ہوشیار، بیدار اور محتاط ہو کر رہنا چاہیے، غفلت اور بے خبری کی زندگی نہیں گزارنی چاہیے کہ غفلت و بے خبری کی بنا پر اس کو بار بار دھوکہ دیا جا سکے۔

۱۴...... بَاب: الْمُؤْمِنُ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ

باب ۱٤: مومن کے لیے ہر حال، ہر معاملہ خیر ہی ہے

[7500] ٦٤۔(٢٩٩٩) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ((**عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ**))

[7500]۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مومن کا معاملہ تعجب خیز ہے، اس کی ہر حالت، ہر معاملہ خیر ہے، مومن کے سوا یہ شرف کسی کو حاصل نہیں ہے، اگر اسے مسرت و شادمانی حاصل ہوتی ہے، وہ شکر ادا کرتا ہے، جو اس کے لیے خیر و خوبی کا باعث ہے اور اگر اسے تنگی و ترشی لاحق ہوتی ہے، صبر کرتا ہے، جو اس کے لیے خیر (اجر و ثواب) کا سبب بنتا ہے۔''

[7499] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٣٢٥٠) وبرقم (١٣٣٦٠)
[7500] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٤٩٧٠)

۱۵......بَاب :النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ إِذَا كَانَ فِيهِ إِفْرَاطٌ وَخِيفَ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوحِ

باب ۱۵: مدح وتعریف میں افراط، جبکہ وہ ممدوح کے لیے فتنہ کا باعث خطرہ ہو، ممنوع ہے

[7501] ٦٥ ـ(٣٠٠٠)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَـنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ ((وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا إِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَلَا اُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا اَحْسِبُهُ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذَا وَكَذَا))

[7501] ۔ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کے پاس دوسرے آدمی کی تعریف کی، تو آپ نے فرمایا: ”تم پر افسوس! تو نے اپنے ساتھی کی گردن توڑ دی یا کاٹ دی، تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی،“ کئی دفعہ فرمایا،”جب تم میں سے کسی کو اپنے ساتھی کی مدح کی ضرورت پیش آ جائے (مدح کے بغیر چارہ نہ رہے) تو وہ یوں کہے، میں فلاں کو یوں خیال کرتا ہوں، اصل محاسبہ کرنے والا تو اللہ ہی ہے، میں اللہ کے سامنے اس کا تزکیہ وصفائی نہیں دے رہا، میں اس کو یوں ہی سمجھتا ہوں، اگر وہ اس کو اس طرح جانتا ہو۔“

فائدہ......اگر کوئی انسان خوبی اور کمال سے متصف ہو، یا اس نے کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہو، جس پر اس کی حوصلہ افزائی کی ضرورت ہو، تو اس کی حوصلہ افزائی ضرور کرنی چاہیے، لیکن اس میں ایسا انداز اور اسلوب اختیار نہیں کرنا چاہیے، جس میں مبالغہ و مدح سرائی ہو، جس سے اس کے اندر عجب وغرور اور گھمنڈ پیدا ہو جائے اور وہ اپنی مدح وتعریف سننے کا عادی بن جائے، یا دوسروں کے کاموں کا کریڈٹ بھی لینے لگے اور یہ تعریف وتوصیف بھی اپنے علم کی حد تک ہوگی، کیونکہ اصل حقیقت تو اللہ ہی جانتا ہے، ہم تو کسی کے ظاہر ہی کو جان سکتے ہیں۔

[7502] ٦٦ـ(. . .)وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ

[7501] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشهادات باب: اذا زكّى رجل رجلا كفاه برقم (٢٦٦٢) وفي الادب باب: ما يكره من التمادحض برقم (٦٠٦١) وفي باب: ما جاء في قول الرجل: ويلك برقم (٦١٦٢) وابو داود في (سننه) في الادب باب: في كراهية التمادح برقم (٤٨٠٥) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: المدح برقم (٣٧٤٤) انظر (التحفة) برقم (١١٦٧٨)

[7502] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤٢٦)

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی بَکْرَۃَ عَنْ اَبِیهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ ذُکِرَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ فِی کَذَا وَکَذَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ((وَیْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا)) یَقُولُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ **((اِنْ کَانَ اَحَدُکُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّهٗ کَذٰلِكَ وَلَا اُزَکِّی عَلَی اللّٰهِ اَحَدًا))**

[7502]۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا، تو ایک آدمی کہنے لگا، اے اللہ کے رسول! رسول اللہ ﷺ کے بعد فلاں فلاں صفت میں اس سے بڑھ کر کوئی فرد نہیں ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر افسوس! تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی،'' آپ نے کئی دفعہ یہی بات فرمائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کسی کو لامحالہ کسی کی تعریف کرنا ہو، تو یوں کہے، میں فلاں کو یوں خیال کرتا ہوں، اگر وہ واقعی اس کو اس طرح سمجھتا ہو اور میں اللہ کے نزدیک کسی کی صفائی نہیں دیتا کہ وہ اللہ کے نزدیک بھی ایسا ہی ہے۔

[7503] (. . .) وَحَدَّثَنِیهِ عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَاه اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ کِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیثِ یَزِیدَ بْنِ زُرَیْعٍ وَلَیْسَ فِی حَدِیثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ

[7503]۔ امام صاحب اپنے دو اور اساتذہ سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، لیکن اس میں یہ لفظ نہیں ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد، اس سے کوئی شخص بڑھا ہوا نہیں ہے۔

[7504] ٦٧۔(٣٠٠١) حَدَّثَنِی اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیلُ بْنُ زَکَرِیَّاءَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

عَنْ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ رَجُلًا یُثْنِی عَلٰی رَجُلٍ وَیُطْرِیهِ فِی الْمِدْحَةِ فَقَالَ **((لَقَدْ اَهْلَکْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ))**

[7504]۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے سنا کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی تعریف

[7503] تقدم تخریجه برقم (٧٤٢٦)

[7504] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الشهادات باب ما یکره من الاطناب فی المدح برقم (٢٦٦٣) وفی الادب باب: ما یکره من التمادح برقم (٦٠٦٠) انظر (التحفة) برقم (٩٠٥٠٦)

کر رہا ہے اور تعریف میں بھی اس کو حد سے بڑھا رہا ہے، تو آپ نے فرمایا: ''تم نے ہلاک کر ڈالا یا یہ اس آدمی کی پشت کاٹ ڈالی۔

مفردات الحدیث ❶ يُطْرِيْه: تعریف میں مبالغہ کرنا۔ ❷ المِدْحة: مدح و تعریف۔

[7505] ٦٨ ـ(٣٠٠٢)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُثْنِي عَلَى اَمِيرٍ مِنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثِي عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَحْثِيَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ

[7505] ۔حضرت ابو معمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ایک آدمی کھڑا ہو کر امراء، گورنروں میں سے کسی امیر گورنر کی تعریف کر رہا تھا، تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اس پر مٹی پھینکنے لگے اور کہا، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ہم تعریف میں مبالغہ کرنے والوں کے چہروں پر مٹی ڈالیں۔

فائدہ :...... بعض حضرات نے صحابی رسول کی طرح، اس حدیث کو ظاہری لغوی معنی پر محمول کیا ہے کہ تملق و چاپلوسی کرنے والے پیشہ ور قصیدہ خانوں کے چہروں پر حقیقتاً مٹی ڈالنی چاہیے، لیکن اکثر سلف کے نزدیک یہ اس کو ناکام و نامراد کرنے سے کنایہ ہے کہ اس کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے اور اس مقصد اور غرض کو پورا نہیں کرنا چاہیے، ممدوح کو کسی فخر و گھمنڈ اور خود پسندی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے اور نہ اس کی بات کو اہمیت و وزن دینا چاہیے، اگر وہ کچھ لینے کے لیے ایسے کر رہا ہے، تو اسے محروم کرنا چاہیے۔

[7506] ٦٩ـ(. . .)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا

[7505] اخرجه الترمذي في (جامعه) في الزهد باب: ما جاء في كراهية المدح والمداحين برقم (٢٣٩٣) وابن ماجه في (سننه) في الادب باب: المدح برقم (٣٧٤٢) انظر (التحفة) برقم (١١٥٤٥)

[7506] اخرجه ابو داود في (سننه) في كراهية التمادح برقم (٤٨٠٤) انظر (التحفة) برقم (١١٥٤٩)

شَأْنُكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ))

[7506] ۔ ہمام بن حارث رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (کے سامنے) مدح کرنے لگا، تو حضرت مقداد متوجہ ہوئے اور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے، کیونکہ وہ ایک بھاری بھرکم آدمی تھے اور اس کے چہرے پر کنکر پھینکنے لگے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا، تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے کہا، بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، "جب تم تعریف میں مبالغہ کرنے والوں کو دیکھو، تو ان کے چہروں پر مٹی ڈالو۔"

[7507] (. . .) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ الرَّحْمَٰنِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

[7507] ۔ امام صاحب یہی روایت اپنے مختلف اساتذہ سے بیان کرتے ہیں۔

١٦...... بَابُ: مُنَاوَلَةِ الْأَكْبَرِ

باب ١٦: چیز بڑے کو دینا (جبکہ وہ نیا پھل نہ ہو)

[7508] ٧٠-(٣٠٠٣) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا صَخْرٌ يَعْنِي ابْنَ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ

عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ))

[7508] ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے اپنے آپ کو خواب میں مسواک کرتے دیکھا، تو مجھے دو آدمیوں نے کھینچا، (مسواک لینے کے لیے) چنانچہ میں نے مسواک دونوں میں سے چھوٹے کو دے دی، تو مجھے کہا گیا، بڑے کو دو، تو میں نے اسے بڑے کے حوالہ کر دیا۔"

[7507] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٧٤٣١)

[7508] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٥٨٩٢)

۱۷......بَاب :اَلتَّثَبُّتِ فِي الْحَدِيثِ وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب ۱۷: حدیث کے بیان میں تحقیق سے کام لینا اور علم رکھنے کا حکم

[7509] ۷۱-(۳۰۰٤)حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ

اَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ وَعَائِشَةُ تُصَلِّي فَلَمَّا قَضَتْ صَلٰوتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ اَلَا تَسْمَعُ اِلَى هٰذَا وَمَقَالَتِهِ آنِفًا اِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ

[7509]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے کہہ رہے تھے، اے حجرہ کی مالکہ، اے حجرہ کی مالکہ! سن لیجیے، سن لیجیے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں، جب وہ اپنی نماز پوری کر چکیں، حضرت عروہ رحمہ اللہ سے کہا، تم نے ابھی اس کی آواز اور اس کے قول کو سنا، نبی اکرم ﷺ تو بس اس طرح بات کرتے تھے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا، اس (کلمات) کو گننا چاہتا، تو گن سکتا تھا۔"

فائدہ :...... علمی گفتگو، ٹھہر ٹھہر کر، آہستہ آہستہ کرنی چاہیے، تاکہ سمجھنا آسان ہو۔

[7510] ۷۲-(۳۰۰٤)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ **((لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ اَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))**

[7510]۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری باتیں نہ لکھو اور جس نے قرآن کے علاوہ مجھ سے کچھ سیکھا ہے، تو اسے مٹا دے اور مجھ سے بیان کرو، میری حدیثیں سناؤ، اس میں کوئی تنگی نہیں ہے اور جس نے مجھ پر جھوٹ بولا، میری طرف اپنی طرف سے کوئی بات منسوب کی، ہمام کہتے ہیں، میرے خیال میں آپ نے جان بوجھ کر کا لفظ کہا، تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ بنا لے۔"

[7509] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٩٣٤)

[7510] اخرجه الترمذي في (جامعه) في العلم باب: ما جاء في كراهية كتابة العلم برقم (٢٦٦٥) انظر (التحفة) برقم (٤١٦٧)

فائدہ :...... حدیث کو لکھنے کی ممانعت اس صورت میں تھی، جبکہ قرآن وحدیث کو یکجا لکھا جا رہا تھا اور دونوں کے باہمی اختلاط اور آمیزش کا خطرہ تھا، یا یہ حکم اس وقت تھا، جب کتابت کے اسباب اور وسائل کی قلت تھی اور قرآن اور حدیث دونوں کو لکھنا دقت اور پریشانی کا باعث تھا، کیونکہ لکھنے والے (کاتب) اور کاغذ عام نہ تھے، نیز لکھنے کی ممانعت اس لیے بھی تھی کہ عربوں کا حافظہ بہت تیز تھا اور سب چیزوں کو زبانی یاد رکھتے تھے، اس لیے ان کو یاد رکھنے کا حکم دیا، تاکہ قوت حافظہ عدم استعمال کی وجہ سے ضائع نہ ہو جائے، اس لیے آپ نے احادیث بیان کرنے کی تلقین فرمائی کہ حَدِّثُوا عنی، میری باتیں بیان کرو۔

۱۸...... بَاب : قِصَّةِ اَصْحَابِ الْاُخْدُوْدِ

باب ۱۸: اصحاب اخدود، جادوگر، راہب اور نوجوان کا واقعہ

[7511] ۷۳-(۳۰۰۵) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى

عَنْ صُهَيْبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ((كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَاَعْجَبَهُ فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ اِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي اَهْلِي وَاِذَا خَشِيتَ اَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ اَعْلَمُ آلسَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اَيْ بُنَيَّ اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هَاهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ اِنِّي لَا اَشْفِي اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاِنْ اَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ

[7511] اخرجه الترمذی فی (جامعه) فی التفسیر باب: ومن سورة البروج برقم (۳۳۴۰) انظر (التحفة) برقم (۴۹۶۹)

اللّٰهُ فَأَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَدَعَا بِالْمِئْشَارِ فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلَى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتّٰى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلَى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ فِي أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النِّيرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهْ اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ))

[7511]۔حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا، تو جب وہ بوڑھا ہو گیا، اس نے بادشاہ کو کہا، میں بوڑھا ہو چکا ہوں اس لیے آپ میرے پاس کوئی نوجوان بھیجیں جس کو میں جادو سکھا دوں، چنانچہ اس نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا، تاکہ وہ اسے جادو سکھا دے اور جس راستہ پر چل کر وہ جاتا تھا، اس میں ایک راہب تھا، لڑکا اس کے پاس بیٹھ گیا، اس کی باتیں سنیں، جو اسے بہت پسند آئیں، چنانچہ جب وہ جادوگر کے پاس جاتا، راہب کے پاس سے گزرتا اور اس کے پاس بیٹھ جاتا اور جب وہ تاخیر سے جادوگر کے پاس پہنچتا، وہ اسے سزا دیتا، جس کا اس نے راہب کے پاس شکوہ کیا، تو اس نے اسے (یہ حیلہ بتایا) کہا، جب تم کو جادوگر (کی مار) کا خوف ہو، تو کہہ دیا کرو، مجھے گھر والوں نے روک لیا تھا (اس لیے تاخیر ہوگئی) اور جب گھر والوں کی باز پرس کا اندیشہ ہو تو کہہ دیا کرو، مجھے جادوگر نے روک لیا تھا، (اس لیے دیر سے آیا ہوں) وہ اسی طرح آتا جاتا رہا کہ اس اثناء میں وہ ایک بہت بڑے جانور (شیر) کے پاس پہنچا، جس نے لوگوں کو روک رکھا تھا، (لوگ اس سے ڈر کر کھڑے تھے) تو اس نے دل میں کہا، آج میں یہ جاننے کی کوشش کرتا ہوں کہ جادوگر افضل ہے، یا راہب افضل ہے؟ اس نے ایک پتھر لیا اور کہا، اے اللہ! اگر راہب کا معاملہ اور کام تیرے نزدیک جادوگر کے عمل و وطیرہ سے زیادہ محبوب ہے، تو اس جانور (شیر) کو مار ڈال تاکہ لوگ گزر جائیں یہ کہہ کر اس کو پتھر مارا، اس نے اسے قتل کر دیا اور لوگ گزر گئے، اس کے بعد وہ راہب کے پاس آیا اور اسے اس واقعہ کی خبر دی، تو راہب نے اسے کہا، اے میرے بیٹے، اب تم مجھ سے افضل ہو، تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے، جو میں دیکھ رہا ہوں اور تمہیں جلد ہی آزمایا جائے گا، مصائب میں گرفتار ہو گے، سو اگر تم مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ، تو میرے بارے میں کسی کو نہ بتانا، (کہ میں نے تمہیں تعلیم دی ہے) اور نوجوان، مادر زاد اندھے اور برص والے (کوڑھی) کو تندرست کرتا تھا اور لوگوں کی ہر قسم کی بیماریوں کا علاج کرتا تھا، بادشاہ کے ایک ہمنشین نے بھی سنا، جو اندھا ہو چکا تھا، وہ اس کے پاس بہت سارے تحفے تحائف لے کر حاضر ہوا اور کہا، یہ جو کچھ بھی ہے تیرا ہوگا، اگر تم مجھے تندرست کر دو، نوجوان نے کہا، میں کسی کو شفا نہیں بخش سکتا، شفا تو صرف اللہ ہی دیتا ہے، سو اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ، میں اللہ سے دعا کروں گا، وہ تمہیں شفا بخش دے گا، تو وہ اللہ پر ایمان لے آیا، اللہ نے اسے صحت بخش دی، چنانچہ وہ بادشاہ کے دربار میں آیا اور جیسے پہلے بیٹھا تھا، اس طرح اس کے پاس بیٹھ گیا، تو بادشاہ نے اسے پوچھا، تیری نظر تجھے کس نے لوٹا دی؟ اس نے جواب دیا، میرے رب نے، بادشاہ نے کہا، تیرا میرے سوا کوئی اور رب ہے؟ اس نے کہا، میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے، چنانچہ بادشاہ نے اس کو گرفتار کر لیا اور اسے مسلسل تکالیف دیتا رہا، حتی کہ اس نے نوجوان کے بارے میں بتا دیا، چنانچہ نوجوان کو لایا گیا، بادشاہ نے اس سے پوچھا، اے بیٹے، تیرا جادو اس حد تک ترقی کر گیا ہے کہ تو مادر زاد

اندھے اور کوڑھی کو شفا بخشتا ہے اور یہ، یہ کام کرتے ہو، نوجوان نے کہا، میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا تو بس اللہ دیتا ہے، سو اس نے اس کو بھی گرفتار کر لیا اور اسے مسلسل اذیت دیتا رہا، حتی کہ اس نے راہب کا پتہ بتا دیا، چنانچہ راہب کو لایا گیا اور اسے کہا گیا، اپنے دین سے باز آ جاؤ، اس نے انکار کر دیا، تو ایک آراء لایا گیا اور بادشاہ نے آراء اس کے سر کی چوٹی پر رکھ دیا اور اس کو چیر دیا، وہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا، پھر بادشاہ کے مصاحب کو لایا گیا اور اسے کہا گیا، اپنے دین سے لوٹ آؤ، سو اس نے بھی انکار کر دیا، تو اس کے سر کی چوٹی پر آراء رکھا اور اس سے چیر دیا، حتی کہ وہ دو ٹکڑے ہو کر گر پڑا، پھر نوجوان کو لایا گیا، اسے بھی کہا گیا، اپنے دین سے پھر جا، اس نے بھی انکار کر دیا، چنانچہ بادشاہ نے اسے اپنے چند ساتھیوں کے حوالہ کر دیا اور کہا، اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ، اسے پہاڑ پر چڑھاؤ، جب تم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ جاؤ، تو اگر یہ اپنے دین سے باز آئے (تو ٹھیک ہے) وگرنہ اسے نیچے پھینک دو، سو وہ اسے لے گئے اور اس کو لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے، تو نوجوان نے دعا کی، اے اللہ تو جیسے چاہے، میرے لیے ان سے کافی ہو جا، (مجھے ان سے بچا لے) پہاڑ نے ان کو حرکت دے کر گرا دیا اور نوجوان چل کر بادشاہ کے پاس آ گیا، بادشاہ نے اس سے پوچھا، تیرے ساتھیوں کا کیا بنا؟ اس نے جواب دیا، اللہ نے مجھے ان سے بچا لیا، تو اس نے اسے اپنے کچھ ساتھیوں کے سپرد کر دیا اور کہا، اسے لے جاؤ اور اسے ایک ڈونگے (چھوٹی کشتی) میں سوار کرو اور اسے سمندر کے درمیان لے جاؤ، اگر یہ اپنے دین سے لوٹ آئے تو ٹھیک ہے، وگرنہ اسے سمندر میں پھینک دو، چنانچہ وہ اسے لے گئے اور اس نے دعا کی، اے اللہ! میرے لیے ان سے کافی ہو جا، جیسے تو چاہے، کشتی ان کو لے کر الٹ گئی، جس سے وہ غرق ہو گئے اور نوجوان چل کر بادشاہ کے پاس آ گیا، بادشاہ نے اس سے پوچھا، تیرے ساتھیوں کا کیا بنا؟ اس نے کہا، اللہ میرے لیے ان سے کافی ہو گیا، پھر اس نے بادشاہ سے کہا، تو مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتا، جب تک وہ کام نہ کرے، جو میں تمہیں بتانے لگا ہوں، اس نے کہا، وہ کیا ہے؟ اس نے کہا، تم تمام لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور مجھے ایک تنے پر سولی چڑھا دو، پھر میرے ترکش سے ایک تیر لو، پھر تیر کو کمان کے چلہ میں رکھ کر کہو، اللہ کے نام سے، جو اس نوجوان کا رب ہے، پھر مجھ پر تیر چلا دو، سو جب تم یہ کام کر لو گے، تو مجھے مار سکو گے، بادشاہ نے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور غلام کو ایک تنے پر لٹکا دیا، پھر اس کے ترکش سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے چلہ پر رکھا، پھر کہا، اللہ کے نام سے، جو اس نوجوان کا رب ہے، پھر اسے تیر مارا اور تیر اس کی کنپٹی پر لگا، تو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر لگنے کی جگہ پر رکھ لیا اور مر گیا، لوگ کہنے لگے، ہم نوجوان کے رب پر ایمان لائے، ہم نوجوان کے رب پر ایمان لائے، ہم نے نوجوان کے رب کو مان لیا، بادشاہ کو آ کر اطلاع دی گئی کہ دیکھیے، جس بات کا آپ کو خطرہ یا دھڑکا تھا، اللہ کی قسم! اس اندیشہ نے حقیقت کا روپ دھار لیا، لوگ ایمان لا چکے ہیں، تو اس نے گلیوں کے دہانوں پر کھائیاں (خندقیں)

کھودنے کا حکم دیا، ان کو کھودا گیا اور آگیں روشن کی گئیں اور کہا، جو اپنے دین سے واپس نہ آئے تو انہیں ان میں جلا دو، یا اسے کہا جائے، کودو، چھلانگ لگاؤ، بادشاہ کے کارندوں نے ایسا کیا، حتی کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کا بچہ تھا، اس نے اس میں گرنے سے پس و پیش کی (جھجکی) تو بچے نے اسے کہا، اے میری ماں! صبر کر، ثابت قدم رہ، کیونکہ تو حق پر ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ تَقَاعَسَت: اس نے پس و پیش کیا، وہ جھجکی۔ ❷ مئشار اور منشار: دونوں کا معنی ایک آرا ہے۔

فائدہ:...... راہب نے بچے کو ساحر اور گھر والوں کے مواخذہ سے بچنے کا جو حیلہ بتایا قاضی عیاض اور امام قرطبی نے اس سے اس بات کا جواز نکالا ہے کہ انسان اللہ کے دین کے حصول اور ایمان کے تحفظ کے لیے جھوٹ بول سکتا ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے اس فعل پر تنقید نہیں لیکن امام ابی انے ایک توریہ کا جواز نکالا ہے کہ یہاں اہل سے مراد راہب ہے کیونکہ انسان کا حقیقی اہل وہی نے جو اس کا خیر خواہ اور ہمدرد ہو اور حبسنی ساحر کا معنی یہ ہے کہ مجھے گھر واپس آنے کے لیے راہب اور ساحر دونوں کے پاس ٹھہر کر آنا پڑتا ہے اس لے راہب کے پاس سے ساحر کے پاس آتا ہوں اسی طرح ساحر کے پاس رکنا تاخیر کا باعث بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جب کسی کے ساتھ خیر اور بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، تو اس کے لیے اسباب خیر پیدا فرما دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے ہاتھوں بوقت ضرورت کرامت کا اظہار فرماتا ہے اور ایسے حالات میں ان کو آزمائشوں اور مصائب و مشکلات سے واسطہ پڑتا ہے اور ایمان جب دل کی گہرائی میں اتر جاتا ہے، تو یہ ایسا نشہ ہے جو مصائب و آلام کی ترشی سے دور یا زائل نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے، تو انسان کی تمام تدبیریں اس کے الٹ پڑتی ہیں اور وہ جن چیزوں سے ڈرتا ہے، اللہ ان چیزوں کو اس کے ہاتھوں نمودار فرما دیتا ہے اور جب وہ اپنے بندوں کو بچانا چاہتا ہے، تو مخفی اسباب سے کام لیتا ہے، اس لیے ایک مسلمان بندے کو ہر قسم کے حالات میں ثابت قدم رہتے ہوئے اللہ پر بھروسہ اور اعتماد رکھنا چاہیے اور اس سے دعا کرنی چاہیے، وہ ہر قسم کے حالات میں اپنی توفیق سے نوازے۔

١٩...... بَاب: قِصَّةِ اَبِی الْیَسَرِ حَدِیْثِ جَابِرِ الطَّوِیْلُ

باب ۱۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث اور حضرت ابو الیسر کا واقعہ

[7512] ٧٤-(٣٠٠٦) حَدَّثَنَا هٰرُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ وَالسِّيَاقُ لِهٰرُونَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ أَبِي حَزْرَةَ

[7512] طریق عبادۃ بن الولید بن عبادۃ بن الصامت عن جابر تفرد بہ مسلم۔ انظر (التحفۃ) برقم ←

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَعَلَى أَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا عَمِّ إِنِّي أَرٰى فِي وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ قَالَ أَجَلْ كَانَ لِي عَلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ ثَمَّ هُوَ قَالُوا لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَهُ جَفْرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ أَبُوكَ قَالَ سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِيكَةَ أُمِّي فَقُلْتُ اخْرُجْ إِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ أَيْنَ أَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنِ اخْتَبَأْتَ مِنِّي قَالَ أَنَا وَاللّٰهِ أُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا أَكْذِبُكَ خَشِيتُ وَاللّٰهِ أَنْ أُحَدِّثَكَ فَأَكْذِبَكَ وَأَنْ أَعِدَكَ فَأُخْلِفَكَ وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنْتُ وَاللّٰهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ اللّٰهِ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ اللّٰهِ قُلْتُ آللّٰهِ قَالَ اللّٰهِ قَالَ فَأَتٰى بِصَحِيفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِنِي وَإِلَّا أَنْتَ فِي حِلٍّ فَأَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى عَيْنَيْهِ وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هٰذَا وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ ((**مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ**))

[۷۵۱۲]۔ عبادہ رحمہ اللہ بن ولید رحمہ اللہ بن صامت بیان کرتے ہیں، میں اور میرا باپ (ولید) اس انصاری خاندان کے پاس طلب علم کے لیے گئے، تاکہ ان کی موت سے پہلے ان لوگوں سے علم حاصل کر لیں، چنانچہ ہماری سب سے پہلے صحابی رسول حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا، جس کے پاس کاغذوں کا ایک گٹھا تھا، ابو الیسر ایک یمنی چادر اور ایک معافری کپڑا پہنے ہوئے تھے اور ان کے غلام نے بھی ایک یمنی اور معافری کپڑا اوڑھا ہوا تھا، تو میرے باپ نے ان سے کہا، اے چچا جان! میں آپ کے چہرے پر ناراضی کے آثار دیکھتا ہوں، انہوں نے کہا، ہاں، بنو حرام کے فلاں بن فلان کے ذمہ میرا کچھ مال تھا، سو میں ان کے گھر گیا اور سلام کہہ کر پوچھا، وہ ادھر ہے؟ گھر والوں نے کہا نہیں، اتنے میں اس کا چھوٹا بچہ میرے پاس آ گیا، تو میں نے اس سے کہا، تیرا باپ کہاں ہے؟ اس نے کہا، اس نے آپ کی آواز سن لی ہے، اس لیے وہ میری

←(۳۵۸) طریق کعب بن عمرو بن عباد ابی الیسر اخرجه ابن ماجه فی (سننه) فی الصدقات باب: انظار المعسر برقم (۲۴۱۹) مختصرا۔ انظر (التحفة) برقم (۱۱۱۲۳)

امی کی ڈولی (چھپر کٹ) میں داخل ہو گیا ہے، اس پر میں نے کہا، میرے پاس آ جاؤ، مجھے پتہ چل چکا ہے کہ تم کہاں ہو، وہ آ گیا، تو میں نے کہا، تجھے مجھ سے چھپنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا، میں، اللہ کی قسم! آپ کو بتاتا ہوں اور میں آپ سے جھوٹ بولوں گا، اللہ کی قسم! مجھے یہ ڈر لاحق ہوا کہ میں آپ سے بات کروں گا اور اس میں آپ سے جھوٹ نہیں بولوں گا اور آپ سے وعدہ کروں گا اور اس کی خلاف ورزی کروں گا، حالانکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، (جن سے یہ طرز عمل اپنانا مناسب نہیں ہے) اور میں، اللہ کی قسم تنگدست ہوں، ابوالیسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے کہا، کیا اللہ کی قسم! اس نے کہا، اللہ کی قسم میں نے کہا کیا اللہ کی قسم اس نے کہا اللہ کی قسم میں نے کہا کیا اللہ کی قسم اس نے کہا اللہ کی قسم وہ اپنے قرض کی دستاویز لایا میں نے اپنے ہاتھ سے اسے مٹا کر کہا، اگر تجھے ادائیگی کی قدرت حاصل ہو جائے، تو مجھے ادا کر دینا، وگرنہ تم بری الذمہ ہو، کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں، میری ان دو آنکھوں نے دیکھا اور انہوں نے اپنی دو انگلیاں اپنی دونوں آنکھوں پر رکھ لیں اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور اسے میرے اس دل نے یاد رکھا اور انہوں نے دل کی رگ پر ہاتھ رکھ لیا، رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے، ''جس نے تنگدست کو مہلت دی، یا اس کو چھوڑ دیا، اللہ اس کو اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔''

مفردات الحدیث ❶ ضِمَامة یا إِضْمَامَة: گٹھا، مجموعہ۔ ❷ مَعَافِرِي، مَعَافر نامی بستی میں بننے والے کپڑے۔ ❸ سُفْعَة: نشان، تبدیلی۔ ❹ جَفْر: چھوٹا بچہ، اپنے طور پر کھانے پینے والا، پانچ سالہ، نابالغ۔ ❺ أَرِيكَة: ڈولی کی چارپائی، مسہری ❻ مَنَاط: رگ۔

فائدہ:...... بچہ بھولا بھالا اور معصوم ہوتا ہے، اس لیے اگر اس کو سبق نہ پڑھایا جائے، تو وہ صحیح صحیح بات کر دیتا ہے۔

[7513] (۳۰۰۷) قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنَا يَا عَمِّ لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ وَأَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهِ يَا ابْنَ أَخِي بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هٰذَا وَأَشَارَ إِلَى مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَأَلْبِسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَكَانَ أَنْ أَعْطَيْتُهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[7513]۔ عبادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نے ان سے کہا، اے چچا جان! اگر آپ اپنے غلام کی دھاری دار

[7513] تقدم

چادر لے لیں اور اسے اپنا معافری کپڑا دے دیں، یا آپ اس کا معافری کپڑا لے لیں اور اپنی دھاری دار چادر اسے دے دیں، تو آپ پر بھی جوڑا ہوگا اور اس پر بھی جوڑا (ایک قسم کے کپڑے) ہوگا، تو انہوں نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا، اے اللہ! اس کو برکت دے، اے بھتیجے، میری ان دونوں آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا اور اپنے دل کی رگ کی طرف اشارہ کیا، آپ فرما رہے تھے، ''جو خود کھاتے ہو، وہی ان غلاموں کو کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو، وہی ان کو پہناؤ۔'' اور میرے لیے یہ آسان ہے کہ میں اس کو دنیا کا سامان دوں، بجائے اس کے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیاں لے جائے۔''

فائدہ: ......حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے غلاموں کے بارے میں آپ کے فرمان کو مساوات اور برابری پر محمول فرمایا ہے، جبکہ جمہور کے نزدیک مجموعی احادیث کی روشنی سے اس سے مقصود مواسات و ہمدردی ہے، ہر اعتبار سے یکسانیت مقصود نہیں ہے، لیکن آج ہمارا اپنے نوکرو، چاکروں اور غلاموں سے کیا سلوک ہے، کیا ہمیں بھی یہ احساس ہے کہ قیامت کے دن وہ کہیں ہمارے طرز عمل کی وجہ سے ہماری نیکیاں ہی نہ لے جائیں۔

[7514] (۳۰۰۸)ثُمَّ مَضَيْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ مَسْجِدِهٖ وَهُوَ يُصَلِّی فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهٖ فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَتُصَلِّی فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرِدَآؤُكَ اِلٰى جَنْبِكَ قَالَ فَقَالَ بِيَدِهٖ فِیْ صَدْرِیْ هٰكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَقَوَّسَهَا اَرَدْتُ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَیَّ الْاَحْمَقُ مِثْلُكَ فَيَرَانِیْ كَيْفَ اَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مَسْجِدِنَا هٰذَا وَفِیْ يَدِهٖ عُرْجُوْنُ ابْنِ طَابٍ فَرَاٰى فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُوْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُّعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْنَا لَا اَيُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّی فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا ثُمَّ طَوٰى ثَوْبَهٗ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَرُوْنِیْ عَبِيْرًا فَقَامَ فَتًى مِنَ الْحَیِّ يَشْتَدُّ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِخَلُوْقٍ فِیْ رَاحَتِهٖ فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَهٗ عَلٰى رَاْسِ الْعُرْجُوْنِ ثُمَّ لَطَخَ بِهٖ عَلٰى اَثَرِ النُّخَامَةِ فَقَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوْقَ فِیْ مَسَاجِدِكُمْ

[7514] تقدم

[7514]۔ پھر ہم باپ بیٹا چلے حتی کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے پاس ان کی مسجد میں پہنچ گئے اور وہ ایک کپڑے میں اس کو اپنے گرد لپیٹ کر نماز پڑھ رہے تھے، تو میں لوگوں کو پھلانگ کر، ان کے اور قبلہ کے درمیان جا بیٹھا اور میں نے کہا، اللہ آپ پر رحم فرمائے، کیا آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں، جبکہ آپ کی اوپر کی چادر، آپ کے پہلو میں موجود ہے؟ تو انہوں نے اس طرح میرے سینے پر ہاتھ مارا، اپنی انگلیوں کو کھول لیا اور ان کو کمان کی شکل میں کرلیا، کہا، میں نے چاہا، آپ جیسا کم عقل اور نادان یعنی ناواقف میرے پاس آئے اور مجھے دیکھے، میں کیا طریقہ اختیار کرتا ہوں، پھر خود بھی اس طرح کرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس مسجد میں تشریف لائے اور ابن طاب نامی کھجور کے درخت کی چھڑی آپ کے ہاتھ میں تھی، آپ نے مسجد کے قبلہ رخ میں بلغم کو دیکھا اور اس کو چھڑی سے کھرچ دیا پھر آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا، ''تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے رخی برتے؟'' ''کیونکہ آپ مسجد کے قبلہ رخ میں بلغم دیکھ کر، اس کو شاخ سے کھرچ چکے تھے۔'' تو ہم نے نظریں جھکا لیں، جھک گئے، پھر آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے منہ پھیرے،'' تو ہم دب گئے، نظریں نیچی کرلیں، پھر آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کون اس عمل کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرے،'' ہم نے عرض کیا، ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تمہارا کوئی ایک جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے، (اپنی رحمت کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے) اس لیے وہ ہرگز اپنے سامنے نہ تھوکے اور نہ ہی اپنے دائیں طرف لیکن اپنے بائیں قدم کے نیچے، بائیں طرف تھوکے، اگر اچانک اور فوری آنے والی تھوک اس کو جلد بازی پر مجبور کرے، تو اپنے کپڑے میں اس طرح کرلے،'' پھر آپ نے کپڑے کے ایک حصے کو دوسرے حصے پر لپیٹا اور فرمایا: ''مجھے خوشبو دکھاؤ، قبیلہ کا ایک نوجوان اٹھا، دوڑ کر اپنے گھر گیا اور اپنی ہتھیلی میں مخلوط خوشبو لے آیا، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ خوشبو لے کر چھڑی کے سرے پر لگائی، پھر اسے بلغم (کھنگار) کے نشان پر مل دیا، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اس وجہ سے لوگوں نے مسجدوں میں خوشبو استعمال کرنا شروع کر دی ہے۔

[7515] (٣٠٠٩) سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاضِحٍ لَهُ فَأَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهُ شَأْ لَعَنَكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ هٰذَا اللَّاعِنُ بَعِيرَهُ

[7515] تقدم

قَالَ اَنَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ انْزِلْ عَنْہُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ لَا تَدْعُوا عَلَی اَنْفُسِکُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَی اَوْلَادِکُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَی اَمْوَالِکُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰہِ سَاعَۃً یُسْاَلُ فِیھَا عَطَاءٌ فَیَسْتَجِیبُ لَکُمْ.

[7515] ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ بواط کے لیے نکلے اور آپ مجدی بن عمرو جہنی کی تلاش میں تھے اور ایک اونٹ پر ہم باری باری، پانچ، چھ اور سات بیٹھتے تھے، اپنے اونٹ پر ایک انصاری آدمی کی باری آ گئی، تو اس نے اسے بٹھایا اور اس پر سوار ہو گیا، پھر اسے اٹھایا، تو اس نے کچھ پس و پیش کی، دیر کر دی، تو اس نے اسے کہا اللہ تجھ پر لعنت بھیجے، اٹھ، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا، ''یہ اپنے اونٹ پر لعنت بھیجنے والا کون ہے؟'' اس نے عرض کیا، جی میں ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''اس سے اتر آؤ، لعنت شدہ سواری کے ساتھ ہمارے ساتھ نہ چلو، اپنے نفسوں کو بددعا نہ دو، اپنی اولاد کو بددعا نہ دو اور اپنے مالوں کو بددعا نہ دو، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ایسی گھڑی کے موافق پڑ جائے جس میں اللہ سے کچھ مانگا جاتا ہے، تو وہ تمہاری دعا کو قبول فرما لیتا ہے۔''

مفردات الحدیث ❶ یَعْقُبُہٗ: اس پر باری باری سوار ہوتے تھے، غزوہ بواط کے لیے آپ جنگ بدر سے پہلے ربیع الاول ۲ھ میں ایک قریشی قافلہ کے لیے نکلے تھے، ❷ تَلَدَّنَ: اس نے توقف کیا، تاخیر کر دی، ❸ شَأْ: اس کو کھڑا کرنے کے لیے ڈانٹنا، ہش ہش کہنا۔

[7516] (۳۰۱۰) سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ حَتّٰی اِذَا کَانَتْ عُشَیْشِیَۃٌ وَدَنَوْنَا مَاءً مِّنْ مِیَاہِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ رَجُلٌ یَتَقَدَّمُنَا فَیَمْدُرُ الْحَوْضَ فَیَشْرَبُ وَیَسْقِینَا قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ ھٰذَا رَجُلٌ یَارَسُولَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اَیُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا اِلَی الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِی الْحَوْضِ سَجْلًا اَوْ سَجْلَیْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاہُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِیہِ حَتّٰی اَفْھَقْنَاہُ فَکَانَ اَوَّلَ طَالِعٍ عَلَیْنَا رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ اَتَاْذَنَانِ قُلْنَا نَعَمْ یَا رَسُولَ اللّٰہِ فَاَشْرَعَ نَاقَتَہٗ فَشَرِبَتْ شَنَقَ لَھَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَ بِھَا فَاَنَاخَھَا ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اِلَی الْحَوْضِ فَتَوَضَّاَ مِنْہُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ مِنْ مُتَوَضَّاِ رَسُولِ اللّٰہِ ﷺ فَذَھَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ یَقْضِی حَاجَتَہٗ

[7516] تقدم

فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ اَنْ اُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ بِيَدِي فَاَدَارَنِي حَتّٰى اَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَآءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْمُقُنِي وَاَنَا لَا اَشْعُرُ ثُمَّ فَطِنْتُ بِهٖ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ يَعْنِي شُدَّ وَسَطَكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حَقْوِكَ .

[7516]۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلتے رہے حتی کہ شام کا وقت قریب ہو گیا اور عربوں کے پانیوں میں سے ایک پانی کے قریب ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون سا مرد ہے، جو ہم سے آگے جائے گا اور حوض کو ٹھیک ٹھاک کرے گا، (مٹی وغیرہ نکال دے گا) خود بھی پیے گا اور ہمیں بھی پلائے گا،“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں کھڑا ہو گیا اور کہا، یہ مرد، اے اللہ کے رسول! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جابر کے ساتھ کون سا مرد جائے گا؟“ تو جبار رضی اللہ عنہ بن صخر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے، چنانچہ ہم کنویں کی طرف روانہ ہو گئے، ہم نے حوض میں ایک یا دو ڈول کھینچے، پھر اس کی مٹی کو صاف کیا، لیپا پوتی کی پھر ہم نے اس میں پانی کھینچا (ڈالا) حتی کہ ہم نے اسے بھر ڈالا، سو ہم تک سب سے پہلے پہنچنے والے رسول اللہ ﷺ تھے، آپ نے فرمایا: ”کیا اجازت دیتے ہو؟“ ہم نے کہا، جی ہاں، اللہ کے رسول! آپ نے پانی کے لیے اس کی مہار ڈھیلی کی، اس نے پانی پیا، آپ نے اس کی مہار کھینچی، تو اس نے اپنے پاؤں کشادہ کر لیے اور بول کیا، پھر اس کو ایک طرف لے گئے اور اس کو بٹھا دیا، پھر رسول اللہ ﷺ حوض پر تشریف لائے اور اس سے وضو کیا، پھر میں اٹھا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے وضو کرنے کی جگہ سے وضوء کیا، جبار بن صخر رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے، میرے جسم پر ایک چادر تھی، میں اس کے دونوں کناروں کو الٹنے لگا، وہ میرے کندھوں پر نہ پہنچی، اس کے ڈورے تھے، میں نے اس چادر کو الٹا کیا، پھر اس کے کناروں کو الٹا اور اس پر اپنی گردن کو مضبوط کیا، (گردن اور ٹھوڑی سے اس کو روکا) پھر میں آ کر رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھما کر اپنی دائیں جناب کھڑا کر دیا، پھر جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے وضو کیا، پھر آ کر

رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف کھڑے ہو گئے، تو آپ نے ہم دونوں کے ہاتھوں کو پکڑ کر ہمیں دھکیل کر اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور رسول اللہ ﷺ مجھے گھورنے لگے اور میں سمجھ نہیں رہا تھا، (مجھے احساس نہیں ہو رہا تھا)، پھر میں آپ کا مقصد سمجھ گیا اور آپ نے اپنے ہاتھ کے اشارے کے ذریعہ بتایا کہ اس کو کمر پر باندھ لو، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے، فرمایا، ''اے جابر! میں نے کہا، حاضر ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''جب کپڑا کھلا ہو، تو اس کے دونوں کناروں کو مخالف سمتوں پر ڈال لو اور جب تنگ ہو تو اپنی کمر پر باندھ لو۔''

مفردات الحدیث ❶ الأَحْمَقُ: بے وقوف، لیکن یہاں ناواقف اور جاہل مراد ہے کہ وہ مجھے اس طرح نماز پڑھتا دیکھ کر مجھ سے سیکھ لے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے، ❷ نُخَامة: بھنی، رینٹ، ناک کا فضلہ، بلغم کو بھی کہہ دیتے ہیں، ❸ يَمْدُرُ الحوض: حوض کی لپائی کرے، اس کو ٹھیک ٹھاک کرے، ❹ أُفْهَقْنَاهُ: ہم نے اس حوض کو بھر دیا، ❺ أَشْرَعَ نَاقَتَهُ: پانی پینے کے لیے اپنی اونٹنی کی مہار کو ڈھیلا کر دیا، اس کو پانی پلانے لگے۔ ❻ شَنَقَ لها: اس کی مہار کو کھینچا۔ ❼ فَشَجَتْ: اونٹنی نے بول کے لیے اپنی ٹانگیں کشادہ کیں کھولیں۔ ❽ ذَبَاذِب، مفرد ذِبْذِب ہے، یعنی اَهْدَاب، ڈورے، ❾ تَوَاقَصْتُ علیها: چادر کو گردن سے روک لیا۔ ❿ يَرْمُقُنِي: مجھے گھور رہے تھے، مجھ پر نظر جمائے ہوئے تھے۔

[7517] (۳۰۱۱) سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ قُوتُ كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا فِي كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِي ثَوْبِهِ وَكُنَّا نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَأْكُلُ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَأُقْسِمُ أُخْطِئَهَا رَجُلٌ مِنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهِ نَنْعَشُهُ فَشَهِدْنَا أَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا فَأُعْطِيَهَا فَقَامَ فَأَخَذَهَا.

[7517]۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے اور روزانہ ہم میں سے ہر آدمی کی خوراک ایک کھجور تھی، جسے وہ چوستا، پھر اسے اپنے کپڑے میں باندھ لیتا (تاکہ پھر چوس سکے) اور ہم اپنی کمانوں سے پتے جھاڑتے اور کھا لیتے، حتی کہ ہماری باچھیں چھل گئیں، میں قسم کھاتا ہوں، ایک دن ہم میں سے ایک آدمی کو چوک کر نہ دی گئی، تو ہم اس کو اٹھا کر لے گئے اور ہم نے گواہی دی کہ اس کو کھجور نہیں دی گئی، تو اسے کھجور دی گئی اور اس نے کھڑے ہو کر کھا لی۔

مفردات الحدیث ❶ يَصُرُّهَا: وہ اسے باندھ یا لپیٹ لیتا۔ ❷ نَخْتَبِطُ: ہم پتے جھاڑتے۔ ❸ نَنْعَشُهُ: ہم اس کو سہارے سے اٹھاتے تھے اور بقول قاضی عیاض، ہم اس کے دعویٰ کو مضبوط کرتے تھے کہ واقعی غلطی سے اس کو کھجور نہیں دی ہے۔

[7517] تقدم

[7518] (٣٠١٢) سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِى حَاجَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ بِاِدَاوَةٍ مِنْ مَّآءٍ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهٖ فَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِى فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِى عَلَىَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِى يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِى عَلَىَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَامَ بَيْنَهُمَا يَعْنِى جَمَعَهُمَا فَقَالَ الْتَئِمَا عَلَىَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَاَمَتَا قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ مَخَافَةَ اَنْ يُحِسَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقُرْبِى فَيَبْتَعِدَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ فَيَتَبَعَّدَ فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِى فَحَانَتْ مِنِّى لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَاْسِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ اَبُو اِسْمٰعِيلَ بِرَاْسِهٖ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ اَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَىَّ قَالَ يَا جَابِرُ هَلْ رَاَيْتَ مَقَامِى قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَانْطَلِقْ اِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا غُصْنًا فَاَقْبِلْ بِهِمَا حَتّٰى اِذَا قُمْتَ مَقَامِى فَاَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَاَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهٗ وَحَسَرْتُهٗ فَانْذَلَقَ لِى فَاَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اَجُرُّهُمَا حَتّٰى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَّمِينِى وَغُصْنًا عَنْ يَّسَارِى ثُمَّ لَحِقْتُهٗ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَعَمَّ ذَاكَ قَالَ اِنِّى مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَاَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِى اَنْ يُّرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ.

[7518]۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک کھلی وادی میں چلے، تو رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے نکلے اور میں بھی پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے ہولیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے نظر دوڑائی، تو آپ کو پردہ پوشی

[7518] تقدم

کے لیے کوئی چیز دکھائی نہ دی، اچانک آپ نے دیکھا، وادی کے کنارے پر دو درخت ہیں، تو رسول اللہ ﷺ ان میں سے ایک کی طرف چل پڑے اور اس کی ٹہنیوں میں سے ایک ٹہنی کو پکڑ کر فرمایا، ''اللہ کے حکم سے میری اطاعت کر،'' وہ آپ کے لیے نکیل ڈالے گئے اونٹ کی طرح مطیع ہو گیا، جو اپنے قائد (آگے سے پکڑنے والے) کی فرمانبرداری کرتا ہے، حتی کہ آپ دوسرے درخت کے پاس پہنچ گئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا: ''اللہ کے حکم سے میری اطاعت کر،'' وہ بھی اس طرح آپ کا مطیع ہو گیا، حتی کہ جب دونوں کے درمیانی مقام پر پہنچ گئے، تو ان کو اکٹھا کر دیا اور فرمایا، ''اللہ کے حکم سے مجھ پر جڑے رہو،'' تو وہ دونوں مل گئے، جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں اس ڈر سے دوڑ کر آپ سے دور نکل گیا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے قریب محسوس کر کے دور نہ نکل جائیں، محمد بن عباد، فَيَبْتَعِدَ کی جگہ فَيَتَبَعَّدَ کہتے ہیں، میں خود کلامی کرتے ہوئے بیٹھ گیا، اچانک میں نے نظر ڈالی، تو میں نے دیکھا، رسول اللہ ﷺ میری طرف آ رہے ہیں اور دونوں درخت الگ الگ ہو چکے ہیں اور ان میں ہر ایک اپنے تنے پر کھڑا ہو چکا ہے، چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ تھوڑی دیر کے لیے کھڑے ہوئے اور اپنے سر سے اس طرح کیا، (اور ابو اسماعیل نے اپنے سر سے دائیں اور بائیں اشارہ کیا) پھر آپ آگے بڑھے، تو جب مجھ تک پہنچ گئے، فرمایا، ''کیا تو نے میرا ٹھہرنا دیکھا؟'' میں نے کہا، جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''ان دونوں درختوں کی طرف جاؤ اور ان میں سے ہر ایک سے، ایک ایک شاخ کاٹ لاؤ اور جب میرے کھڑے ہونے کی جگہ پہنچو، تو ایک شاخ اپنی دائیں طرف ڈال دو اور ایک شاخ اپنے بائیں ڈال دو،'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں اٹھا اور میں نے ایک پتھر لے کر اس کو توڑا اور اس کو تیز کیا اور وہ تیز ہو گیا، چنانچہ میں دونوں درختوں کے پاس پہنچا اور ان میں سے ہر ایک سے ایک شاخ کاٹ لی، پھر ان کو گھسیٹتے یا کھینچتے ہوئے، آگے بڑھا، حتی کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کی کھڑا ہونے کی جگہ پر کھڑا ہوا، تو ایک شاخ اپنے دائیں چھوڑ دی اور ایک شاخ اپنے بائیں چھوڑ دی، پھر آپ کو آملا اور عرض کیا، میں آپ کے فرمان پر عمل کر چکا ہوں، اے اللہ کے رسول! اور یہ کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں دو ایسی قبروں سے گزرا، جن میں عذاب دیا جا رہا تھا، تو میں نے پسند کیا کہ میری سفارش سے ان دونوں کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے، جب تک وہ دونوں شاخیں تازہ رہیں۔

مفردات الحدیث ❶ أَفْيَحُ: وسیع، ❷ الْمَخْشُوش: خِشَاش (نکیل) ڈالی گئی۔ ❸ يُصَانِعُ قَائِدَهُ: اپنے چلانے والے کی اطاعت کرتا ہے، ❹ مَنْصَف: درمیانی جگہ، دونوں کے درمیان کی جگہ۔ ❺ لَاءَمَ بَيْنَهُمَا: دونوں کو ملا دیا، جوڑ دیا، ❻ أُحْضِرُ: میں تیز دوڑ رہا تھا، ❼ حَسَرْتُهُ: میں نے اس کو تیز

کیا، ⑧ فَانْذَلَقَ: وہ تیز ہوگیا۔ ⑨ عَمَّ ذاك: آپ نے اس کام کا حکم کیوں دیا۔ ⑩ أن يُرَفَّهَ عَنهُما: ان دونوں سے تخفیف کی جائے، عذاب ہلکا کر دیا جائے۔

فائدہ :......اس حدیث کا لفظ، بِشَفَاعتی: میری سفارش کی وجہ سے اس بات کی صریح دلیل ہے کہ عذاب میں تخفیف آپ کی سفارش کے سبب ہوئی، اس میں ٹہنی کا کوئی دخل نہیں تھا، اس لیے اس سے قبر پر پھول وغیرہ ڈالنے پر استدلال کرنا درست نہیں ہے اور آپ کو تو عذاب ہوتا محسوس ہوگیا، کیا ہمیں بھی عذاب ہونے کا علم ہو جاتا ہے۔

[7519] (٣٠١٣) قَالَ فَاَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوءٍ فَقُلْتُ اَلا وَضُوءَ اَلا وَضُوءَ اَلا وَضُوءَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءَ فِي اَشْجَابٍ لَهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيدٍ قَالَ فَقَالَ لِيَ انْطَلِقْ اِلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْاَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ هَلْ فِي اَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَلَمْ اَجِدْ فِيهَا اِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ اَنِّي اُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي لَمْ اَجِدْ فِيهَا اِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ اَنِّي اُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ قَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِي بِهِ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَاَخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا اَدْرِي مَا هُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ اَعْطَانِيهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةٍ فَقُلْتُ يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ فَاُتِيتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ فِي الْجَفْنَةِ هٰكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ بِاسْمِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتّٰى امْتَلَاَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَاَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتّٰى رَوُوا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ اَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْاٰى.

[7519]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، پھر ہم لشکر کے پاس پہنچ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے جابر! پانی کے لیے آواز لگاؤ؟'' سو میں نے کہا، خبردار! پانی ہے، سنو! کسی کے پاس پانی ہے؟ خبردار! پانی لاؤ، میں نے

[7519] تقدم

عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اس قافلہ میں تو مجھے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ملا اور ایک انصاری آدمی رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنی پرانی مشک میں، کھجور کی شاخ پر لٹکا کر، پانی ٹھنڈا رکھتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا، ''فلاں بن فلاں انصاری کے پاس جاؤ اور دیکھو اس کی بوسیدہ مشکوں میں کچھ پانی ہے؟'' چنانچہ میں اس کے پاس گیا اور اس کی مشکوں میں پانی دیکھا، تو مجھے ان میں صرف ایک قطرہ مشک کے منہ میں ملا، اگر میں اس کو انڈیلوں تو مشک کا خشک حصہ اس کو جذب کر لے گا، سو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا، اے اللہ کے رسول! مجھے ان مشکوں میں سے ایک مشک کے منہ میں صرف ایک قطرہ پانی ملا ہے، اگر میں اس کو انڈیلوں، تو مشک کا خشک حصہ اس کو جذب کر لے گا، آپ نے فرمایا، ''جاؤ، اسے میرے پاس لاؤ'' چنانچہ میں اسے آپ کے پاس لے آیا، آپ نے اسے (مشک) کو ہاتھ میں پکڑا اور کچھ کلمات پڑھنے لگے، مجھے معلوم نہیں، وہ کون سے کلمات تھے اور آپ اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کو نچوڑ رہے تھے، یا دبا رہے تھے، پھر آپ نے وہ مشک مجھے دے دی اور فرمایا، ''اے جابر! پیالہ کے لیے آواز دو'' میں نے آواز دی، اے قافلہ کے پیالے والے، وہ اٹھا کہ میرے پاس لایا گیا اور میں نے اسے آپ کے آگے رکھ دیا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو اس طرح پیالے میں پھیلایا، آپ نے اس کو کھول کر اس کی انگلیاں الگ الگ کر لیں، پھر انہیں پیالے کے پیندے میں رکھ دیا اور فرمایا، ''مشک پکڑ کر، بسم اللہ پڑھ کر، مجھ پر پانی ڈالو'' میں نے آپ پر پانی ڈالا اور بسم اللہ پڑھ لی، میں نے پانی کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا ہے، پھر ٹب میں پانی نے جوش مارا اور گھوما حتی کہ ٹب بھر گیا، تو آپ نے فرمایا، ''اے جابر! آواز دو، کس کو پانی کی ضرورت ہے (وہ لے لے)'' لوگ آ گئے، انہوں نے پانی پیا، حتی کہ وہ سیراب ہو گئے، میں نے کہا، کیا کوئی ضرورت مند رہ گیا ہے؟ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ٹب سے اپنا ہاتھ اٹھا لیا، جبکہ وہ ابھی بھرا ہوا تھا۔

مفردات الحدیث ❶ أَشْجَاب، مفرد شَجْب ہے، بوسیدہ اور پرانا مشکیزہ۔ ❷ حِمَارَة: مشک لٹکانے کی کھونٹی۔ ❸ عَزْلَاء: مشک کا منہ، ❹ يَغْمِزُهُ: نچوڑنے کے لیے اسے دبا رہے تھے، ❺ جفنة: بڑا پیالہ یا ٹب۔

[7520] (٣٠١٤) وَشَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْجُوعَ فَقَالَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يُّطْعِمَكُمْ فَأَتَيْنَا سِيفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَأَلْقَى دَابَّةً فَأَوْرَيْنَا عَلَى شِقِّهَا النَّارَ فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ أَنَا وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ حَتَّى عَدَّ

[7520] تقدم

خَمْسَةً فِي حِجَاجِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا أَحَدٌ حَتَّى خَرَجْنَا فَأَخَذْنَا ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرَّكْبِ وَأَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرَّكْبِ وَأَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرَّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا يُطَأْطِئُ رَأْسَهُ

[7520] ۔لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی،تو آپ نے فرمایا،''امید ہے،اللہ تمہیں کھلائے گا،'' چنانچہ ہم سندر کے ساحل پر پہنچے تو سمندر نے زور سے جوش مارا،یعنی اس کی لہر زور سے اٹھی اور اس نے ایک جان دار پھینک دیا،ہم نے اس کے ایک ٹکڑے کے لیے آگ جلائی،اس کو پکایا اور بھونا اور اس کو کھایا،حتی کہ ہم سیر ہو گئے،حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں،میں اور فلاں فلاں پانچ آدمی گئے اور اس کے آنکھ کے خول میں داخل ہو گئے،ہمیں کوئی دیکھ نہیں رہا تھا،حتی کہ ہم باہر آ گئے،تو ہم اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی کو لے کر اس کو کمان بنائی،پھر ہم نے قافلہ میں سے سب سے بڑے آدمی اور اس سب سے بڑے اونٹ کو طلب کیا اور قافلہ کے سب سے بڑے پالان کو لیا،سو وہ اس کے نیچے سر جھکائے بغیر چلا گیا۔

مفردات الحدیث ❶ سِيفُ الْبَحْرِ: سمندر کا ساحل،❷ ذَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً: سمندر نے ٹھاٹھیں ماریں۔ ❸ حجاج: آنکھ کا خول۔ ❹ كِفْل: وہ کپڑا جو اونٹ کی کوہان کے اردگرد لپیٹا جاتا ہے،یہاں مراد پالان ہے۔

فائدہ:......ان احادیث میں آپ کے مختلف معجزات کو بیان کیا گیا ہے اور معجزات پر قیاس نہیں ہو سکتا،اگر آپ کو دو قبروں کے عذاب کا علم دیا گیا ہے،تو اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ آپ کو دنیا میں برزخ کے حالات کا پتہ تھا اور برزخ (قبر) میں دنیا کے حالات کا علم ہے اور اگر تر شاخ رکھنے سے عذاب میں تخفیف ہوئی ہے،تو قبر پر پڑھنے سے بالاولی ہو گی،کیونکہ عذاب کی تخفیف میں شاخ تر کا کوئی دخل نہیں ہے اور اگر تر شاخ تسبیح پڑھتی ہے،تو کیا خشک شاخ تسبیح نہیں پڑھتی،اللہ کا فرمان تو یہ ہے،اِنْ مِنْ شَىْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ، ہر چیز حمد کے ساتھ تسبیح کہہ رہی ہے،پھر یہ کہنے کی کیا ضرورت،جب تک یہ تر رہیں گی۔

٢٠......بَاب :فِي حَدِيثِ الْهِجْرَةِ

باب ٢٠ : حدیث ہجرت (ہجرت کا واقعہ) جس کو حدیث رحل (پالان) بھی کہتے ہیں

[7521] ٧٥-(٢٠٠٩)حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ

[7521] تقدم تخريجه في الاشربة باب: جواز شرب اللبن برقم (٥٢٠٦) انظر (التحفة) برقم (٥٢٠٧) مختصرا۔

الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ اَبُو بَكْرِ الصِّدِّيقُ اِلَى اَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ مَعِي ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي اِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي أَبِي احْمِلْهُ فَحَمَلْتُهُ وَخَرَجَ اَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ اَبِي يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ فَلَا يَمُرُّ فِيهِ اَحَدٌ حَتّٰى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَاْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَاَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِي مَكَانًا يَنَامُ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ نَمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ اِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي اَرَدْنَا فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ اَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ لِي قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعَرِ وَالتُّرَابِ وَالْقَذَى قَالَ فَرَاَيْتُ الْبَرَآءَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْاُخْرٰى يَنْفُضُ فَحَلَبَ لِي فِي قَعْبٍ مَعَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَعِي اِدَاوَةٌ اَرْتَوِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّاَ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَرِهْتُ اَنْ اُوقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ فَوَافَقْتُهُ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَآءِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْرَبْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ ((اَلَمْ يَاْنِ لِلرَّحِيلِ)) قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ فِي جَلَدٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اُتِينَا فَقَالَ ((لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا)) فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهُ اِلَى بَطْنِهَا اُرٰى فَقَالَ اِنِّي قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللّٰهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هَاهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفٰى لَنَا [راجع:٥٢٣٨]

[7521] ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے باپ کے گھر آئے اور ان سے پالان خریدا اور (میرے باپ) عازب سے کہا، میرے ساتھ اپنے بیٹے کو بھیجو کہ وہ میرے ساتھ پالان اٹھا کر میرے گھر چھوڑ آئے، سو میرے باپ نے مجھے کہا، اسے اٹھاؤ، میں نے اسے اٹھا لیا اور میرے

باپ بھی رقم وصول کرنے کے لیے ان کے ساتھ چلے، چنانچہ میرے باپ نے ان سے کہا، اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! مجھے بتاؤ، جس رات آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے تھے، آپ دونوں نے کیا کیا، انہوں نے کہا، ہاں، ہم رات بھر چلتے رہے، حتی کہ سورج دوپہر کو تھم گیا، راستہ خالی ہوگیا، کوئی بھی اس میں چل نہیں رہا تھا حتی کہ ہمیں ایک لمبی چٹان نظر آئی، جس کا سایہ تھا، ابھی تک وہاں دھوپ نہیں آئی تھی، سو ہم نے وہاں پڑاؤ کیا، میں چٹان کے پاس پہنچا اور اپنے ہاتھ سے ایک جگہ ہموار کی، تاکہ وہاں نبی اکرم ﷺ چٹان کے سائے میں سو سکیں، پھر اس پر پوستین (کھال) بچھائی، پھر عرض کیا، اے اللہ کے رسول! سو جائیے! میں آپ کے لیے اردگرد کا دھیان رکھتا ہوں، آپ سو گئے اور میں اردگرد کا جائزہ لینے کے لیے نکلا، اچانک میں دیکھتا ہوں، بکریوں کا ایک چرواہا، اپنی بکریوں کو لے کر چٹان کی طرف بڑھ رہا ہے اور ہماری طرح اس کے سایہ سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے، میں اس کو ملا اور پوچھا، تمہارا مالک کون ہے اے غلام؟ اس نے کہا، میرا مالک شہر کا ایک آدمی ہے، میں نے کہا، کیا تیری بکریاں دودھ دیتی ہیں؟ اس نے کہا، ہاں، میں نے کہا، کیا تم مجھے دوہ کر دے سکتے ہو، (تمہیں دودھ دوہنے کی اجازت ہے) اس نے کہا، ہاں، اس نے ایک بکری پکڑ لی، تو میں نے اسے کہا، اس کے تھن سے بال، مٹی اور تنکے جھاڑ لو، (براء رضی اللہ عنہ نے جھاڑنے کے لیے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا) اس نے مجھے اپنے لکڑی کے پیالے میں کچھ دودھ دوہ دیا اور میرے پاس ایک مشکیزہ تھا، جس میں، میں نبی اکرم ﷺ کے پینے اور وضو کے لیے پانی رکھتا تھا، میں نبی اکرم ﷺ کی طرف چل پڑا اور میں آپ کو نیند سے بیدار کرنا ناپسند کرتا تھا، میں نے آپ کو جاگتے ہوئے پایا، چنانچہ میں نے دودھ پر کچھ پانی ڈالا، حتی کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا، (پانی سے اس کی گرمی ٹوٹ گئی) پھر میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس دودھ کو پی لیجیے، آپ نے پیا، حتی کہ میری تسلی ہوگئی، (کہ آپ نے پیٹ بھر کر پی لیا)'' پھر آپ نے پوچھا، ''کیا کوچ کا وقت نہیں ہوا؟'' میں نے کہا، کیوں نہیں، تو ہم سورج ڈھلنے کے بعد چل پڑے اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا، جبکہ ہم سخت زمین پر چل رہے تھے، (جس میں پاؤں دھنس نہیں سکتے تھے) میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ہمیں پا لیا گیا، (دشمن سر پر پہنچ چکا) سو آپ نے فرمایا، ''غم و فکر نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے،'' تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا کی، میرے دیکھتے ہوئے، اس کا گھوڑا پیٹ تک دھنس گیا، میرے خیال میں اس نے کہا، میں جان چکا ہوں، تم دونوں نے میرے خلاف دعا کی ہے، سو میرے حق میں دعا کرو، چنانچہ میں دونوں کے ساتھ، اللہ کے نام پر عہد کرتا ہوں کہ میں تمہارے تعاقب میں آنے والوں کو روکوں گا، سو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی، اسے نجات مل گئی، واپسی پر جو بھی اس کو ملا، اس

نے اسے کہا، ادھر سے میں تمہارے لیے کافی ہو چکا ہوں، (ادھر میں دیکھ آیا ہوں) چنانچہ اسے جو بھی ملتا، وہ اسے واپس لوٹا دیتا اور اس نے ہمارے ساتھ کیے ہوئے وعدہ کو پورا کیا۔

مفردات الحدیث ❶ قام قائم الظھرہ: سورج سر پر کھڑا ہو گیا، عین دوپہر ہو گئی، ❷ رُفِعَت لَنا صَخْرَۃ، ہمیں ایک چٹان نظر آئی، ❸ فَرْوۃ: بالوں یا اون کا کمبل، پوستین جس کا اندرونی حصہ جانوروں کی کھال سے تیار کیا جاتا ہے۔ ❹ اَنْفُضُ لَکَ: میں آپ کے لیے پہرہ دیتا ہوں، اردگرد کا دھیان رکھتا ہوں۔ ❺ اھل المدینہ، اہل شہر، مدینہ سے یہاں شہر مراد ہے، یعنی مکہ، کیونکہ مدینہ النبی تو آپ کی ہجرت کے بعد نام پڑا ہے، پہلے تو اس کو یثرب کہتے تھے اور بخاری شریف کی روایت لِرَجُل مِن قُرِیش ہے اور قریشی مکہ ہی میں آباد رہتے، قَعب: لکڑی کا پیالہ، ❼ کثبۃ: کچھ، تھوڑا سا، ایک وقت نکلنے والا دودھ۔ ❽ اَرْتَوِی: میں اس میں پانی رکھتا تھا۔ ❾ اِرتطمَتْ فَرَسُہٗ: اس کا گھوڑا دھنس گیا۔

فائدہ :......قریش نے آپ کے پکڑنے والے کے لیے سو اونٹ بطور انعام دینے کا اعلان کیا تھا، اس لیے آپ کے تعاقب میں نکلا اور یہ واقعہ پیش آیا۔

[7522] (. . .)وَ حَدَّثَنِیہِ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَاہ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ اِسْرَآئِیلَ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرٰی اَبُو بَكْرٍ مِنْ اَبِی رَحْلًا بِثَلَاثَۃَ عَشَرَ دِرْهَمًا وَسَاقَ الْحَدِیثَ بِمَعْنٰی حَدِیثِ زُهَیْرٍ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ و قَالَ فِی حَدِیثِهٖ مِنْ رِوَایَۃِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَیْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاخَ فَرَسُهٗ فِی الْاَرْضِ اِلٰی بَطْنِهٖ وَوَثَبَ عَنْهُ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یُّخَلِّصَنِی مِمَّا اَنَا فِیهِ وَلَكَ عَلَیَّ لَاُعَمِّیَنَّ عَلٰی مَنْ وَّرَآئِی وَهٰذِهٖ كِنَانَتِی فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا فَاِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلٰی اِبِلِی وَغِلْمَانِی بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَا حَاجَۃَ لِی فِی اِبِلِكَ فَقَدِمْنَا الْمَدِینَۃَ لَیْلًا فَتَنَازَعُوا اَیُّهُمْ یَنْزِلُ عَلَیْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَنْزِلُ عَلٰی بَنِی النَّجَّارِ اَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ فَوْقَ الْبُیُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِی الطُّرُقِ یُنَادُونَ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ

[7522] تقدم

[7522]۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میرے باپ سے ایک پالان تیرہ درہم میں خریدا اور آگے مذکورہ بالا حدیث بیان کی اور عثمان بن عمر کی حدیث میں یہ ہے، سو جب سراقہ قریب آ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف دعا کی، چنانچہ اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں کھب گیا (دھنس گیا) اور اس نے اس سے چھلانگ لگا دی اور اس نے کہا، اے محمد! میں جان گیا ہوں یہ آپ کا کام ہے، سو اللہ سے دعا کیجئے، وہ مجھے اس پریشانی سے خلاصی بخشے اور میں آپ سے عہد کرتا ہوں، میں اپنے پچھلوں سے آپ کو مخفی، اوجھل رکھوں گا (کسی کو ادھر نہیں آنے دوں گا) اور یہ میرا ترکش ہے، اس سے آپ ایک تیر لے لیں، کیونکہ آپ فلاں فلاں مقام پر میرے اونٹوں اور غلاموں کے پاس سے گزریں گے، تو اپنی ضرورت کے مطابق ان میں سے لے لیں، آپ نے فرمایا: ''ہمیں تمہارے اونٹوں کی ضرورت نہیں،'' چنانچہ ہم رات کو مدینہ پہنچے، وہاں کے باشندوں میں آپ کو اپنے اپنے پاس ٹھہرانے کے سلسلہ میں اختلاف ہوا، تو آپ نے فرمایا: ''میں بنونجار کے ہاں ٹھہروں گا، جو عبد المطلب کے ماموں ہیں، اس سے میں ان کی عزت افزائی کروں گا،'' مرد اور عورتیں اپنے گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے، بچے اور نوکر چاکر راستوں میں پھیل گئے، وہ پکار رہے تھے، اے محمد! اے اللہ کے رسول! اے محمد! اے اللہ کے رسول!

فائدہ:...... اس حدیث میں، یا محمد اور یا رسول اللہ کہا، آپ کی آمد پر اظہار مسرت و شادمانی کے لیے ہے اور آپ ان کے سامنے موجود تھے، اس سے آج کل، یا محمد یا رسول اللہ کے نعرے کا جواز ثابت کرنا، قیاس مع الفارق ہے، اگر انہوں نے یہ الفاظ، آپ کی غیر موجودگی جبکہ آپ ان کے سامنے نہیں تھے، کہے ہوتے تو پھر قیاس ہو سکتا تھا۔ راوی کا یہ کہنا کہ ''قدمنا لیلا'' رات کو پہنچے درست نہیں ہے کیونکہ آپ مدینہ منورہ میں دن کو داخل ہوئے تھے اور آپ نے سفری ضرورت کے باوجود، استغناء اور بے نیازی کا اظہار کرتے ہوئے سراقہ سے کوئی چیز نہیں لی۔
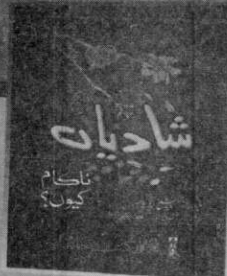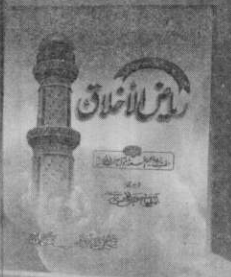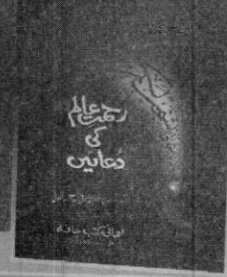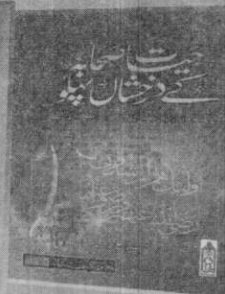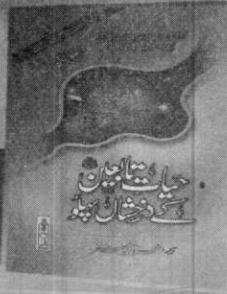
حدیث نمبر 7523 سے 7563 تک

۵۷...... كِتَابُ التَّفْسِيرِ

۵۷. کتاب التفسیر

۱......بَابُ : فِي تَفْسِيرِ آيَاتٍ، مُتَفَرِّقَةٍ

باب۱: متفرق آیات کی تفسیر

[7523] ۱-(۳۰۱۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((قِيلَ لِبَنِي إِسْرَآئِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ))

[7523]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہمام بن منبہ رحمہ اللہ کی بیان کردہ احادیث میں سے ایک حدیث یہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنو اسرائیل کو حکم دیا گیا، دروازہ سے گزرو، جھکتے ہوئے اور کہنا، معافی کی درخواست ہے، تمہاری خطائیں معاف کر دی جائیں گی، تو انہوں نے تبدیلی کر دی، سو دروازے سے گزرے اپنی سرینوں پر گھسٹتے ہوئے اور کہنے لگے، دانہ بالی میں، (مطلوب ہے)''

فائدہ:...... بنو اسرائیل کے، جب من اور سلویٰ سے دل بھر گئے اور انہوں نے زمینی غذاؤں کا مطالبہ کیا، تو انہیں یہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے، سجدہ ریز ہو کر یا عاجزی و فروتنی اختیار کرتے ہوئے، جھک کر دروازہ سے گزریں، لیکن انہوں نے اپنی روایتی سرکشی سے کام لیتے ہوئے، اس حکم کا مذاق اڑایا، سجدہ یا عاجزی وانکساری کی بجائے، تکبر و گھمنڈ سے سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے اور معافی کی بجائے، بالیوں میں دانہ مانگتے

[7523] اخرجه البخاري في (صحيحه) في احاديث الانبياء باب (۲۸) برقم (۳٤۰۳) وفي التفسير باب (وقولوا حطة) برقم (٤٦٤۱) انظر (التحفة) برقم (۱٤٦۹۷)

ہوئے دروازہ سے گزرے، اُسْتَاہٌ، است (سرین) کی جمع ہے۔اور دروازہ کس بستی یا شہر کا تھا، اس کے بارے میں اختلاف ہے، حافظ ابن کثیر نے بیت المقدس دروازہ مراد لیا، بعض نے کہا باب لد اور بعض نے باب اریحاء اور بعض نے کہا کوئی مصری شہر مراد ہے۔

[7524] ٢-(٣٠١٦)حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تُوُفِّيَ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

[7524]۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پہلے آپ پر وحی لگاتار اتاری، حتی کہ آپ فوت ہو گئے اور آپ کی وفات کے عہد و زمانہ میں وحی کا نزول بہت بڑھ گیا تھا، یعنی آپ کی زندگی کے آخری ایام میں وحی کی آمد زیادہ ہوئی تھی۔

[7525] ٣-(٣٠١٧)حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً لَوْ أُنْزِلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أُنْزِلَتْ وَأَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَتْ وَأَيْنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَيْثُ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ أَشُكُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَمْ لَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي

[7524] اخرجه البخاري في (صحيحه) في فضائل القرآن باب: كيف نزل الوحي برقم (٤٩٨٢) انظر (التحفة) برقم (١٥٠٧)

[7525] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الايمان باب: زيادة الايمان ونقصه برقم (٤٥) وفي المغازي باب: حجة الوداع برقم (٤٤٠٧) وفي التفسير باب (اليوم اكملت لكم دينكم) برقم (٤٦٠٦) وفي الاعتصام بالكتاب والسنة باب: تعليقا برقم (٧٢٦٨) والترمذي في (جامعه) في تفسير القرآن باب: ومن سورة المائدة برقم (٣٠٤٣) والنسائي في (المجتبى)←

[7525] ۔ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، آپ حضرات ایک ایسی آیت تلاوت کرتے ہیں، اگر وہ ہم پر اترتی، تو ہم اس کے نزول کے دن کو تہوار قرار دیتے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، مجھے خوب علم ہے، وہ کہاں اتری اور کس دن اتری اور جب اتری، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے، وہ مقام عرفات میں اتری، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہرے ہوئے تھے، سفیان رحمۃ اللہ کہتے ہیں، مجھے شک ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھا، یا نہیں، آیت سے مراد ہے، ترجمہ، ''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین (دستور زندگی) مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت (شریعت) پوری کر دی۔'' (المائدہ، آیت نمبر ۳)

فائدہ :...... یہ آیت مبارکہ دو عیدوں کے دن، میدان عرفات میں اتری، ہفتہ کی عید یعنی جمعہ کا دن تھا اور سالانہ عید، عرفہ کا دن تھا اور مسلمانوں کے لیے یہ دونوں عید کے دن ہیں، کیونکہ عرفہ کا دن، عید الاضحیٰ کا پیش خیمہ ہے اور مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہے، اسی دن عرفات کے میدان میں ہوتا ہے، اپنے طور پر عید کا دن مقرر کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

بعض حضرات نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے، (اس سے معلوم ہوا کہ کسی دینی کامیابی کے دن کو خوشی کا دن منانا جائز اور صحابہ سے ثابت ہے، ورنہ حضرت عمرو، ابن عباس رضی اللہ عنہم صاف فرما دیتے کہ جس دن کوئی خوشی کا واقعہ ہو اس کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا ہم بدعت جانتے ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ عید میلاد منانا جائز ہے، کیونکہ وہ اعظم نعم الٰہیہ کی یادگار و شکرگزاری ہے۔'' (خزائن العرفان از مولانا نعیم مرادآبادی، ص ۱۷۱)

سوال یہ ہے کہ اگر کسی خوشی کے واقعہ کی یادگار قائم کرنا اور اس روز کو عید منانا صحابہ کرام کے نزدیک جائز تھا، تو انہوں نے ہر سال تکمیل قرآن کی یادگار کیوں نہیں منائی اور اس کے لیے عید والا جشن کیوں قائم نہ کیا اور کیا آج مسلمان تکمیل قرآن کا جشن، نو ذوالحجہ کو مناتے ہیں اور عید میلاد النبی کی طرح جلسے اور جلوس نکالتے ہیں، صحابہ کرام نے غزوہ بدر کا جشن منایا، فتح مکہ کے دن کو عید کا دن قرار پایا یا عید میلاد النبی کے لیے، آپ کی پیدائش کے دن کو عید کا دن قرار دیا، ائمہ اربعہ میں سے کسی نے کسی تیسری عید کی نشان دہی کی اور عیدین کی طرح اپنی کتابوں میں اس کے لیے ابواب قائم کیے؟ عید الفطر اور عید الاضحیٰ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ ہیں اسی طرح عرفہ اور جمعہ کا دن پہلے سے عید کا دن ہے نہ کہ قرآن کے نزول کی تکمیل کے بعد۔

← في المناسك باب: ما ذكر في يوم عرفة برقم (٣٠٠٢) وفي الايمان باب: تفاضل اهل الايمان برقم (٥٠٢٧) انظر (التحفة) برقم (١٠٤٦٨)

[7526] ٤-(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاَبُو كُرَیْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِی بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیسَ عَنْ اَبِیهِ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتِ الْیَهُودُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَیْنَا مَعْشَرَ یَهُودَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآیَةَ الْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِینَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِی وَرَضِیتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِینًا نَعْلَمُ الْیَوْمَ الَّذِی اُنْزِلَتْ فِیهِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْیَوْمَ عِیدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْیَوْمَ الَّذِی اُنْزِلَتْ فِیهِ وَالسَّاعَةَ وَاَیْنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِینَ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لَیْلَةَ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ

[7526]۔حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، اگر ہم پر، یعنی یہودیوں کے گروہ پر یہ آیت اترتی، ''آج کے دن، میں نے تمہارا ضابطۂ حیات مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دی اور میں نے تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا'' اس دن کو ہم جان لیتے جس میں یہ اتری، تو ہم اس دن کو عید (جشن و مسرت) کا دن قرار دیتے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، مجھے اس دن کا خوب علم ہے، جس میں یہ اتری اور اس گھڑی (وقت) کا بھی اور نزول کے وقت رسول اللہ ﷺ کہاں تھے، اس کا بھی، یہ مزدلفہ کی رات اتری، جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں تھے۔

فائدہ:......عرفہ کے دن شام کا وقت ہوگا، اس لیے اس کو لیلة مزدلفه سے تعبیر کر دیا، وگرنہ سورج کے غروب ہو جانے کے بعد عرفات سے کوچ شروع ہو جاتا ہے اور مغرب کی نماز مزدلفہ میں آ کر پڑھی جاتی ہے اور یہ بات کہنے والے کعب احبار اور ان کے ساتھی تھے، کعب احبار بعد میں مسلمان ہو گئے تھے۔

[7527] ٥-(. . .)وَحَدَّثَنِی عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عُمَیْسٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْیَهُودِ اِلَی عُمَرَ فَقَالَ یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ آیَةٌ فِی كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا لَوْ عَلَیْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْیَهُودِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْیَوْمَ عِیدًا قَالَ وَاَیُّ آیَةٍ قَالَ الْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِینَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِی وَرَضِیتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِینًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّی لَاَعْلَمُ الْیَوْمَ الَّذِی نَزَلَتْ فِیهِ وَالْمَكَانَ الَّذِی نَزَلَتْ فِیهِ نَزَلَتْ عَلَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فِی یَوْمِ جُمُعَةٍ

[7526] تقدم تخریجه فی الحدیث السابق برقم (٧٤٤١)

[7527] تقدم تخریجه برقم (٧٤٤١)

[7527] ۔حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا، اے امیر المؤمنین! تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے، جسے آپ پڑھتے ہیں، اگر وہ ہم یہودیوں کے گروہ پر اترتی، تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے، میں نے پوچھا وہ کون سی آیت ہے؟ اس آدمی نے کہا، ''آج کے دن میں نے تم پر تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا؛'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، میں اس دن کو خوب جانتا ہوں، جس میں یہ اتری ہے اور اس جگہ کو بھی جہاں یہ اتری ہے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مقام عرفات میں جمعہ کے دن اتری ہے۔''

[7528] ٦۔(٣٠١٨)حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَ قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّهُ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللّٰهُ فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرٰى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةَ أَحَدِكُمْ عَنِ الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ

[7528] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشركة: باب شركة اليتيم واهل الميراث برقم (٢٤٩٤) وفي النكاح باب: الترغيب في النكاح برقم (٥٠٦٤) مختصراً۔ وابو داود في (سننه) في النكاح باب: ما يكره ان يجمع بينهم من النساء برقم (٢٠٦٨) والنسائي في (المجتبى) في النكاح باب: القسط في الاصدقة برقم (٣٣٤٦) انظر (التحفة) برقم (١٦٦٩٣)

قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا اَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِيْ مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَآءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ

[7528]۔ حضرت عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا، ''اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم بچیوں کے سلسلہ میں انصاف نہیں کر سکو گے، تو پھر (دوسری) عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں، دو، تین، یا چار سے نکاح کر لو۔ (نساء، آیت نمبر ۳)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے میرے بھانجے، اس سے مراد وہ یتیم بچی ہے، جو اپنے ولی (سرپرست) کی گود (کفالت) میں ہو اور اس کے ساتھ اس کے مال میں حصہ دار ہو، چنانچہ اس ولی کو اس کا مال و جمال بھا جائے (پسند آ جائے) اس لیے اس کا سرپرست اس سے، اس کے مہر میں انصاف کیے بغیر، شادی کرنا چاہے (اس کو اتنا دینے کے لیے تیار نہ ہو) جتنا اس کو دوسرا شخص دے سکتا ہے، تو ایسی صورت میں ان کو (کے ولیوں) کو ان سے انصاف کیے بغیر شادی کرنے سے روک دیا گیا ہے، جبکہ وہ ان کو ان کے مہر میں، ان کی اعلیٰ معیار پر نہیں پہنچاتے اور ان کو یہ حکم دیا گیا ہے، وہ ان کے سوا، ان عورتوں سے نکاح کر لیں، جو انہیں پسند ہوں۔

عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، پھر لوگوں نے اس آیت کے نزول کے بعد، ان کے بارے میں، (یتیم بچیوں کے بارے میں) سوال کیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، ''لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں، فرما دیجئے کہ ان کے بارے میں اللہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے اور وہ احکام بھی جو یتیم عورتوں کے بارے میں اس کتاب میں پہلے سے تمہیں سنائے جا چکے ہیں، جن کو تم وہ حقوق نہیں دیتے ہو، جو ان کے لیے مقرر کیے گئے ہیں اور (حسن و جمال اور مال کی صورت میں) تم ان سے نکاح میں دلچسپی (رغبت) رکھتے ہو،'' (نساء آیت ۱۲۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے، تم پر کتاب میں پڑھا جا چکا ہے، اس سے پہلی آیت مراد ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور اگر تمہیں خطرہ ہو کہ تم یتیم بچیوں سے انصاف نہیں کر سکو گے، تو اور عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں، نکاح کر لو، (نساء، آیت نمبر ۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، دوسری آیت میں اللہ کا یہ فرمان، ''تم ان سے شادی کرنے سے بے رخی بے نیازی برتتے ہو،'' اس سے مراد، ان کا اس، یتیم بچی سے بے رخی برتنا ہے، جو ان کی گود (کفالت) میں ہے جبکہ اس کے پاس مال و جمال کم ہے، اس لیے انہیں ان یتیم عورتوں سے بھی نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا، جن کے مال و جمال میں وہ رغبت رکھتے ہیں، الا یہ کہ ان سے انصاف و عدل کریں، کیونکہ وہ ان سے (جمال و مال کی کمی کی صورت میں) بے رخی برتتے ہیں۔

فائدہ:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد یہ کہ جاہلیت کے دور میں، جب کسی بچی کے چچازاد، سرپرست بن کر اس

کی پرورش اور کفالت کرتے، تو اگر وہ مال دار اور حسین وجمیل ہوتی، اس سے شادی کر لیتے، لیکن ان کو ان کی حیثیت و معیار کے مطابق مہر نہ دیتے، بلکہ بہت کم مہر دیتے، لیکن اگر وہ مال دار اور حسین وجمیل نہ ہوتی، تو اس سے شادی نہ کرتے، اس لیے فرمایا، جب تم ان کے حسن و جمال اور مال میں کمی کی بنا پر ان کو نظر انداز کرتے ہو، تو حسن و جمال اور مال کی صورت میں بھی، ان کا پورا پورا حق ادا کرو اور مہر مثل ادا کرو، وگرنہ ان کے سوا اور عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں، چار تک شادی کر سکتے ہو۔

[7529] (. . .) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى﴾ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِي آخِرِهِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ

[7529]۔ حضرت عروہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا، ''اور اگر تمہیں خطرہ ہو کہ تم یتیم بچیوں سے انصاف نہیں کر سکو گے، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے، جس کے آخر میں یہ اضافہ ہے، کیونکہ تم ان سے بے رغبتی برتتے ہو، جبکہ ان کا مال اور حسن کم ہو۔

[7530] ۷۔(. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْيَتِيمَةُ وَهُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا أَحَدٌ يُخَاصِمُ دُونَهَا فَلَا يُنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيَضُرُّ بِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ إِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ يَقُولُ مَا أَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هٰذِهِ الَّتِي تَضُرُّ بِهَا

[7530]۔ حضرت ہشام رحمہ اللہ اپنے باپ سے، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں، ''اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم بچیوں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکو گے'' یہ اس مرد کے بارے میں نازل ہوئی، یتیم بچی جس کی سرپرستی میں ہے اور وہ اس کا وارث بھی ہے، بچی کا مال ہے، اس بچی کی

[7529] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الشركة باب: شركة اليتيم واهل الميراث برقم (٢٤٩٤) وفي التفسير باب: (وان خفتم ان لا تقسطوا في اليتامى) برقم (٤٥٧٣) انظر (التحفة) برقم (١٦٤٩٣)

[7530] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (١٦٨٣٧)

خاطر کوئی جھگڑا کرنے والا نہیں ہے، تو وہ سرپرست آگے اس کی شادی نہیں کرتا، کیونکہ اس کے پاس مال ہے، (خود شادی کر کے) اس کو نقصان پہنچاتا ہے، (مہر پورا نہیں دیتا) اور اس کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے، اس لیے اللہ نے فرمایا، ''اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیم بچیوں کے سلسلہ میں انصاف نہیں کر سکو گے، تو (ان کے سوا اور) ان عورتوں سے شادی کرلو، جو تمہیں پسند ہوں،'' یعنی جو میں نے تمہارے لیے حلال قرار دی ہیں اور اس لڑکی کو چھوڑ دو جس کو تم نقصان پہنچاتے ہو۔

[7531] ۸۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِی قَوْلِهِ وَمَا يُتْلٰی عَلَيكُمْ فِی الْكِتَابِ فِی يَتَامَی النِّسَآءِ اللَّاتِی لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ اَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِی الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرَكُهُ فِی مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَشْرَكُهُ فِی مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجُهَا وَلَا يُزَوِّجُهَا غَيْرَهُ

[7531]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ''اور وہ احکام جو اللہ کی کتاب میں تم پر پڑھے جاتے ہیں، ان یتیم عورتوں کے بارے میں جن کو تم ان کے فرض کردہ حقوق نہیں دیتے ہو اور ان سے نکاح کرنے کی رغبت نہیں رکھتے ہو،'' کے بارے میں کہا، یہ یتیم بچی کے بارے میں اتری ہے، وہ کسی مرد کی کفالت میں ہوتی ہے اور وہ بچی اس کے مال میں حصہ دار ہوتی ہے، اور وہ اس سے خود شادی کرنے سے بے رخی برتتا ہے اور کسی اور سے بھی اس کی شادی نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ وہ اس کے مال میں حصہ دار بن جائے گا، اس لیے وہ بچی کو روکے رکھتا ہے، اس سے خود شادی نہیں کرتا اور نہ دوسرے سے شادی کرتا ہے، (اس حرکت سے منع کیا گیا ہے)

فائدہ:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد یہ ہے، اگر بچی کا حسن و جمال کم ہے، لیکن وہ مال دار ہے، تو اس کے سرپرست کے لیے مال کی لالچ وحرص میں یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس کی شادی ہی نہ کرے، اس کو دو صورتوں میں سے ایک کو اختیار کرنا یا تو خود شادی کر لے اور اس کو اس کی حیثیت اور معیار کے مطابق مہر دے اور حسن معاشرت سے کام لے، یا پھر اس کی آگے شادی کر دے۔

[7532] ۹۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ

[7531] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی النكاح باب: اذا كان الولی هو المخاطب برقم (٥١٣١) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٥٨)

[7532] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: (یستفتونك فی النساء قل الله یفتیكم) برقم (٤٦٠٠) انظر (التحفة) برقم (١٧٨١٧)

عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ الْآيَةَ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ يَعْنِي أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُنْكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا

[7532] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں ''لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں، فرما دیجیے، اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے، الآیہ، فرماتی ہیں، اس سے مراد یتیم بچی ہے، جو کسی مرد کی سرپرستی میں ہے، شاید کہ وہ اس مرد کے مال میں حصہ دار ہے، حتی کہ وہ کھجور کے درخت میں شریک ہے، تو وہ اس سے خود نکاح کرنے سے بے رغبتی اختیار کرتا ہے اور وہ اس کو بھی ناپسند کرتا ہے کہ کسی اور مرد سے اس کی شادی کر دے، وہ اس کا مال میں حصہ دار بن جائے گا، اس لیے وہ یتیم بچی کو (نکاح سے) روکے رکھتا ہے۔

فائدہ :......یتیم بچی جب اپنے عم زاد کی کفالت میں ہوگی، تو اپنے باپ کی وراثت میں حصہ لے گی، اس لیے وہ اپنے ولی (سرپرست) کے ساتھ مال میں حصہ دار ہوگی، جب وہ آگے شادی کرلے گی، تو اس کا مال، اپنے ولی کی نگرانی سے نکل کر یتیم بچی کے خاوند کی نگرانی میں چلا جائے گا اور یہ بات سرپرست کو پسند نہیں ہے، اس لیے اگرچہ خود تو اس بچی کے ساتھ نکاح نہیں کرتا، اس کا آگے بھی نکاح نہیں کرتا، تاکہ اس کے مال پر تصرف کرنے کا موقع ہاتھ سے نہ نکل جائے، شریعت اس ظلم کی کیسے اجازت دے سکتی تھی، اس لیے اس کے بارے میں ہدایات نازل کی گئیں۔

[7533] ۱۰۔(۳۰۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ

[7533] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''اور جو فقیر ومحتاج ہو، وہ معروف طریقہ کے مطابق کھا لے۔'' (نساء، نمبر ۶)، کے بارے میں فرماتی ہیں، یہ آیت یتیم بچے کے اس سرپرست ونگران کے بارے میں اتری ہے، جو اس کا نگران اور محافظ ہے اور اس کے مال کی اصلاح و بہتری کا خیال رکھتا ہے، جب وہ محتاج و ضرورت مند ہو، تو یتیم کے مال سے کھا سکتا ہے،

فائدہ :......معروف طریقہ کے مطابق کھا سکتا ہے، کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے، اقوال مندرجہ ذیل ہیں۔

[7533] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٧٠٨٦)

۱۔ وہ یتیم کے مال سے اپنے عمل، کارکردگی کے مطابق لے سکتا ہے، حضرت عائشہ، حسن بصری، عکرمہ سے اور ابن عباس کا ایک قول یہی ہے۔

۲۔ وہ یتیم کے مال سے ضرورت مند ہونے کی صورت میں کھا سکتا ہے، یعنی بقدر ضرورت لے سکتا ہے، حسن بصری، ابراہیم، عطاء اور مکحول کا یہی نظریہ ہے، صحیح نظریہ یہی ہے کہ وہ ضرورت مند ہونے کی صورت میں بقدر ضرورت لے سکتا ہے، اگر ضرورت مند نہ ہو پھر نہیں لے سکتا۔

۳۔ وہ یتیم کے مال سے بطور اجرت یا نان ونفقہ کے لیے نہیں لے سکتا، ہاں بطور قرض لے سکتا ہے اور آسودگی پیدا ہونے پر قرض چکا دے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عبیدہ سلمانی، سعید بن جبیر اور مجاہد وغیرہم کا یہی نظریہ ہے۔

۴۔ اگر مال سونا، چاندی یعنی نقدی ہو تو صرف بصورت قرض لے سکتا ہے، اگر غلہ ہو تو بقدر حاجت لے سکتا ہے، شعبی، ابو العالیہ اور ابن عباس کا اصح قول یہی ہے)۔

۵۔ اجرت ومزدوری اور نان ونفقہ میں سے جو کم خرچ ہے، وہ لے سکتا ہے، امام شافعی کا نظریہ یہ ہے (تفصیل کے لیے احکام القرآن للجصاص اور فتح الباری دیکھیے)۔

[7534] ۱۱۔(. . .)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ قَوْلِه تَعَالٰى وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِيْ وَلِيِّ الْيَتِيمِ اَنْ يُّصِيبَ مِنْ مَالِهِ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ

[7534] ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد ''اور جو مستغنی ہو، بے نیاز ہو، وہ بچے (کچھ نہ لے) اور جو محتاج ہو، وہ دستور کے مطابق کھا لے،'' کے بارے میں فرماتی ہیں، یہ آیت یتیم بچے کے نگران کے بارے میں اتری ہے، وہ اس کے مال سے لے سکتا ہے، اگر محتاج (ضرورت مند) ہو، دستور کے مطابق، مال کی مقدار کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔

فائدہ:......یتیم کے مال سے ضرورت کے وقت کھاتے وقت، مال کی مقدار کا لحاظ بھی رکھا جائے گا، یہ نہیں کہ وہ اسے اپنے خرچ میں ہی اڑا دے، جس طرح انسان قلیل المال ہونے کی صورت میں اپنے اخراجات کو محدود کرتا ہے، اس طرح یہاں بھی کیا جائے۔

[7535] (. . .)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

[7534] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی الوصایا باب: وما للوصی ان یعمل فی مال الیتیم برقم (۲۷۶۵) انظر (التحفة) برقم (۱۶۸۱٤)

[7535] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی البیوع باب: من اجریٰ امر الانصار علی ما یتعارفون بسنهم برقم (۱۲۱۲) وفی التفسیر باب: (ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف) برقم (٤٥٧٥) انظر (التحفة) برقم (۱٦۹۸۰)

[7535]۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بھی بیان کرتے ہیں۔

[7536] ١٢۔(٣٠٢٠)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذْ جَاوُّكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ قَالَتْ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

[7536]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ عزوجل کے اس ارشاد اور جب وہ (کافر) تم پر تمہارے اوپر تمہارے نیچے سے چڑھ آئے اور جب آنکھیں پھر گئیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے،" کے بارے میں فرماتی ہیں، یہ خندق کے روز کا واقعہ ہے۔

[7537] ١٣۔(٣٠٢١)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاِنْ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا اَوْ اِعْرَاضًا الْآيَةَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِى الْمَرْاَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُولُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا فَتَقُولُ لَا تُطَلِّقْنِى وَاَمْسِكْنِى وَاَنْتَ فِى حِلٍّ مِنِّى فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةَ

[7537]۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، اس آیت اور اگر عورت کو اپنے خاوند سے نفرت و کراہت (بدسلوکی) اور اعراض (بے رخی) کا خطرہ ہو، (نساء، نمبر ١٢٨) کے بارے میں فرماتی ہیں، یہ اس عورت کے بارے میں اتری ہے، جو کسی مرد کی صحبت و رفاقت میں طویل عرصہ گزارتی ہے، اب وہ اسے طلاق دینا چاہتا ہے، تو وہ اسے کہتی ہے، مجھے طلاق نہ دو اور مجھے اپنے پاس رکھو اور میں تمہیں اجازت دیتی ہوں، (تم میری باری دوسری بیوی کو دے دو یا دوسری شادی کر لو،" تو یہ آیت اتری۔

مفردات الحدیث ✲ نُشُوز: رفعت و بلندی، اپنے آپ کو بڑا خیال کر کے، اس سے کراہت و نفرت کا اظہار کرنا، اس پر ظلم و زیادتی کرنا۔

[7538] ١٤۔(. . .)حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْم بَعْلِهَا نُشُوزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ

[7536] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی المغازی باب: غزوة الخندق برقم (٤١٠٣) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٤٥)

[7537] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی النكاح باب: (وان امراة خافت من بعلها نشوزا) برقم (٥٢٠٦) انظر (التحفة) برقم (١٧٠٥٨) وبرقم (١٧٠٥٩)

[7538] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (١٦٨٥١)

نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهُ اَنْ لَا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُونُ لَهَا صُحْبَةٌ وَوَلَدٌ فَتَكْرَهُ اَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ لَهُ اَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ شَأْنِي

[7538]۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، اللہ عزوجل کے فرمان، ''اور اگر عورت کو اپنے خاوند کی بدسلوکی اور بے رخی کا خوف ہو'' کے بارے میں فرماتی ہیں، یہ آیت اس عورت کے بارے میں نازل ہوئی، جو کسی مرد کی بیوی ہے، شاید وہ اس سے زیادہ دلچسپی نہیں رکھتا، وہ اس کو پسند نہیں ہے، لیکن وہ اس کے ساتھ عرصہ گزار چکی ہے اور اولاد بھی ہے اور اس کو یہ بات ناپسند ہے کہ خاوند اس کو چھوڑ دے، اس لیے وہ اس کو کہتی ہے، تجھے میرے معاملہ میں آزادی ہے۔

[7539] ۱۵۔(۳۰۲۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ اُخْتِي اُمِرُوا اَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَبُّوهُمْ

[7539]۔ ہشام رحمہ اللہ بن عروہ رحمہ اللہ، اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، اے بھانجے! صحابہ کرام کے بعد آنے والوں کو حکم دیا گیا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھیوں کے لیے بخشش کی دعا کریں اور ان لوگوں نے ان کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا ہے۔

[7540] (...)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

[7540]۔ یہی روایت امام صاحب ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

فائدہ:...... یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس وقت کہی، جبکہ اہل مصر نے حضرت عثمان پر طعن و تشنیع کیا، اہل شام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اور خارجیوں نے سب پر، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، ان کے بعد آنے والے دعا کرتے ہیں،

((ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان))

اس لیے حضرت امام مالک فرماتے تھے، صحابہ کرام کو برا بھلا کہنے والوں کے لیے فئی میں کوئی حصہ نہیں ہے، کیونکہ یہ تو ان بعد والوں کے لیے ہے جو ان کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

[7541] ۱۶۔(۳۰۲۳)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ

[7539] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱۷۲۲۵)

[7540] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۱٦۸۳۹)

[7541] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (ومن يقتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم) برقم (٤٥٩٠) وفي باب: (والذين لا يدعون مع الله الها آخر ولا يقتلون النفس التي ←

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ فَرَحَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ آخِرَ مَا اُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ

[7541] ۔حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل کوفہ کا اس آیت کے بارے میں اختلاف ہوا، ''اور جوشخص کسی مؤمن کو جان بوجھ کوقتل کرے گا،تو اس کی جزا جہنم ہے۔'' (نساء، نمبر۹۳)، تو میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سفر کیا اوران سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا،تو انہوں نے کہا یہ آیت آخر میں اترنے والی آیات میں سے ہے اوراس کی کوئی ناسخ آیت نہیں ہے۔(اس کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا ہے)

[7542] ۱۷۔(. . .)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا اُنْزِلَ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ اِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَآ اُنْزِلَتْ

[7542] ۔امام صاحب یہ روایت تین اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، ابن جعفر رحمہ اللہ کی روایت میں ہے، آخر میں اترنے والی آیات میں اتری ہے اورنضر رحمہ اللہ کی حدیث میں ہے،''یہ آخر میں اترنے والی آیات میں سے ہے۔''

[7543] ۱۸۔(. . .)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰى اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي اَهْلِ الشِّرْكِ

← حرم الله الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق اثاما) برقم (٤٧٦٣) وابو داود في (سننه) في الملاحم والفتن باب: في تعظيم قتل المومن برقم (٤٢٧٥) والنسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: تعظيم الدم برقم (٤٠١١) وفي القسامة باب: تاويل قوله عزوجل (ومن يقتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها) برقم (٤٨٧٩) انظر (التحفة) برقم (٥٦٢١)

[7542] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤٥٧)

[7543] اخرجه البخاري في (صحيحه) في مناقب الانصار: باب: ما لقي النبي ﷺ واصحابه ←

[7543] ۔ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ کہتے ہیں، مجھے عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان دو آیات کے بارے میں دریافت کروں، ''اور جو شخص کسی مومن کو عمداً قتل کرے گا، اس کی سزا جہنم ہے، اس میں ہمیشہ رہے گا، تو میں نے ان سے پوچھا، انہوں نے کہا، اس کو کسی آیت سے منسوخ نہیں کیا اور اس آیت کے بارے میں، (اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی اور الہ کو نہیں پکارتے اور ناحق کسی ایسی جان کو قتل کرتے ہیں، جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے، (فرقان، آیت نمبر ۶۸)۔ انہوں نے کہا، یہ اہل شرک (کافروں) کے بارے میں اتری ہے۔

[7544] ۱۹۔(. . .)حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوالنَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا اَبُومُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ اِلَى قَوْلِهِ مُهَانًا فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ وَمَا يُغْنِي عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَاَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَاَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ وَعَقَلَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهُ

[7544] ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، یہ آیت مکہ میں اتری، وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور الہ کو نہیں پکارتے ہیں، اس آیت کو مُھاناتک پڑھا، اس پر مشرکوں نے کہا، ہمیں اسلام لانے کا کیا فائدہ (وہ عذاب سے ہمیں کیسے بچائے گا) ہم تو اللہ کے ساتھ شرک کر چکے ہیں اور اس نفس کو بھی ہم نے قتل کیا ہے، جس کا قتل اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے اور بے حیائیوں کا بھی ہم نے ارتکاب کیا ہے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ حصہ اتارا، مگر

← من المشركين بمكة برقم (٣٨٥٥) وفى التفسير باب: (والذين لا يدعون مع الله الها آخر ولا يقتلون النفس التى حرم الله الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق اثاما) برقم (٤٧٦٤) وفى باب: (يضاعف له العذاب يوم القيامة ويخلد فيه مهانا) برقم (٤٧٦٥) وفى باب (الا من تاب وآمن وعمل صالحا فاولئك يبدل الله سياتهم حسنات وكان الله غفورا رحيما) برقم (٤٧٦٦) وابو داود فى (سننه) فى الملاحم والفتن باب: فى تعظيم قتل المومن برقم (٤٢٧٣) والنسائى فى (المجتبى) فى تحريم الدم باب: تعظيم الدم برقم (٤٠١٣) وفى القسامة باب: تاويل قوله عزوجل: ﴿ومن يقتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها﴾ برقم (٤٨٧٨) انظر (التحفة) برقم (٥٦٢٤)

[7544] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٧٤٥٩)

جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور اچھے عمل کیے، (آیت نمبر ۷۰) کے آخر تک، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
رہا وہ مسلمان جو مسلمان ہو گیا اور اسلام کو سمجھ لیا اور اچھے عمل کیے، پھر قتل کا ارتکاب کیا، تو اس کی توبہ کا اعتبار نہیں ہے۔

[7545] ۲۰۔(. . .)حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَلِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا قَالَ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هٰذِهِ آيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ إِلَّا مَنْ تَابَ

[7545]۔ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، کیا جو مسلمان کسی مومن کو عمداً قتل کر دیتا ہے، وہ توبہ کر سکتا ہے؟ (اس کی توبہ قبول ہو جائے گی) انہوں نے جواب دیا، نہیں، تو میں نے انہیں سورۃ فرقان کی یہ آیت سنائی، ''وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی اور الہ کو نہیں پکارتے اور نہ کسی ایسی جان کو ناحق قتل کرتے ہیں، جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے، آخر تک، انہوں نے فرمایا، یہ آیت مکی ہے، جسے مدنی آیت، ''جو شخص کسی مومن کو قتل کرے گا، جان بوجھ کر تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، اس میں ہمیشہ رہے گا، ابن ھاشم کی روایت میں ہے، سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے سورۃ فرقان کی یہ آیت سنائی، اِلَّا مَنْ تَابَ، مگر جس نے توبہ کی۔

فائدہ:......ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مومن کو عمداً قتل کرنے والے کو ابدی جہنمی خیال کرتے تھے اور اس کی توبہ کی قبولیت کے قائل نہیں تھے اور سورۃ فرقان کی آیت، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ قبول ہے، اس کے دو جواب دیتے تھے، (۱) سورۃ فرقان مکی سورت ہے اور سورۃ نساء مدنی سورت ہے، اس لیے اس نے مکی آیت کو منسوخ کر دیا اور مدنی آیت میں، توبہ کا ذکر نہیں ہے اور اس کو کسی آیت نے

[7545] اخرجه البخاري في (صحيحه) في التفسير باب: (والذين لا يدعون مع الله الها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق اثاما) برقم (٤٧٦٢) والنسائي في (المجتبى) في تحريم الدم باب: تعظيم الدم برقم (٤٠١٢) وفي القسامة باب: تاويل قوله عزوجل: ﴿ومن يقتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها﴾ برقم (٤٨٨٠) انظر (التحفة) برقم (٥٥٩٩)

منسوخ بھی نہیں کیا ہے، لہٰذا اس کا حکم برقرار ہے، (۲) سورۃ فرقان کی آیت کا تعلق مشرکوں، کافروں سے ہے اور اسلام تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے، لیکن جو انسان مسلمان ہو چکا ہے، اسلام کے احکام کو سمجھ چکا ہے، پھر ناحق جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کر دیتا ہے، تو اس کی توبہ قابل قبول نہیں ہے۔

لیکن اس کا جواب یہ ہے، دونوں آیات میں تضاد نہیں ہے کہ ایک کو منسوخ بنانے کی ضرورت پڑے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما خود، بعض ان آیات کو جن کو بعض حضرات منسوخ ٹھہراتے تھے، ناسخ کے ساتھ تطبیق دے کر ان کے نسخ کا انکار فرماتے ہیں، ان آیات میں بھی یہی صورت ہے کہ اگر قاتل توبہ کرتا ہے اور اپنے عمل کی اصلاح کر لیتا ہے، تو اس کی توبہ قبول ہو گی، لیکن اگر وہ توبہ نہیں کرتا، کیونکہ سورہ نساء کی آیت میں توبہ کا ذکر نہیں ہے، تو پھر اگر اللہ تعالیٰ اس کو اپنے فضل و کرم سے معاف نہیں کرتا، تو اس کی سزا جہنم ہے اور خلود سے مراد طویل عرصہ ہے، جب وہ اپنے گناہ کی سزا بھگت لے گا، یا اس کے حق میں کسی کی سفارش قبول ہو جائے گی، تو اس کو جہنم سے نجات مل جائے گی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ کفر و شرک سب سے بڑا گناہ ہے، گر اس سے توبہ، قابل قبول ہے، تو قتل نفس، جو اس کے مقابلہ میں چھوٹا گناہ ہے تو اس کی توبہ کیوں قابل قبول نہیں ہے اور خود سورۃ فرقان کی آیت میں لفظ مَـنْ، عموم پر دلالت کرتا ہے، اس میں کافر یا مؤمن کی قید نہیں ہے اور آیت میں لفظ اگر عام ہے، تو اس کو سبب نزول کے ساتھ خاص نہیں کیا جاتا، بلکہ لفظ کے عموم کی بنا پر عام ہی رکھا جاتا ہے، نیز، راہب کو قتل کر کے، سو قتل کرنے والے کو اگر معافی مل سکتی ہے اور اس کی توبہ قبول ہے، تو ایک مسلمان کی توبہ کیوں قبول نہیں ہو گی اور علماء کے اس کے بارے میں مندرجہ ذیل اقوال ملتے ہیں، (۱) قاتل کی توبہ قبول نہیں ہے، ابن عباس، زید بن ثابت، عبداللہ بن عمر، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، عبید بن عمیر، حسن بصری اور ضحاک سے یہی منقول ہے، لیکن معلوم ہوتا ہے، یہ فتویٰ اس انسان کو دیتے تھے، جس نے قتل کیا نہیں ہے، وہ قتل کرنا چاہتا ہے، اس لیے، ابن عمر، ابن عباس اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے دوسرا (۲) یہ قول بھی منقول ہے کہ اس کی توبہ قبول ہو گی، (۳) قاتل کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، وہ توبہ کرے یا توبہ نہ کرے، احناف ائمہ ابوحنیفہ اور اس کے ساتھیوں کا یہی قول ہے۔ (۴) اگر اللہ قاتل کو سزا دینا چاہے، معاف نہ کرے، تو پھر سزا یہی ہے، ابن عباس کا ایک قول یہی ہے، لیکن جمہور کے نزدیک قاتل کی توبہ قبول ہے اور یہی صحیح موقف ہے۔

[7546] ٢١-(٣٠٢٤) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ

[7546] تفرد به مسلم- انظر (التحفة) برقم (٥٨٣٠)

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِی ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْلَمُ وَقَالَ هَارُونُ تَدْرِی آخِرَ سُورَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ نَزَلَتْ جَمِيعًا قُلْتُ نَعَمْ إِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ صَدَقْتَ وَفِی رِوَايَةِ ابْنِ اَبِی شَيْبَةَ تَعْلَمُ اَیُّ سُورَةٍ وَلَمْ يَقُلْ آخِرَ

[7546] ۔عبید اللہ بن عبد اللہ بن منبہ رحمۃ اللہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا، کیا تمہیں علم ہے، (ہارون نے کہا، تَدْرِی) قرآن مجید کی آخری مکمل سورت کون سی نازل ہوئی؟ میں نے کہا، ہاں، اذا جاء نَصْرُ اللّٰہِ والفَتْحُ ہے، انہوں نے کہا، تو نے سچ کہا، ابن ابی شیبہ کی روایت میں، آخِرِ سُورَةٍ کی جگہ اَیُّ سُورة (کون سی سورت) ہے۔

[7547] (. . .) وَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو عُمَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ آخِرَ سُورَةٍ وَقَالَ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَلَمْ يَقُلْ ابْنِ سُهَيْلٍ

[7547] ۔امام صاحب ایک اور استاد سے یہی روایت بیان کرتے ہیں، اس میں آخِرِ سُورَةٍ (آخری سورت) کا لفظ ہے اور عبدالمجید کے باپ سہیل کا نام نہیں ہے۔

فائدہ:......سب سے آخر میں مکمل نازل ہونے والی سورت یہی ہے، اس کے بعد آیات کا نزول تو ہوا ہے، کوئی مکمل سورة یکبار نازل نہیں ہوئی۔

[7548] ۲۲۔(۳۰۲۵) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِی شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَقِیَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا فِی غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَاَخَذُوهُ فَقَتَلُوهُ وَاَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا وَقَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ

[7548] ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کچھ مسلمانوں کی ایک آدمی سے اس کی چند بکریوں کے ساتھ

[7547] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۵۸۳۰)

[7548] اخرجه البخاری فی (صحيحه) فی التفسير باب: لا تقولوا لمن القی اليكم السلام لست مومنا برقم (٤٥٩١) وابو داود فی (سننه) فی الحروف والقرات باب (١) برقم (٣٩٧٤) انظر (التحفة) برقم (٥٩٤٠)

ملاقات ہوئی، تو اس نے کہا، السلام علیکم، سو انہوں نے اسے پکڑ کر قتل کر دیا اور ان چند بکریوں پر قبضہ کر لیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ''جو شخص تم کو سلام پیش کرے، اس کے بارے میں یہ نہ کہو، تم مومن نہیں ہو۔'' (نسا، آیت نمبر۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے السَّلَم کی جگہ السَّلَامَ پڑھا ہے۔

فائدہ:...... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ نے اسی آیت کے شان نزول میں مختلف واقعات بیان کیے ہیں اور ایسے سب واقعات اس آیت کا مصداق ہوں گے، کیونکہ اصل مقصد تو یہ ہے، اسلام کا اظہار کرنے والے پر بلا وجہ بدگمانی کرنا صحیح نہیں ہے، اس کو اس وقت تک مسلمان تصور کیا جائے گا، جب تک اس سے اس دعویٰ کے خلاف کوئی حرکت سرزد نہ ہو اور اس آیت میں لفظ السَّلَمْ کو السّلام اور السِلْم بھی پڑھا گیا ہے، مقصود ایک ہی ہے۔

[7549] ٢٣-(٣٠٢٦) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ

عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَتِ الْاَنْصَارُ اِذَا حَجُّوا فَرَجَعُوا لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوتَ اِلَّا مِنْ ظُهُورِهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهٖ فَقِيلَ لَهٗ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا

[7549]۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار جب حج کر کے واپس آتے، تو گھروں میں صرف ان کے پچھواڑوں سے داخل ہوتے، چنانچہ ایک آدمی آیا، تو وہ اپنے (گھر) کے دروازے سے داخل ہو گیا، تو اس سلسلہ میں اسے طعنہ دیا، جس پر یہ آیت اتری، ''یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں ان کی پچھلی طرف سے آؤ، (پچھواڑوں سے آؤ)۔''

فائدہ:...... حمس (قریش اور خزاعہ وغیرھا) کے سوا، عرب لوگ اور انصار، جب گھر سے حج اور عمرہ کے لیے نکلتے اور پھر کسی وجہ سے گھر آنے کی ضرورت پیش آتی، تو وہ گھر میں دروازہ سے داخل ہونا صحیح نہیں سمجھتے تھے، اسی طرح حج و عمرہ سے فراغت کے بعد، دروازوں کی بجائے مکانوں کے پچھواڑوں سے یا کسی دوسرے راستہ سے داخل ہوتے، شاید اس عجیب و غریب حرکت کا محرک یہ وہم ہو کہ جن دروازوں سے گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے نکلے تھے، پاک ہو جانے کے بعد انھی دروازوں سے گھروں میں داخل ہونا، درست نہیں ہے۔

[7549] اخرجه البخاري في (صحيحه) في الحج باب: قوله تعالى: ﴿وآتوا البيوت من ابوابها﴾ انظر (التحفة) برقم (١٨٠٣) وبرقم (١٨٧٤)

۲......بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ ﴿ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوٓا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ ٱللَّهِ ﴾

باب ۲: اللہ کا فرمان، (کیا مومنوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا) کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے جھک جائیں

[7550] ۲۴-(۳۰۲۷) حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَاتَبَنَا اللّٰهُ بِهَذِهِ الْآيَةِ ﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ﴾ [الحديد:١٦] إِلَّا أَرْبَعُ سِنِينَ

[7550] - حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلام لانے اور ہمیں اس آیت کے ذریعہ عتاب فرمانے کے درمیان صرف چار سال کا فاصلہ ہے، (کیا مومنوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پسیج جائیں،'' (الحدید، آیت نمبر ۱۶)

مفردات الحدیث ❊ أَلَمْ يَأْنِ: کسی چیز کا وقت ہو جانا۔

فائدہ :......اس آیت کے اصل مخاطب وہ لوگ ہیں، جنہوں نے موقع کی مناسبت سے اسلام کو تو قبول کر لیا تھا، مگر ابھی تک اس کے لیے جان کو جوکھوں میں ڈالنے اور کسی قسم کی قربانی کے لیے تیار نہیں تھے۔

۳......بَابُ: فِيْ قَوْلِهِ تَعَالَى خُذُوا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

باب ۳: ہر مسجد میں جاتے وقت، اپنے آپ کو آراستہ کرو، یا ہر نماز کے وقت اپنا لباس زیب تن کرو

[7551] ۲۵-(۳۰۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ فَتَقُولُ مَنْ يُعِيرُنِي تِطْوَافًا تَجْعَلُهُ عَلَى فَرْجِهَا تَقُولُ الْيَوْمَ يَبْدُو بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا أُحِلُّهُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

[7550] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۹۳٤۲)

[7551] اخرجه النسائي في (المجتبى) في المناسك باب: قوله عزوجل: ﴿خذوا زينتكم عند كل مسجد﴾ برقم (۲۹۵٦) انظر (التحفة) برقم (۵٦۱۵)

[7551]۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب عورت بیت اللہ کا ننگے ہو کر طواف کرتی تو کہتی، کون ہے جو مجھے طواف کرنے کے لیے ایک کپڑا دے، جسے وہ اپنی شرم گاہ پر رکھ سکے اور یہ کہتی، ع ''آج اس کی شرم گاہ کا کچھ حصہ یا کل (پورا) جسم کھل جائے گا اور اس کا جو حصہ کھلے گا، میں اس کو حلال قرار نہیں دیتی ہوں۔''

تو یہ آیت اتری، ''ہر مسجد میں اپنی زینت کو یعنی لباس کو زیب تن کرو۔'' (اعراف، آیت نمبر ۳۱)

مفردات الحدیث ❶ تَطْوَافٌ: وہ لباس جس میں وہ طواف کر سکے۔ ❷ اَلْيَوْمُ يَبْدُوْ بَعْضَهٗ اَوْ كُلُّهٗ: آج اگر لباس پورا نہ ملا، تو شرم گاہ کا کچھ حصہ کھل جائے گا اور لباس بالکل نہ ملا تو شرم گاہ مکمل ہی کھل جائے گی۔ فَمَابَدَا منهُ فَلَا أُحِلُّهٗ، شرم گاہ کا بعض یا کل جو بھی کھلے، میں کسی کے لیے اس کی طرف دیکھنا یا نظر بازی کرنا جائز قرار نہیں دیتی۔

فائدہ:...... حمس کے سوا باقی قبائل کا یہ نظریہ تھا کہ جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کیے ہیں، ان میں حج یا عمرہ کا طواف کرنا جائز نہیں ہے، اس لیے اگر انہیں قریش یا ان کے حلیف لباس دے دیتے، تو وہ لباس پہن کر طواف کر لیتے، وگرنہ اپنے کپڑے اتار دیتے اور ننگے طواف کرتے یا پھر اپنے ان کپڑوں کو وہیں پڑے رہنے دیتے اور بقول بعض اگر اپنے کپڑوں میں طواف کر لیتے، تو پھر طواف کے بعد ان کپڑوں کو استعمال نہیں کر سکتے تھے، اگر ننگے طواف کر لیتے، پھر پہن سکتے تھے، اس لیے اگر عورتوں کو حمس سے کپڑے نہ ملتے، تو وہ ننگے طواف کرتی تھیں اور اپنی شرم گاہ پر ہاتھ رکھ لیتیں۔

۴ ......بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالىٰ: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ﴾

باب ٤: اللہ کا فرمان، ''اور اپنی لونڈیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو''

[7552] ٢٦-(٣٠٢٩) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِى مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِاَبِى كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِى سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ لَهُ اذْهَبِى فَابْغِينَا شَيْئًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ (لَهُنَّ) غَفُورٌ رَحِيمٌ

[7552]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن ابی ابن سلول، اپنی لونڈی کو کہتا، جا، ہمارے لیے کچھ

[7552] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (٢٣١٧)

کما لا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، ''تم اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو، جبکہ وہ اپنی عزت کی حفاظت کرنا چاہتی ہیں، تاکہ تم دنیا کی زندگی کا سامان حاصل کر سکو اور جو بھی ان کو مجبور کرے گا، تو اللہ ان کے ان کو مجبور کرنے کے بعد (انہیں) بخشنے والا، مہربان ہے۔'' (نور آیت نمبر ۳۳)

فائدہ:...... کچھ بدبخت آزاد لوگ دنیوی مال کی حرص و لالچ میں اپنی لونڈیوں سے، جبکہ وہ لونڈی ہونے کے باوجود اپنی عزت کی حفاظت کرنا چاہتی تھی، بدکاری کرواتے، اس کے لیے انہیں مجبور کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے ایسی باندیوں کو جو مجبوراً یہ نازیبا حرکت کریں، معذور قرار دیا اور مجرم ان کے مالکوں اور آقاؤں کو قرار دیا، جس سے معلوم ہوا، مجبور اور مقہور مرد قابل مواخذہ نہیں ہے۔

[7553] ۲۷۔(. . .) وَحَدَّثَنِی اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی سُفْيَانَ

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ جَارِيَةً لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ يُقَالُ لَهَا مُسَيْكَةُ وَاُخْرٰى يُقَالُ لَهَا اُمَيْمَةُ فَكَانَ يُكْرِهُهُمَا عَلَى الزِّنٰى فَشَكَتَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

[7553]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی ابن سلول کی ایک لونڈی کو مُسَیکہ اور دوسری کو اُمَیمہ کہا جاتا تھا اور وہ ان دونوں کو بدکاری پر مجبور کرتا تھا، تو ان دونوں نے اس کی نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری، ''اور تم اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو، غفور رحیم تک۔

۵ ...... بَابٌ: فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾

باب ۵: جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں، خود اپنے رب کا تقرب چاہتے ہیں

[7554] ۲۸۔(۳۰۳۰) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِی مَعْمَرٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِی قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ اَسْلَمُوا وَكَانُوا يُعْبَدُونَ فَبَقِيَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ عَلٰى عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ اَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ

[7553] تفرد به مسلم۔ انظر (التحفة) برقم (۲۳۱۷)

[7554] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: قوله عزوجل: ﴿قل ادعوا الذین زعمتم من دونه﴾ برقم (۴۷۱۴) وبرقم (۴۷۱۵) انظر (التحفة) برقم (۹۳۳۷)

[7554] ۔حضرت عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان، ''جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں، وہ تو خود اپنے رب کا وسیلہ (تقرب) تلاش کرتے ہیں کہ کون اس سے قریب تر ہوتا ہے۔'' اسراء، نمبر ۵۷، کے بارے میں کہتے ہیں، جنوں کا ایک گروہ، جن کی بندگی کی جاتی تھی، مسلمان ہو گیا اور جو لوگ ان کی عبادت کرتے تھے، وہ ان کی عبادت پر قائم رہے، حالانکہ جنوں کا گروہ مسلمان ہو گیا۔

فائدہ:...... وسیلہ کا معنی تقرب ونزدیکی ہے، مقصود یہ ہے کہ جن لوگوں کی یہ مشرک بندگی کرتے ہیں، وہ جن ہوں، یا ملائکہ یا انبیاء، وہ تو خود اللہ کی بندگی کرتے ہیں اور اس کا تقرب حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ کر اس کی اطاعت کرتے ہیں، وہ کیسے چاہ سکتے ہیں کہ کوئی ان کی عبادت یا بندگی کرے۔

[7555] ۲۹۔(. . .)حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ

[7555] ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں، وہ تو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ (قرب) تلاش کرتے ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، انسانوں میں سے کچھ لوگ، جنوں کے ایک گروہ کی عبادت کرتے تھے، تو جنوں کا وہ گروہ مسلمان ہو گیا اور انسانوں نے ان کی عبادت کو پکڑے رکھا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں، وہ تو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔

[7556] (. . .)وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ

[7556] ۔امام صاحب یہی روایت ایک اور استاد سے بیان کرتے ہیں۔

[7557] ۳۰۔(. . .)وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ نَزَلَتْ

[7555] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (٧٤٧٠)

[7556] تقدم تخريجه برقم (٧٤٧٠)

[7557] تقدم تخريجه برقم (٧٣٤٣)

فِیْ نَفَرٍ مِّنَ الْعَرَبِ كَانُوا يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ الْجِنِّيُّونَ وَالْاِنْسُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ فَنَزَلَتْ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ اِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ

[7557] ۔حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، اس آیت کے بارے میں کہ ''جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں، خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں اور کہتے ہیں، ان چند عربوں کے بارے میں نازل ہوئی، جو جنوں کے ایک گروہ کی عبادت کرتے تھے، تو جن مسلمان ہو گئے اور وہ انسان جو ان کی عبادت کرتے تھے، انہیں پتہ ہی نہ چلا، تب یہ آیت اتری، جنہیں یہ لوگ پکارتے ہیں، وہ تو خود اپنے رب کا تقرب تلاش کرتے ہیں۔

٦......بَابُ: فِیْ سُوْرَةِ بَرَاءَةٌ وَالْاَنْفَالِ وَالْحَشْرِ

باب ٦: سورۃ براءت، انفال اور حشر کے بارے میں

[7558] ٣١-(٣٠٣١) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةِ قَالَ بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا اَنْ لَا يَبْقَى مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا ذُكِرَ فِيهَا قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ تِلْكَ سُورَةُ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرُ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ

[7558] ۔حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، سورہ توبہ، فرمانے لگے، کیا وہ توبہ ہے؟ بلکہ وہ تو فاضحہ (رسوا کرنے والی) ہے، اس میں بار بار، منھم، منھم، اترتا رہا، حتی کہ انہوں نے (منافقوں نے) یہ سمجھا، یہ ہم میں سے کسی کا ذکر کیے بغیر نہیں رہے گی، (ہم سب کو رسوا کر کے چھوڑے گی) میں نے پوچھا، سورۃ انفال؟ (اس کو انفال کیوں کہتے ہیں) انہوں نے فرمایا، یہ سورۃ بدر ہے، (بدر کے واقعات کا تذکرہ ہے) میں نے کہا، تو سورہ حشر؟ فرمانے لگے، یہ بنونضیر کے بارے میں اتری ہے۔

٧......بَابُ: فِي نُزُولِ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

باب ٧: حرمت خمر (شراب) کا نزول

[7559] ٣٢-(٣٠٣٢) حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ

[7558] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: قوله تعالی: ﴿یسالونك عن الانفال قل الانفال لله والرسول فاتقوا الله واصلحوا ذات بینكم﴾ برقم (٤٦٤٥) وفی باب (١) برقم (٤٨٨٢) وبرقم (٤٨٨٣) وفی المغازی باب: حدیث بنی النضیر برقم (٤٠٢٩) انظر (التحفة) برقم (٥٤٥٤)

[7559] اخرجه البخاری فی (صحیحه) فی التفسیر باب: (انما الخمر والمیسر والانصاب ←

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا وَاِنَّ خَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَآءَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ اَشْيَآءَ وَدِدْتُ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيهَا الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الرِّبَا

[7559] ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی، پھر فرمایا، حمد وصلاۃ کے بعد، خبردار، شراب کی حرمت جس وقت نازل ہوئی، تو وہ پانچ چیزوں سے (عام طور پر) تیار کی جاتی تھی، گندم، جو، کھجور، منقہ اور شہد سے اور خمر (شراب) اس کو کہتے ہیں، جو عقل کو ڈھانپ لے اور تین چیزیں ایسی ہیں، جن کے بارے میں، اے لوگو! چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ان کے بارے میں تفصیلی تاکید فرما جاتے، دادا کی وراثت، کلالہ کی حقیقت اور سود کے بعض ابواب ومسائل کی تفصیلات۔

فائدہ :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، ہر وہ مشروب جو عقل کو ماؤف کرے، عقل پر اثر انداز ہو، وہ خمر ہے، لہٰذا اس کا استعمال اور خرید وفروخت ناجائز ہے اور وہ نجس پلید ہے، تفصیلات، کتاب الاشربہ میں گزر چکی ہیں، دادا کی وراثت اور کلالہ کے بارے میں تفصیلات، کتاب الفرائض میں گزر چکی ہیں اور رباء (سود) کی دوصورتیں ہیں،
(۱) ربا النسئة ، ادھار پر سود، اس کو قرآن مجید نے بیان کیا ہے، اس لیے اس کی حرمت میں اختلاف نہیں ہے،
(۲) ربا الفضل ، ایک قسم کی اشیاء کا کمی وبیش کے ساتھ تبادلہ، رسول اللہ ﷺ نے، چھ قسم کی اشیاء کی تعیین کی ہے، اس لیے ان کی علت نکالنے میں اختلاف ہے اور بعض لوگ اس میں علت کے قائل نہیں ہیں، اس لیے اس میں اختلاف ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ آپ ان تینوں اشیاء کی تفصیل بیان کر دیتے کہ ان میں اختلاف کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔

[7560] ۳۳۔(. . .)وَحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ

← والازلام رجس من عمل الشيطان) برقم (٤٦١٩) وفى الاشربة باب: الخمر من الغيب وغيره برقم (٥٥٨١) وفى باب: ما جاء فى ان الخمر ما خامر العقل من الشراب برقم (٥٥٨٨) تعليقا وفى الاعتصام بالكتاب والسنة باب: ما ذكر النبى ﷺ وحضر على اتفاق اهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان بمكة والمدينة برقم (٧٣٣٧) تعليقا۔ وابو داود فى (سننه) فى الاشربة باب: تحريم الخمر برقم (٣٦٦٩) والترمذى فى (جامعه) فى الاشربة باب: ما جاء فى الحبوب التى يتخذ منها الخمر برقم (١٨٧٤) انظر (التحفة) برقم (١٠٥٣٨)
[7560] تقدم تخريجه فى الحديث السابق برقم (٧٤٧٥)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِّنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ أَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ إِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا

[7560]۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر، یہ سنا، اما بعد، اے لوگو! واقعہ یہ ہے، شراب کی حرمت اتری، جبکہ (وہ عام طور پر) پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی، انگور، شہد، کھجور، گندم اور جو سے اور ہر وہ چیز شراب ہے، جو عقل کو ڈھانپ لے، اے لوگو! تین چیزیں ہیں، میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کے بارے میں ایسی تفصیلی تلقین فرماتے کہ ہم اس پر رک جاتے، ہمیں اس کے بارے میں اپنے اجتہاد سے کچھ نہ کہنا پڑتا، دادا، کلالہ اور ابواب ربا کے مسائل۔

[7561] (. . .)وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ ابْنَ عُلَيَّةَ فِي حَدِيثِهِ الْعِنَبِ كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَفِي حَدِيثِ عِيسٰى الزَّبِيبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ

[7561]۔امام صاحب یہی روایت دو اور اساتذہ سے بیان کرتے ہیں، ابن علیہ کی روایت میں، ابن ادریس کی طرح انگور کا لفظ ہے اور عیسیٰ کی حدیث میں ابن مسہر کی طرح منقہ (زبیب) کا لفظ ہے۔

٨...... بَابُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَىٰ: ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾

باب ٨: یہ اپنے رب کے بارے میں جھگڑنے والے دو گروہ ہیں

[7562] ٣٤-(٣٠٣٣)حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ

[7561] تقدم تخريجه برقم (٧٤٧٥)

[7562] اخرجه البخاري في (صحيحه) في المغازي باب: قتل ابي جهل برقم (٣٩٦٦) وبرقم (٣٩٦٨) وبرقم (٤٩٦٨) وفي التفسير باب: (هذان خصمان اختصموا في ربهم) برقم ←

[7562]۔ قیس بن عباد رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ پورے زور سے قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ ''یہ جھگڑنے والے دو گروہ، جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا؛'' (الحج، آیت نمبر ۱۹۔)
یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں اتری، جنہوں نے بدر کے دن مبارزت میں حصہ لیا، حمزہ، علی، عبیدہ بن حارث، ربیعہ کے بیٹے، عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ۔

[7563] (. . .) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰذَانِ خَصْمَانِ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ

[7563]۔ قیس بن عباد رحمہ اللہ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابو ذر سے سنا، وہ قسم اٹھا کر کہتے تھے، یہ جھگڑنے والے، دو گروہ، آگے مذکورہ بالا حدیث ہے۔

فائدہ:...... جنگ بدر کے موقع پر قریش کی طرف سے لڑائی کے آغاز میں، عتبہ اور شیبہ (ربیعہ کے بیٹے) اور ولید بن عتبہ، نے دعوت مبارزت دی، مقابلہ میں، انصاری نوجوان نکلے، لیکن انہوں نے کہا، ہم تو اپنے چچا زادوں، (بنو ہاشم) کو دعوت دے رہے ہیں، تو پھر آپ نے مقابلہ میں حضرت حمزہ، علی اور عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم کو نکالا، جس کی تفصیلات جنگ بدر میں گزر چکی ہیں، سورہ حج کی آیت ان دونوں گروہ کے بارے میں اتری ہے، لیکن اس کا مصداق تمام مسلمان اور کافر ہیں۔

الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی توفیق سے مسلم کا ترجمہ اور ضروری فوائد آج بروز جمعۃ المبارک ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ بمطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۹۰ء، بوقت صبح دس بجے اختتام کو پہنچے، اللہ تعالیٰ اس محنت و کوشش کو قبول فرمائے اور اس کی اشاعت میں حصہ لینے و لے، تمام رفقاء کے لیے میرے لیے اور میرے والدین کے لیے توشہ آخرت بنائے اور اس میں جو بات اللہ اور اس کے رسول کی منشا کے خلاف ہو، اس سے میں برأت کا اظہار کرتا ہوں اور پڑھنے والے اہل علم حضرات سے اس کی نشان دہی کی درخواست کرتا ہوں۔

(۷۳٤۳) وابن ماجه في (سننه) في الجهاد باب: المبارزة والسلب برقم (۲۸۳۵) انظر (التحفة) برقم (۱۱۹۷٤)

[7563] تقدم تخريجه في الحديث السابق برقم (۷٤۷۸)

فهرست اطراف الحدیث
فہرست اطراف الحدیث

ا

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

آ

أ

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

تحفة المسلم
صحیح مسلم
جلد ہشتم
510

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

ب

فہرست اطراف الحدیث

ت

ث

ح

خ

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

ر

غ

ف

ق

فہرست اطراف الحدیث

ك

تحفة المسلم
صحیح مسلم
جلد ہشتم

فہرست اطراف الحدیث

فہرست اطراف الحدیث

ل

فہرست اطراف الحدیث

م

تحفۃ المسلم
صحیح مسلم
جلد ہشتم

فہرست اطراف الحدیث

ن

تحفۃ المسلم
صحیح مسلم
جلد ہشتم
610

فہرست اطراف الحدیث

ه

و

ی